

# مکتوبات سعید

از حضرت شیخ محمد سعید ابن امام ربانی مجدد الف ثانی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

حکیم عبدالمجید احمد سیفی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

مکتبہ حکیم سیفی ○ بیڈن روڈ ○ لاہور

باعانت محکمہ اوقاف مغربی پاکستان

نعم البدل : ۳۵ روپے

یاراول تعداد یکتہ ہزار

۵۱۳۸۵

www.maktabah.org

# فہرست مکتوبات

مکتوب نمبر	نام مصنف	صفحہ	مکتوب نمبر	نام مصنف	صفحہ
۱	خدمت حضرت عبداللہ ثانی در احوال خویش	۱	۱۸	خواجہ محمد ہاشم کشمی دہلوی مکتوب کمال رفعت است	۲۲
۲	۵۰ در احوال خویش متعلق بہ نادہم	۱	۱۹	شیخ محمد خلیل اللہ بیہ خود در تادیل کریمہ دلائل	۲۵
۳	سید شمس الدین صاحب در غم معرفت الی جمع الامداد	۲	۲۰	دلائل کریمہ و لکم فیہا	۲۵
۴	میر منصور صاحب ردعا زہد و طلب خیریت	۳	۲۱	شیخ عبداللہ صاحب پیر خود در مراتب یاس	۲۶
۵	مرد اسماعیل الدین صاحب در ندر مسائل مکتوب	۴	۲۲	مولانا محمد رفیع صاحب تادیل کریمہ لایہ و قول	۲۷
۶	شیخ عبداللہ صاحب توجیہ الفاظ گستاخانہ مرید	۴	۲۳	شیخ بدیع الدین بیہ خود در رفع مشبہ	۲۸
۷	مولانا محمد رفیع صاحب جامع ایس مکتوب	۱۸	۲۴	مولانا محمد ہاشم کشمی در تفسیر	۲۹
۸	مولانا محمد ہاشم کشمی در تفسیر آیہ انا نحن	۱۷	۲۵	بیکے از خط حضرت عبداللہ ثانی در جواب مکتوبات	۳۰
۹	حاجی بوسعد صاحب تادیل کریمہ بل تہم فی نہیں	۱۹	۲۶	سید ابوالخیر شاہ آبادی در محل رباعی شیخ ابوسعید	۳۰
۱۰	شیخ محمد شرف صاحب بباد ندادہ خود	۱۹	۲۷	حضرت خواجہ عبداللہ معروف بنجاہ خود در اکہ ہرچہ در غم	۳۱
۱۱	شیخ بدیع الدین خواجہ خود دلائل کریمہ ان الذین	۱۹	۲۸	شیخ عبد اللہ بلادر زادہ خود در ذکر بعضی شبائات	۳۲
	غیثون ربکم		۲۹	شیخ حمید بنگالی در بیان حدیث	۳۲
۱۲	خواجہ بنیاد الدین صاحب در تادیل کریمہ مشتمل	۲۰		مکتوب خواجہ عبداللہ معروف بنجاہ خود بنام	
۱۳	شیخ عبداللطیف صاحب در اکہ کبریا اوتعالی	۲۰		حضرت شیخ محمد سعید قدس سرہ در حل چند مسائل و تہقید	۳۳
۱۴	میر محمد نعمان صاحب در زوال عین و اثر	۲۱	۳۰	حضرت خواجہ عبداللہ معروف بنجاہ خود در جواب	۳۹
۱۵	شیخ فضل اللہ ہمشیر زادہ خود بخلاف شیخ ابن عربی	۲۲		مکتوب حضرت خواجہ عبداللہ معروف بنجاہ خود بہ حضرت شایان	۴۰
۱۶	شیخ محمد عابد بیہ خود در تفسیر آیہ اہم تر الی ربکم	۲۲	۳۱	بنام حضرت خواجہ عبداللہ معروف بنجاہ خود در زناد بقا	۴۲
۱۷	شیخ عبداللہ صاحب پیر خود در اسرار	۲۲	۳۲	بنام حضرت مولانا محمد ہاشم کشمی در حقیقت فقر و	



۴۳	رفع مناقص احادیث فقر	۵۰	خواجہ ابوالخیر ابن حضرت مولانا خواجہ مکملی در آنکہ
۴۴	شیخ محمد صید اللہ ابن عروۃ الوثقی	۱۰۷	بنام طریقہ نقشبندیہ
۴۵	بعض ارباب طریقت و بعض اصطلاحات طریقت	۱۰۸	شیخ محمد علیہ السلام پیر خود در مولودیت واجب کتاب
۴۶	مولانا محمد صدیق کشمی در کلمہ اخیر دنیا	۱۰۹	شیخ محمد لطف اللہ پیر خود در تعبیر شعر حافظ
۴۷	شیخ عبدالاحد پیر خود در شرح بیت حافظ	۱۱۰	شیخ محمد لطف اللہ پیر خود در تادیلی کریم و سنیو ملک
۴۸	ادریز گزیب عالمگیر سلطان احمد در تزیین بیج احکام شریعہ	۱۱۱	شیخ محمد تقی پیر خود در سیر کریم الابرار اللہ
۴۹	شیخ ابوسعید مدنی نیشورہ در معرفت اہل	۱۱۲	شیخ محمد علیہ السلام پیر خود در توجیہ کلام عارف اہمیت نیست
۵۰	ادریز گزیب عالمگیر سلطان احمد در اشارت شیخ شایب بن برانجی	۱۱۳	شیخ محمد عقیب پیر خود در تفسیر و بیچون
۵۱	ادریز گزیب عالمگیر سلطان احمد در تزیین بتائید	۱۱۴	مولانا شیخ محمد فرخ پیر خود در بشارت حصول منصب غلت
۵۲	ارکان شریعت عزا	۱۱۵	جان جانان گلیم نیت ابراہیم خان خاناں
۵۳	شیخ محمد فرخ پیر خود در نسبت میان نسبت عالم خلق	۱۱۶	خواجہ محمد فاروق در شرح احوال ایشان جوہر تسلیم نادید
۵۴	شیخ عبدالاحد پیر خود در آنکہ مقتربین اشیاء	۱۱۷	خواجہ محمد فاروق در تحریر مرقا در تلافی بی طاعت
۵۵	شیخ سعد الدین محمد صالح پیر خود در شرح کلمہ پیر محمد	۱۱۸	نصیر خاں در اخبار دعا و بشارت با استقامت
۵۶	نصیر خاں در آنکہ دنیا مزہ آخرت است	۱۱۹	میر محمد باقر در آنکہ دنیا دار تقاد نیست
۵۷	ادریز گزیب عالمگیر سلطان احمد در غوث خاتمہ و در الخیر	۱۲۰	مقدم دادہ سعد الدین محمد صالح در نصائح ضروریہ
۵۸	در توفیر علماء	۱۲۱	میر محمد فضل اللہ در آنکہ جمیع سعادات
۵۹	ادریز گزیب عالمگیر سلطان احمد در نسبت محبت	۱۲۲	ادریز گزیب عالمگیر سلطان احمد در فضائل و کرامتہ تعالی
۶۰	فضائل طریقہ نقشبندیہ	۱۲۳	نخلیہ زمان ادریز گزیب سلطان احمد در فضائل صحابہ
۶۱	خواجہ محمد صدیق کشمی در حقیقت امکان دعا براسۃ عقیدہ	۱۲۴	و اہل نبوت
۶۲	میر محمد تھان در آنکہ چون بیچون بیچ نہایت نیست	۱۲۵	نصیر خاں در تحقیق صفت کلام
۶۳	سید ابوالخیر شاہ آبادی در تحسین قضا و اتم	۱۲۶	علامہ الحرمین شریفین در حل بعض کلام محبہ



- ۹۹- نصیر خاں در حل مسئلہ وصوت اوجود ۱۲۹
- ۱۰۰- میر محمد باقر در تحسین احوال ادا کنگہ توجہ بطلایان ۱۳۱
- داخل غفلت نیست
- ۱۰۱- میرزا شهاب الدین در تزیین مورات شرعیہ ۱۳۲
- ۱۰۲- شیخ شرف الدین سلطان پوری در شرح احوال و دیار ادا ۱۳۳
- ۱۰۳- میرزا شهاب الدین در تزیین صحبت اہل محبت و ۱۳۴
- بعضی نصائح ضروریہ
- ۱۰۴- در آنگہ در دنیا یافت نتیجہ یافت است ۱۳۴
- ۱۰۵- فتح محمد خاں در آنگہ دنیا دنیہ یافت آن حادثہ ۱۳۵
- ۱۰۶- میر محمد باقر در بیان تنزیہ و تشبیہ ۱۳۶
- ۱۰۷- سعادت پناہ بی بی خانی بنت تربت خان مرحوم ۱۳۷
- ۱۰۸- نصیر خاں در وجوب شکر نعمت و انتقام شکر ۱۳۷
- ۱۰۹- یکہ از باب طریقت کہ پریشانی احوال ظاہر ۱۳۸
- مرقوم نموده بود
- ۱۱۰- خاں سعادت نشان در نصائح ضروریہ ۱۳۹
- ۱۱۱- یکہ از اصحاب طریقت در نصیحت محبت اہل اللہ ۱۴۰
- ۱۱۲- ناد و نگزینیہ بکبر سلطان ہند در احادیث شریفہ ۱۴۱
- فغانی ہما محال صالحہ از ہر نو
- ۱۱۳- سعادت نشان خاں در بیان آنگہ و حمد و مفارح ۱۴۲

- ۸۲- ادو گزیب سلطان ہند در اظہار داعیہ زیارت ۱۲۵
- حرمین شریفین
- ۸۵- شیخ امجدی خلیفہ فیہ نو و بیان از طریقہ باطل ۱۲۶
- ۸۶- محمد قاسم زاد کا شیخ عبداللہ پیر خود در تزیین حصول ۱۲۹
- صلاح و محبت
- ۸۷- امام اسماعیل الی می بیان شا قبل بیت نبوت ۱۵۰
- ۸۸- خواجہ محمد صلاح کابی در نصائح ۱۵۱
- ۸۹- شیخ عبدالمجید رضا علی سوہیاسین یا سوہتاہرک الملک ۱۵۲
- ۹۰- خواجہ محمد صلاح کابی در غلطی و ضرورت طریقت ۱۵۲
- ۹۱- خواجہ محمد صلاح کابی در آنگہ بنیاد بنی مریضی و صلاحتی ۱۵۳
- ۹۲- خان خانان جل صاحب کنت نبیہ آدم نبی الحاد ۱۵۳
- ۹۳- مرتضی خان رطیع وانا لہ وکھرا ووللہ تعالیٰ ۱۵۵
- ۹۴- سعادت نشان خاں در تزیین صلہ احسان علیا پوری ۱۵۷
- ۹۵- خاں سعادت نشان خاں و آنگہ ادا و شکر ۱۵۸
- ۹۶- مرزا ابوالقاسم در آنگہ ظاہر و باطن شریعت غراہ نمود ۱۵۹
- ۹۷- شیخ محمد زادہ خود در حل کلمہ شہود امام عظیم ابوحنیفہ کوئی ۱۵۹
- ۹۸- ابوالحسن محمد غازی نواسہ خود ۲۱۹
- ۹۹- خواجہ محمد مصوم برادر خود در اظہار اشتیاق و حزن فراق ۲۱۶
- ۱۰۰- خواجہ محمد مصوم برادر خود مذکور شاہ و سفر آخرت ۲۱۶

نوشا: مطالعہ کنندگان عرض میکنند کہ درین مطبوعہ اگر سہو یا خطائے ملاحظہ کنند از ان مطلع فرمایند تا در طبع ثانی درست کردہ شود و السلام

حکیم محمد ذوالقرنین ناشر حکیم ربیع الاول ۱۲۸۵



# عرض ناشر

استاذ محترم مرحوم حکیم عبد المجید احمد صاحب سیفی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ اشاعت مطبوعات  
اکابر نقشبندیہ مکتوبات سعیدیہ کی کتابت ہلاک کی طباعت کیلئے کرائی تھی اور مادہ جرمنی جا کر طبع کرانے  
کا تھا لیکن قضا نے مہرم نے ملت نہ دی۔ دواعی اجل کو لبیک کہا اور یہ کام پس ماندگان کے لئے چھوڑ  
گئے مگر اس فقیر کے پس ماندگان کے پاس بھی سرمایہ مجز توکل کچھ نہ تھا تا جہان متمول نے اس کی  
طباعت کو اپنی تجارت کے لئے نفع بخش نہ سمجھا اس لئے کچھ عرصہ تک مسودات کتابت شدہ جوں کے  
توں پڑے رہے۔ خوش قسمتی سے محکمہ اوقات مغربی پاکستان نے صوفیائے کرام اور اہل اللہ کے  
اثر باقیہ کے تحفظ کی خاطر سلیشروں کو قرض حسنہ دینے کی حکیم بنائی اور چیف ایڈمنسٹریٹر صاحب  
اوقات مغربی پاکستان جناب شیخ محمد کرم صاحب نے کتابت کے حسن و جمال اور صاحب کلام کے  
علوم مرتبہ دیکھا اس کی طباعت و اشاعت کے لئے محکمہ سے قرض حسنہ دینا منظور فرمایا۔  
خیر اللہ خیر الخیراء امید ہے کہ محکمہ اوقات کی جانب سے یہ سلسلہ قائم رہے گا اور اس کے  
ذریعہ مسلمانوں کا قیمتی علمی سرمایہ ناقد روان زمانہ کی دستبرد سے محفوظ رہی نہیں رہے گا بلکہ  
دیدہ زیب شکل و صورت میں جلوہ گر ہو کر اہل نظر کی چشمائے بصیرت کے لئے کحل الجواہر کا کام دیتا  
رہے گا۔ خفائق و معارف طریقت و حقیقت کے یہ جواہر پارے اب اپنی پوری آب و تاب  
کے ساتھ اہل نظر کی نگاہوں کو نور بخشے کیلئے آمادہ ہیں فیضیاب ہوں اور حضرت مصنف ناشر  
و معاون حضرات کو دعا دیں۔ والسلام

حکیم ذوالقرنین برادر نسبتی  
حکیم عبد المجید احمد صاحب سیفی مرحوم  
بیٹن روڈ لاہور



## مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

حضرات اولیائے کرام کے کلام کا مطالعہ روح کی تسکین اور امراض باطنی سے شفا پانے کا مؤثر ذریعہ ہے۔ یہ مطالعہ بے اختیار پڑھنے والوں کے دلوں کو یادِ الہی کی طرف لے جاتا ہے جس سے اطمینان کی دولت ٹانھ آتی ہے۔ **اَلَا یَذِکُّرُ اللّٰہُ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوْبُ** ○ فرمانِ خداوندی ہے **وَمَنْ اٰصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا** ○

اسی مقصد کے لئے حضرات اکابر رحمہم اللہ کے مکاتیب و رسائل مرتب کئے جاتے ہیں۔ خانوادہ مجددی رضی اللہ عنہم کے رسائل و مکاتیب سنت نبوی کے اتباع اور بدعات مزوجہ سے اجتناب کی توفیق دلانے میں بفضلِ خداوندی اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ اہل عقیدت اور طلبِ صادق رکھنے والے حضرات متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مشاہدہ ہے کہ ان رسائل و مکاتیب کے مطالعہ نے عامیوں کو ادب اور ادبیات کو اکمل اولیاء بنادیا ہے البتہ کسی شیخِ کامل و مکمل سے تحصیل نسبت شرط ہے۔

حضرت خواجہ محمد سعید رحمہ اللہ تعالیٰ کے مکاتیب شریعی بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم اور مفید کٹری ہے۔ آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرسندی قدس سرہ کے فرزندِ دوم ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ماہ شعبان ۱۲۸۵ ہجری میں ہوئی جب کہ حضرت امام ربانی کی عمر مبارک ۳۴ سال تھی۔

آیام طفولیت سے ہی آپ طلبِ صادق کا ذوق رکھتے ہیں خود حضرت امام ربانیؒ فرماتے ہیں کہ :-

فرزند محمد سعید ابھی چار پانچ سال کے	فرزند محمد سعید چار و پنج
بچے ہی تھے کہ بیمار پڑے۔ بیماری	سارے روز رنجوری پیش
کے غلبہ ضعف کی حالت میں	آمد۔ درغلیات آن ضعف از مے
ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا چاہتے ہو؟	پُر سیدہ شد کہ چہ می خواہی؟

لے زبدۃ المقامات ص ۳۹ طے زبدۃ المقامات ص ۳۹ و مکتوبات مصوریہ مکتوب طے ج ۲



بے اختیار گفت حضرت خواجہ  
رامی خواہم۔ من این حرف او  
را بحضرت خواجہ قدس سرہ  
عرض کردم۔ منمودند۔  
محمد سعید شہا رندی و سہ لہی  
نمود و غائبانہ ازمانیت  
دررہود

انہوں نے بے اختیار کہا " میں  
حضرت خواجہ کو چاہتا ہوں، میں نے  
ان کی اس بات کا ذکر اپنے حضرت  
خواجہ سے کیا

تو حضرت خواجہ یاقی باللہ رحمہ اللہ نے  
فرمایا کہ تمہارا محمد سعید بڑا چالاک ہے ہوشیار  
نکلار غائبانہ ہم سے نسبت چھپیں گے کیا۔

ہوش سنبھالا تو علوم ظاہری کی تحصیل میں مشغول ہوئے اور سترہ سال  
کی عمر میں اپنے والد بزرگوار کی طرح فارغ التحصیل ہوئے۔ حضرت خواجہ محمد معصوم  
رحمہ اللہ تعالیٰ نے مکتوب ج ۳ میں تفصیل آپ کے مناقب ذکر فرماتے ہیں  
ملاحظہ ہوں۔

تحریر فرماتے ہیں کہ بچپن ہی سے قبول و کرامت کے آثار و ولایت و شرافت  
خانہ ان کے اطوار آپ کی پیشانی سے نمودار تھے۔ اس کے بعد طلب حضرت خواجہ  
کا مذکورہ بالا واقعہ نقل فرمایا ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ظاہری و باطنی کمالات اپنے  
والد بزرگوار حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی خدمت بابرکت میں حاصل کئے  
سترہ سال کی عمر میں ظاہری علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل کو درجہ کمال تک پہنچایا اور والد بزرگوار  
کی مانند کمال دینداری، تقویٰ متابعت سنت نبوی اور عزیمت پر عمل پیرا ہونے کے  
فضائل سے مالا مال ہو گئے۔ نرم گفتاری، تواضع کامل، پوری توجہ سے دار دین و  
صادری کی دیکھ بھال جو دو کرم اور بے نفسی آپ کا شیوہ خاص ہے۔

قرآن مجید کی تجوید، عالی سند کے ساتھ فرمائی۔ فن حدیث میں بھی جتید سند اور  
مرتبہ عالی رکھتے ہیں اور فقہ میں بلند دسترس کے مالک ہیں حضرت امام ربانی قدس سرہ  
کو جب کسی مسئلہ فقہی کی تحقیق درکار ہوتی تو اکثر و بیشتر آپ کو ہی اس خدمت پر مامور فرماتے



اور آپ سے اس کا بیان شافی طلب فرمایا کرتے تھے۔ اور جب وہ مشکل مسائل کا حل فرماتے اور ان کی پییدگیوں سے عمدہ سہا ہوتے تو حضرت امام ربانی بے حد مسرور ہوتے اور ان کے حق میں دُعا فرمایا کرتے تھے۔

آپ حضرت امام ربانی کی حیات طیبہ میں ہی کمال و تکمیل کے مراتب پر پہنچ گئے تھے خلعت خلافت سے سرفراز ہوئے اور عابدین کی ترتیب کا کام والدِ بزرگوار کے زیر سایہ ہی شروع فرمایا۔ عقل معاد کے کمال کے ساتھ عقل معاش بھی کامل و مکمل رکھتے تھے چنانچہ حضرت امام ربانی اکثر معاملات میں آپ سے صلاح و مشورہ لیا کرتے تھے باطنی امور میں بھی آپ حضرت کے رازدار تھے۔ جو راز کی باتیں حضرت امام ربانی فرمایا کرتے تھے بہت کم کوئی دوسرا شخص ان میں شریک ہوتا تھا۔

آپ کو حضرت امام ربانی کی جانب سے دقیق اسرارِ طریقت اور مخصوص معاملات حقیقت کی بشارتیں حاصل تھیں۔ لوگ امراض ظاہری میں ان کی توجہ سے شفا حاصل کرتے اور امراض باطنی میں ان کے تصرفِ باطنی سے جمعیت و اطمینان قلبی سے بہرور ہوتے تھے۔

مختصر یہ کہ آپ قطبِ الحقیقین و ارثِ المرسلین حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ کے قول "ما نضیا نیم" کا کامل مصداق تھے۔

یہ ایک نقل اور مشہور واقعہ ان کی بزرگی شان کے سلسلہ میں کافی ہے کہ ایک بار آپ معاملہ میں دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مع صحابہ کرام ایک مقام پر جمع ہیں اور یہ بھی (خواجہ محمد سعید) حضرت مجدد صاحب کے چند اہل ارادت کے ساتھ حاضر ہیں۔ اسی اثنا میں صحابہ کرام ایک کاغذ منگاتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرضی لکھیں چنانچہ اس مضمون کا ایک خط لکھا گیا کہ "یہ لوگ (خواجہ محمد سعید مع رفقاء) اور ہم عنایات خداوندی میں ہم درجہ ہیں حالانکہ ہم نے (فروع دین اور جہاد فی سبیل اللہ میں) بے انتہا سخت محنتیں اٹھائیں اور جاں فشائیاں کیں جو ان لوگوں نے نہیں کیں تو پھر برابر کی کیا وجہ ہے؟



حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب میں قرآن مجید کی یہ آیت تحریر فرمادی :-

ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَّشَاءُ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

یہ فضل خداوندی ہے جسے چاہے دے  
اور اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔

حقائق و معارف کا بیان، اسرار و دقائق کی شرح اور ذات و صفات کی  
بارکیاں جن عالی زبان اور ثنائی بیان کے ساتھ اپنے مکتوبات شریفہ میں تحریر فرمائی ہیں  
ان کمالات کی شرح اور کرامات کی تفصیل سے زبان کو روک لینا اور آپ کے موقوفات  
و مکتوبات پر محمول کر دینا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ انہیں دیکھ کر خود اہل دل ان کا پتہ  
چلا میں اور ظاہری الفاظ سے باطنی معانی کی طرف قدم بڑھائیں کسی نے کیا خوب کہا  
ہے ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا یعنی

ع مری بہار کو دیکھو مرے گلستان میں

حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نے ان چند مختصر مگر تفصیلات سے پُر اور عادی الفاظ  
میں جو حضرت خواجہ محمد حمید رحمۃ اللہ کا تعارف کرایا ہے اس کے بعد ضرورت باقی نہیں رہتی  
کہ آپ کے مقامات ارجمندہ اور مقالات بلندہ کا تعارف کرانے کے لئے مزید تذکرہ نویسوں  
کے کلام کی طرف رجوع کیا جائے۔

ایک اور خط میں جو جلد سوم کا مکتوب اول ہے حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ  
اپنے اس حلیل القدر برادر معظم سے دالہا ز محبت اور احترام و عقیدت کا اظہار فرماتے  
ہوئے رستم طراز ہیں :-

ملاحظہ گرامی کہ از کمال کرم و مہربانی مصحوب	گرامی نامہ جو بنیاب کرم و مہربانی ملاحظہ کے
ملاحظہ نامزد اس سبب کہ تے تسکین فرمودہ بودہ	بدست اس سبب کہ تے تسکین نام مرسل ہوا تھا
لورود آں سندہ گردیدہ از راہ مطلق و	اس کے ورود کی سعادت نصیب ہوئی از راہ
مخلص پروری مقامات شوق آمیز فقرائے	کرم و مخلص پروری اشتیاق آمیز باتیں اور
عشق انگیز اندراج یافتہ بود مطلقا آں	توسن عشق کو ہمیز کرنے والے فقرے جو
آتش مشتاقان را مضاعف ساخت	اسی نامہ گرامی میں مندرج تھے۔ ان کے



و شعلہ شوق انیان را سر بلند گردانید۔

ع  
آب آتش را بد شد همچو لفظ

عاشق مسکین را نہ تاب غناب و نہ  
طقت عنایت نہ برداشت قہر و نہ یارائے مہر  
ع کہ دہل از ہجر باشد جاں ستان تر۔ اظہار نشاط  
آمدن اپن مسکین فرمودہ اند ع از دولت  
یک شارہ از ما بسر دویدن  
سعادت فقیر است کہ در خدمت برسد  
د از برکات نصیحت کثیر البہجت مستفید  
و مستعد گردد

مطالعہ نے آتش اشتیاق کو دو چند کر دیا و شعلہ  
شوق و طلب کو سر بلند بنا دیا ع اس آگ پہ  
پانی نے بھی سے تیل ہی جھپٹ کر کا  
بیچارے عاشق کو نہ غناب کی نہایت عنایت  
کی برداشت نہ قہر کا تحمل نہ مہر کا یا بلع جہانی  
سے بھی دہل یا رنج کر جانتاں ہے آپ اس  
مسکین کی معافری کے انتظار کا اظہار فرما ہے ع  
ع جو دوست کا اشارہ تو میں سر کے بل چلوں۔  
فقیر کی خوش نصیبی ہوگی کہ حاضر خدمت ہو کر  
مسترت بخش صحبت کی برکات سے بہرہ ور  
اور سعادت یاب ہو۔

### مکتوبات سعیدہ

آپ کے مکتوبات کا یہ مجموعہ ایک سو مکتوبات پر حاوی ہے جن میں سے  
اکثر فارسی زبان میں اور بعض خالص عربی میں ہیں۔ عالی مضامین کو سوا  
اور سلیس زبان میں ایسے کیف اور انداز بیان سے ادا فرمایا ہے کہ ناظرین سخن فہم پر کیفیت  
وجہ طاری کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

پہلے دو مکتوب اپنے والدِ بزرگوار دیرِ حقیقت شاعر حضرت امام ربانی کی خدمت میں تحریر فرمائے  
ہیں جن میں اپنے ابتدائے عہد سیر و سلوک کے حالات ارجمند اور عروج و جات بلند مندرج ہیں۔  
مکتوب اول میں فرماتے ہیں:-

در مقام شاہ آباد مشغول بودہ روح را از بدن  
تمام جدا دیدہ ظاہر گردید کہ اس از مقام خیر  
است پیوائے اس مقام حضرت شیخ عراقی قدس  
سرفہ اند۔ دید کہ ظہور شیخ شد و آن نسبت غلبہ کرد۔  
چند اگہ غلبہ می کرد بدن متاثر می شد  
مقام شاہ آباد میں شغل مراقبہ میں تھا کہ روح کو بدن  
بالکل الگ کیا اور علوم ہوائیہ مقام حیرت سے  
متعلق ہے اور اس مقام کے پیواشیخ عراقی قدس سر  
ہیں پھر دیکھا کہ شیخ عراقی نمودار ہوئے اور اس  
نسبت کا غلبہ ہوا جس قدر زیادہ غلبہ ہوتا تھا بدن



دورین میان ظهور حضرت خواجہ  
بزرگ قدس سرہ شد و تسکین او نمود۔  
روز دیگر حضرت ایشان ظاہر شدند  
و بیشتر تسکین شد۔

کو تکلیف ہوتی تھی اسی اثنا میں حضرت خواجہ تشریف  
قدس سرہ جلوہ نگاہ ہوئے اور کچھ تسکین کی صورت  
نکلی دوسرے روز آنحضرت جلوہ آرا ہوئے اور  
تسکین اور زیادہ حاصل ہوئی۔

جن حضرات گرامی درجات کے نام آپ نے مکتوبات تحریر فرمائے  
ان میں سے چند بزرگوں کے نام نامی یہ ہیں۔

دیگر مکتوب الہیم

(۱) سید شمس الدین (۲) مرزا حسام الدین احمد (۳) شیخ عبدالصمد اٹکی (۴) مولانا  
محمد فرخ جامع مکاتیب (۵) مولانا محمد عاشق کشمی (۶) شیخ بدیع الدین نواسہ خود۔  
(۷) میر محمد نعمان (۸) شیخ محمد خلیل اللہ پسر خود۔ شیخ عبدالاحد پسر خود۔ خواجہ علی اللہ  
معروف خواجہ خورد فرزند حضرت خواجہ باقی باللہ (۹) شیخ حمید بنگالی (۱۰) مولانا محمد صدیق  
کشمی (۱۱) شیخ محمد اسماعیل مدرس مدرسہ مدینہ منورہ۔ اور گزیرب عالمگیر پادشاہ ہندوستان  
وغیرہم۔

اپنے فرزند شیخ خلیل اللہ کے نام تفسیر بیت شریفہ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ  
الْعِلْمُ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ سالک کو چاہئے  
کہ عروج و دھول کے وقت تکلف مقام فوق کی طرف پوچھنے کی کوشش نہ کرنی چاہیے  
کیونکہ اس کام میں تکلف نہیں چلتا جو مشرف بھی حاصل ہو گیا ہے اس پر راضی اور شاکر نہ بنایا جائے  
نیز یہ آیت کہ ذات باری تعالیٰ میں غور و خوض کرنے سے زجر و منع کرتی ہے  
کیونکہ وہاں کسی کے علم کی رسائی نہیں۔

مکتوبات کی عام زبان فارسی ہے نہایت سلیس اور بے حد رشتہ طرز نگارش  
عام فہم ہر قسم کے اغلاق و پیچیدگیوں سے پاک صاف۔ آیات و  
احادیث سے مزین بعض جگہ عربی زبان میں کلام شروع فرما دیا ہے عربی بھی نہایت  
بلند پایہ اور فصیح و بلیغ ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی صاحب زبان بول رہا ہے۔ آخر  
میں چند مکاتیب تو خالص عربی زبان میں ہیں۔



مکتوب ۹۷ جو شیخ محمد برادر خالہ زاد کے نام ہے اس میں حضرت امام ابو حنیفہ کے مشہور قول **سُبْحَانَكَ عَزَّوَجَلَّ** حق معرفتک وصاحب دناک حق عبادتک پر یہ حاصل کلام کیا ہے اور معترضین کے اعتراضات کے کافی و شافی جوابات دیئے ہیں یہ مکتوب ایک مستقل رسالہ کی حیثیت رکھتا ہے جس میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں کوئی گوشہ ایسا باقی نہیں رہا جس پر محققانہ بحث نہ کی گئی ہو۔ حضرت خواجہ رحمہ اللہ نے اس موضوع پر تحقیق کا حق ادا فرمادیا ہے۔ **نجزاۃ اللہ خیر الجزاء**

مکاتیب سعیدہ کے جامع حضرت مولانا محمد فرخ رحمہ اللہ علیہ ہیں۔ سال جمع مذکور نہیں۔

## جامع مکاتیب

حالات خواجگان نقشبندیہ میں مذکور ہے کہ :-

## وفات

اورنگزیب عالمگیر بادشاہ ہندوستان اس خاندان سے نہایت خصوصیت رکھتا ہے۔ اس نے حضرت خواجہ کو بالتجارد الحاح استفادہ کرنے کے لئے دہلی بلایا۔ بادشاہ کے اخلاص کے پیش نظر آپ تشریف لے گئے اور کافی عرصہ قیام فرمایا دہلی میں ہی آپ علیل ہو گئے۔ شاہی اطباء نے علاج کیا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ حضرت کو منکشف ہو چکا تھا کہ اب وقت آخر قریب ہے۔ بادشاہ سے رخصت ہو کر سرسند تشریف کے قصد سے روانہ ہوئے لیکن اثنائے سفر میں ہی جب موضع سنہا تک میں پہنچے تو ۲۷ جمادی الثانی ۱۰۸۷ھ میں رفیق اعلیٰ سے داصل ہو گئے۔ جنازہ سرسند تشریف لایا گیا اور حضرت امام ربانی کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ **رحمہ اللہ ورحمۃ واسعہ**

ناچیز محبوب الہی عفی عنہ  
یکم ربیع الاول ۱۲۸۵ھ



عریضہ اول۔ بخدمت حضرت مجدد الف ثانی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پیرِ بزرگوار و والد ماجدِ خود۔ در احوال خویش۔ (ایں عریضہ و عریضہ مابعد در محدث سن پیش از ظہور کمالاتِ علیہ نوشتہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْمَدَنیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ حضرت سلامت، اہل رایج متوجہ بجائے نے یاد، بلکہ دینے یاد۔ اکثر حیران می باشد اگر قرآن می شنود چوں سائر مردم شمشہ می ماند۔ در مقام شاہ آہاد مشغول بود روح را از بدن تمام جدا دید، ظاہر گردید کہ ایں از مقام حیرت است پیشوا، ایں مقام حضرت شیخ عراقی قدس سرہ بود، دید کہ ظہور شیخ شد و ایں نسبت غلبہ کرد، چند آنکہ غلبہ می کرد بدن متاثر می شد و دریں میان ظہور حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ شد و تسکین رونمود۔ روز دیگر حضرت ایشان ظاہر شدند و بیشتر تسکین شد۔ وَالْقَلَامُ

عریضہ دوم نیز بخدمت حضرت مجدد الف ثانی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پیرِ بزرگوار و والد ماجدِ خود۔ در احوال خویش متعلق بہ فنا و عدم۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْمَدَنیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ احقر العبد محمد سعید عقی عنہ بموقف عرض حضرت شرف می رساند کہ از اندوہ مفارقتِ صوری چه عرض نماید، گاہ وحشت مستولی می شود کہ مترقّد بملاکت و مرض شدید می گردد۔ و از خرابی احوال چه معروض دارد، با وجود تعلقاتِ ششہ کہ دامن گیر شد و تمنا، آن دارد کہ دیوانہ وار از جمیع علایق گسستہ و ہمہ را سوخته عنایت اختیار نماید کہ جز لب گور ایں کس را نہ بیند۔ در حلقہ پیشین شمشہ بودم و حافظ قرآن می خواند و اخوی محمد مصوم ہم حاضر بود، ظاہر شد کہ چنانکہ ظرف را خالی ساخته باشند باز پُر سازند میندہ



را پر ساختہ گرفتند بنوع کی کیفیت اس رائی داند کہ چگونہ بعض رسانند۔ و دریافت کہ تخلیہ اول تخلیہ  
 از توہم وجود است، کہ خود را کہ عدم مطلق و شمرخص بودہ وجود و خیر محض سے انگاشت، آن توہم  
 زائل شد۔ عدم بصرافت خود عدم بود باز پر ساختن این این است کہ بجاء عدم کہ حقیقت این  
 شخص بودہ ثبوت را داشتند۔ اما در نظر خوب حقیقت بودن ثبوت نئے ایستد، بلکہ عدم مطلق  
 و شمرخص حقیقت خود در نظر است و ثبوت مستبعد دہم منظور گویا شیء خالی را پر کردہ، و گراں بائی  
 آن واضح است۔ فرداء آن روز دیدم کہ آئینہ بدست دارم در آن سے نماید کہ روء من داغہاء  
 مخفی دارد کہ در نظر مردم نئے در آید، دیدم کہ آئینہ در کماں صفائیست و انستم کہ رنگ گرفته  
 صورت داغہا ہر شد۔ از آن دل تنگ شدم۔ آئینہ دیگر گرفتم دیدم کہ داغہا ہر شد بیشتر  
 ظاہر شد، بسیار پریشان شدم۔ آئینہ دیگر گرفتم در کمال راستی و صفا اول بار صفی ظاہر شد  
 ثانی الحال تمام داغہا دیدم، در آن وقت تعبیر نمودم کہ مرآت شے مغایر شے است پس چوں  
 اول معاملہ در میان عدم و وجود مختلط بود آئینہ نیز مشابہ آن بودہ و وقتہ کہ معاملہ بجمہ صفت  
 کشید آئینہ خالی از عدم پیدا شد۔ و بروز دیگر آن عقدہ حل شد کہ نوشتہ بود خوب در نظر حقیقت  
 بودن ثبوت بدل عدم نئے ایستد۔ ظاہر شد کہ نہایت اطلاق آنا تا بقاء عدم است کہ تلبیس با  
 باطل است، چوں عدم باصل خود پیوند آنا منقطع مے شود۔ این جا حقیقت بے اطلاق  
 آنا بہ ثبوت مبدل میگردد و اینجا انقطاع علم حضور واضح مے شود، چہ وجود ہمیشہ خود حاضر است۔  
 بعد قہ آنحضرت امید و راست کہ تفصیل این حقائق بہرہ ور گردد۔ وَالْظَّلَامُ

مکتوب سوم۔ بنام سید شمس الدین۔ در مہوم عرفت رقی بجمع الضداد۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ - عَرَفْتُ رَقِيَّ بِجَمْعِ الضُّدَادِ - چہ

ہر ضد باضد دیگر جہت جامعہ دارد کہ مشہود عارف ہماں جہت است، و جہت فارقہ اعتبار  
 بیش نیست چہ کہ یک حقیقت است کہ در مراتب تعینات ساری است، و آن حضرت  
 وجود است کہ نزد اکثر صوفیہ متاخرین عینہ الرحمۃ عین ذات واجب است تعالی  
 وَتَقَدَّسَ۔ و نزد حضرت قطب العرفاء حضرت ایشان ماقید من میثۃ اول طلے است از ظلال  
 این مرتبہ مقدسہ و پیشین منظرے از مظاہر ذات منزہ و میرات اتم فیض اتم، و نخستین منتزلے



از مطلق علی الطلاق - وَالْقَلَال

مکتوب چہارم بنام میر منصور۔ در دعاء نہد و طلب خیریت مکتوب الیہ۔

الحمد لله الذي علانا على عظمة الدين <sup>عظمته</sup> - حضرت و اہلب العالیہ یکمند جذبات خویش مارا زار مائی  
بخشیدہ بحقیقت محبت خویش رہنمائی فرمایدہ تا اختلاف تعلقات و تحول اطوار حجاب جناب  
مقدس محبوب مطلق نگرود، و عسر و نسر و فقر و غنا و ضیق و رخا و عنایت و عناء جز آئینہ در جمال  
و جلال او نباشند۔ شاید کہ لمعہ از لمعات آن مطلع انوار بر قلال بشریت تافہ و آفتاب ہریت از  
پس غم ندان طالع شدہ و نام و نشان ایں جہاد بے حس را بر باد دادہ، بوجودے کہ عدم در قفاء  
و نباشد و حیاتے کہ مہات و نہال او نبود و نورے کہ ظلمت را وراء آن جا نگاہ نیست مگر ساروہ  
وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قُنِصُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ لَهُ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ۔  
ما بعد سبحون فرق مہمون اشتیاق مشہود خاطر خاطرے گرداند کہ احوال دور افتادہ مقرون بعافیت  
است، ہموارہ نگران اخبار سلامت و استقامت ایشان است۔ مدتے ست کہ برقم احوال  
شریفہ یاد آوری نفرمودہ اند چشم انتظار در راہ است، و طغیان شوق زحیظہ قلم بیرون است۔  
و چون ایں نشا نشاء فراق است دولت بقاء را از حضرت کریم بدار البقاء مسئلت مے نماید۔  
توفیق اعمال موجبہ ترقیات نصیب وقت بود۔ وَالْقَلَال

مکتوب پنجم۔ بنام میرزا حسام الدین احمد۔ در نارسائی مطلوب۔

الحمد لله الذي علانا على عظمة الدين <sup>عظمته</sup> - عرض نیاز زیں سکین آوارہ ہاں عالیجناب مقبول بادیں  
گرفتار نہد و باطن امید دار و دیوزہ گرجم و عنایت است تا ازیں تعلقات شستے کہ سید راو طلب  
آشتی ست، خلاصی یافتہ بکلیہ جو این مقصد علی گرد و ہر چند چیزے بدست نیاید کہ متلوث  
و نانس علائق و تنقیدت را با جمال حضرت بسیط علی الاطلاق کہ ام راہ مناسب است نصیب مہم  
ہجراں از معرفت جز جہل نیست، و از قرب جز بعد و از وصل جز فصل و از ذات جز گرفتار و از نام جز  
نشان نہ سہ

در افکنده دف ایں آواز از دوست کز و بردست دف کوباں بود و پوست

باسے بایں ہمدہ دوری و مجوری و خرابی و دوسیاہی اگر گرفتار باشد گرفتار او باشد، و اگر مشتاق



باشد شوق او داشته باشد

اگر ندی بکف دامن یارم      گرفتاری کس دیگر ندارم

کنایه خیس را چه یار که دم از محبت سلطان عالی شان زند، جز آنکه تاله حرمان و ماتیم خسران خود داشته باشد - زیاده بری چه اظهار تاسف و تملف نماید و مشوش خاطر عاظم گردد - وَالْقَلِيلُ

**مکتوب ششم** - بنام شیخ عبد الصمد اعلی - در توجیه الفاظ گستاخانه مرید متعلق پیر خود و وصل عربان و فناء اراده و در آنکه خوارق از لوازم ولایت و مراتب ولایت نیست و در فضیلت طریقه نقشبندی و در ذکر بعضی خوارق حضرت مجدد الف ثانی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ مَنْصُوصًا عَلَى سِرِّهِ الْأَشْيَ وَنُورِهِ

الْأَبْهِ، صَاحِبِ الْبَرْزَخِيَّةِ الْكُبْرَى وَامْتَلَأَتْ أَعْيُنُ، أَنْزَلِي دَفِي قَتَدَتِي فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى، ثُمَّ عَلَّ مِنْ قَائِمَتِهِ بِالْحَقِّ الْأَوْفَى وَنَانَ السَّعَادَةَ لِقُصُوفِي وَ بَلَغَ الْعَالِيَةَ الَّتِي يَغِيظُهَا فِيهِ الصِّدِّيقُونَ وَالْكَهْدَاءُ، حَتَّى صَارَ رَأْيُهُ مِنْ أَرَايَاتِ الْكِبَرَى الدَّالَّةِ عَلَى حُكْمَائِ نَبِيِّهِ الْأَعْلَى، حَيْثُ يَكَادُ يَشْتَبِهُ مَكَانُ طَبِيعَتِهِ بِحَالِ مَنْ يُؤَخَّرُ - ما بعد ذره احقر مشهور ضمیر انور می گرداند، پیای که بزبان محمد شرف بایں فقیر فرموده بودند رسید - کاغذی که متضمن مکتوب حضرت قبله گاهی و الدی قطب الاقطابی قدس سره که در جواب سؤل آن مشفق نوشته بودند، با شهادت که آن ملاذ تعلیق نموده بودند بنظر در آمده - مقررین طائفه علیاست که صرف الوقت فی الاصله اولی هرگز خاطر بر آن نمی آید که قدس از زمان را صرف حل عبارت شخصی نماید که از آن فائده بایں کس عاید نباشد، هر چند خواجده الحاج میگرد تعویق بیشتر می باشد - تا آنکه برادر شیخ محمد رشید کثرت شوق ایشان را در بیض سخن دیں باب علی هر ساخت، و یا را دیگر از آن دیار آمدند نیز اظهار کردند، بضرورت ادخال البشر در فی قلب استؤمن در فعا لسوء الظن بالانکاب بر شروس دیں کار نمود - و چند آنکه تفحص کاند مرسوس ایشان میکرد، با ندازه آن بسید نیافت، آنچه مجدداً یاد مانده بر آن بنا سخن کرد - مخدوماً: محصول سؤل می که نموده بودند ایں است، مرید می بر پیر خود گفت که در وقت خاص من که با حق سبحانه باشد تو در میان آنی سرزتن مجد کنم پیر ای سخن پسندید و در کنار گرفت - و آن جواب حضرت قبله گاهی عَنِّيهِ الشَّيْخَةُ وَالرَّضْوَانُ



برو مقدمه عائد است۔ اول آنکہ سے تو اندر میری بجائے رسد کہ محتاج توسط پیر نباشد چنان کہ در اصل  
 نہیں۔ دوم آنکہ یہ قسم عبارت کہ ازاں مرید منظور آمدہ است از راہ سکر است، اہل استقامت  
 از حق تر نمایند و براہ ادب پویند۔ ہر دو مقدمہ حق است و محل میں شکوک و شبہات نیست۔  
 عبارت سے کہ وراء آل مذکور است در کمال وضوح جائے ریب و مظان عیب نہ، جسے آنکہ  
 نہ نقل و تطویل عبارت کہ دریں عمدہ داخل تحقیق و تدقیق شدہ است نہ درود۔ حضرت امیر  
 كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ فرمودہ اند۔ لَنْ يَبْدَعَ مَكُوتُ السَّمَوَاتِ مَنْ لَمْ يُؤَلِّدْ مَوْتَيْنِ مَرْدَانِ  
 ۱۱ ولادت چنانچہ مقرر است ولادت صوری و ولادت معنوی است۔ و چنانکہ مولود صوری در  
 مں رضاع محتاج حضانتہ ام است کہ واسطہ ظهور فیض حضرت فیاض است بر مزاج طفل  
 در حال فحام محتاج آل نیست، ہر چناناں مولود معنوی وراثتہ اسوہ کہ حکم رضیع وارد در و ہوں  
 نہ تربیت از حضرت ربوبیت بجلّ دَعَا مُفْتَقِرَاتِ بَاطِنِ پیر است و بدوام انابت و افتقار  
 بستہ ارشاد او گرفتار۔ و ایں عجز از راہ منقصت است و عدم مناسبت بجنب مقدس حضرت  
 اہمیت عَظُمَتْ قُدْرَتُهُ وَ عَمَّتْ رَأْفَتُهُ۔ و چون انا قَدَا بَحْمَنِ تربیت شیخ مقتدر و مجرب  
 حقولیت سے برآید از راہ و کمال محبت بشیخ خود کہ فن فی الشیخ لازم آن است و بقا و بکالات و ثمرہ  
 آن، حکم مرآتیت کہ باطن شیخ داشت خود پیدا میکند و استعداد اخذ حقائق از اصل بے توسط بہم  
 سے رساند۔ دریں وقت پیر از عقبہ برآمدہ حکم مجذوب پیدا میکند و تکفل تربیت جزیت بے نیاز  
 حضرت صمدیت چیز دیگر نیست ۵

أَسْقَيْتَنِي كَأْسًا ذُكِّرْتَنِي فَمِنْكَ سَكْرَتِي لَا مِنْ الْكَأْسِ

حضرت غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی در کتاب فتوح الغیب ایں معنی را مشروح ساختہ  
 اند چنانچہ فرمودہ، قَدْ يَكُونُ الْمُرِيدُ يَتَرَدَّدُ لَا يَطْلُعُ عَلَيْهِ شَيْخُهُ، وَلِالشَّيْخِ يَسْرُ لَا  
 يَطْلُعُ عَلَيْهِ مُرِيدُهُ الَّذِي قَدْ دَنَا سِمَةَ إِلَى عَتَبَةِ بَابِ حَالَةِ شَيْخِهِ۔ قَدْ أَذَابَ لَغْ  
 مُرِيدُ حَالَةِ شَيْخِهِ أَفْرَدَ عَنِ الشَّيْخِ وَقَطَعَ عَنْهُ فَيَسْتَوْلَاهُ الْحَقُّ فَيَقْطَعُهُ عَنِ الْخَلْقِ  
 جَمَّةً، فَيَكُونُ الشَّيْخُ كَالْظُلْمِ وَالْأَيَّةِ۔ لَا رِضَاعَ بَعْدَ الْحَوْلَيْنِ لَا خَلْقَ بَعْدَ زَوَالِ  
 الْبَنَى۔ وَلَا رَادَّةَ الشَّيْخِ يَحْتَاجُ إِلَيْهِ مَا دَامَتْ شَمَةُ هَوَىٰ قَرَارَةً لِكُسْرِ هِمَا وَأَمَّا بَعْدُ



زَوَالِهِمَا فَلَا يَرَاهُ لَأَكْثَرُ وَلَا تَقْصَانُ - فَإِذَا وَصَلْتَ إِلَى الْحَقِّ عَلَى مَا يَلْتَمِهُ فَكُنْ  
 أَبَدًا أَبَدًا تَصْمُنُ بِوَدَّهِ فَلَا تَرَى بَعْضَهُ وَحُودَ الْبَيْتِ لَا فِي النَّصْرِ وَلَا فِي الْفَيْحِ وَلَا  
 فِي الْعَطَاءِ وَلَا فِي الْمَنْعِ وَلَا فِي الْخَوْفِ وَلَا فِي الرَّجَاءِ بَلْ هُوَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ يَقْوَى  
 وَأَهْلُ الْغُفْرَةِ، فَكُنْ أَبَدًا نَاطِقًا إِلَى فَعْلِهِ مُتَرَقِّبًا لِأَمْرِهِ مُسْتَعِلاً بِطَاعَتِهِ  
 مُسَائِدًا لِمَنْ جَمِيعُ خَلْقِهِ دُنْيَا وَآخِرَى - وَاَبُو عَبْدِ اللَّهِ تَرَدَّدَ عِنْدِي قَدِيسَ سِتْرَةٍ زَاكَاةٍ  
 أَوْلِيَاءُ سَتِ وَأَزْمَانُ طَبَقَاتٍ، فَرَمُودَةٌ اسْتَطَوَّ بِهَا لِمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَسِيلَةٌ إِلَيْهِ  
 غَيْرُهُ جَنَانٌ فِي رَفْعَاتٍ مَكْنِيَّةٍ - وَمَوْلَانَا عَبْدُ الْغُفُورِ لَارِي عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ وَرُشَحُ اسْمِهِ فَرَمُودَةٌ  
 كَمَا فِي مَعْنَى دَرَاخَرِكَ وَجُودِ كَبِيرِهِ، وَبِالْجَمْلَةِ بِمَضْمُونِ اسْمِ مَقْدَمَةِ عَقْلٍ وَنَقْلِ وَفَرَاغِ صَحِيحَةٍ حَاكِمَةٍ  
 وَدَرْفَتِ نَذِيرَةٍ اسْتَطَوَّ بِهَا لِمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَسِيلَةٌ إِلَيْهِ سِتْرَةٍ هِمَّةٍ بِسَبَبِ بَوَسِّهِ دَرَسَتْ كُنْدُ  
 چَرَنِ خَرَزُورِ وُكَيْمِ وَنُورِ وَشَبَلِ وَغَيْرِهِمْ - وَدَرُودِ نُورِ كُفْتِ تِيزِ وَقْتِ تَرَاژِ جَنِيدِ بُوَدُ، وَدَرُودِ خَرَزُورِ كُفْتِ  
 شَيْخِ الْإِسْلَامِ كُفْتِ كَمَا فِي تَوَشُّعِ رَابِثِ كَرْدِي جَنِيدِ فَرَاغِ نَمُودِ، أَمَّا يَا خَدَّاجَ جَنِيدِ بُوَدُ، جَنِيدِ كُفْتِ  
 لَوْطِ السَّائِلِ بِحَقِّيقَةِ مَا عَلَيْهِ الْخَرَزُورُ لَهَلْ كُنَّا - وَحَاكِيَةِ شَفَاعَتِ غُوثِ الْعَظَمِ شَيْخِ  
 حَمَادِ كَبِيرِ اِيْشَانِ اسْتَطَوَّ بِهَا لِمَنْ جَمِيعُ أَوْلِيَاءِ بَعْدِ التَّوْحِيدِ شَيْخِ نَذِيرِ دَرُودِ قَبْرِ خُودِ قَبُولِ شَدِيدِ اَنْ دَرُودِ  
 وَغَيْرِ اَنْ دَرُودِ بَاشَنَدِ - حَضْرَتِ خُودِ اِحْرَارِ قَدِيسَ سِتْرَةٍ مَرِيدِ مَوْلَانَا يَعْقُوبَ چَرَحِي سَتِ عَلَيْهِ  
 الرَّحْمَةُ، وَحَضْرَتِ مَوْلَوِي بَامِي دَرُودِ نَقِيبَتِ خَوَاجَةِ بَايِ عِبَارَتِ فَرَمُودَةٌ اسْتَطَوَّ بِهَا لِمَنْ اَمَانَتِ دَرَاوِ  
 يَعْقُوبَ چَرَحِي سَتِ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ - وَاسْمُ خَوَاجَةِ بَهَاءِ الدِّينِ نَقِيبَتِ قَدِيسَ سِتْرَةٍ دَرُودِ  
 اِيْشَانِ فَرَمُودَةٌ اسْتَطَوَّ بِهَا لِمَنْ اِيْشَانِ نَصَارِ رُوحِ اَللّٰهِ رُوحُهُ فَرَمُودَةُ مَنْ مَرِيدِ خَرَقَانِيمِ مَا كَرْدِ  
 خَرَقَانِي دَرِيسِ وَقْتِ مَرِيدِ بُوَدُ، بِاَوْجُودِ پَرِيشِ مَرِيدِ مَنْ مَرِيدِ - وَنَقِيبَتِ تَرَقِي مَرِيدِ اِيْشَانِ دَرِيسِ قَوْمِ  
 حَكَمِ خَبَرِ تَوَاتُرِ دَرُودِ، اِذَا دَرُودِ هَمْدِ وَقْتِ مَحْتَجِ مَرَاتِ بَاطِنِ پَرِ بَاشَدِ وَپَرِ دَائِمًا وَسَطِ وَصُولِ بَرَكَاتِ  
 بَرِ مَرِيدِ بُوَدِ اِيْشَانِ هَمْدِ اَمَّا غُلَطِ اَقْتَدَ، قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رُبَّ حَامِلٍ فَقِيهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ  
 مِنْهُ كَمَا فِي الْمَشْكُوتِ - وَدَرُودِ مَحَاتِ مَكِيدِ دَرِيسِ حَالِ قَطِيعِ اَزْطَابِ اَشْنِ عَشْرِ مَحْمُودِ كُفْتِ  
 اَخْتِ فَيُوضِ اَزْ حَضْرَتِ حَقِّ مَبْجَانَةِ بِي وَاسْطِ مَرِيدِ مَعْلُومِ شَرَفِيَا اسْتَطَوَّ بِهَا لِمَنْ اِيْشَانِ دَرُودِ  
 اسْتَطَوَّ بِهَا لِمَنْ اِيْشَانِ دَرُودِ بَقَا بِلَا اَللّٰهِ، وَمَا حَضْرَتِ اَحَدِ بَصْفِ قَبَارِي بَرْدِ سَالِكِ مَتَجَلِّي نَشُودِ وَنَامِ

نشان از غیر و غیریت بر باطن نگذار و نازل الله الموقدۃ الی تطبیع علی الافیئدة افاق و  
 انفس را سوخته بر یاد دہد، یونے از خطریا بمشام جان اور سیدن محال است و نام معرفت گزاف۔  
 ہر گاہ محبت ذاتیہ بمشاہدہ استیلاء یابد کہ حضور صفات را محال نگذار و گوید سہ

ذات من نیست جسز محبت ذات ذات بر من زودہ است راہ صفات

نسیان بجا سیر چہرہ محال باشد۔ حضرت خواجہ احرار قدس سرہ فرمودہ اند زمان غیبت از مادون  
 حق سنجانہ بحقیقت زمان وصول و شہود وجود است۔ لی قولہ دریں مقام اگر ترقی واقع شود شورش  
 از ذوق تجلیات، سماء نیز منقطع شود، اشارۃ آن بزرگ باین فرمودہ آن است کہ سالک می تواند کہ  
 متصف شود باوصاف حق سبحانہ، فہو بعد غیر و اصل مقصود شہود ذات است بے مزاج  
 شعور وجود کثرت، مرتبہ اتصاف باوصاف مرتبہ تجلیات صفات است۔ مقرر اہل طہر و باطن  
 است کہ موثر حقیقی در جمیع اشیاء است تعالی و تقدس، و ہادی و فصل از صفات کاملہ و سبحانہ  
 بے مشرکت احدی، و آنچه بدگیرے نسبت دارد حکم مجاز دارد۔ چنانکہ عین القضاۃ مے فرماید  
 عزیز کا مے کہ بغیر منسوب مینی بجز از خدا آن مجازی میداں حقیقی، فاعل حقیقی خدا را دایں۔ راہ نمودن  
 منقطع علیہ الصلوۃ والسلام مجازی میداں، یوصل من یت و یتھدی من یشاء  
 حقیقت میداں۔ گیرم کہ حق را ضلال اہل بس میکند، اہل بس را باین صفت کہ فریدہ ان ہی الا یشتت

ہمہ جو رمن از بلغاریاں است	کہ ما دائم ہے باید کشیدن
گنہ بلغاریاں را نمینہم نیست	یگویم گر تو بتوانی شنیدن
خدا یا ایں بلا وقتہ از تست	ولیکن کس نے آرد چنیدن
ہے آندہ ترکاں را از بلغار	بہر پردہ مردم دریدن
لب و دندان آں خوبان چوں ماہ	بدیں خوبی نیایست آفریدن
کہ از دست لب و دندان آہنا	بدنداں لب ہے باید گردیدن

پس گر برہل حقیقت کار و اشود جمیع اشیاء منتسب بفاعل حقیقی گردد مجاز از نظر مرتفع شود کہ المجاز  
 یتشبیہ، چہر محل شتبا بود۔ معلوم شریف بودہ باشد کہ ظہر معنی رفع توسط شیخ بچند مقام مناسبت  
 در۔ اوراد را دین سلوک بہر چہند واسطہ از مبداء فیاض بر باطن مستر شد توجہ و عنایت مرشد است،



ماچوں ساکب بھی جہت متوجہ جناب قدس است و دیدہ بصیرت او بوحثت حقیقت کمتخل شدہ  
قبلہ توجہ او جز احدیت صمدیت نہ ، در سکر حال واسطہ را از میان مرتفع می سازد و منظور نظر جز  
واحد ندارد ، چنانکہ اسباب صوریہ را برابر سبب مستہلک دارد بآنکہ فی نفس الامر کائن است -  
در عشق چنین و العجبیہا باشد

لَسِيتُ الْيَوْمَ مِنْ عَشِيقٍ صَلَوَتِي      فَلَا أَدْرِي عَدَائِي مِنْ عَشَائِي  
فَذِكْرُكَ سَيَدْرِي أَكَلِي وَشُرِّي      وَوَجْهُكَ إِن نَظَرْتُ شِفَاء دَائِي

قال شيخ شيوخ العارفين العارفين ، قال الصوفي في الربنداء يفتحي الخلق ويرى الاشياء  
من الله تعالى حيث طالع ناصية التوحيد وخرق الحجاب الذي منع الخلق عن  
صرف التوحيد ، فلا يشبث الخلق منعاً ولا عطاءً ولا تحببه الحق عنه الخ - واما  
آنکہ از توسط بمبادی کمال رسیده است ، و فی نفس الامر باطن پیر گاہ واسطہ وصول فیوض است و  
گاہ بے قابلیت اقتباس از اصل نیز پیدا کرده است ، درین حالت گاہ گاہ باین ترانه ترنم نماید  
و ثالثاً در کمال مطلق بجهت تمام مناسبت بحضرت فیاض و از کشاکش احتیاج واسطہ خلاص  
یافته و از مضیق توسط انابت برآمده ، علی ما عرفت من عبارۃ الفتوحات و غیرها - بر دهم  
شیخ محمد نقل کرد کہ ایشان می فرمایند کہ سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نیز محتاج توسط جبریل  
علیہ السلام بوده ، تعجب رونمود ، مگر قصہ ما محبت حقیقت جامعہ آن محبوب رب العزة  
جل و علا گوش زد ایشان شدہ است - و آنکہ حقیقت محمدیہ جامع جمیع اسماء ذاتیہ و اضافیہ و صوری  
مراتب و وجوب و امکان و ہر چه در عرصہ ظهور درآمده و از ولج اطلاق بخصیض تقید رسیده ہمہ حکم جزو دارد  
از ان کل - و مبادی تعینات انبیاء و ملائکہ اسمیست از اسماء واجبی جل سلطانہ و اعتباریست  
در مرتبہ واحدیت کہ متدرج است در اجمال حضرت وحدت پس آن حقیقت اتم و ظہور تام سوتی  
از ہر چه اقتباس نماید فی الحقیقت از خود می نماید و جملہ را واسطہ حسب معنی ذات پرانوار او

إِنِّي وَإِنْ كُنْتُ ابْنُ أُمِّ صُورَةٍ      فَقُلَيْبِي فِي الْمَعْنَى شَاهِدٌ بِأَبُوْتِي

بآنکہ قیاس حقیقت بر صورت قیاس مع الفارق است ، خاصہ صورت انسانی کہ حکیم مطلق از  
رؤی مصلحت خویش پائین ترین مرتبہ ساخت و درین نشاء سفلی در بعض احکام صوریہ با اعلام ملک

و در آن زمان که در سر محبت در میان محب و محبوب دیگران باشد ،  
 و وقت بکسعی فیہ نبی و املت مقرب شنید و شنید و قسمه کوتهی  
 و من علی نبوت و علیہ السلام از سر و عالمیان علیہ و علی اله افضر الصلوات  
 و کسب النجیات در شب معراج و کریمه مازناح بقصر و ماطغی خوانده باشند . هرگاه بعض ادیبان  
 است رسالت باشد که اقتباس انوار از ان جا نمایند که ملک نماید ، از نبی امت چه نویسد چنانکه  
 که در متقین و فیصوص و فیصل شیت علیہ السلام در بیان حال تمام ولایت سے فرماید فائده  
 حدیث المعبر الذی یأخذ منه المحدث الذی یوحد به الی رسول الله - و نیز برادر  
 شیخ نیکو کرد که ایشان بکار وصل عریان می نمایند ، سبب انکار ظاهر نشد . اما بر مذهب حضرت شیخ  
 محمد بن ابی قحطیه بن جند چنان است که در باره محمدی المشرع فرموده الا ان یحکون  
 عن الایمان کما یکنه اشارت بحال کرده است ، زیرا که چنانچه اتحاد و بقا  
 بین عیان پس از پذیرش شیون که منتی مرتب است مرتبه جامع است که با تحقیق پس کرده  
 است چاک شد پس پرده در میان و ذات معز از نسب و اعتبارات نخواهد ماند و بول عریان  
 مستعد خواهد شد . هر چند برین مذهب از مرتبه بکافی نسیب و حصول نخواهد یافت که در حدیث  
 و فلسفه اشارت است بدین ، اما بر مذهب دیگران واضح است محتاج بیان نیست . زیرا که ماوراء  
 شیون با نگاه داشته اند چنانکه شیخ بو الحسن بستی دیں رباعی مطلق اشارت به بل نموده است  
 دیدیم نه سبب کیستی و اصل دو جہاں      و از غلت و عار برگزشتیم آسان  
 آن نور سیاه ز لای نقطه برتر و اں      زان نیز گذشتیم نه این ماند و نه آن  
 حضرت مولوی رومی می فرماید

پرده بردار و برهنه گو که من      می بخشم با صنم به سپهر من  
 من شوم عریان ز تن او ز خیال      تا خرامم در نهاییات الوصال  
 نیز بر دست محمد نقل کرده است که ایشان بر آنکه حضرت شیخ و والدی نوشته مذکور مرید از راه دیوانگی  
 غمناک است اعتراض دارند ، اما آنکه از دیوانگی خبط دماغ فمیده ، نمی دانند که من دیوانگی از راه دیگر است  
 و من می دانم که من حیث ذی فنون عارف میفرماید



تُحِبُّهُ اسْوَىٰ فِي الدُّنْيَا سَوِيًّا  
سَدُّ مِنْ تَحَبُّتِهِ بِحُكْمٍ  
فَلَهَا مَرْحُومُهُ وَسَمَائِيَّةُ  
كَذَلِكَ مِنْ اِذْعَى شَوْقِ اَلَيْهِ

وگرس گفته

لِكُلِّ مِنْ اُحْشَانٍ فَرَمَنِ اَلْهَوَىٰ  
وَفِي جُنُونٍ وَاجْتِنُونُ فَنُونُ

وَلِغَيْرِهِ

قَالُوا جِئْتُمْ مِنْ تَهْوَىٰ فَتُتْ لَمْ  
مَائِدَةُ الْعَيْشِ اِلَّا لِلْجَانِينِ

و محصل این دیوانی سکر خاں است که ز سبب این طایفه علیه است - و اختلاف مشایخ در ترجیح سکرو  
صحوة معروف است - و چون حضرت شیخی و وادی قدس سره موافق محققان ترجیح صحوة دهند  
فرموده که اصحاب صحوة چنین گویند و در جمیع احوال و احوال و حرکات و سکنت تابع حکم الهی باشند که  
شریعت مطهره و طریقت منوره بآن ناطق است - قَالَ الشَّيْخُ الْاَكْبَلُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيلِي  
قَدْ مَسَّ سِرَّةً، وَرَبُّكَ كُنْتَ مِنَ الْوَصِيِّينَ لَيْسَ تَعْلَفُ مِنْ ذَكَرْتُمْ لِعَيْنِيهِ وَتَمَنُّهُمْ  
الْبَرَاعَايَةُ فَجَدَّ بَنَتُهُمُ الْحَبَّيَّةُ وَنَهْمُ الرُّحْمَةِ وَكُرْمُ فَاحِشِينَ الْاَدَبِ وَكَتَبَتْ  
بِهَا نَتَّ فِيهِ - و گرنه این قسم عبارات از ادب طریقت دوری بود چرا شیخ مجد الدین قدس سره  
بر عتاب شیخ خود حضرت شیخ نجم الدین الکبری است و خود گرفتار می شد - چنانکه در نفی مذکور است  
که در ذممه مجد الدین با جمعی از درویشان شسته بود سکر بر دوشه غالب شده گفت ما بیشتر بط  
چون بزرگواران و یا شیخ نجم الدین مرغ بود بال تربیت بر سر ما فردا آورد ما ز بیشتر بیرون آمدیم و ما  
چون بچه بودیم و در دیو رفیق و شیخ ما بر ما و مانند شیخ نجم الدین بنو کرامت را دانست و بر زبان  
ایشان گذشت در دریا میردانی اخرا القصة - و دیگر محلی ز مسوده ایشان بیاد مانده که چون رابطه  
صورت پیر تموره راه پیر سانک است و ترقی بے ادا آن متصور نه و ارتفاع توسط پیر چه شیخ  
دارد معلوم شریف بوده باشد که محتاج رابطه مبتدی است منتفی زن فاسق است چه که رابطه  
فرع اراده است و چون اراده بر خاست رابطه بر خاست و چنانکه از عبارت شیخ عبد القادر جیلانی

عدم شده و در جاسه دیگر از کتاب فرموده است: لَنْ تَكْتَسِبَ بِرَقْعٍ وَنَقِيعٍ عَنْ وَجْهِكَ  
 مَا تَنَجَّجَ مِنْ خَلْقٍ وَتَوَكَّلَ عَلَيْهِمْ فَسَبَّكَ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَيَزُولُ هَوَاكَ تَحْتَ تَزْوُرٍ  
 نَسَبٍ وَمَنْذُكَ فَتَعْدِي عَنِ الْأَكْوَانِ دِيَارَ أُخْرَى فَتَصِيرُ كَرَامٍ وَمُسْتَجِدٍّ لَا يَنْبَغِي  
 مِمَّا رَأَدَ غَيْرَ رَدِّكَ تَعَالَى. فَتَمْتَنِي بِرَبِّكَ. فَلَا يَكُونُ غَيْرَ رَبِّكَ فِي قَسَبِكَ  
 مَكْرًا وَلَا مَدْحًا. وَجُعِلَتْ نَوْبُ قَسَبِكَ. وَعُطِيتَ سَيْفَ التَّوْحِيدِ وَالْعُظْمَى  
 وَخَارُوت. فَكُلُّ مَنْ رَأَيْتَهُ دَفَى مِنْ سَاحَةِ صَدْرِكَ إِلَى بَابِ قَلْبِكَ. أَلَدَّتْ رَأْسَهُ  
 مِنْ كَاهِلِهِ. بَايَدَانِست فناء در دو شرط این روست. راده در میان است تحقیقت معرفت  
 خود است بر راده که باشد. این باتفاق جمیع مشایخ ثابت است. بدیهی است که تا اراده  
 به است تحمل را که طریقت عبارت از این است جاگذاشت و از حقیقت حرمان است. و چون  
 عاقبت رسید بشکری محض نفس و در بهت است. خواجه بزرگ قدس میفرموده است که  
 تسمیایم. در عرف مذکور است قَدْ بَعْضُهُمُ التَّصَوُّفُ ذُنُوبُهُمْ يَلْعَنُهَا أَوْ مَطْلَعُهُمْ كَمَلُ  
 حُرْدٍ مُوَهَّبَةٍ. مقرر است که مرتبه شیخ و از مرتبه ارادت است و ترقی ارادت شیخ  
 در این وقت پس برکت متبعب بر پیر می بود همیشه در بند ارادت باشد و شیعت نرسد و محتاج  
 به ارادت پیر بود. جز پیران در همه فرید و پیران نیاید باشد و در شخص باطل است. و در تفصیل  
 به. چون به باب شیخ عرف که از احوال متبیین علم است مطالعه فرمایند خصوصاً  
 در فرموده است وَانْزِلْ فِي دُخُولِ سُبُطِ رُفُقَتِهِمْ أَمْتَحَنُ أَنْ السَّالِكُ مَا لَوْ رُبِّيَا سَةِ  
 تَسْبِيحٍ. أَكْبَرُ بِسَبِّكَ تَمَسُّسٍ حَيْثُ فِي تَعْمُدِهِ حَتَّى تَحْمِلَ مِنْ نَفْسِهِ. وَبِحَرِّ رَيْتِهِ  
 بِسَبِّكَ بِرَدِّهِ وَبِوَسْطَةِ وَكَلَّتِ يَحْدُوهُ وَرُوحٌ. رَفِئًا قَالَ. فَقَدِمَ لَعْنَتُ رَبِّهِ  
 بِسَبِّكَ وَصَادِقِينَ عَمْدَهُ مَسَافَرْتُهُ بِوُجُودِ حَمِيَّةٍ وَبِوُجُودِ نَتِيفٍ. وَ  
 حَمْدُهُ بِحَمْدِهِ مِنْ حَبِيبِ الْمَرْيُوفِ بَيْنَ الْأَصَاحِبِ وَاصْطَوَّبَ بِصَبْرٍ أَمْرِيهِ حَرًّا  
 وَحَبِيبٍ هَرْدِهِ الْوَلَدُ أَيْضًا وَارَادَهُ تَعْمُودِيَّةً. مَعْدُودِهِ. از فرمود عبارت ایشان که در ضمن  
 است مذاق یافته و این بر می شد که اختصار عبارت و الی آیه گاهی در حل این سوال از  
 خبر است چنانکه بعضی یاران به مجلس شریف آمدند نیز موافق ظاهر می یافتند عجیب نمود به چیزه



کہ اطفال طریقت اس دشمنی نہ انگارند و صرف ہمت را در حال کس عار پندارند، بر اکابر چرای چنین خلق  
 مے نمایند۔ مگر تحقیقات حضرت ولدی و ناکیہا کہ در کشف حقائق لہی نموده اند اکابر علماء و مشائخ  
 شیفتہ آن شدہ اند، بنظر شریف نیامدہ است۔ و اس دقائق کہ در بیان حضرات خمس و توحید وجود و  
 شہود و مکاشفہ و ایقان و ایمان غیب و عیان و بیان اطوار سنیہ و ظہور انوار مختلفہ و تجلیات تکلیفہ  
 و غیر متکلیفہ و جمع بین التثبیہ و التنزیہ و محض تنزیہ و خفایا، طلاق و محالی تعینات و تجلی برقی و دنیوی  
 و سکر و صحو و علوم و رؤیتہ و محبت و اقربیت و محبت و خلقت و تحقیق صنوف و ریات از سفری و  
 کبری و علیا و مقام نبوت و رسالت و صدیقیت و قربت و حقیقت کعبہ و حقیقت قرآنی و حقیقت  
 صلوة و مافوق ذلک و غرائب علم و عین الیقین و حق الیقین کہ در قفاہ آن یا فکر و کشف و عقل مے لغزد  
 جز عنایت صرف و فضل محض ہادی و رہبر آہنا نیست، بنظر آن مشفق نہ در آمدہ۔ و اس مقاربت  
 مقررہ کہ بنان بیان از تصویر آن عاجز است مثل حروف تہجی بر مبتدیان آسان کردہ بر معرض  
 تحریر آورده، تا ہر آگوش زود عزیزان نگشتہ۔ امید کہ محبتیان را مو غطف فرماید تا در کشتن تہنوت  
 ہادہ و محبت ر جز بکشتن خلق یا دکنند، و فیض و اہلب العطایہ را منخوت خیال و مہوس و ہم خود  
 نسا زند تا ہر جا کہ مجال فکرشان نباشد با کاپوش نیایند۔

در باب الہام

فرماید حافظ ایل ہمہ آخر بہر زہ نیست ہم قصہ عجیب و حدیث غریب ہست

و قل یں قدرت تل نمایند کہ غیبت ہر مسدے محترم داشتہ من الزنا است، چہ جائے علما کہ دنی  
 توہین ایشان موجب کفر است، چنانکہ معروف است چہ جائے ہل و رشت ہ  
 نقشبندیہ عجیب قافلہ سالارند کہ برند نہ و پناہں بکسرم قافلہ  
 از دل ساکب رہ جاذبہ صحبت بشال می برد و سوسہ خلوت و فکر چیدہ  
 قاصرے گر کنند یں طائفہ طعن قصور عاش نشہ کہ بر کم بزبان یں گلہ  
 ہمہ شیران جہاں بستہ ایں سلسلہ اند رو بہ از حیلہ چسان بگسلہ یں سلسلہ

دیگر برادر شیخ محمد اظہار نمود کہ آنجناب می فرماید در باب حضرت قیدہ گاہی قدرتیں رسیدہ کہ برین  
 کمالات میداشتند چہ جفا کنندگان ایشان بجز اندر رسیدہ نہ۔ منہ و ہا یں قسم سخن را مٹان شہ  
 عزیزان غریب است۔ مگر حدیث نبوی علیہ و علی الہ الصلوٰات و السلاوات ما اودی

- یَ بَشَرُ مَا أَقْذِیْتُ وَتَهْتَدُ جَنَکَ اُحْمَدُ وَشَهِدَ شَدَن دَن مَبَارَکَ وَفَرَمُودَن اَللّٰهُمَّ اَهْدِ  
 عَزِیْیَ وَتَفَاصِیلَ جَدِّیْ قَرِیْشَ وَسَاہَا سِیْرَیْ بِرَآبِ وَتَابِ خُودِ مَدَن اِیْنَا بِسَمْعِ شَرِیْفِ نَرَسِیْدِ  
 سَت . یَ یَقْتُولُ شَدَن حَضْرَتِ زَکَرِیَّا وَیَحْیٰ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ بِصِفَتِ مَعْرُوفِ وَسَلَامَتِ مَادَن  
 تَمَسَّیْ نَشْنِیْدِہَ بَاشْتَدِہَ مَظْلُومِ حَضْرَتِ عَثْمَانِ وَشَهِدَ شَدَن اِیْشَاں بِصَنُوفِ جَفَاہُ وَغَلِیْبِہِ مَہْمُورِیْ  
 بَازِہِ نَکِیْتِہِ رَفَقَا شَدَن اَنھَا مَعْلُومِ شَرِیْفِ نَشْدِہُ وَنَمَّہُ شَنِ عَشْرَہِ بِلِ بَیْتِ کہ اَقْطَابِ عَالَمِ  
 بُوہُ نَدُو اَقْطَابِ ہِدَایْتِ چہ جَفَاہُ زَخْوَارِجِ وَخَلْقِ نَشْنِیْدِہُ اَنھُو چہ قَاسَمِ ذَلَّتِ بِلِ بَیْتِ اَسْرُورِ  
 حَیْثُ اَصْلُوۃُ وَالسَّلَامُ کہ نَرَسِیْدِہُ . وَچہ اَنْدُوہُ وَجَفَاہُ بَرَامِیْنِ مَکْرَمِیْنِ اَبُو حَنِیْفَہُ وَہَمْدُہُ  
 رَحْمَتُہُ کہ مَذْشُہُ اَنْدِہُ . وَہَفَاہُ وَہَمْدُہُ رَاوِیْ شَدَن خَلْقِ قُرْآنِ مَعْتَزِہُ کہ بَقْتُلِ نَرَسِیْدِہُ ، وَ  
 حَسِیْنِ مَنصُورِہُ عِیْنِ اَقْضَاۃُ وَابْنِ عَطَاہُ رَاچَسَاں بِلَاکَ کَرْدَنْدِہُ ، وَشَخْخِہُ نَحْمِ الدِّیْنِ کَبْرِیْ رَاہَا لَکَہَا شَہِ  
 نَسَاہَاں شَہِیْدِہُ کَرْدَنْدِہُ ، ہَرْگِزِ شَنِیْدِہُ کہ دُزِیَا بِلِ جَمَاعَتِ آفَتِہِ رَسِیْدِہُ حَقِیْقَتِہُ کَرْدِہُ اسْتَدْرَاجِ کہ  
 بَعْنِ عَاہُ مَکْنُودِہُ مَکْرَہُ لَاحِظِہُ نَکِشْتِہُ ، مَانَا فَرَقِہُ اَوَلِیَاہُ رَاہِیْدِہُ وَتَصَوُّرِہُ نَمُودِہُ نَدِہُ کہ ہَرْکَہُ تَقْصِیْدِہُ رَاہِیْشَاں نَمِیْدِہُ  
 وَنَحْمِہُ سَا زَنْدِہُ نَشْنِیْدِہُ اَنْدِہُ کہ عَارِفِہُ رَحْمَتِہُ نِیْسَتِہُ ، ہَرْگاہِہُ دِیْقِیْعِ حَرَکَاتِہُ وَسُکُنَاتِہُ مَحْکُومِہُ حَکِیْمِہُ  
 اَنھَا بَاشْتَدِہُ مَعَالِمِہُ اِیْشَاں اَز تَحْمِیْنِہُ بَرْمَدِہُ . وَچُوں اِیْنِ طَائِفَہُ عَلَیْہِہُ بِحَبِیْبِہُ ذَاتِہِ شَرِیْفِہُ شَدَن اَنْدِہُ اَفْعَالِہُ  
 شَرِیْفِہُ کہ اَز مَعَالِمِہُ مَحْظُورِہُ اَیْدِہُ مَوْقِفِہُ اَمْنِہُ مَظْہَرِیْہُ فَعْلِہُ مِیْدِہُ نَمُودِہُ دِیْقِیْعِہُ ظُہُورِہُ فَعْلِہُ مَحْبُوبِہُ .  
 چَہَا نَمَہُ شَعْلِہُ مَحْبُوبِہُ مَانَدِہُ بِنَظَرِہُ ہَرْوَمَایِہُ اَسْ مَحْظُوطِہُ اِیْنِ فِی حَقِیْقَتِہُ اَز مَصَادِرِہُ زَیْرِہُ بَرْمَنَتِہُ اَنْدِہُ کہ  
 سَبَابِہُ صَوْرِہُ ظُہُورِہُ فَعْلِہُ مَحْبُوبِہُ نَدِہُ دُورِہُ اِیْشَاں تَقْصِیْدِہُ مَخَارَاطِہُ چہ صَوْرَتِہُ دَارِدِہُ . پَرَشِیْدِہُ نِیْسَتِہُ  
 اَز اِیْنِ قَسَمِہُ تَصْرِیْفَاتِہُ اَز جَمْلِہُ خَارِقِہُ عَادَاتِہُ اسْتِہُ کہ سَتَرِہُ اِنْ بَرَقِیْہُ اَہْمِہُ وَاجِبِہُ اسْتِہُ مَکْرَہُ بَاذِیْنِہُ  
 اَنھَا حَذَرِہُ وَعَدِہُ وَبَرِیْتِہُ صَحِیْحِہُ اِیْنِ اَدَاہُ وَاجِبِہُ رَا دَخَلِہُ عِیْبِہُ شَمْرُودِہُ اَز اَصْحَافِہُ لَعِیْدِہُ اسْتِہُ . ہَا اَنگِہُ  
 خُودِہُ خَوَرِہُ اَز اَوَلِیَاہُ شَرْطِہُ وَلاِیْتِہُ نِیْسَتِہُ ، عَزِیْزِہُ بَاشْدِہُ کہ مَنْتِہُ ہَا کَمَالِہُ رَسِیْدِہُ وَصَا حَبِہُ خَارِقِہُ  
 نَبَا شَدِہُ اِیْنِ مَعْرِضِہُ چہ گِیْنِیْشِہُ دَارِدِہُ اَنکَارِہُ چہ مَحَالِہُ . قَالَ اَلْعَارِیْفُ اَلْجَاہِلِیُّ عَنْ بَعْضِ کُبَرَاءِہُ  
 اَلْحَقِیْقِیْنِ ، اَمَّا اَلْخَاصَّةُ فَانْکَرَمَتْہُ عِنْدَہُمَا عِیْنِیَّہُ اَلْہِیْتِہُ اَلْہِیْتِہُ وَہَبَتْہَا  
 اَلشَّوْقِیْنَ وَاَلْفُؤۃَ حَتّٰی اَخْرَجُوْهُ عَنْ عَوَانِیْدِہُمَا اَنْفُسِہُمَا ، فَتَدَبَّرَتْ اَلْکَرَمَہُ عِنْدَہَا .  
 وَہَاہِیْدِہُ اَلْہِیْتِہُ اَلْہِیْتِہُ فِی اَقْوَمِہُ کَرَمَہُہُ فَاِیْرَاجِہُ اَلْقُوْمِہُمَا مَحْظُورِہُمَا اَلْہِیْتِہُ اَلْہِیْتِہُ



لَمْ يَكُنْ مَكْنُونًا فِيهَا وَكَانَتْ مَعَهُ رِضْوَانًا وَكَانَ قَوْلُهُ تَكُونُ حَتَّى يَكُونُوا  
 بِأَنَّ أَعْيُنَ النَّاسِ لَمْ تَرَ فِيهَا خَيْرًا وَكَانَتْ مَعَهُ رِضْوَانًا وَكَانَ قَوْلُهُ تَكُونُ حَتَّى يَكُونُوا  
 وَكَانَ يَحُدُّ أَحَدَ كَرَامَاتِهِ وَأَعْصَمَهَا لَيْسَ دُونَهَا عَيْنٌ فِي الْخَلْقِ وَكَانَتْ مَعَهُ رِضْوَانًا  
 قَدْ شَهِدَ شَيْئًا فِي طَرِيقَةِ نَعْوَاهُ بِرَأْسِهِ قَدْ يَفْتَحُ عَنْ بَعْضِ الْأَعْيُنِ مِمَّنْ  
 ذَلِكَ أَيْ كَرَامَةٍ بَابًا وَنَحْوَهُ فِيهِ أَنْ يَتَذَرَّ دَقِيقًا فَيُتَوَى عَزْمُهُ عَلَى التَّهَرُّدِ  
 وَفَدَّ كَوْنُ بَعْضِ عِبَادِهِ كَمَا سَفَّ بِهٖ بِصُورَةٍ شَبِيحَةٍ وَيُرْفَعُ عَنْ فَيْهِ بِحُجَّتٍ وَ  
 مَنْ كُوْنُفَ بِصُورَةٍ شَبِيحَةٍ غَيْرِ بِدَرْجَتِهِ خَوَارِقِ الْعَوَادِ فَكَانَ هَذَا  
 الْفَتْحُ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ مِنَ الْأَوَّلِ بِالسَّخَى أَرْفَعَتْ مَرْتَبَ وَبَيَّاهُ  
 قَرَبَ بَكْرَتِ كَرَامَتِ بَدْوَةِ اصْحَابِ كَرَامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَأَمَّا عَقَابُ رَجُلِهِمْ لَنَّهُ  
 بِشَرِّ مَحَلِّ كَرَامَتِ بَدْوَةِ وَهِيَ كَرَامَتِ نِيْلِ بَرْكَوَارِ بِطَرِيقِ نَدْرَتِ مَنْقُولِ اسْتِ  
 عَجَبَ تَرْكُ مَنْقَبَتِ دَوَائِلِ كَمَا لَمْ يَخَاطَرِ شَيْئًا فِيهِ بِشَرِّ مَنْقَبَتِ شَدِيدِ سَرِّ وَجْهِ جَنِّ وَبَيَّاهُ  
 زَوْجَتِ دَعَا وَكَلَّ صَبْرًا وَغَايَةِ مَبِيدَةٍ بِسَمْعِ شَيْءٍ رَسِيدَةٍ بِتَدْوِيهِ وَفِي حَيْثُ طَرِيقِ  
 جِلَّاسِ بِرَحْضَتِ قَبْدِ كَاغِي فَدِيَسَ بِسَرِّ غَايِبِ بِوَالِغَتِ زَاوِيَةِ شَدِيدِ سَرِّ نَدْرَتِ مَدْرَسَةِ  
 بِوَدَّ فَخَالِشِ بِشَرِّ بِرَدِّ شَدِيدِ بِغَنِيَّةِ كَرَفَتِ رَشْدِ كَرَفِيدِ كَرَفَتِ بِقَتْلِ رَسِيدَةٍ بِسَرِّ بِشَرِّ  
 مَشْهُدِ مَوْجِدِ وَغَيْرِ كَرَفَتِ وَنَدْرَتِ أَنْ جَنِّ بِمَوْجِدِ وَخَوَارِقِ عَجَبِيَّةِ بِشَرِّ مَدْرَسَةِ كَرَفَتِ بِشَرِّ  
 دَفْتَرِ بِبَدْرِ بِشَرِّ أَنْ تَعْدَا مَعَهُ نَدْرَتِ بِشَرِّ مَدْرَسَةِ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ  
 رَفْتِ بِوَدَّ وَرَزَّ بِسَبَبِ رَفَقَةِ قَبْدِ فَتَا وَدَقَّتِ شَامِ رَسِيدَةٍ بِقَدْرِ زَنْطِ غَايِبِ تَدْوِيَةِ جَزْمَانِ  
 جَارِ مَدْرَسَتِ بِبَرْبِ آيَةِ وَنَحْوِ مَخْتِ وَبَاوِيَّاتِ الْحَيَاتِ بِشَرِّ دَرِّ وَبَشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ  
 بِرَسَبِ تَيْزِ سَوَارِدِ كَرَفَتِ كَرَفَتِ بِشَرِّ مَدْرَسَةِ بِشَرِّ مَدْرَسَةِ بِشَرِّ مَدْرَسَةِ بِشَرِّ مَدْرَسَةِ  
 رَسِيدِ بِشَرِّ بِشَرِّ وَرَفْتِ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ  
 فَتَادِمِ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ  
 وَشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ  
 قَبْدِ كَاغِي بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ بِشَرِّ

تدریجاً قبضه قبول شود و دوساله در گذشت - و قبل رتخا سنجیت و زمانه فقیر پسرس  
 تمام شد و ابد او در ملزمت ایشان او زبده اضطراب نمود که بشارت در باب او فرمایند  
 فرمودند که بکشتن و بنظر من در ده پنجده است که آن فرزند است قبل رتخا فرمودند  
 در بین چهل و پنج روز بید گذشت حساب میکردیم بچنان شد - دیگر هیچ وقعه نباشد بر ما  
 که آنکه ما از حضرت ایشان از آنکه ذکر کرده باشند و عاقبت کار او معلوم نشد الا ان شاء الله  
 سنی که بچنین بر مخلصان آن کرمت است اما از اینکه معلوم شریف نباشد انکار چسرا  
 نمائند و قطع نظر از همین دقایق اسرار و غوامض حقائق که در سائل ایشان مشروع است مگر  
 ترقی مادت نیست این تصرفات که در بواطن ساکنان متعدد فرمودند و آثار جذبات آن  
 مع میشت مرقارق نه انصاف دیگر است - و ان شاء الله - و ما بعد از فراغ از پیشین مسوده  
 آیه بات ایشان یافته شد باز عبور سے افتاد - و ضمن مطاعه ظاهر شد که نوشته اند چون حضرت  
 حق سبحانه از صورت عینه مقدس است و نور است نامتناهی پس تصور نور ممکن نباشد اما  
 آن آدم صورت ذات است بخلاف علم که مظهر صفات است پس دیدن آدم دیدن ذات  
 است مخصوصاً آنسان کامل که مرشد عبادت از آن است معلوم شریف بوده باشد که ذات حق  
 حق و عده از تصور ماکوته ظران مبر است

عشق شکار کس نه شود دام باز چین کاینجا همیشه با بدست است دام را  
 بات تصور آن پسندیده نیست - و آنکه آن مظهر ذات نوشته اند نیز مخالف قوم است  
 چه قدر است انما لعل اعراض جملة فی عین واحد - ذات بوصف صرفت اطلاق از  
 نه پاک است و تعیینات خمس همه متعلق بشیون و صفات و لفرق من حیث الوجود  
 التفصیل و مرتبة الوجوب و امکان کما تقدّر فی القصص و شرحه -  
 در صورت و در مرتبه انسان منحصر دانستن بے مستبعد چه آن داخل تجلی صورت  
 میدان است مظهر امکانیه نه در غایت نقص است

صورت پرست غافل معنی چه اند آخر کو با جهان جانا پنهان چه کار دارد  
 این شاهده در خل سیر فانی است که آن را سیر تطیل گفته اند و فوق آن سیر مستدیر است



حضرت خواجه ازار قدس سره فرموده اند که مستطیل بعد و بعد است و آن حُسن معلوب  
 است و بیرون زخود و سیر مستدیر قُرب و قُرب است، و آن کُشتن است گرد دل خویش -  
 حضرت خواجه بزرگ قدس سره فرموده است اَهْدُ اللهَ بعد فنا و بقا هر چه می بینند  
 در خود می بینند و حیرت ایشان در خود است، وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَدَأَبْصَرُونَ - پس ظاهر شد  
 که آنچه در مراتب سیر مشاهده نمایند چون در حل مستطیل است بابتدا تعلق در دو، و بابتها  
 تعلق در دو که در خود باشد هر چند به ایه التَّهْلُوتِ غیر آن بود، کَمَا لَا يَحْفَى - و استلام -  
**مکتوب** بنفتم - بنام مولانا محمد فرخ جامع این مکاتیب - در تاویل کریمه و اذکار  
 رَبِّكَ إِذْ أَنْسَيْتَ وَبَعْضَ آيَاتٍ دِیْکَرِ -

المَدَنِيَّةُ عَلَى عِلَالَةِ الدِّينِ فَحَلِي - هُوَ الْمَدِينَةُ الْحَقُّ مُبِينٌ - وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذْ نَسِيتَ  
 إِذْ سَتَوَى لُغْفَةً عَنْ ظَهْرِكَ فَتَكُنْ بِأُطْنِكَ دَائِمًا مَعَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ حَاصِرًا - وَ  
 ذَلِكَ إِنَّمَا يُصَوِّرُ إِذْ أَفْنَى الذَّاكِرُ فِي الْمَذْكُورِ بِحَيْثُ لَا يَبْقَى مِنْهُ عَيْنٌ وَلَا شَرٌّ،  
 وَبَقِيَ بِقِيَّتِهِ وَخَوَ بِحَيَوِيَّتِهِ دَعِيمَ بَعْنِهِ، فَجَنِينَ بِكُورِ عِلْمِهِ بِالْمَذْكُورِ حُضُورِ  
 دَائِمِيٍّ غَيْرِ مُسْتَتِرٍ، وَخُصُورِيْنَ فِي الْإِسْتِنَارِ الدَّائِمِ لِلْحُضُورِ الْأَرْتِسَامِي - وَمَا  
 لَمْ تَحَقِّقْ هَذِهِ الْحَالَةَ لَمْ تَحْصُصْ حَقِيقَةَ الذِّكْرِ، لِأَنَّ الشَّخْصَ مَا دَامَ وَفُقِيَ  
 نَفْسِهِ مُتَحَضِّرًا تَهَا مَشْعُورًا بِحَيْثُ وَهِيَ كَانَتْ فِي عَشْقِهَا لَيْسَ ذِكْرُهُ بِشَيْءٍ إِلَّا عَائِدًا  
 إِلَيْهَا، فَهُوَ ذَاكِرٌ وَعَائِدٌ هَا مُشْرِكٌ فِي الْمَعْنَى، وَزِنْ كَانَ مُوَجِّدًا فِي الصُّورَةِ - فَمَنْ  
 سَبَقَتْ لَهُ الْحُسْنَى وَأَدْنَى كُنْهُ الشَّعَادَةِ الْأَرْتِيَّةِ وَعَلِمَ بِالذُّوقِ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ هَالِكٌ  
 إِلَّا وَجْهَهُ، وَارْتَدَّ مُطَالَعَةً ذَلِكَ وَفَقَّرَهُ الدَّائِي إِلَى أَنْ لَا يَجْعَلَ مَدَاجِيَّةَ  
 الْمُسْتَهْبِطِ فِي ذَاتِهِ وَصِفَاتِهِ تَبَرُّمًا مِنْهُ، فَإِذَا رَأَى لَا لِحَبِّ الْأَفْدِينَ، وَيَتَوَخَّاهُ بِتَرَسُّدِ  
 فِي الْوُجُودِ مُطْلَقٍ بَدَلًا إِلَى مَا هُوَ نَوْحُودٌ حَيْثُ مِنْ ظِلَالِهِ وَاعْتِبَارُ مَنْ إِعْتِبَارُهُ قَبْلًا  
 آيَةً فِي وَجْهَتُ وَنَحْيٍ لِيَذِي قُصْرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ -  
 إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - وَقَبِلْ هَذَا كَانَ لِلنَّفْسِ  
 السَّعَادِيَّةِ - سَوْفَ يَقْضَى وَمَنْ أَنْتَ يَمْتَنِي نَيْتَهُ هَرُونَ - وَمَنْ تَوَضَّعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ

تَحْتَمِلُ مِنَ اسْتِزْهَاتِ الرَّذِيَّةِ يَحْتَلُ بِأَنْوَارِ الْقُدْرَةِ الشَّرْعِيَّةِ، وَيَمْتَلِكُ أَوْجِيَّةَ صَدْرِهِ  
 بِعَرَفِ الْإِلَهِيَّةِ وَيُعَرِّفُ بِهِ، فَهُوَ الْعَارِفُ وَالْعَرُوفُ وَالْيَقِينُ يَرْجِعُ الْأَمْرَ كُلَّهُ  
 عِنْدَهُ، كَيْفَ تُمْكِنُ فِي قَوْلِهِ تَجَنُّهُ وَقَدْ عَمِيَ أَنْ يَهْدِيَنَّ بَقِيَّةَ الْقَرَبِ مِنْ هَذَا  
 سَدِّ فَإِنَّ اسْتِزْهَاتِ الْأَرْشَادِ أَنْ لَيْسَ فِي الْوُجُودِ الْإِلَهُ، وَأَنْ لَيْسَ الْأَطْهَارُ الْكَمَا لَا تَب  
 فِي مَرِيَّةٍ تُعَدِّمُهُ. وَتَصَوُّرُهَا فِي مُقَابِلَاتِهَا مَعَ كَوْنِهَا عَلَى صِرَافَةِ الْإِطْلَاقِ وَكَوْنِ مَرَايَاهَا  
 فِي دَوْنِ الْعَدَمِ مَعَ كَمَالِ صَنِيعِ الْقَادِرِ الْفَعَالِ عَلَى الْإِرَادَةِ وَالْتَكْوِينِ فِي مَرْتَبَةِ الْحَقِيقِ  
 نَبِيِّ الْإِصْرَةِ زَوَالِ أَلَةِ الْخِيَالِ - سَتَرِ تَحْمِيلِهَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَسْبِيْنَ  
 بِمَرَاتِنِ الْحَقِّ الثَّابِتِ الْمَوْجُودِ الْأَصْبَحِ، أَوْ لَمْ يَكُنْ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ -  
 مَضَى شَيْءٌ فَخَفُوفٌ بِسُطُورِ أَنْوَارِهِ، مُضْمَجٌ فِي لَمَعَاتِ سُطُوعِ سُلْطَانِهِ، لِأَنَّهُ غَيْرُ  
 مُتَبَيِّنٍ بِالْوُجُودِ وَلَا مُسْتَقِيلٌ بِتَوَاجِعِهِ. وَهُوَ مُرْجَبٌ عَلَى مَنْ تَبَصَّرَ وَنَفَذَ بِصِدْقِهِ إِلَى  
 حَقَائِقِ الْأَشْيَاءِ - فَالْأَوَّلُ إِشَارَةٌ إِلَى حَالِ السَّائِكِينَ الْمُرِيدِينَ الْمُتَخَلِّصِينَ مِنْ مَضَارِئِ  
 دُنَى دَلَالَتِهِمْ فِي فُضَاءِ الْحَضَرَةِ الْوُجُودِيَّةِ - وَالثَّانِي كَمَالُ الْمُرِيدِينَ الَّذِينَ اسْتَنَارُوا  
 بِرُشْدِ إِلَهِهِ أَوَّلًا وَمُتَوَالِي الْأَفَاقِ وَالْأَنْفُسِ كِرَامَاتِ سَائِرِ الْأَمْرِ، وَلَمْ يَخْطُوا بِمَوْجِرِ  
 خَيْرٍ لِيُفْهِمَا وَلَمْ يَجْتَاجُوا إِلَى أَنْ يُصَيِّرُوا بِهِمَا وَيَسْتَعْمِلُوا بِهِمَا أَشْيَاءًا وَفِعَالًا يَشَاهِدُونَ  
 بِتِ وَالْأَحَادِيثِ - وَالْقَلْبِ

**مَكْتُوبُ شَتَمِ بَنَامِ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِاشْتِمِ شَمِي وَتَفْسِيرِ آيَةِ وَرَقَاتِ الْخَنْجَرِ وَنُبِيَّتِ  
 الْخَنْجَرِ ثَوْنٌ -**

تَعَالَى اللَّهُ الْعَزَّ وَالْجَمُّ الْمَلِكُ الْمَلِكُ عَلَى عِلَالَةِ الدِّينِ الْحَقِّ - وَإِنَّ الْخَنْجَرَ الْحَقِّيَّ وَنُبِيَّتِ وَخَنْجَرُ  
 رِثْوَنَ فِي تَقْدِيرِ الْأَحْيَاءِ عَلَى الْأَمَانَةِ إِشَارَةٌ سَبْقِ الْوُجُودِ عَلَى الْفَقْدِ، إِذْ مِنْ  
 سَبْقِ النَّفْخِ مِنَ قِيُودِ الْكُثْرَةِ الْوَهْمِيَّةِ إِلَى فُضَاءِ حَضَرَةِ الْإِطْلَاقِ لَا يَتَيَسَّرُ إِلَّا  
 عَدَنَ عَيْنِ أَشَقَّةٍ نَوْرٍ وَجَمَالِهِ وَتَدَلَّى كَوْنِهِ مِنْ جُودِ كَمَالِهِ عَلَى بَاطِنِ السَّائِكِ  
 بِعَيْنِ ظُهُمَاتِ الْعَدَمِ وَنَمَجَى أَثَارَهَا لِمُسْتَوَلِيَّةٍ عَلَى ذَاتِهِ بِإِعْتِبَارِ كَوْنِهَا  
 - خِيُولَى وَالْبَدَّةُ وَيَحَقِّقُ فَنَاءُهَا بِاسْتِهْلَاكِ مَا هُوَ غَضْرُفِي تَخْصِيصِهِ وَتَقْيِيدِهِ -



إِذْ تَعَكُّسُ الْأَسْمَاءُ عَلَى صِدْقِهَا وَاسْتِفْهَامُهَا عَنِ الْيَقِينِ وَانْتِبَاهُكَ يَتَوَهَّمُ  
 انْعِكَاسُهَا فِي نَفْسِهَا. فَالْحَيَاءُ وَالْإِمَانَةُ وَإِنْ كُنَّا مُتَقَارِبِينَ فِي شُبُوتٍ، فَالْأَوَّلُ  
 لَهُ تَقَدُّمٌ بِذَاتِهِ. وَثَبَتَ بِشَيْءٍ قَوْلُهُ تَعَالَى ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمُ بِمَا كَانُوا  
 عَمِلُوا فَهُوَ يَجْعَلُ الذَّاتَ مَا حُوِّضَ بِهَا بِعَظْمِ شَيْءٍ. وَكَأَنَّ قَوْلَهُ تَعَالَى وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ  
 يُشِيرُ إِلَى مَا يَتَقَرَّعُ عَلَى نَفْسِهِ بِكُلِّ مَنْ يَجْعَلُ الذَّاتَ بِمَا لَمْ يَحْظَ عَلَى شَيْءٍ مِمَّنْ  
 الْأَعْيَانُ، وَأَنَّ التَّجَلِّيَ الْأَوَّلَ بِتَحْلِيلِهِ لِأَشْرَارِ لُورُودِ الْخَيْرِ بِالنَّجْوَى وَالْوُجُودِ الْمُطْبَقِ  
 وَالشَّيْءُ بِتَحْصِينِ مَا هُوَ مُطْلُوبٌ. وَفِي زِيَادِ الْأَوَّلِينَ بِالْجَمْعِ الْفِعْلِيَّةِ الدَّلَالَةِ  
 عَلَى الْحُدُوثِ وَالْثَلَاثِ بِالْإِجْمَاعِ الْخَبَرِ عَنِ الْإِسْتِمْرَارِ شَعَارِ بِأَنَّ الْحَيَاءَ لَمْ يَكُنْ  
 وَالْإِمَانَةُ لَمْ تَكُنْ كَمَا تَتَقَرَّرُ عَلَى تَوْقِيفِهِ غَيْرَ مَا فِي الْوَرَقِ مُتَقَرَّرٌ قَدْ نُسِخَ لِإِزَالَةِ  
 مَرَضٍ عَرَضٍ وَتَحْلِيلِ طَرَفٍ، لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِمَا أَنْ يُعْبَرُ بِمَا هُوَ مُشْعِرٌ بِالْإِدَامَةِ، بِخِلَافِ  
 وَثَاقِ الذَّاتِ فَإِنَّهُ أَمْرٌ مُسْتَمِرٌّ دَائِمٌ وَهُوَ نُحُودٌ لِأَبَدِيَّةِ التَّوَهُدِ، بَلْ هُوَ  
 الْوُجُودُ مُطْبَقٌ، بَلِ الْوُجُودُ مِنْ ظِلَالٍ ظَلَالِيَةٍ وَسَرَادِقَاتٍ بِجَمَالِهِ وَوَرَاءَ اسْتِتَارِ  
 كِبَرِيَّاتِهِ، تَعَالَى شَأْنُهُ مِنْ أَنْ يَثْبُتَ بِكُلِّ شَيْءٍ فِي كَمَالِهِ مَا هُوَ مُسْتَهْلِكٌ وَ  
 مُفْنَى فِي شَأْنِهِ وَذَاتِهِ أَيْضًا. فَتَقَعُ نَضْرَعُ مَعَ دَلَالَتِهِ عَلَى الْحُدُوثِ كَمَا دَلَّ  
 عَلَى تَكَثُّرِهِ وَتَجَدُّدِهِ أَنَا فَاتَا كَقَوْلِهِمْ زَيْدٌ يُعْطَى وَيَسْتَعِ، فَأَذْرَافُ الْحَيَاءِ  
 وَالْإِمَانَةِ دَائِمًا، أَدَكَّرُ فَنَاءً بِبَرْدِ هَذِهِ مَا اسْتَوَى سُلْطَانُهُ عَلَيْهِ وَلِبْقَاءِ مَا  
 يَأْسِبُ تَفْرِيعَهُ عَلَيْهِ. ثُمَّ يَتَعَدَّى يَقْبُولُ الْكَمَالَ وَيَتَرَقَّى مِنْ مَعَارِجِ الظُّلُمِ إِلَى  
 مَعَارِجِ الْأَصُولِ وَفِيهِ مِنْ وَرُودِ الْأَصْلِ أَنْ يَنْصِبَهُ - ثُمَّ ذَاكَ الْأَصْلُ طَرَفٌ مِنْ حَيْثُ لَهُ  
 وَيَعْلَمُ مَعَهُ مُعَامَلَةُ الْأَوَّلِ وَهَلْ جَزَاء - فَمَنْ أَدَبَكَهُ الْحُسْنَى وَفَارِغَ الصُّمُورَ لَهُ  
 بِجَعْدِ الْعِنَايَةِ الْقَصْوَى، وَقَطَعَ مَرَّتَبَ الصِّدْقِ وَأَصُولَهَا بِالْإِحْمَالِ، وَوَقَعَ مُعَامَلَتُهُ  
 مَعَ الذَّاتِ، أَنْقَطَعَ سَيْرُهُ ذَلِكَ وَخَرَّ بِحَيَاةٍ لَمْ يَمُتْ بَعْدَهُ وَقَدْ حَالَ الْأَزْوَاجُ  
 دُونَهُ - ثُمَّ بَعْدَ هَذَا مَا يَدْرِي صِفَاتُهُ - وَمَا كُنْتُ أَهْضِي لَدَيْهِ وَلِجَمْعِهِ - ثُمَّ  
 نِسْبَةُ الشَّيْءِ السَّابِقِ بِالنِّسْبَةِ إِلَيْهِ كَنِسْبَةِ الشَّيْءِ إِلَى غَيْرِ الشَّيْءِ هِيَ بِإِعْتِبَارِ

نَسْعَةُ الدَّاءِ الْجَعْفَوِيِّ كَيْفُهَا - وَالْقَلَلُ

مکتوب ہنم - بنام حاجی ابوسعید - در تاویل کریمہ بل ہم فی لبس -

الحمد لله على علاه الدين خطبه - بن محمد، أي الخجوبون عن ذلك أسرار به بأولياته  
في لبس فيستر من خلق جديد، كما في في حق أولياته بعد إماماتهم عن رذائلهم  
صغبيته الشهوانية، لذلك الفانية، بإخبارهم بالحقيقة الدائمة - وَالْقَلَلُ  
مکتوب دهم - بنام شيخ محمد اشرف برادرزاده خود -

الحمد لله على علاه الدين خطبه

افس دلیدی هر آنچه دیدی هیچ است آن جمله که گفتمی شنیدی هیچ است

سراسر آفاق دویدی هیچ است آن نیز که در کج خریدی هیچ است

یعنی نفس چوں به ذبہ حب الہی جلّ و علا عال ترا از رؤیت اغیار بکشید و بجهت غیب محبت  
محبوب حقیقی ہر ذرہ از ذات عالم بعنوان ذات تعالیٰ در نظر بصیرت درآمد، بعد از ان مراتب طاعت  
و کیف گشت - و بعد از ان از ہر دو تافہ جناب اقدس اورامبرادار ششہ متعلق عالم بکیف  
رہ حق یا کہ شنیدی، رمزے ست پاں - چوں لعل تنزیہ حقیقی بر باطن بتافت ظاہر شد کہ  
ہر چہ شہود و معدوم بود ہمہ هیچ است و منقوت و مجہول خیال است، و محقق گشت کہ آنچه  
تو ق یعنی بیرون از خود در کج نفس مرئی ست، جناب قدس کبریا از ان بلند تر است و معتبر  
بعبارات و مشار باشارات نیست، فقط احوال عبارات و فنیت الاشارات - وَالْقَلَلُ  
مکتوب یاز دہم - بنام شیخ بدیع الدین نواسہ خود - در تاویل کریمہ ان الذین  
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ -

الحمد لله على علاه الدين خطبه - ان اندیس یخشون رتہم را غیب، تا ویلہ  
عنین عن الغواشی البشریة و لتعینات الوہیمیة منسجین عن انفسہم  
بکلیتہ، سحر مغفرتہ ای ستر غنہا عن نظر البصیرة، اذ انشأ شی مطلقا لما  
فی منہم - الرضیع الالہی جلّ و علاه

نہ بینی کہ شاپہ چوں پیمبر نیافت، و فقہ کل تورنج کم بر



وَأَنبَأَهُوَ اخْتِفَاءً لِّمَا هُوَ ظَنَّمَا فِي سَطَوَاتِ الثُّورِ الْمُبِينِ - وَلَكِنْ كَانَ عَنْ السَّائِلِ  
 أَنْ يَعْرِفَ حَقِيقَتَهُ، وَأَنبَأَهُوَ فِي مُقَابَلَةِ الْوُجُودِ الْحَقِيقِيِّ عَدَمُ مَرْتَحُضٍ، وَبَدَأَ  
 يُنَالُ بِهِ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى وَأَجْرُكَ يَمُرُّ بِعَطَائِهِ بَقَاءَ بَدْيِهِ الَّذِي هُوَ الْأَسْمُ  
 وَمِنْهُ إِلَى مَا شَاءَ اللَّهُ - وَالْقَلَلُ

**مکتوب ۲۱ دوازدهم** - بنام خواجہ ضیاء الدین - در تاویل کریمہ مثلہم کمثل  
 الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا -

الْمَدِينَةُ عَلَى مَا كَانَ عَلَيْهِ - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَثَلُهُمْ صَمْتٌ الَّذِي اسْتَوْقَدَ  
 نَارًا - جمیع محققین گفته اند کہ این مثل از برائے بیان حال شخصی ست کہ احوال ارادت برد  
 وارد شدہ و آتش شوق برافروختہ شدہ و او دعوائے احوال محبت وارد شدہ نماید یکبارگی آن آتش  
 ارادت فرو نشیند چنانچہ بودیکہ زیادہ در ظلمات فرو رود - بخاطر فائزے رسدے تواند کہ بیان  
 حال مجذوبے کردہ باشد کہ آتش جذب الہی بر دلش موقدہ شدہ باشد و طرق ترقی و عروج در درج  
 کمال بر مے لایح گشتہ، و آن آتش در سائر لطائف مثل روح و سر و خفی و اخفی نیز روشنی  
 پیدا کردہ، و اینہا میل صعود باصل خود کردہ باشند، و چون آن جذب را بسلوک مقترن نکردند  
 آتش جذب فرو نشستہ آن جمیع لطائف در تارایی مباحثت و مہاجرت فرو رفتہ - در این بیان  
 وجہ جمعیت ضمیر و تزکھ لایح است و مناسبت باہل نفاق حجتے ست واضح - وَالْقَلَلُ  
**مکتوب ۲۲ سیزدهم** - بنام شیخ عبد اللطیف - در آنکہ کبریا فی او تعالی از سخت خیال  
 او ہام ما متعالی ست -

الْمَدِينَةُ عَلَى مَا كَانَ عَلَيْهِ - حضرت حق سبحانه و تعالی کثرت مہوومہ را در بیچہ  
 شہود و وحدت حقیقت گردانیدہ ہر خس و خاشاک را شاہراہ مطالعہ جمال مطلق سازد، تا از ہر تومعہ  
 از لمعات جلال آن در باصرہ بصیرت نامے و نشانے و اثرے و عینے از غیر و غیرت نماند، و  
 لَقَدْ وَجَّهْتُ دَجْجِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ -  
 گویاں پویان مطلبے گردو کہ دامن عزت و کبریاہ او از سخت خیال و او ہام متعالی ست و افہام ناگرد  
 سرادات کمال آن حیراں - باشد کہ نزلطن بطون پے بزمندہ زلال اصل الاصول خود بر خود نمود نماید

... بے ماثر ہے ازل ازلی دارد و مَا ذَا لَکَ عَلَی اللّٰهِ یُعْزِزُ - مکرنا مدتے ست کہ بقم احوال  
 تیرے دور قیادگان ریا داور می نفرموده اند و مزاج پرسی سوگواران زدایا، هجران نکرده اند، موارث  
 غیر بد - وین آواره، زگر فتن قلم ترساں است چه آنچه مطلوب است بن بن بیان در حل عقدہ ہا  
 کتابیں عاجز است، و آنچه بدان تعقیق نہ حرفے ازل زانند داخل غرمت - وَالْقَلَمُ .

**مکتوب ۱۲ چارودہم - بنام میر محمد نعمان - در زوال عین و اثر -**

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله - گاہ بخاطر فائزے رسد کہ آنکہ بعض صوفیہ کرام بزوال عین قائل  
 نہ تھے و جش آن است کہ چون عالم تمامہ مظهر اسماء الہی ست جہل و علما و ایز جہت فرمودہ  
 تَعْرِضُ عَرَاضًا لِّمُتَمِّعَةٍ فِيَّ عَيْنٍ وَنَجْدٍ، پس چون ملک مستعد در او حق مَبْعَاثُ و تَعَالٰی  
 تیرہ نہ و دیچہ رشد بروے کشاید و حل یں دقیقہ شود کہ حقیقتش جز عدم نیست، و آنچه اور عین تصور  
 نے نمود جز پندرنہ، کمالات الہی ست کہ دروے جلوہ گر گشتہ و آن را از خود میدانست، الحال ز  
 من خود ہیافت - پس دیرں وقت از عین اوناام و نشانی نخواہد بود و آثار را بصاحب یں خواہد سپرد  
 و حق کردن آنہاں را معنی نخواہد بود کہ نفی کمالات الہی غلط است - اقسامی کہ بخودی موہوم داشت  
 بوجہ ساخت، و در فضلہ وجود جز کمالات و حیوانات و اجبی جہل و علما مرے دیگر نخواہد دید -  
 چہ شیون عین ذی الشان اند و تمیز و تعد و جز دروہم نہ، غیر ذات واحد صرف معرفے از نسب و  
 نسبت نخواہد یافت، وَلَيْسَ فِي الدَّارِ غَيْرُهُ دَقِيقًا گویاں در لجنہ توحید مستملک و مستغرق  
 بہشت و بشود و وحدت در کثرت بمعنی ضلال تعینات متلونہ در بساطت اطلاق و وحدت حقیقت  
 بہتیت ہر ذرہ از درات موحال بے کیف را مستعد خواہد شد - بخلاف طریقے کہ حضرت ایشان ما  
 حَسَى اللّٰهُ عَنْهُ بَاکِ مِت زانکہ در آنجا زوال عین و اثر است، زیرا کہ بطور ایشان ہر چند عالم مطلق  
 الہی ست جہل و علما چوں مظهر عین ظاہر نیست بلکہ شے ست کہ در مرتبہ حس ایجاد فرمودہ  
 تہن دودہ اند و در مرتبہ خارج حقیقی ازل نامے و نشانی نیست، پس عارف را بعد کشف این حقیقت  
 ... و سلطان وجود مطلق و شیون حقیقت آن ایزں ضعیف و کما رضعیفہ آن نامے و نشانی و عینے و  
 شے نخواہد گذاشت، نَارُ اللّٰهِ الْمَوْقَدَةُ الَّتِي تَطْلُعُ عَلَى الْاَفَئِدَةِ ہمہ را خواہد سوخت  
 نَارُ اللّٰهِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ شَيْءٌ وَاَلَا نَ كَمَا كَانَ - و دیرں وقت عینیت عالم حق را و تحا



آن با وجَلّ شأنه معنی نخواهد داشت، و حقیقت فنّه و بزرگی که برآمدن است از جمیع اعیان و آثار خود و محوسات حق در جنب وجود مطلق متحقق خواهد شد بخلاف سابق که مجرد فنّه انتساب است بخود و فنّه آن، شُئَان مَابَيْنَهُمَا ع بهرین تفاوت ره از کجاست تا بکجا - وَالْقَلَامُ  
**مکتوب ۱۲** پانزدهم - بنام شیخ فضل الله همشیره زاده خود - در آنکه حضرت ذات از تعقل تمیز و تعدد مبر است بخلاف مذهب شیخ ابن عربی -  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ عِلْمِهِ الْوَاسِعِ -

**سوال** - حضرت ایشان قُدّس سرّته در مکتوبی از جلد ثانی مرقوم فرموده، مراتب عروج تائید می کند بایک دیگر متمیز اند و از اصل باصل دیگر رفته می شود آن همه کمالات داخل دایره ولایت است و چون آن متمیز بر طرف شود و این همه تفصیل کم گردد و معامله با جهل و بساطت صرف افتد شروع و مراتب نبوت بود - انتی - در ولایت صغری که بطلال صفات تعقل دارد و در این مرتبه نظمی از نظمی تمیز دارد تفصیل ثابت است، اما در ولایت کبری که باصول صفات متعلق است، و گفته اند الْعِلْمُ فِي ذِيكَ الْمَوْطِنِ عَيْنُ الْقُدْرَةِ وَالْقُدْرَةُ عَيْنُ الرَّادَةِ چه گنجائش تفصیل دارد، زیرا که تکرر جزو تعین نیست - و همچنان شیون ذاتیه که عین ذات ند و کذا لک در ولایت علی که باسم الباطن تعلق دارد تفصیل بر محل دور است - و اگر وسعت بیچونی میگردد در حضرت ذات بمقتضای آن الله و اوسع علیهم نیز اثبات نموده شده است، و چه فرق چیست؟

**جواب** - عدم تمیز صفات بر مذهب شیخ ابن عربی که اثبات زیادتی آنها نمی کند موجب است، بخلاف طریق حضرت ایشان قُدّس سرّته - مانند معامله شیون ذاتیه با آنکه عین ذات اند و چون اصول صفات اند تعقل تمیز و تفصیل نسبت به اطلاق صرف ممکن است، بخلاف حضرت ذات جَلّ و علا که از تعقل تمیز و تعدد مبر است - فافهم - وَالْقَلَامُ

**مکتوب ۱۳** شانزدهم - بنام شیخ محمد عابد بنیرة خود - در تفسیر آیه الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّكَ  
 كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ -

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ عِلْمِهِ الْوَاسِعِ - الْحَمْدُ لِلَّهِ مُحَمَّدٌ وَمَا ظَهَرَ الْأُلُوهِيَّةُ وَالْإِسْمُ الْجَامِعُ لِمَرَاتِبِ الْوُجُوبِ وَالْإِمْكَانِ إِلَىٰ رَبِّكَ وَهُوَ اللَّهُ الْخَاقِ الشُّيُونِ الدَّائِيَّةُ

وَالْإِضَافِيَّةُ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ مَدَّ ظِلَّالَ شَيْئِهِ عَلَى حَقَائِقِ الْكَوْنِيَّةِ الَّتِي فِيهَا  
الْعَدَمَاتُ مُتَقَابِلَةٌ لَهَا، وَصَوْرَهَا فِي صُورَةِ الْوُجُودِ، فَتَجِبُ مِنْ كَمَالِ اقْتِدَارِهِ  
فِي إِرَادَةِ مَا هُوَ عَدَمٌ مَجِيئٌ وَجُودًا مُخَضًّا وَأَعْطَاهُ أَحْكَامًا وَأَثَارًا صَادِقَةً، سُبْحَانَ  
مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الشَّيْخِ وَالتَّارِ - وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ أَيْ الظِّلَّ سَائِكًا غَيْرَ مُخَدُّودٍ، فَيَنْقُي  
قَوْلُ مَنْ قَالَ بِإِقْتِضَاءِ الشُّيُونِ الظُّهُورَ كَذَلِكَ - ثُمَّ بَعْدَ مَدِّ الظِّلِّ جَعَلَ الشَّمْسُ  
الذَّاتَ الْمُتَعَالِيَّةَ عَلَيْهِ أَيْ عَلَى الرَّبِّ أَوِ الظِّلِّ دَلِيلًا لِكَوْنِهِ الظَّاهِرَ، لَظَاهِرَ  
دُونَهُ وَمَا سِوَاهُ مُكْشَفٌ يَدُهُ الْعَدَمُ -

آفتاب آمد دلیل آفتاب      گرد لیے باید از دست رومتاب

سُبْحَانَ مَنْ هُوَ أَخْفَى لِكَثَرَةِ الظُّهُورِ، وَاسْتَتَرَتْ فِي سُرَادِقَاتِ الثُّورِ - وَلَعَلَّ اخْتِيَارَ  
لَفْظِ الشَّمْسِ لِتَصَوُّيرِ كِبَرِيَّاتِهِ وَاجْتِبَايِهِ فَيَجِبُ الْعِزُّ - وَكَوْنُهُ دَلِيلًا عَلَيْهِ  
بِاجْتِبَايِ الشَّمْسِ لِضَوْئِهَا وَتَغَشَّائِهَا، وَكَوْنُهَا دَلِيلًا سَبِيلًا إِلَيْهَا وَإِلَى كَشْفِ  
الْأَشْيَاءِ - ثُمَّ بَعْدَ الْمَدِّ وَجَعَلَ الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا وَابْتِضَاحَ السَّيِّئِ بِأَنَّهُ  
لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ إِلَّا هُوَ، قَبْضَتُهُ أَيْ الظِّلُّ إِلَيْنَا قَبْضًا كَيْسِيرًا تَعْرِيجُهُ وَتَسْلِيكُهُ  
فِي مَعَارِجِ الْأَصُولِ أَصْلًا فَاصِلًا - وَهُوَ مَجْنُونٌ أَعْلَمُ - وَالظِّلُّ

مکتاب ہند ہم - بنام شیخ عبد الاحد پیر خود در اسرار بسجہ اللہ  
الرحمن الرحیم -

الحمد لله الذي جعلنا من خلقه - كلام غيبى كه در مفتوح كلام مجيد واقع ست متضمن چند  
اسرار است، از ان جمله تعظيم تسليك است مطالبان مستعد را و تنبيه است مرعافين قانرين  
منتهى را - گویا حرف باء كه مشعر بده سلوك است كه وجود سالك باشد غيبى ست از ان كه سالك  
بالتكليف از خود نه برآيد وفانى در متعلق طلب خود نگردد، و بمحو حرف، كه فى ذاته معنى ندارد و كارش جز  
اعطای معنى امر و نكر نیست، نشود، و از وجود و توارى آن كه الْعَرَضُ قِيْلَ فِيهِ وَجُودُهُ فِي تَقْصِصِ  
وَجُودُهُ فِي الْجَوْهَرِ نه برآيد خود را سالك نساخته باشد - چون سالك منظر اسم است از اسما  
واجبى جَلَّ سُلْطَانُهُ ناچار قناء وجود ظلى سالك در ان اسم خواهد بود - چون اسم دلیل بیش نیست



مرتب خود را و وجود ندارد و جنب آن، مال کاش میسخته خواهد بود، و معامله ساکن که با هم شده بودیم  
نسبت مستقیم پیدا خواهد شد۔ و این نشان در وسعت جمع الجمع که لویت عبرت از آن مستغرق  
خواهد شد، و تجلی ذات که مصطلح قوم است مشرف خواهد شد، و بموجب من تَوَاضَعُ لِلَّهِ رَفَعَهُ  
اللَّهُ در هر مقامی وجود مناسب متحقق و باقی خواهند ساخت۔ و چون یں مرتب نیز شایسته است  
جامع رضیون لہی و تعینے است اتم حضرت اطلاق را نصیبش جز نشان نخواهد بود، هر چه بعنوان  
ذات تصور کنند و بجهت اعتبار تکرار احدیت در عین حقیقت الحقائق کہ الَاِیُّ اللّٰہُ تَصْبِیْرُ  
الْاُمُوْر رمز است بآن صرف اطلاق تصور نماید، مانا کہ تکرار اسم مبارک اشعار است بدانکہ  
از دائرۂ اعتبار بیرون نیامده، و خصوص در ایراد لفظ حمیم تصریح است بآن، چه اسماء مبارک  
اولیں شهرت بآن یافته کہ از اسماء ذات اند۔ نَعَمْ چنان اند نہ مطلق بلکه نسبت با اسماء دیگر قرب  
خاص بجنس ذات دارند۔ میتواند کریمۃ قُلْ اَدْعُوا اللّٰہَ اَوْ اَدْعُوا الرَّحْمٰنَ دَاِیْمًا تَدْعُوْا فَلَہُ  
الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی اشارت بدانکہ عارف هر چند در وقت حصول بحقیقت این اسماء، حُسنے توہم نماید  
کہ مطلوب بے پرده باغوش آید، چنان نیست بلکه از دائرۂ اسماء کہ عبارت از دلّیل حضرت  
ذات است بیرون قدمگاه ندارد، اِلَّا اَنْ یَّتَسَاءَلَ رَبِّیْ شَیْئًا۔ وَہُوَ سُبْحٰنَہٗ اَعْلَمُ بِحَقِّ قُلُوْبِ  
الْاُمُوْر کُلِّیًّا۔ وَاَسْلَمَ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی۔

**مکتوبہ ہجدهم۔** بنام خواجہ محمد ہاشم کشمی در آنکہ مطلوب کمال رفعت است و  
طالب غایت پستی۔

بعد حمد و صلوة و تبلیغ الدعوات بجناب حقائق و معارف دستگاہ اخوی ارشدی میرساند کہ این  
سرگردان کار آوارہ روزگار از احوال مشتتہ خود چه شرح نماید کہ باعث ملال اہل جمعیت گردد۔  
مطلب در کمال رفعت و اہمیت و طالب در غایت پستی و دعاوت، ہرہات ہرہات۔ تا  
وجہ مناسبت در میان متوجہ و متوجہ الیہ نباشد را بہ وصول مسدود است، اِذَا لَا یُدْرِکُ الشَّیْءُ  
بِمَا یَعْبُدُہٗ وَ یُضَادُّہٗ۔ کاش این نسبت را ہم قدمگاہ سے بود، زیرا کہ از ذات تقدس و تعالی  
چنانکہ نسبت مناسبت از ما سوا مسلوب است نسبت مفادات نیز مرفوع است، بکہ اصوب  
صفات نیز دریں امر مشارک اند اِنَّ اللّٰہَ لَغَفِیْرٌ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ۔ عالم را کہ ظل کمال است نہی گفته اند

یہ جہنمست کہ اسماء متعکسہ درمیاۓ اعدام کہ حقائق عالم است ظلال است مرکبات مرتبہ  
باب زائے نیکہ عدم ظل حضرت وجود است پس آنکہ مقرر است کہ ظل را باصل خود شاپرہ است  
نہیں است کہ او را باوراء است و غیر را غیر از سوختن و گداختن بناثرۂ حرماں نصیبے نیست،  
بہرہ در حرمان و الم یاں و ہجران ہموارہ در یوزہ جویں است کہ بقیۂ عمر ازین در دراحت دیگر  
بہائیگاہ نہ شد۔ طلب معارف مجدد و مے نماید، ایں عاصی فرماندہ بضلالست سرگردانی  
نہ مر جلیل القدر کہ ام مناسب، و چہ یاراء آنکہ قلم در آن باب بدست گیرد و حرفے نازل و میان  
نہ چون شوریدگی در سر جوش میزند تسلیتہ گاہ گاہ سطرے چند مرقوم مے گرد و باز نامد و پشیمان  
مے شود۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب نوزدهم - بنام شیخ محمد خلیل الله پسر خود در تاویل کریمه و لا تقف  
میں لکھا ہے۔

الحمد لله على ما لا يحيط به - قوله تعالى وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ شاره  
در يك در وقت عروج و وصول بمقام خود را بکلف بمقام فوق نکشد که این کار بکلف است  
بیهوده - بهر پنج مشرف شده است شادان باشد و شاکر گردد، و بحقیقت مراقبه که انتظار صرف است  
که حاصل از آن مدخلی باشد متحمل شود، شاید عنایت به غایت بنده نوازی فرماید و بدرجه  
تعالی رساند - و نیز زجر است از تعلل و تفکر کردن در حقیقت گفته ذات که موطن علم نیست و متعلق هیچ  
چیز نیست - وَ لَبِصْرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ أَنتَ عَنْهُ مُخَوَّلٌ - وَالْقَلْبَ

مکتوب بستم - بنام شیخ محمد خلیل الله پسر خود و تاویل کریمه و لکم  
بسم الله الرحمن الرحیم و لکم فیها ماتدعون -

مَعْرِفَتُهُ عَلَى عِلْمِ الدِّينِ حَاطِبُهُ - قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهُى أَنْفُسُكُمْ  
سُخْرِيهِمْ مَا تَدْعُونَ - ایں آیه کریمہ نزدیکتر از جمله متشابہات است، مگر محل اخلدق آن بر  
تہ . بر گاہ رفع تغایر از جمله متمنعات باشد و بقاء فیہ کہ مراد معلوم اللہ از جمله واجبات  
مستحکم است و انتقار و وجوب تعالی در کمال و اقتدار نہی این نہی تعلل و ترقی و نشان نہ  
نہی . نہی نہی کثرتش نیز ضیق نہ درین نشان ممکن است و نہ درین مقام مستصوبہ مگر لطیفہ



مہربانی بعد طے مراتب غلال اور اتنی دے نسبت مجہول کیفیت دین مکان مشہود میگردد، و بجہت  
 غایت وقت در کمال یکشف و ظہور نمی آید کیفیتش جز مجہول نہ، و از نرنگہ سطوح و وضوح پیدا  
 کنند و آن کیفیت مجہول معلوم گردد۔ ازین رہ ہر کس از کماں فراخ خود را استعداد شرفی یا بدستبختیست  
 حضرت قطب القطاب قدس بسطہ در آخر کار قریب مرض موت فرمودند کہ ہر چہ مجہول کیفیت  
 گئے گفتہ جملہ معلوم گشت، آں ہمہ از بہت نارسیدن بود بحقیقت۔ ہر گاہ در مرض موت کہ مقدمہ  
 است مرععات آخرت را چہیں باشد، و رہشت کہ موطن قرب است امید مزید در مزید است  
 و نیز فرمودند کہ کمالے کہ ممکن است در نوع بشر از ہمہ مشربے ارزانی داشتند و از جمیع کمالات و  
 شیون بہرہ و گردانیدند۔ و چون بریں معنی اشکال وارد می شد کہ چون ہر کس منظر اسمے ست باید  
 کہ نصیبش از اس اسم بود از اسماء دیگر بہرہ چگونہ باشد، آں را بدیں وجہ ہویدایے کہ دند کہ ہر شیء مثلاً  
 ماہیتے دارد کہ متضمن ماہی الاشتراک است و ماہی الامتیاز، شک نیست کہ شخصے از اس شیء حظ  
 دارد و از اس ماہی الامتیاز حظ دارد، و از اس ماہی الاشتراک بقدر ماہی الامتیاز کہ فصل است و از  
 فصول دیگر کہ مقدمات اویند از اس رو کہ صدق جنس بر فصول مختلفہ صدق عرضی ست و بر ہمہ  
 صادق است، پس ازین بہت آں شخص نیز از ہمہ بہرہ و میگردد و از جمیع فصول حظ وافر می یابد  
 فَتَدَبَّرُ فَارَاقَهُ دَقِيقٌ دَعَىٰ مَنْ يَتَسَرَّ حَقِيقَتِي - وَالْقَلَلُ

مکتوب ابست و یکم۔ بنام شیخ عبدالاحد لیسر خود۔ در مراتب یاس و در تفاوت  
 اذواق متوسطان و مفتہیاں۔

الحمد لله على ما لا يحصى - یاس از رسیدن بحقیقت ذات از دوزہ است یاس است  
 از دوز عقل و تقلید، چہ عقل بعد از نظر و فکر حاکم است یا متناع یا تعسر بوصول کنہ ذات۔ اہل اس یاس  
 ہر چند بحقیقت کار و ارسیدہ اند اما چون از محبت بے نصیب اند، بجہت آنکہ محبت عقل عقیل را  
 در اول کاریں پانداختہ است و اہل آں محکوم احکام اس ہرگز نیند، آں جماعت ز دولت قرب محجور  
 و مطرود اند۔ و یاس است کہ بعد قطع منزال غلال بجا ذیہ محبت و بعد رفع حجب ظلماتی و نورانی قرب  
 بعینیت الہی جلی و علا دست میدہد، اس اعلی مقامات قرب است۔ و ازین جا ست کہ گفتہ  
 اند کمال المعارفہ فی ذات اللہ تعالی جہن۔ متوسطان باذواق تجلیات متلفذاند و بکمان

وہم مخلصین ہوتے گویند

امروز چوں جمال تو بے پردہ ظاہرست در حیرتم کہ وعدہ فردا برائے حمیت  
تا حق بدو چشم سر نہ بینم ہر دم از پاد طلب من نہ نشینم ہر دم  
عارفان بدید عجز و قصور معترف و متوسطان بدید رب غفور مسرور، ایناں بخمار شوق مشکوٰۃ ایں  
بزدلیاں حیران مسرور۔ عَرَفْتُ رَبِّي بِجَمْعِ الْأَضْدَاءِ نَصِيبُهَا نِهَاست کہ در عین بے مزگی تلافی  
نہ بندتے کہ لذتِ ایناں و جنبِ اُن حکیم عدم دار و نسبتِ وجودِ اُن، و کمالِ نادانی بدانشِ خود  
نہ بند کہ دانشِ ایناں و برابرِ اُن حکمِ قطره دار و بدریا، محیط۔ شوقِ اُن در رفعِ اثنینیت با محبوبست  
کہ دستِ بدمین یاس دارد و از سرچشمہ وصل است، و شوقِ ایناں در رفعِ محب کہ رو با امید دارند  
و شعر نفس بہ تمنا، ایناں ہم آغوشِ معشوق است در ہمہ آں، و آرزو، اُناں در تنزیرِ جنابِ قدس  
محبوب از اتصالِ ماکتساں۔ ایناں بہ قلبِ احوال خود خورسند و اُناں بہ قلبِ احوال مانوس،  
یناں بنا بر شِ قربِ مستغنی و شاداں و اُناں بلوازمِ بندگی و عبودیت پر دازاں۔ تا متوسطان از راہ  
محبتِ محبتِ بذاتِ مقدس دارند کہ فرقہٴ اولیٰ با گاہی شان بحقیقت کار از جملہ بے ہوشانند، کہ اَلْمَوْتُ  
مَعَ مَنْ أَحَبَّ نِشَانِ حَالِ اِشَان۔ محب کار و بار است، چوں کارِ عالمِ بچوں وابستہ اند و از نہ بچوں  
دور، محبت کہ بچوں مناسب است، کہ محبتِ اہلِ ظلال است، اُن را ہی ہر بنیانِ ایں جہاں محبت  
سے انگارند، و از محبتِ عارفان کہ حُبِ شان از عالمِ بچوں است در انکار، ازیں جہاں انکالات  
مقربان محروم اند و راہِ اوفادہ از حضرت علیہ ایشاں بر آںاں مسدود۔ وَالظَّالِمُ  
مَكْتُوبٌ بِلِیْسَتِ دُوم۔ بنام مولانا محمد فرخ۔ دتا ویل آیتہ کاید و قُونِ فِیْہَا  
نَمُوتُ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولٰی۔

الموتة الاولى علی علیہ السلام علیہ السلام۔ بخاطر فترتِ رسد کہ حکمِ اُن دار از احکامِ ایں نشا جہ است۔  
دینِ تماش گاہ مسیح ترقی از حنیضِ مباحثت با وجِ قرب ممکن نیست تا فناء برستی تا ملک دارد  
نشود و بموتِ متلبس نگردد و بخلاف اُن زہنگاہ عالیجاہ کہ مسیح کملے منافی کمال دیگر نیست و جمیع  
باعتد جمع، موت را داراں و البقاء چہ گنجائش و فناء چہ یار۔ تحقیق اُن است کہ چوں دیریں موطن  
ظہورِ ظلال است معاملتِ اُن را شک نیست کہ غفل را بعد طلوعِ اصل اُن کہ ترقی عبارت از اُن



است، جز فناء و انهدام چار نیست۔ و چون آن اصل نسبت بمافوق خود حکم ظل دارد، بعد بطور اصل  
 آن اصل اول مستور می شود، و هکذا إلى أن تأتيك اليقين۔ و آخرت چون مقام ظهور  
 حقایق اصل است و اصل را باصل دیگر، هیچ تمایز نیست، و فناء و کمال اول چه در کار و احسان  
 اول برود و ثانی چه گنجایش۔ کریمه و لدینا صرید نیز مؤید این کار است که مشعر بقای اول است  
 و کریمه ما ننسخ من آية أو ننسها نأت بخير منها أو بمثلها مناسب حال معادلات نبوی  
 است۔ تا جمعی که عنایت الهی حل و علا شایع حال شل شده است و دنیا و آنها را حکم  
 آخرت ساخته و بخطاب و اثباته ابعده فی الدنیا بخواخته، امیدوار مخلصی از مضائق تعلقات  
 این دار غرور اند و به خلعت سعادت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت عنکم  
 نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا نامتاز۔ حضرت قطب الاولیاء قدس سره در  
 باب روشنی از اصحاب خود بشارت فرمودند و این لفظ مذکور ساختند که دنیا و شمار حکم آخرت  
 کردم۔ ذلک فضل الله یؤتیہ من یشاء و الله ذو الفضل العظیم۔ و الاطلاق  
 مکتوب است و سوم۔ بنام شیخ بدیع الدین نمیره خود۔ در رفع شبه بر کلام  
 حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه و مظهر محبت و محبوبیت۔  
 الحمد لله على علاه الدین و علی

سوال۔ حضرت ایقان قدس سره در خاتمه مکتوبی که در بیان سترگ رفتاری حضرت یعقوب  
 علیه السلام به حضرت یوسف علیه السلام نوشته فرموده اند که همان مقدار  
 نسبت محبت که حضرت موسی علیه السلام راست بحضرت حق سبحانه همان قدر محبت  
 حق سبحانه راست بحضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم با آنکه او را منسوب است بمخلوق  
 و ثانی بمخالق و فرق قوه و ضعف در نظر نمی دراید الخ این مقدمه منافی بداهت عقل است، زیرا که  
 مخلوق و آنچه بد و منسوب است به ضعف و نقصان منسوب است و آنچه به خالق جل و علا  
 مضاف است در کمال قوت، حل آن چیست؟

جواب۔ آنکه حضرت ذات که خود را دوست دارد و خود محب باشد و خود محبوب، مظهر اول موسی  
 است و مظهر ثانی پیغمبر صلی الله علیه و سلم پس محبت حضرت موسی علیه السلام و محبوبیت

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الحقیقت محبت و محبوبیت است کہ خود بخود است و از بعد  
 شیون انہی جَلَّ و علا کہ تساوی دران موطن ممنوع نیست بدیہی ست ، ہر قدر کہ محبت حضرت  
 ہونے علیہ السلام غالب بود ثبوت کمال محبوبیت حضرت حق است کہ عین مطلوب است  
 ہونے علیہ السلام در میان نام بیش نیست ع ایشاں نمیدانیں ہمہ الحال نہ مطرب است۔  
 رَسَدُ جَنَّاتٍ اَعْمَرُ مَحَقَّاتٍ اَلْاُمُوْبُ كَلِمًا۔ وَالْقَلَامُ

مکتوب باب ۲۴ است و چہارم۔ بنام مولانا محمد ہاشم کشمی۔ در قبض۔

الحمد لله الذي جعلنا من عباده من يحبهم و يحبونهم۔ حضرت حق جَنَّاتٍ در مراتب کمال و کمال ترقیات  
 بہ نہ زہ فرمودہ ہنستہا بہ مقاصد رسانادہ صحیفہ گرامی کہ محبوب ملا قاضی مرسل داشتہ بودند رسیدہ  
 خدایتہ جَنَّاتٍ کہ بعافیت اند و از یاد و دُور افتاد و فارغ نہ۔ از ترا کم قبض شکایت یافتہ بود  
 بہین بعض وجوہ وجیہ ، یک بیک بوضوح پیوست ، الحق بہر کلام فہم را میدہد۔ انہا چون اظہار  
 نمودہ بودند کہ ایں فروماندہ نیز تائیدہ در آن باب نماید و التجا بروح مظهر حضرت قطب الاقطاب  
 ہیرہ ہر چند در خود قابلیت ایں وجہ نہ داشت اما حسب خواہش ایں مشفق در روضہ منورہ توجہ  
 فرمود۔ ظاہر شد کہ ایں از قبیل اعتبار یعنی زمانش است بدوستان خود۔ اگرچہ بسط و ظہور  
 ذوق و مواجید از آثار عنایت محبوب حقیقی ست ، انہا چون مقارن مراد خواہش ایں شخص است برابری  
 قبض کہ صرف مراد مولای علی الاطلاق است و محفل بندگی و عبودیت است نے تواند شد کہ مظان  
 نورش نفس بغایت دُور است۔ اذواق و مواجید ہر چند بوجہ تنزیہی باشد اما اگر تشبیہ خالص  
 نیست کہ اوراک ظاہر اگرچہ بطلائف باشد شعران است ، بخلاف قبض کہ بے مزگی و مباحث  
 ست ظاہر از نسبت باطن و تنزیہ اقرب است۔ عزیزے مے فرماید اِذَا بَكَى الْقَلْبُ  
 مِنْ تَفَقُّدِ صَفِيكَ الدُّوْحُ مِنَ الْوَجْدِ۔ حرمان ظاہر نشین حرمان باطن نیست ، مہم نہا۔  
 پس دارد عمل است پہلوان و صرف اوقات و اداء وظائف طاعات نماید کہ دنیا مزرعہ شیش  
 نیست ، اگر موضع بقاء بودے تسلطیہ مشتاقان را بوصول باجل نے فرمودہ انجا کہ گفت مَنْ كَانَ يَتَوَحَّاهُ  
 لَقَدْ اَتَى اللّٰهَ فَاِنْ اَجَلَ اللّٰهُ لَا تِ۔ بلکہ مقرر است کہ اذواق ایں نشاء منقص درجات اخستہ  
 ست ، ہر چند دریں مقام کمتر نظر آید یا آخرت مفید تر خواہد شد۔ ایں سخن را از حضرت ایشاں شنیدم۔



اما تفصیل دارد که گنجایش این ورق نیست - میر حسین باضطراب و دلغ طلب کردن بر این باختصار  
اکتفا نمود - **والله**

**مکتوب ۲۱** است و پنجم - بر یکی از خلفاء حضرت مجدد الف ثانی **رَضِیَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ**  
در جواب مکتوب آنکه متضمن اذواق و مواجید بود -

**الحمد لله على بركاته العظمى** - رَفَعَ اللهُ قَدْرَكُمْ وَبَسَّطَ أَمْرَكُمْ صَاحِبِ كَرَمٍ  
بعد از تعطش بسیار و رود یافت، چون مشعر بر سلامتی آن مکرم بود حصول وجوه جمعیت و باعث  
صنوف خوش حالی شده، و مژده تلاوت باطنی و طراوت نسبت که ثمره استقامت محبت است  
بابل الله ذوق بر ذوق افزوده - اشعاع بدولت ترقی از مضائق مراقبه بفضایست هبه و مکارشفه  
رفته بود، الله تعالی روزی گردانیده گرفتاری غیب الغیب، که دامن غیر آن از رانش مش هده  
ما کوناه نظران متعالی است، نصیب کناد، و با یقین صرف و ایمان بالغیب که الله من عباده  
الْمُؤْمِنِينَ در شان انبیاء نازل شده **وَيُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ** رمز است بآن متعلی گرداناد، و  
عمده اوقات را درین تکلیف آباد که موطن صرف طاعات و ادای وظائف بندگی است، بجمعیت یاد  
خوش معرکنا **وَاللهُ حَمِيدٌ مُجِيدٌ** - و چون حضرت قطب الاقطاب در باب شما لطف  
خواص داشتند و شمار محبت درست بآن حضرت پیدا شده، بموجب **الْمَدْعُوعُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ**  
امید است که از معارف خاصه آن عالی حضرت شریب بشما عطا فرماید - چون وقت تنگ بود  
و قصد مستعجل باجماع اکتفا نمود - **والله**

**مکتوب ۲۲** است و ششم - بنام سید ابوالخیر شاه آبادی - و مل رباعی شیخ ابوسعید  
ابوالخیر در قضا و قدر -

**الحمد لله على بركاته العظمى** - رباعی -

زلفش بکشی شب دراز آید ازو      چون بگذاری چنگل باز آید ازو  
در یک گره از بیج خوش بکشی      عالم عالم مشک طراز آید ازو

منقول است که این رباعی در قضا و قدر فرموده اند، همانا که ازین جهت آثار غلاق بر صحنه آن رخ است  
آنچه در ظاهر فاقه در جل کس رسیده آن است که زلف عبارت از روپوش عام تقیدات است بروحدت

فان اطلاق یعنی چوں پرده تعین قیود که ناشی از متجلی شدن ذات بر خود و احکام آثار اعیان است بر ظاهر  
 و بکشی و مطلق را مستور سازی و شب درازید از این چرا که بعد روپوش شدن آفتاب احدیت در استار  
 و تدبیریت از طلوع کوکب اعیان چاره نباشد و چون بگذاری و مطلق را مطلق داری و قیود مندرج  
 در ف اطلاق یابی و ذات حق حَلَّ و عَلَا که جمیل مطلق است متجلی گشت و چنگل باز آید از جهت  
 سیر قدس و الهام حضرت محبوب علی الاطلاق - ستر این بیت -

و اب من نیست جُستِ تجلی ذات ذات بر من زده است را وصفات

در برده و در جوع جمیع از انفس و آفاق و اعیان آثار و افعال با بجز ذات احدیت نیاید و بشرب آلا  
 و سبب تعبیر این امور شد اب گرده و سر قضا و قدر جوید اگر دود که افعال و مباحث آن جز هستی حضرت  
 توحد با وجود نیست - همان است که حب اطلاق بسط حقیقی است و بحسب تجلی ثانی مقتضای خود بخود  
 پوش شده و خلق را از خود باز داشته است و کدام فاعل و کوفعل و که بقرینت سراید و به برتر  
 نیت تر نم نماید -

اسه روی در کشیده به بازار آمده خلقه بدین طلسم گرفت را آمده

یک گره ز پیچ و خمش بکشی یعنی اگر یک عقد قید که بر روی اطلاق منعقد گشته بکشی و عالم علم  
 شک طراز آید از یعنی چوں لوان مختلفه که مقتضای ظهور اعیان است منحل گشت مشک طراز کنایه  
 یہی است که عبارت از سیرنگی نور ذات است بمنصه ظهور آید ع  
 بتاریکی درون آب حیات است

عنه آن جمال بیک نفس مشتاقان مخلوط و مدح و شکر گشتند - و الله یقول الحق و هو یهدی  
 السبیل - و انقلبه

مکتوب بابست و هفتم - بنام حضرت خواجه عبد الله معروف بخواجه خورو  
 در آنکه هر چه در نفسم مآید ذات کبریا از این برتر است -

الحمد لله على ما لا يدرك بحسنه - مخلص کیمینه بعض حضرت مخدومی و مخدوم زادگی می رساند که  
 به و صغیفه مکرمت مشرف گشت و آنچه بقلم حقانی ترجمان نگارش رفته بود بوضوح انجاسید - از  
 شرح صدر است و افراط عطش که با وجود حصول دقایق کار طلب همیشه و انگیز است و گزافی نقد و وقت -



اللَّهُ تَعَالَى لَطِيفُ الْإِنْسَانِ كَرِيمٌ، إِنْ جَاءَ حَاصِلُ ضَائِعٍ كَرِهَ عَمْرًا بِحَقِيقَتِ بِنْدُكِي وَاقْتِصَارِ بَرَسَانَدِهِ كَمَا نَاشِي  
 اَزْ شَرَاخْتَنِ كَسَا دَخُو دَاسْتِ وَبِزَرَكِي مُوَلَّاءِ عَلَى الْإِطْلَاقِ - وَآخِجَةً لِعَبْوَانِ مَطْلُوبِ دَرِ پَرْدَةِ شَهْوَتِ بَلْغِي كُشْتِ وَ  
 بَابِ پَرْدَةِ بُوْجِهْ مَجْهُولِ الْكَيْفِيَّتِي تَعْلُقُ قَهْمَ وَحُضُورِ نَاقِصِ مَاضِيَتِهِ دَامِنِ عَزْوَ كِبَرِيَّاهُ مَحْبُوبِ اَزْ اِيْنَ بَزْرَكِ تَر  
 اسْتِ وَآنِ جَزْ مَسْخُوتِ وَهَمِّ مَجْهُولِ خِيَالِ نَهْ، وَآخِجَةً بِطَرِيقِ تَطْلِيلِ وَعَكْسِيَّتِ اَزْ اِيْنَ عَالِي حَضَرَتِ مُنْتَزِعِ  
 كَرِهَ غَيْرِ سِنْدِ اَسْمَاءِ نَهْ - چَرِ چَرِ قَابِلِ اِيْنَ بَاشَدِ كِهْ خُودِ رَا بِنَظْمِيَّتِ اِيْنَ جَنَابِ قُدْسِ وَانْمَايِدِ وَحُكْمِ مَرَاتِبِ  
 اِيْنَ سِيْدَا كُنْدِ - دِيْنِ مَحْنَتِ كِهْ جَزَاوَاهُ وَطَائِفِ عِبُودِيَّتِ وَبِنْدُكِي بَا حَرَمَانِ وَدَارِغِ هَجْرِ نَصِيْبِ نَفْسِيَّتِ -  
 مَا نَا كِهْ دَرِ عِبَارَتِ خَوَاجَةِ اَحْرَارِ وَغَيْرِهِ مَنِ الْمَشَاخِخِ مَنَعَ اِرْ حَصُولِ اَحْوَالِ وَاقِعِ شَدِّهْ اسْتِ كِهْ اِيْنَ نَتَائِجِ  
 اَعْمَالِ اسْتِ وَبَاخِرَتِ تَعْلُقِ دَارِدِ وَغَيْرِ عِبُودِيَّتِ رَا دِيْنِ كُنْجَالَشِ نَيْسْتِ، اَشَارَهْ بَا اِيْنَ اسْتِ - اِيْنَ  
 غَرِيْبِي كَرُوْبِ نَفْسِ اِمَارَهْ دَرِ يُوْزَهْ مِيْ نَمَايِدِ كِهْ لَطْفِي دَرِ بَابِ اِيْنَ بِيْجَا رَهْ بَكَارِ بَرَنْدَتَا مَوْطِنِ عَنَائِيَّتِ صَرَفِ  
 اَلْهِي جَلَّ وَعَلَّاهُ كَرُوْدِ - وَبَدِيْهِ سَتِ كِهْ چُنَا خِجَهْ بَا طِنِ اَزْ اَحْاطَهْ مَطْلُوبِ بِيْ نَصِيْبِ اسْتِ ظَا هِرِ  
 اَزَاوَاهِ حَقِ بِنْدُكِي عَاجِزَهْ، چَرِ بِنْدُكِي كِهْ كَرَفَتِ رُخُوْدِي رَا جَعِ نَفْسِ اَنَهَا بَاشَدِ اَلَا تَلُوْهُ الدِّيْنُ الْخَالِصُ، وَ  
 مَخْلَصِ اَزْ اِيْنَ كَرَفَتَا رِيْ وَوَرْدِ دَوْرِ -

سِيَهْ رُوْنِيْ زَمَكْنِ دَرِ دُوْ عَالَمِ نَشْدِهْ هَرِ كَرْجُودِ اَتَهْ اَلْمِ الْعِلْمِ وَالْقَلَمِ  
 مَكْتُوبِ اَبَسْتِ وَبَشْتَمِ - بِنَامِ شَيْخِ عَبْدِ اللَّهِ بَرَا دَرِ زَاوَاهِ خُودِ - دَرِ ذِكْرِ لَعْنَتِيْ بَشَرَاتِ  
 عَلَيْهِ حَضَرَتِ مَجْدِ الْفَتَاوَانِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

الْمَدِينَةُ الْمَكِّيَّةُ عَلَى عِلَاقَةِ الدِّيْنِ اَحْمَدِي - حَضَرَتِ اِيْشَانِ مَارَضِيْ اَللَّهُ عَنْهُ قَطْبِ بُوْدَنْدِ وَهَرِ قَطْبِيْ  
 رَا دُوَا مَامِ مِيْ بَايِدِ - دُوْ شَخْصِ دَرِ اَزْمَتِ مَا ضَرُ بُوْدَنْدِ فَرَمُوْدَنْدِ كِهْ شَهَادَتِ اَمَامِيْدِ، بِيْ كِيْ فَرَمُوْدَنْدِ كِهْ مِيْ  
 اَزْ رُوْعِ تَوَاضُعِ بِيْ سَارِ بَدِيْگِرِ مِيْ كَزَا شَتِ وَخُودِ صَاحِبِ يَمِيْنِ شَدِ - اَلْعَمْدُ لِيْهِ اَلدِّيْنُ هَذَا نَا هَذَا  
 وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيْ لَوْ لَا اَنْ هَذَا اَنَا اَللَّهُ - وَالْقَلَمِ

مَكْتُوبِ اَبَسْتِ وَنَهْمِ - بِنَامِ شَيْخِ حَمِيْدِ بَنِيْگَالِيْ سَرِيْ اِيَانِ حَدِيْثِ اَلْفَقْرِ سَوَادِ  
 الْوَجْدِ، وَالْفَقْرُ خَيْرِيْ وَوَجْهِ اَفْضَلِيَّتِ بَشَرِيْ بَلَكِ -

الْمَدِينَةُ الْمَكِّيَّةُ عَلَى عِلَاقَةِ الدِّيْنِ اَحْمَدِي - صَوِيْفَةِ مَكْرَمَتِ كِهْ مَصْحُوبِ مَا جَا مَرَلِ بُوْدِ مَسْرُوْرِ بَخْتِ اَللَّهُ  
 تَعَالَى اِيْنَ كَرِيْمِ رَا هَمُوَا رَهْ بَرَسَنْدِ هَدَايَتِ فَيْضِ نَخْشِ طَلَابِ دَارِدِ - اَمِيْدِ كِهْ اِيْنَ مَجْمُوعِ كَرَفَتَا رَا بَدْعَا وَتَوْجِهْ

... باشند تا این تعلقات شے گسسته بحقیقت اطلاق پیوند و هر چند از آن مرتبه مقدس چیز  
 است نیاید که ممکن را با واجب تعالی را نیست و محدث را با قدیم وجه مناسبت مفقود است  
 سیاه روئی از ممکن در دو عالم مجدا مسرگز نشد و الله اعلم  
 ... در حدیث نبوی علیه وعلی آله الصلوٰۃ، الفقر سوا ذالوجه ایمان است باین،  
 ... که در ذوقی ممکن است و حرمان و صف لزوم و مجوری و مطرودی و خفا و افش همیشه بر جاست،  
 ... سیاه روئی چسب منفک شود و سرخ روئی از کجا آید

باب زرم و کوثر سفید نتوان کرد کلیم بخت کس را که بافتند سیاه  
 ... حسن و حسن نصیب واجب آمد و نشاء محبوبی کمال غنچ و دلال لباشش گردید، ناپا مستوری  
 ... فانت مظهری خواست تا خود را جلوه دهد آئینه در اجمال جمال نباشد زیرا که مرآت شئی مقابل شئی  
 ... وجود جز عدم نیست و غنی را غیر از فقر نه - افق را مکان در عرصه گاه قبول افتاده و انکسار  
 ... گاه گشته و هو الذا می یُنزلُ لَعِیْثٌ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهُ وَهُوَ  
 ... الْحَمِیدُ

غلام خوشی تنم خواند لاله رخسار سیاه روئی من کرد عاقبت کاس  
 ... فقر خیزی مشرف گشت و به سعادت اِذَا تَنَفَّرَ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ ممتاز گردید، هر چند که این  
 ... فاعب تر معنی مرآتیت کامل تر - لهذا بشر تنگ انفس گشت، و سرور مملکت سید البشر آمد، و  
 ... عبدیت سرآمد مقامات گردید و معراج مومن شد - حَقَّقَ اللَّهُ اَیَّانَا وَاَیَّاكُمْ حَقِیْقَةً  
 ... یَحِیْثُ لَا یَبْقَیْ مِثْلَیْنِ وَلَا اَشْرَ - یَحْمَدُهُ سَیِّدُ الْبَشَرِ الْمَکْرُوَّةُ عَنْ رِیْعِ الْبَصَرِ  
 ... و عَنْ اِلَهٍ مِنْ اَصْلُوَاتِ اَفْضَلُهَا وَاَمِنْ التَّجِیَّاتِ اَكْمَلُهَا - فَاللَّهُ اَعْلَمُ - وَالْقَلَلُ  
 ... مکو ب حضرت خواجه عبداً الله المعروف بخواجه خور - بنام حضرت شیخ محمد سعید  
 ... مِنْ سِیْرَةِ الْحَمِید - در حل چند مسائل دقیقه -

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاةُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِیْنَ -  
 ... بعد از این کترین مریدان را از روزه صحبت آن حضرت پیوسته در قلب جزئی می باشد و میدانند  
 ... حقیقت را در خدمت ایشان، که درین جزو زمان امتیاز تمام از اقران و ریں باب دانند



قول تحقیق نمود۔ و مدار کار جز بر این نمی نهد که آنچه بکشف و عیاں بر اصحاب این دولت ظاهر گشته است حق  
 است۔ طریق تقلید طریق است که سلوک آن جز بعضی راز و آں بهم و بعض امور و نیست۔ طریق است  
 طریق است پر اشتباه، چه بیان قطعی بهم رسانیدن سخت دشوار است چنانچه بر متبع محقق نیست۔ و چون  
 بر اقتضا حکم نلی رسیدن به سعادت خدمت مشکل می نمود چندی از امور غایب از شست، مسموئی که بخاطر  
 مقرر مدوین نمود این بود که بزبان قلم کلمه چند عرض اشرف رساند و مسئله چند در تحریر آورد۔ امید واری  
 آن که از مقام قاده کل افاضه آنچه باطن مبارک مقدس ساخته و با شریا حضرت قسید گاهی  
 شنوده باشند در هر باب لیکن مستند بوده بکشف یا بر بیان اعلام فرمایند و بدین خاطر قلم جاری گشت  
 و تحریر اسوه بزبان تازی روشن تر می نمود۔ الْمَسْئَلَةُ الْأُولَى الْمَشْتَمِلَةُ عَلَى مَسَائِلَ كَثِيرَةٍ  
 مُتَقَارِبَةٍ، مَا ثَبَتَ عِنْدَ أَهْلِ الْكَشْفِ وَالذُّوقِ فِي حَقِيقَةِ الْجِسْمِ هَلْ هِيَ بَسِطَةٌ  
 أَوْ مُرَكَّبَةٌ، وَعَلَى الْأَوَّلِ إِمَّا مُقَدَّرًا رَجَوَهُ رَحْمَتِي أَوْ أَمْرًا خَرَجَ، وَعَنِ الثَّانِي إِمَّا مُرَكَّبَةٌ  
 مِنْ الْجَوَاهِرِ الْمُفْرَدَةِ الَّتِي لَا تَنْقَسِرُ أَصْلًا، أَوْ مِنْ الْغَيُوتِ وَالضُّوَرَةِ، أَوْ مِنْ الْأَجْسَامِ  
 الضَّغَائِرِ الَّتِي لَا تَنْقَسِرُ فِعْلًا أَوْ مِنْ أُمُورٍ أُخْرَى. ثَمَّ الْجِسْمُ الْفَنَكِيَّةُ عُنْصَرِيَّةٌ أَوْ لَا  
 وَكَذَلِكَ الْكَرْبِيُّ وَالْعَرْشُ جِسْمَانِ أَوْ مَعْقُولَانِ، وَعَلَى الْأَوَّلِ عُنْصَرِيَّاتٌ أَوْ لَا، وَعَلَى  
 الثَّقَدِيرَيْنِ فَهَلْ يَجْمَعُ عَلَيْهِمَا الْحَرَقُ وَالْإِتْيَامُ أَوْ لَا، ثَمَّ الْقَوَابِسُ أَرْبَعَةٌ أَوْ ثَلَاثَةٌ،  
 وَالْهَوَاءُ مُنْتَهَى إِلَى الْفَنَكِ أَوْ لَا، وَالْأَفْلَاقُ كَرْنِيَّةٌ مُتَحَرِّكَةٌ دَائِمَةٌ أَوْ لَا وَكَذَا الْعَرْشُ  
 وَالْكَرْبِيُّ، وَمَا حَقِيقَةُ الْجِسْمِ الْإِشْرَاقِيَّةِ هَلْ هِيَ بِتَبْطُّ أَوْ مُرَكَّبَاتٌ، وَهَلْ فِي  
 الْعَالَمِ الْإِشْرَاقِيِّ حَيَوَةٌ وَعِلْمٌ وَارَادَةٌ وَقُدْرَةٌ وَأَمَّا لَهَا مِنْ صِفَاتِ النَّفُوسِ أَوْ لَا، وَ  
 هَلْ فِي ذَلِكَ الْعَالَمِ تَكْلِيفٌ وَتَعَبٌ وَرَيْمَانٌ وَكُفْرٌ وَإِسْلَامٌ وَطَاعَةٌ وَمَعْصِيَةٌ  
 أَوْ لَا، وَهَلْ فِيهِ جَهَنَّمٌ وَمَكَانٌ وَزَمَانٌ وَهِيَ الزَّمَانُ مُوجُودٌ أَوْ لَا، وَعَلَى الْأَوَّلِ حَادِثٌ  
 أَوْ قَدِيمٌ وَعَلَى الثَّقَدِيرَيْنِ مَا حَقِيقَتُهُ، وَعَلَى الثَّانِي كَيْفَ يَصْغُرُ الشَّرِيبُ، وَمَا  
 الزَّمَانُ الْأَلَهِيُّ، وَهَلِ الْأَفْلَاقُ بَسِطَةٌ أَوْ زَيْدَةٌ عَلَيْهَا كَمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ بَعْضُ  
 الْحَقِيقِينَ، وَهَلِ الصُّورُ الْخَيَالِيَّةُ مِنْ عَالَمِ الْإِشْرَاقِ أَمْ لَا وَكَذَا الصُّورُ الْجُحُومِيَّةُ وَالْأَطْلُوبُ  
 فِي جَمِيعِ هَذِهِ الْمَسَائِلِ مَا حَكَمَ بِهِ الْكَشْفُ وَالشُّهُودُ وَالْبُرْهَانُ دُونَ غَيْرِهِ۔

سنة ثمانية المحتوية أيضا على مسائل كثيرة ايضا متناسبة - هل ثبت  
عند كشف مجرد النفوس الانسانية أولا، وهي قديمة واحدة أو بعضها  
دائمة وبعضها حادثة، ومع قطع النظر من القديم والحديث هل لها وجود  
من غير تلك الاجساد أولا، أو لبعضها وجود وبعضها لا، وهل ثبت عند  
وجود نفوس الفلكية والعقول، وهل يمكن أن يكون وراء النفوس العقول  
خبرات أخر غير مدبرة ولا مؤثرة أولا، وهل يثبت الامتياز بين العقول  
من نفس ذات فكذا بين النفوس الفلكية والانسانية أولا، وهل يمكن للنفس  
مسايرة غلبة وقوة عن نفوس الفلكية بحيث يدبر بدن العبد على أي وجه  
له أولا، وهل ينتهي العقول على تقدير وجودها على عدد معين أولا، وهل  
ثبت عند ههنا أن الوجود زائد على التوجب أو عينه، وعن الأقل كيف يتخلص  
من البراهين العقائدية التي تدل على عينيتها ولا يحتاج بكثرة شهرتها إلى  
ذكر ههنا وهو قطعية على ما ذكره المحققون - والشعير الوجودي الذي ذهب  
إليه شيخنا وإمامنا وقبيلتنا قدس سره من عدمه من وجود العام أو الوجود  
خاص ومطلق الوجود، وعن الأقل لا بد من أن يكون زائدا فحينئذ لا يتحقق  
جدا - فإن ابن العربي وسابغة يصاد ههنا إلى أن تضاد الأقل هو الوجود العام  
من جهة العموم والانساط - وعن الثاني والثالث لا يحصل الشعير الذي  
حربين في مرتبته السابقة فإنه تعزير على الذات شيء - أمّا على كونه الوجود  
نسبي الوجود فضاء ههنا غير متعين، وما على كونه وجودا خاصا فإنه وجود  
مع نسبة إلى ذات المحض - والنسبة غير الحقيقية أو الإغيارية لا يوجب  
معين تزيد، فإن كان هذا الشعير وجودي غير زائد على الذات فيكذلك أن  
- ينبع خلاف من البين - فمعنى كونه متعين الوجود أنه من حيث هو وجود  
بمن ينبغي أن يكون وجودا محضاً من نسبة على أنه هو الوجود المحض  
أن يكون مجردا عن صف وجودا محضاً من نسبة على أنه هو الوجود زائدا



يَحْتَثِي أَنَّهُ يُوجِبُ أَنْ يَكُونَ الذَّاتُ مِنْ حَيْثُ هُوَ غَيْرُ وَجُودٍ - فَيُرَدُّ عَلَيْهِ الْبَرْهَانُ  
الَّذِي تَدْرُسُ عَلَى أَنَّ الْوَاجِبَ هُوَ الْوُجُودُ كَانَ مَخْصُصًا أَوْ عَمًّا، وَيُرَدُّ أَنْ يَكُونَ هَذَا شَعْنَيْنِ  
زَائِدًا، وَقَدْ سَبَقَ أَنَّ الشَّعْنَيْنِ الْوُجُودِيَّ لَا يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ زَائِدًا - ثُمَّ عَلَى تَقْدِيرِ أَنْ  
يَكُونَ زَائِدًا مَوْجُودِيٍّ فِي الْعِلْمِ وَفِي خَارِجٍ أَوْ مَعْدُومٍ فَإِنَّ نَفْسَ الْأَمْرِ لَا يَخْتَلِفُ بَيْنَ الْوُجُودِ  
وَالْخَارِجِ، وَعَلَى الْأَوَّلِ يَلْزَمُ أَنْ يَكُونَ صَعَةً وَنَيْسُ كَذَلِكَ وَكَأَنَّهُ يَفْتَضِي وَجُودَ آخَرَ  
وَعَلَى الثَّانِي يَلْزَمُ الشُّكُّ فِي مَرْتَبَةِ الْوُجُوبِ وَيَمْنَعُهُ الْبَرْهَانُ الْعَقْلِيُّ - فَإِنَّ أَمْرًا  
بِالْوُجُودِ هُوَ الْمَبْدَأُ وَلَا يَسْتَلِزُّ أَنْ يَكُونَ أَوَّلَ الْأَوَائِلِ مَبْدَأٌ وَإِلَّا لَمْ يُوَحَّدْ شَيْءٌ -  
فَالْحُكْمُ بِأَنَّ الْوُجُودَ زَائِدٌ يَسْتَلِزُّ مَعْنِيَّتَهُ لَأَنَّهُ عَلَى تَقْدِيرِ بَرَاءَتِهِ يَكُونُ لَهُ  
مَبْدَأٌ، وَإِلَّا لَكَانَ وَاجِبًا بِالذَّاتِ وَتَعَدَّدُ الْوُجُوبُ بِالذَّاتِ حَقًّا - وَلَوْ كَانَ الْمَبْدَأُ دَائِمًا  
مَعَ الْوُجُودِ لَكَانَ الْمَبْدَأُ وَالشَّيْنُ، وَكُلُّ شَيْءٍ مُمَكِنٌ - وَهَذَا مِنَ الْبَرْهَانِ لِقَطْعِيَّةِ  
الشُّهُورَةِ الَّتِي مَعَ عَدَمِ احْتِمَالِ جَهْدِ الْبُحْثِ قَدْ جَرَى انْقِطَاعُ بَرَاهِينِهِ - وَمِمَّا يَلِيبُ  
هَذِهِ الْمَقَامَاتِ الشَّعْنَيْنِ الْأَوَّلِ عِبَارَةٌ عَنْ تَعَيُّنِ دَائِمٍ لَا يَدْرُسُ مِنْهُ لِكُلِّ مَوْجُودٍ فِي كَوْنِهِ  
مَوْجُودًا، فَإِنَّ شَيْءًا مَا لَمْ يَتَّعِنْ لَمْ يَسْتَلِزْ، وَلَا قَدْ مِنْ عَدَمِهِ وَمَا لَمْ يَمُتَّعِنْ لَمْ يُوَحَّدْ  
وَمَعْنَى اللَّاتَعَيْنِ عَدَمُ مَرَحَلَةٍ هَذِهِ الشَّعْنَيْنِ بِتَعَيُّنَاتٍ تُخَرِّسُ عَدَمَ تَخْصُّصِهَا  
فِيهِ وَعَدَمُ تَقْيِيدِهِ - فَالشَّعْنَيْنِ الْأَوَّلُ بِحَقِيقَةٍ لَا إِلَهِيَّةٍ هُوَ الْحَقِيقَةُ الْجَامِعَةُ  
بِحَمِيعِ الْحَقَائِقِ الْجَمَّالَةِ الْفَعْلِيَّةِ كَأَنَّ أَوْ فَعَالِيَّةٍ - وَثَمَّ قَسْرُهَا لِأَنَّهُ عِنْدَ  
تَقْيِيدِ الْحَقَائِقِ يَخْصُرُ تَعَيُّنَاتُ الْغَيْرِ أَمَّا هَيْتَةُ - وَإِنَّمَا قَسْرُهَا بِتَعْيِينِهَا  
لِأَنَّ الْمَقْيَدَ بِإِصْفَاتِ الْفَعْلِيَّةِ رَبِّ وَهُوَ مُمْتَرِعٌ عَنِ الْعَبْدِ وَإِلَّا عَكْسًا، وَحَقِيقَةُ  
الْوُجُوبِ بَعْدَ الشَّائِلِ عَنْ تَعَيُّنِهِ الْأَوَّلِ لَمْ تَقِ تَعَيُّنَاتُ بَرْتَبُوتِيَّةٍ فَلَيْسَتْ  
الرُّسُوبِيَّةُ تَعَيُّنُهُ الْأَوَّلَ لَمْ تَقِ، وَتَعَيُّنُهُ الْأَوَّلَ لَمْ تَقِ لَا يَبْعُدُ نِسْبَتُهُ بِالْوُجُودِ  
لِكَيْتَهُ غَيْرُ زَائِدٍ كَمَا تَقَرَّرَ - وَمَا وَقَعَ فِي بَعْضِ عِبَارَاتِهِمَا الشَّعْنَيْنِ الْأَوَّلِ هُوَ  
الشَّعْنَيْنِ عِبَارَتِي الْأَوَّلَى لَا يَخْلُفُ مَا ذَكَرْنَا، لِأَنَّهُ نَيْسُ الْمَرْدِيَّةِ أَنَّ حَقِيقَةَ  
الْوُجُوبِ هِيَ الْعِلْمُ مُقَطَّعٌ، ثُمَّ تَنْزُلُ وَمَا حَقِيقَاتُ آخَرَ، فَإِنَّهُ فِي نَيْسِ الْمَرْتَبَةِ

كَمَا هُوَ عَيْنُ الْعَالَمِ كَذَلِكَ هُوَ عَيْنُ الْقُدْرَةِ وَذَلِكَ دَعْوَةُ هَيْبَتِهِ وَهُوَ فِي نَفْسِهِ  
 حَقِيقَةُ الْعِلْمِ ثُمَّ تَنَزَّلُ فَصَاحِبُ حَقِيقَةِ الْعِلْمِ. سَمِيعٌ عَزِيزٌ عَنْ يَدَيْهِ  
 حَقِيقَةُ الْجَامِعَةِ بِمَجْمُوعِ أَسْمَاءِ حَقِيقَةِ الْعِلْمِ بِأَنَّ صِدْقَ تَأْكَدَاتِهِ فِي  
 تِلْكَ الْمَرْتَبَةِ نُبُوَّتُ ذِي كَرَمٍ رَاجِيٍّ وَرَاسِدٍ صَاحِبٍ وَنُبُوَّتٌ مُعَدُّ دَلِيلٍ الْإِ  
 نْفِ عِلْمِهِ وَوَلَعِلْمُ أَيْضًا عَيْنُ الْعَالَمِ وَوَعَيْنُ الْمَعْنُومِ عَلَى وَجْهِ الْإِحْاطَةِ وَفِي حَقِيقَةِ  
 عِلْمِهِ مِنْ حَيْثُ هِيَ عَيْنُ كُلِّ مَعْلُومٍ جَازٍ مُعْبِرٌ عَنْ حَقِيقَةِ الْعِلْمِ. وَكَمَا لَقِيفُ  
 بِحَرْفَاتِ الْقُدْرَةِ مُتَدَهِّنٌ حَيْثُ هِيَ لَبْسُ عَيْنِ الْقُدْرَةِ وَوَلَا عَيْنُ الْقُدْرَةِ وَالْعِلْمِ  
 تَرَى هُوَ الشَّعِيرُ الْأَوَّلُ عَيْنُ الْعِلْمِ تَرَى وَقَعَ سَمَرُ بِهِ تَرَى فِي مَرْسِيَةِ مَقْبُوسِ  
 فِي هَذِهِ الْمَرْتَبَةِ نَعِيَّاتٌ كَثِيرَةٌ تَنْبِهَا شَعِيرُ الْعِلْمِ مِنْ حَيْثُ يَتَمَيَّزُ مِنْ شَعِيرِ  
 زُرْدِي وَغَيْرِهَا. فَالْمَقْصُودُ مِنْ هَذَا التَّصَوُّبِ أَنْ تَتَوَقَّعَ عَلَى أَحْقَرِ مَرِيدٍ بِرُسْمِهِ  
 عَنْ أَجْوَابِ الْخَطِّ فِي هَذِهِ الْمَسَائِلِ - مَسْئَلَةُ بَرَكَةِ الْمُحْكَمَةِ بِصِدْقِهَا  
 كَثِيرَةٌ مُعَدِّقَةٌ - مَا مَعْنَى لَطَائِفِ سَبْعَةٍ وَهِيَ شَعِيرَتَيْهَا حَقِيقَتُهُ وَتَعْبَارُ  
 هُنَّ بِكُلِّ مَنَاقِبٍ وَكُلِّ عَيْنٍ جَدَّةٌ أَوَّلًا وَتَتَفَضَّلُ فِي هَذَا الشَّعِيرِ مِنْ عَيْنِكُمْ  
 مَنْ يَغْرِصُ عَلَى كُلِّ الْقَدْرِ وَتَبْقَى ذِيَا وَمَا حَقِيقَةُ قَدْرِ كُلِّ نَسَبٍ وَهِيَ الْقُدْرَةُ  
 وَتَعْبَارُ بِوُجُوبِ اتِّسَافِ تِلْكَ بِأَصْفَاتِ الْوُجُوبِ ذِيَا وَهِيَ تَوْصُوفُ حَقِيقَةِ  
 تَوْجِيدِ الدِّينِ شَيْءٌ هِيَ مَعْرِفَةُ أَنَّ حَقِيقَةَ تَوْجِيدِ الْمَسْئَلَةِ وَظَهَرَتْ بِكُلِّ مَعْنَى  
 وَصُورَةٍ عَيْنًا وَتَعْبَارُ عَلَى حَسَبِ احْتِدَافِ تَشْيُوبِ الْإِجْبَابِ بِتِلْكَ مَسْئَلَةِهَا بِوُجُوبِ  
 قُوَّةِ تَشْيُوبِ بِكُلِّ صُورَةٍ بِبَيِّنِ تَضَاهٍ بِكُلِّ مَعْنَى فَضْلٍ أَحْقَرِ مَرِيدٍ بِأَنْ يَتَوَجَّهَ  
 فِي تِلْكَ تِلْكَ ذِيَا وَصَلَّ إِلَى هَيَوَانِ الْكُلِّ وَاصِلِ الْجَمِيعِ صَاحِبِ هَيَوَانٍ وَصَلَّ إِلَى جَمِيعِ الْكَرَامَاتِ  
 لَا مَعْنَى تِلْكَ كَانَ عَبْدٌ أَقْصَارُ رَبِّهَا هُوَ عَيْنُ الدِّينِ لَأَنَّ كَمَا كَانَ كَيْفَهُ خَاصٌّ عَنْ بَعْضِ  
 لَوْ هُوَ لَبَاصِلُ الْكَرَامَاتِ الْعَبْدُ وَالرَّبُّ حَقِيقَتُهُ بِحَقِيقَتِهِ وَتِلْكَ لَمْ تَكُنْ حَقِيقَةً  
 وَجَدَّةٌ هِيَ رَبُّ بِأَعْيَانِ الْأَصْفَاتِ الْفَعْلِيَّةِ وَعَيْنُهَا بِأَعْيَانِ الْأَصْفَاتِ الْإِعْلَائِيَّةِ  
 بِمَعْنَى مَرِّهَا بِخَلْقِ عَيْنِ مُلَازِمِيكُمْ فَذَلِكَ مِنْ أَنْ يَتَضَاهَى بِصِفَاتِهِ لَا مَرِيدَةٍ لَا سِيَّمَا



صِفَةُ الْحَقِّ وَالشَّمْسِ - وَلَمَّا كَانَ حَقِيقَةُ الْحَقِّ هِيَ الشَّمْسُ فَإِذَا وَصَلَ أَعْرَفُ  
 الْعَارِفِ إِلَى حَقِيقَةِ الْفَنَاءِ وَانْكَشَفَ عَلَيْهِ سِرُّ الْوَحْدَةِ وَحَصَلَ لَهُ قُوَّةُ الْحَقِّ لِتَحْلُفِ  
 مَا يَشَاءُ. وَبَيَّنَّ هَذَا الْحَقُّ الْإِبَالَةَ يَظْهَرُ بِأَيِّ صُورَةٍ شَاءَ - فَمِنْ أَمَّا رَأْسُهُ لَوَاصِلُ إِلَى  
 حَقِيقَةِ التَّوْحِيدِ تَدْرِي الشَّمْسُ وَالظُّهُورُ بِأَيِّ صُورَةٍ وَمَعْنَى شَاءَ - فَالْعَارِفُ  
 بِحَقِيقَةِ الْأَمْرِ وَجَدَانِ أَنَّهُ يُسَكِّنُ لَهُ أَنْ يُصَيِّرَ رِضًا أَوْ مَاءً أَوْ هَوَاءً أَوْ نَارًا وَيُصَيِّرُ عَلَى  
 صُورَةِ إِنْسَانٍ آخَرَ وَحَيَوَانًا مِنْ أَعْيُونَاتِ الْعُجَمَاءِ أَوْ بَنَاتٍ مِنَ السَّحَابَاتِ أَوْ جَمَادٍ مِنْ  
 الْجَمَادَاتِ وَيُسَكِّنُ لَهُ أَنْ يَتَصَوَّرَ فِي أَنْ وَلِيْدٍ بِصُورٍ كَثِيرَةٍ بَلْ يُسَكِّنُ لَهُ أَنْ يُصَيِّرَ  
 مَسْكًا أَوْ فُسْكًا أَوْ كُوكِبًا أَوْ مَعْنَى مِنْ الْمَعَارِفِ الْقَائِمَةِ بِالْغَيْرِ - وَهَذَا الْمَقَامُ بِكَمَالِهِ  
 مُخْصُوصٌ بِالْقُطْبِ الْحَقْدِيِّ الَّذِي يُحَقِّقُ بِقُطْبِيَّةٍ مَقَامَ التَّوْحِيدِ الْأَعْلَى - وَلَمَّا  
 كَانَ لِقُوَّةِ الشَّمْسِ اخْتِصَاصٌ بِمَقَامِ التَّوْحِيدِ ذَكَرَهُ أَحَقُّ الْمُرِيدِينَ عَلَى صَرِيحٍ مِنْ  
 تَفْصِيلٍ - وَهَذَا الْعَارِفُ مُتَّصِفٌ بِجَمِيعِ الصِّفَاتِ الْوُجُوبِيَّةِ بِسُوَى الْوُجُوبِ وَ  
 الْقِدَمِ - وَالْفَرَضُ مِنْ هَذَا النَّبِيِّ أَنْ يَتَكَلَّفَ حَقِيقَةَ الْأَمْرِ وَتُسَعِّدَ مَنْ هَذَا  
 أَنْ يَطَائِقَ حَقِيقَةَ الْأَمْرِ أَوَّلًا. وَهَذَا مَنْ وَصَلَ إِلَى مَقَامِ قُطْبِيَّةِ الْأَرشَادِ وَيَزِمُهُ صُحْبَةُ  
 بِحَابِ الْغَيْبِ بِأَصْلِهِمْ وَصُحْبَةُ قُضَيْمِ الْمَعْرُوفِ بِالْمَدَارِ وَالْخَضِرِ الْمُسَيَّدِ لَهُ  
 وَالْوُقُوفُ عَلَى تَحْوِيلِهِمْ تَفْصِيلًا أَوَّلًا. وَهَذَا يَلْزِمُهُ الدُّخُولُ فِي طَبَقَاتِ الْأَفلاكِ  
 أَنْفِيَادًا أَوَّلًا. وَهَذَا يَلْزِمُهُ الْإِطْلَاعُ عَلَى الزُّجْجَاتِ الْتَفْصِيلِيَّةِ وَتَعْوِيلُهَا مِنَ الْحَقِّ  
 وَالْمَلَكِ وَتَحْوِيلُهَا أَوَّلًا - خَاتَمُهُ - كَسَاخِي بِيَارِ تَمُودٍ وَتَصِيدُ مِنْ مَدَكُنِهِ زَيْدُ لَيْكِنِ زَنْغَايَتِ  
 شَوْقِ يَاسٍ كَلِمَاتِ قَلَمٍ وَرِيشِ بِيَسْتِ تَامَسُورَتِ الْكَانِ دَاشْتِ بَاشْتِيرِ مَحْرُومِ رَاجِبِابِ بِرَسْلَةِ شَرْفِ  
 سَازَنْدِ - دِيرِ فَمُولِ بِيُوسْتِ نَگَرَانِ مِیَ بَاشْدِ بِزِیَرِ - بِشَمُورِ كِه مَسْتَنْدِ كِشْفِ بُودِیَا بِرَهْمَانِ دَاشْتِ بَاشْدِ  
 كِه دِگَرِ كُنْجِ أَشْ سَخْنِ تَمَازِ بِخَمُوسِ كِه رَحْسَرَتِ قَبْلَهُ كَا بِیِ مَسْمُوعِ بَاشْدِ چُنَا نِچِه دِرِ اَوَّلِ عَرِيشَةِ نِزَارِعِشِ  
 قَدَسِ رَسَازَنْدِ - وَآنِچِه دِرِ بَابِ تَعِیْنِ وَجُودِیِ نُوْشْتِ شُدِه اسْتِ اَسْ - اَصْلَاحِ فَرَايَنْدِ وَتَفْصِيلِ وَ  
 تَحْقِيقِ آدِ بِرِ دَازَنْدِ بَلَكِه. وَاقْتِ مَسَامِدَتِ نَهَايَةِ عِزَّتِ دِرِ يَادِیِ صِفَاتِ وَجُودِیَةِ نِزَارِعِشِ  
 بِمَقْتَضَايِ وَقْتِ دَسْتِ دِهْمِ رُومِ سَازَنْدِ بَلَكِه دِرِ - اَوَّلِ مَسَامِدَتِ وَجُودِیِ دِرِ بَیْغَاتِ وَتَحْقِيقِ اسْتِ نِزَارِعِشِ

- چہ نفی و اثبات یا توقف بر حسب وقت بخاطر شریف برسد تحریر نمایند۔ و اعلام نمایند کہ در حدود  
 کثرت از وحدت دیگر طریق صحیحست۔ و رازل کہ زال کہ کائن الله وَلَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ زان خبر  
 رسیدہ نہ علم نام وقت نے نہ بود و صورت علمیہ عالم بود بلاریب آن صورت زکی گدہ بودہ و مبدیہ جوہریت  
 بمن استزاع او کہ ام، علم بقبول مطلق کہ برسیج و جد و اثبات نبودہ نہ اصل نہ نہ زجی چون تحقق گیرد۔  
 بن حکمت رسمیر گویند کہ اجسام را ہیولی باید کہ حامل امکان بود در مجرات چون احتیاج بر ہیولے  
 بود ذوق سیم و شرق باطن حاکم است، بلکه ہرکین را ہیولی باید کہ حامل امکان او بود و آن ہیولے  
 حقیقت حدیث مکانیہ است کہ قوسے ست از دائرہ وحدت، و ایں قوس ہماں دائرہ است کہ ایں  
 متبہ ایں مرتبہ رسیدہ است و فی نیز من حیث الذات دائرہ است پس ثابت شد کہ یک  
 حقیقت ست کہ از جہت واجب است و از جہت دیگر حامل امکان است و ظہور آن حقیقت ایں  
 جہت موجب تعدد وہی ست و صورت دیگر از ایں ظہور کثرت متعطل نمی شود۔ و حکما گفتہ اند کہ  
 - عدم موجود نشود و موجود معدوم نگردد و دیں دو مقدمہ دعویٰ بدایت کنند و الحق کہ ایں دو مقدمہ  
 ب سیج التباس و اشتباہ ہے روشن میگرد۔

فصل آنچه در بالا نوشته کہ در جواب مسائل پنچہ یکشف و برہان ثابت شود بنویسند بران تقدیر  
 ست کہ اخبار صحیحہ دران ثابت نہ باشد، و اگر بخبرے صحیح کہ اعتماد بر ایں شاں باشد چیزے ثابت  
 شود آن را تحریر نمایند کہ آن نیز حکم بران وارو۔ و لیکن چون میدانست کہ در اکثرے از مسائل سابقہ  
 چینے یافتہ نمی شود از اخبار و نصوص کہ قاطع باشد ظم بران وجہ جاری گشت۔ ہنوز مسائل بسیار  
 است کہ تحقیق انہام ہون بالتطات اصحاب علم و معرفت است بوقت دیگر بعضے رساند۔  
 با فصل برہین قدر اختصار نمود کہ با وجود آنکہ زانچہ باید رسید و متکشاف نمود اند کہ بر منصفہ ظہور آید  
 بطویل انجامیدہ است و باعث ملال گشتہ، از ایں بدعا، خیر اختتام مے نماید۔ حق سبحانہ  
 بکس عنایتے کہ بر بندگان خود دارد ظلال عالیہ حضرات صاحبزادگان بر مفارق مخلصان و مریدان  
 نمودار و پجورۃ النبی و آلہ الامجاد۔ وَالْقَلَامُ

مکتوبت سیم۔ بنام حضرت خواجہ عبد اللہ معروف بخواجه خورو۔ در جواب  
 مسوالت کہ خواجہ خورو حل آن خواستہ بود۔



تَحْمِلُ الْإِثْمَ الْعَظِيمَ - مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ نُوْرٍ قُتُوبُ الْعَارِفِينَ بِمَوْجِ الشَّاهِدَاتِ  
 وَرَيْشُ صَدْرِهِ مَوْجُ نِيْكَاشَاتِ شَمْعِ عَرَجٍ بِهَمْدِ رَاجِ قُرْبِهِ لِحُضْرٍ مُرَشَّاتِ  
 بِصُورِ الْإِقْبَالِ، وَجُتْنِي أَحْصَى عِبَادِي بِكَرَامَةٍ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ بِالْعِيَالِ وَالْإِحْسَانِ  
 لِحَاضِرٍ عَنْ مَصَائِقِ نَفْسِهِ مَا يَجْرِي حَضْرَةَ الْإِطْلَاقِ، وَمَرْدُوكِ أَمْعَانِ يُحْيِي لِيَهْمُ فِي  
 مَرَايَا الْإِنْفَسِ وَالْأَذْيِ، قَدِيرِي رِي وَجْهِي وَجْهِي يُلْدِي قُصْرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا  
 وَمَا لَمْ يَنْسُكْ يَرِنَ صَلَوَاتِي وَتُكْرِي وَتُحْيَايَ وَمَعَالِي رُبِّ الْعَالَمِينَ الْإِشْرَاقِ  
 لَدُنْ وَبِدَيْكَ حُورٌ وَكَأَمِنْ السُّبْحَانِ - وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ أَرْسَلَهُ رَحْمَةً  
 بِتَعْيِينِ شَفِيعَتَيْهِ الْمُرَاتِ لَا تَقْرَأُ فِي ظَهْرِهَا أَلِفَاتٌ وَجَمِيعُ الشَّيُونِ وَ  
 الصِّدَقَاتِ مَحْمَدًا تَحْفَظُ لِكُورِيَّةٍ وَكَرِيْمِيَّةٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الَّذِينَ هُمْ خُلَاصَةُ  
 عِبَادَتِهِ وَحُضْرَتِهِ وَبَيَّاتِهِ وَسَادَةُ حَنْفِيَّةٍ وَرُبْدَةُ أَصْفِيَّائِهِ - مَا بَعْدُ ذَرَّةٍ خَاسِرٍ  
 بَعْدَ مُحَمَّدٍ سَعِيدٍ بِسَمْعِهِ وَانْكَسَارٍ مَعَهُ وَمَنْ مَاجِرُهُ بَرَجَادُهُ أَدَامَ اللَّهُ تَجْلَانَهُ بِرُكَايَتِهِ  
 عَلَى رُؤُسِ الْقَالِبِينَ وَالْمُرِيدِينَ، مَعَهُ كَرَامَةُ مَدَتِي سَتِ كَعْنَايَتِ نَامَةِ نَامِي أَرْزِ حَضْرَتِ  
 يَاسِ احْقَرِ رَسِيدِهِ بُوْدِهِ چُونِ مَشْتَمِلِ بِرَأْسُوْلِهِ غَامَتِهِ وَدَقِيقِ مَعْقِلِهِ بُوْدِ اَزْمَانِهِ لَعَنَ الْخَطَاةَ فَرَمِيْلَتِ  
 هَبْ حَيْدِي نَعْمَتِ كِهْ بَانْدَاةَ قَلَمِ قَمَرِ خُودِ دُرُجَابِ سَطْرِ چَنْدِ تَحْرِيرِ نَمَائِدِ، اِنَا چُونِ نَظَرِ بَرَقْلَتِ  
 بِنْدِ عَتِ وَبَعْدِ مَبَاسِقِ بَآءِ مَطَالِبِ عَلِيَا مِيكَرْدِ سَتِ ارَادَةُ اَرْزِ تَمَنِ كَوَاهِ مَعِ سَاخْتِ - وَ  
 چُونِ بَعْدِ حَالِ عَمْدَانِ عَمْدَانِ كَرْدِ رَا بَرِ اَرْشِيُونِ حَرَمَانِ وَنَاتِمِ هَجْرَانِ خُودِ اَشْتَقِ چِيْزِي نِيْسَتِ هَمُوَارِ  
 وَاقْتِ رُبْرِيَّةَ بَا كَاهِ اِيْنِ شِيُونِ مَسْرُوفِ مِيْدَاشْتِ وَخُوشِ نَمِيْ مَدَكِرِيكَ نَظَرِ نِيْسِ اَمْدَانِ بَاشَدِ  
 وَارِيْسِ حَزَنِ عَاقِلِ - كُنَا نَسِيسِ رَا كِهْ نَجِيْشِ ذَوَاتِي وَدَنَاءَتِي چَتِي مَتَسَمِ اسْتِ وَفَقْرِي عِيْسِي وَرُوسِيَايِي  
 وَامْنِي بَا كَمَالِ عَجْزِ وَنَامَادِي لَزْمَةِ وَاقْتِ او، دَرِ حَضْرَتِي جَلَالِ غَنِي عَلِي اَمَّا طَاقِ كِهْ كَمَالِ تَقْدِيسِ وَاقْتِ دَرِ  
 مَوْصُوفِ سَتِ جُزْآئِكُمُ خُودِ رَا پُرُوَانِهِ وَارِدِ رَحْمَتِي مَتَمِّ كِبَرِيَّتِي اَو بَسُوْزِ دُونِ كَسْتِ خُودِ رَا بِيَادِ دِهْدِ وَنَامِ  
 نَشَانِ كِهْ جُزْ نَسْكَ وَ عِي نِيْسَتِ يَكْذَارِ دِيْگِرِ چِيْ كَارِ كَنْدِ كِهْ نَامِ مَعْرِفَتِ دَرِ اِيْنِ حَضْرَتِ مَعْنِي جُزْ لَافِ وَ  
 حَرَفِ وَهَلِ اِيْنِ سَلْطَانِ اَطْلَعِ جُزْ كَزَافِ نِيْسَتِ، اِنَا چُونِ مَكْرِمِيَا نَعْمَتِ اِيْنِ عَالِي حَضْرَتِ رَفْتِ اِيْسِ  
 مَسْكِينِ وَارِدِ نَفْثِ كِهْ مَدَلَتِ بَرُوَاشْتِ قَابِلِ اِيْنِ جِرْءَتِ مَانَحْتِ، نَا پُرِاطَاعَةَ اَللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

و یونانی که فقر و چند نام و بیرون و جیز تحریر کرده متابع کار خود را در بازار صرافان و قائلین عرض کرد  
 به عیوب بکنونه اطلاق یابد - اکثر اسوله که در ضمن مسئله اول متدرج است از مسائل عامه طبیعت است که  
 اختلاف متکلمین و حکماء در آن معروف است و ادله باینکه مشهور و اکثر معلول و ناتمام که در این  
 جزو اطلاق نیست - چون اغراض شرعی بر تنقیح آن مربوط نیست اکثر عفاء و علماء صرف همت  
 در تهذیب آن جزو اشتغال بکار یعنی نه شمرده اند بلکه همتا بکار مبالغه در منع آن فرموده اند کما لا  
 یجلی عن المشتبه - بهیست که شرف و علم بشارت معلوم است و شرافت معلوم بحسب  
 ذات است یا باندازه کمالاتی که منتسب بذات است - شک نیست که ممکن ازین هر  
 دو خالی است زیرا که ذات و عدم است منشاء فقر و فقر و شرافت و کمالاتی که بدان انتساب  
 در جزو مستفاد و مستعاره فقر و انمی نصیب وقت اوست و فاقه بدی نقد محال است - ازین پیش  
 نیست برائت تفکر در کمالات واجب و جزای صفات الهی رانده - باکات و اماندن و وسائط  
 و آویختن از نصاب دور است حکیم علی الاطلاق فرموده فَيَنْفَكُرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ  
 وَالْأَرْضِ وَفَعَلُوا شَفَاكُرُونَ فِي السَّمَوَاتِ زیرا که در ممکن دو وجه است

۱ - وجه ذاتی او که فقر و نیستی لازمه است و توجه بآن احکام و آثار موهوم آن توجه به لاشئ  
 محض است و عدم صرف - خداوند بصیرت صادق هرگز به تمیلات که باریچه اطفال است گول  
 نخواهد شد و گوشه چشم را بعاریت بدان نخواهد داد -

۲ - وجهی است که بواجب دارد و انتسابی است بحضرت وجود که رشتی محض است و عدم  
 ف، بآن وجه برپاست و بدان انتساب رشتی است تفکر در احکام آن وجه نمودن و تعمق در  
 اتقاق آن کردن کار اسفاس است - هر چند در عرصه وجود و نمودن حضرت موجود و شیون منزه و  
 نیست و تعلق هر علم و مشار به اشارت و متعلق در هر لباس و کیفیت جزئیات حقیقیه و  
 شیونات ذاتیه نیست هر که بهر وجه از وجود و برون و بهر وجه رو آید و با و تعالی رو آورده است زیرا که  
 آنچه عدم محض در رشتی صرف است شایان هیچ کدام از آن نیست اما تفاوت اقدام خیال را  
 باینکه بهرست و مراتب همه درجات مختلف و إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْأُمَمِ -

تنبییه - آنچه مکشوف بل ذوق است آن است که وجود و مایه تبعه من الخواص خاصه



حضرت واجب است ممکن را موجود گفتن جز بر سبیل تشبیه و تنظیر نیست و کمال تقدیری در علی الاطلاق  
 است که نیست را هست کرده است و لاشی را محکوم احکام صادق ساخته پس در نظر و بینان  
 عالم فی ذات بر عدم صرف نخواهد بود و این کارخانه ابدی بیش نه پس جوهریت و عرضیت و ترکیب  
 بساطت و غیره با من الاحکام را حقیقه چه گنجائش که وجود متماثل را نخواهد است و امثال تعبیه است  
 در تقریر عالم جز وجود ظنی نیست که هیچ عاقل را در این شقوق محتمل نیست و بر سبیل تنزیل و عرضیت  
 آن قائل شدن اولی است که عکس اسماء الهیه را که در مایه عدم منعکس است بر ازاں عبارت  
 نیست تمام علم را که تصفیع نموده می یابند از جوهریت و قیام بذاته در آن نمی ماند و بهره از  
 ذات نه از کجا و انش بود که فی ذات لاشی است و آنچه نموده در آن یافته عکس اسماء الهی  
 است و فایز الترتیب و انبساط و این الهی و الصلوة و این المقدار انجوهری  
 و العرضی و دیگر چوب مار و دیان حقه بر خرق و انقیاد سموات است چه احتیاج که این حقیر در آن  
 باب قلم کشاید و آنکه شکیک فلاسفه در استحاله آن نموده اند بر تقدیر جریان آن در غیر محد و بغایت  
 معلول و ناقص است که در آن بر امتناع حرکت مستقیم است در محد که غیر مسلم است و دلیل آن  
 پس فاسد باین چنین محیدت باطله ابطال طور نبوت که مرکز دایره حق یقین است نه توں کرد  
 اعادنا الله سبحانه من خرمات انقد لا یفقدون حد نه حراته سبحانه و آنچه استفسار رفته در  
 عالم مثال از قسم حیات و سایر صفات نفسانیست یا نه و تکلیف و لوازم آن کائن است آنچه  
 از حضرت قطب الاقطاب قدسنا الله سبحانه و بیزم استفاد یافته کن است که همه آنها ثابت  
 است و در او اهل شمه از علم مثال باین احقر نموده بودند و از مرآتیت آن هویدا کرده و عالمیست  
 با پنچناں و سعت که یں عالم پیش او هیچ نیست و در حقیقت جناس مختلفه مناسب این علم شمول  
 طویل و غیش و منبسط نظری در آمدند و مسکن مثل آن و نقب مسکن و تعیش مشایخ این جهان -  
 دیگر آنچه از طو هر خصوص مستفاد است جسمیت بر عرش و کرسی است و بی معارض صحیح عدول از آن  
 معنی ندارد خاصه که موفقی کشف اهل معرفت باشد لیکن در تفرقه میان عرش و کرسی و اتحاد هر دو  
 اختلاف معروف است و ظاهر اخیر راست و الله سبحانه و بیزم و آنچه مقرر این شست است  
 شکرت الله سبحانه ان است که که بخیری علیه تعالی و ما و هو ائوید باین کشف

مزمع بود

خارج والد لا یتل الحقیقه - و آنچه بعض از مصوفیه زمان لطیف اثبات در آن حضرت نموده اند و اثبات  
بجس شود که در رساله زمانیه و مکانیه بنظر شریف در آمده باشد - و چون با جماع اهل ملت حدوث  
عام ثابت شده و هو الحق الثابت الذی لا یحوّل حوله شبهة تردید در حدوث و قدم زمان  
معنی ندارد و سخن مخالفان دین لعنه الله سبحانه شبهه آوردن در قسم مطالب حقیقه نمی شود - و  
مورجانی و محیی هر دو در علم شهادت موجود است - شهادت که تقرآن نسبت به تقرآن عالم قوی  
ست - درین باب شبه نمودن از قوین شریعت غراء دور است - و آنچه در باب تخریر نفوس  
استفسار رفته است چون بقیلین چیزی نیست پیوسته جبروت نمیتوان کرده و مقیاد از عبارات حضرت  
قطب الاقطاب قدس سره همین تخریر است - و فقیر درین باب از عالی حضرت استفسار نموده  
بود که تخریر اشعار فرمودند و گفتند بطریق که مکمل بیان نموده اند باز گنجشاق تفصیل نه شده و چون بر  
مخیل خود اعتماد ندارد و بنا بر این اختصار بر همین قدر افا - و نیز استفسار نموده بودند که قدیمه و کائنات  
فَلْتُحَادِثْهُ بِحَدُوثٍ یَسْبِقُهَا عَدَمٌ بِالشَّبهَةِ وَ لا بِمُتَوَلِّیةٍ وَ لا بِکَارِهٍ کَادَ أَنْ یُکُونَ کَفَرًا  
تَدَانَا الله سبحانه عَنِ الشَّکِّ فِی اَوَّلِیَاتِ الدِّینِ وَ مَعَارِضِهِ اَوْ هُوَ یَصْرِفُ اَلْیَقِینَ -  
فایده است که استفسار آن حضرت بر آن دفع شبهه مخالفان خواهد بود و الا مقتضای انوار هدایت شما  
بر این ایزد قلل است و در اندود حفظ عنایت محفوظ و مسرور - و چون مؤثر نزدیک ذات احد جل  
سُطَانُهُ نیست و عقول و نفوس باند برت خود جز محکوم و مجبورند و تلبیس آنها بایمان از ابرام جز  
بکم نمی جل شانه نه و جبری عادت به تعلل بغرض و غایت و به قضیه ایجاب نیست  
مکان دارد که مجربات علی تقدیر بی ثبوتیها و اراء عقول و نفوس دیگر بهم باشند و در بر سبب  
نسان مدبر جرم فلک شوند و علی تقدیر بی شرف و حکون اجرام الفلکیه ذات عقول و  
نفس علی ما نعت الفلاسفة مع بیان تمامه و کتبها و علی تقدیر بی ثبوتها ایضا  
و در اشراج تعالی قادر علی اعطاء الحیات للجمادات کطور مؤمنی علیه السلام که  
نظر ولی الابصار هیچ ذره از ذرات کائنات از ظلال کمالات خالی نیست و مقتضای الكل  
فی کل همه متضمن حیات و مایه بقیهها است و التفاد و فیها من حیث التفاد و فی  
ظهور من حیث اختلاف احکام الیارات بقدر زمینه حسن قومی نماید و در طلاق



اسم الجمادى باعتبار الظاهر وقوله ظهور آثار الحياة فيه كما نطقت بذلك  
نصوص الكتاب المجيد وظواهر الأخبار الصحيحة - قوله سلمه الله وهو  
ثبت أن عند هذا الوجود زائد على الواجب تعالى أوعينه وعن الأقر فكيف  
التخلص عن البراهين القطعية التي تدل على عيبيته الخ. قلت وبالله العظمة  
والتوفيق. إن التحقيق الذي عليه إمامنا وقبيلتنا ذات الواجب يتفرع عنه  
ما يتفرع على صفة الوجود. فهو موجود بذاته لا بوجود زائد أكان أوعينه فلا  
يحال لصفة الوجود في تلك الحضرة المقدسة انعزاة عن جميع التسلسلات  
المطلقة عن قيد التعريف والإطلاقات ولا معنى للتشديد فكيف يكون حقيقة  
المتعالية الوجود وهي مجهولة قطا هر على ما تقر عند هذا يقتضي العلم  
بكنهه - لا نقول الوجود إما كنه حقيقته تعالى أولا، فإن كان الأول فهو  
اسمى - وإن كان الثاني فصدق الوجود ما صدق ذاك أو عرضي، وعن الأقر  
إما أن يكون جري حقيقته ولا سبيل إلى الأول لا محالة شريك في ذلك البسيط  
ولا إلى الثاني لما أنه عين مدعى الخصم، فتعين أنه صدق عرضي كالصالح  
عن الإنسان وهو أيضا باطل لما أنه يستلزم كون حقيقته غير الوجود وهو حقيقة  
تصور الماهية خالية عن الوجود وهو خلاف مقررهم - وأيضا يحتاج وأنعود  
إلى العلة وهي إما الذات أو غيرها - فثبت أن حقيقة الواجب تعالى وراء الوجود  
كما أن حقيقة الواجب وراء الحياة والعدم، فكما أن إضافة تعالى إنما يعتبر في  
مراتب استرالات كذلك الوجود إنما يعتبر بالإضافه في مرتبة لتعين، وهو من  
حيث هو معزى عن جميع الاعتبارات التي من جملتها صفة الوجود ومن حيث  
إطلاقه ليس بموجود ولا لا موجود لا معنى أنه مطلوب عن الوجود والعدم حتى  
يلزم ارتفاع التقيضين فإن التلب أيضا من الاعتبارات - يعين عن ذلك ما ذكر  
بعض الأفاضل في شرح الواقف بعد ما حقق مرامه وتعلق ما ذكره متبذرا لمن  
تعلق الماهية معزاة عن الوجود والعدم. أي لا يلاحظها معال على وجه العينية

عَنْ وَجْهِ الْجُزْئِيَّةِ وَالْعَرُوضِ - ثُمَّ قَالَ وَاعْلَمَنَّ الْجَوَابَ الْمَذْكُورَ بِمُخْتَصَرِ الْمَقَالَتِ  
يَتَرَفُّ فِي الْوَاجِبِ أَنَّ مَا هَيْئَتُهُ مِنْ حَيْثُ هِيَ هِيَ لَا مَوْجُودَةٌ وَلَا مُعَدُّومَةٌ كَمَا قَوْلُ  
بَعْضِ الْفَائِضِ وَصُفَّةُ لَا يَخْفَى عَلَى الْمُتَعَمِّلِ - إِنَّ هِيَ - وَأَمَّا قَادَةُ بَعْضِ الْمُحَقِّقِينَ  
فِي حَوَاشِي التَّجَرِيدِ حَيْثُ قَالَ إِنْ قُبِلَ الْجِسْمُ فِي الْخَارِجِ أَيْضُ فَكَيْفَ يَكُونُ فِي  
الْخَارِجِ لَا أَيْضُ وَلَا لَا أَيْضُ - قُدْتُ هُوَ فِي الْخَارِجِ أَيْضُ بَعْدَ تَحَقُّقِ الْبَيَاضِ فِيهِ  
بِمَكْنَتِهِ فِي مَرْتَبَةِ وُجُودِهِ السَّابِقِ عَلَى الْبَيَاضِ لَا أَيْضُ وَلَا لَا أَيْضُ، وَلَيْسَ ذَلِكَ  
بِدَعْوَى التَّقْيِضَيْنِ الْمُسْتَحِيلِ لِأَنَّ الْمُتَحَوِّلَ ارْتِفَاعُهُمَا بِحَسَبِ نَفْسِ الْأَمْرِ مُطْلَقًا  
بِحَسَبِ مَرْتَبَةِ هُنَّ الْمَرَاتِبُ فَرَأَى الْأُمُورَ لَمْ يَلَيْسَ بَيْنَهَا عِلَاقَةُ التَّقَدُّمِ وَالتَّأَخُّرِ  
وَمَعْنِيَّةُ لَيْسَ لِبَعْضِهَا فِي مَرْتَبَةِ الْأُخْرَى وُجُودٌ وَلَا عَدَمٌ - وَبِقِيَّةِ الْمَقَامِ أَنَّ حَقِيقَةَ  
الْعَدَلِ عَلَى الْعَارِضِ إِنَّمَا يَثْبُتُ فِي مَرْتَبَةِ سَابِقَةٍ عَلَى مَرْتَبَةِ اتِّصَافِهَا بِالْأَوْصَافِ  
الْحَاجِيَةِ - فَعِنْدَ كَثَرِ أَهْلِ الذَّوْقِ كَمَا أَنَّ مَرْتَبَةَ ذَلِكَ الْوَاجِبِ تَعَالَى سَابِقَةً  
مِنْ مَرْتَبَةِ اتِّصَافِهَا بِالْعَوَارِضِ الْحَاجِيَةِ كَذَلِكَ سَابِقَةً عَلَى مَرْتَبَةِ اتِّصَافِهَا  
بِالْوُجُودِ - وَالْيَهُ أَشَارَ الشَّيْخُ الْمُحَقِّقُ عَلَاؤُ الدَّوْلَةِ السَّمَانِيَّ حَيْثُ قَالَ فَوْقَ عَالَمِ  
الْوُجُودِ عَالَمُ الْمَلِكِ الْوَدُودِ - فَالْوَاجِبُ تَعَالَى عَلَى هَذَا إِذْ دَاتِهِ مُسْتَعْنٍ عَنْ صِفَةٍ  
بِالْوُجُودِ لَا يَحْتَاجُ إِلَى الْإِتِّصَافِ بِهَا، بَلْ كُنْ مَا يَتَفَرَّعُ عَلَى تِلْكَ الصِّفَةِ فَهُوَ  
سَتَفَرَّعٌ عَلَى دَاتِهِ وَكَذَا كُلُّ مَا يَتَفَرَّعُ عَلَى سَائِرِ الصِّفَاتِ قَدَاتُهُ كَافِيَةٌ فِيهِ  
فِي مَبْدَأِ الْوُجُودِ وَمَا يَتَّبِعُهُ وَشَمَاصًا جَمِيلًا وَكَذَا سَائِرُ الصِّفَاتِ لِأَنَّهَا لَمْ يَلَيْسَ  
حَاضِرِيهِ الْمُقَدَّسَةِ، وَهُوَ الْجَمِيلُ يَدَاتِهِ وَمَا سَوَاهُ تَمَاحُصْنَ بِهِ - ثُمَّ قَالَ أَوَّلُ  
حَسْرَةٍ تَنْزَعُ وَأَوَّلُ تَعَيُّنٍ وَاعْتِبَارٍ هُوَ الْوُجُودُ لِكُوبِهِ أَصْلًا لِلصِّفَاتِ تَوَلَاةً لِمَا يُعْقَلُ  
مِنْ تَعَرُّفِ حَيَوَةِ تَعَرُّفِ الْعِلْمِ - فَالْوَاجِبُ مَعَ غَنَائِهِ فَاسْتِكْمَالِهِ يَدَاتِهِ فِي الْمَرَاتِبِ  
حَاضِرِيهِ مُتَّصِفٌ بِتِلْكَ الصِّفَاتِ وَهِيَ زَائِدَةٌ عَلَيْهِ وَلَا يَلْزَمُ اسْتِكْمَالُهُ بِالْغَيْرِ  
الْحَاضِرِيهِ إِلَيْهِ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ كَمَالِهِ يَدَاتِهِ - وَصُورَةُ الْإِحْتِيَاجِ فِي عَارِضِ  
خَمُولٍ إِلَى مَا هُوَ صِفَةٌ لَهُ مُحْتَاجَةٌ إِلَيْهِ لَا يَقْدَحُ فِي كَمَالِهِ - قَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِينَ



فِي حَوَائِشِي شَرَحَ التَّجْرِيدَ لَا يَسْتَلْزِمُ اسْتِغْنَاءُهَا فِي كَوْنِهَا وَحُودُ اسْتِغْنَاءِهَا عَنْ  
 أَمْرِ يُعْرِضُهَا - فَإِنْ قُلْتَ مَا قَدَّرْتَ فِي بَيَانِ مَذْهَبِ شَيْخِنَا وَإِمَامِنَا هُوَ يَعْنِيهِ  
 تَحْقِيقُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْحُكَمَاءُ، فَإِنْ مُرَادُ هُمُومِنَ أَنَّ الوجودَ شَيْءٌ هُوَ مَبْدَأُ الْأَشْيَاءِ  
 الْخَارِجِيَّةِ وَهُوَ اتَّخَذَ مَعَ ذَلِكَ بِإِنْبَارِي تَعَالَى وَخَلَفَ مَعَ مَا هِيَاتِ اسْمِكِنَاتِ،  
 قَائِمَةٌ سَفْسُطَةٌ لِأَنَّ الْمُغَيَّرِينَ لَا يَتَّحِدَانِ - يَظْهَرُ ذَلِكَ بِمَا قَالُوا فِي تَحْقِيقِ أَنَّ تَعْرِضَ  
 الْحَرَارَةِ قَائِمٌ بِذَاتِهَا فَيُظْهَرُ عَنْهَا الْأَشَارُ لِلطُّوبَةِ مِنْهَا فَيَكُونُ حَرَارَةٌ قَحَارًا وَإِذَا  
 لَا يَعْضُ بِالْحَرَارَةِ إِلَّا الذَّاتُ الَّتِي تَصْدُرُ عَنْهَا يَتَذَكَّرُ الْأَشَارُ، بِخِلَافِ الْحَرَارَةِ الْقَائِمَةِ  
 بِغَيْرِهَا فَإِنَّ وَحُودَ مَا شَاءَ هُوَ لَيْسَ بِهَا فَيَكُونُ نَائِغَةً فَيَصِيرُ لَغَيْرِ حَارًّا - وَكَذَا  
 لَوْ قَرَضَا الضُّوءَ قَائِمًا بِذَاتِهِ كَالضُّوئِيَّةِ لِنَفْسِهِ لَا يَغْيِرُهُ فَيَكُونُ ضَوْءٌ وَمُضِيئًا  
 لَا لِضَوْءٍ يُعْرِضُهُ، بِخِلَافِ الضُّوءِ الْقَائِمِ لَغَيْرِهِ فَإِنَّهُ مُوجُودٌ لِغَيْرِهِ وَيَكُونُ الْغَيْرُ  
 مُضِيئًا بِهِ - قُلْتَ لَا مُنَافَسَةَ لِمَعَهُمْ فِي أَنَّ لِمُتَكِنَاتِ كَوْنَهَا فِي الْأَعْيَانِ وَتَرْتَبُ  
 الْأَشْيَاءُ الْخَارِجِيَّةِ عَلَيْهَا إِنَّمَا هُوَ بِجِهَةِ تَصَافِيهَا بِالوجودِ بِخِلَافِ ذَاتِ الْأَوْجِبِ تَعَالَى  
 فَإِنَّ ذَلِكَ لِمَا بِهِ لَا لِأَجْلِ الرِّتْصَافِ الْمَذْكُورِ لِاسْتِغْنَاءِهِ الْحَالِ - فَلْيَكُنْ تَنَازُعُهُمْ  
 فِي أَنَّ سُدِّيَّةَ أَتَارِ الْخَارِجِيَّةِ مُصْغِرَةٌ فِي الوجودِ، فَيُفَى الْوَالِجِبِ مِنْ حَيْثُ كَوْنُهُ عَيْنُ  
 ذَاتِهِ وَفِي الْمُمْكِنِ مِنْ حَيْثُ انْعُرُوضُ فَالرِّتْصَافُ فَذَاتُ الْأَوْجِبِ يَنْتَدِيهِ وَهُوَ جُودِيَّةٌ  
 وَأَنْ يُسْطَلَقَ أَقْرَدُ التَّحْقِيقِ مِنْهَا ذَاتُ الْبَارِي تَعَالَى وَذَلِكَ الْقَرْدُ مُوجُودٌ قَائِمٌ بِذَاتِهِ  
 مَعْرُوضٌ لِعَارِضٍ وَسَائِرُ أَقْرَادِهِ عَوَارِضُ لِمَاهِيَاتِ اسْمِكِنَاتِ - وَالذَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ  
 مَا قَالَهُ ابْنُ سَيِّدٍ فِي الشِّفَاءِ كُلُّ مَا لَهُ مَاهِيَّةٌ لَيْتِيَّةٌ فَهُوَ مَعْرُوضٌ وَسَائِرُ الْأَشْيَاءِ  
 غَيْرُ الْوَالِجِبِ فَلَهَا مَاهِيَاتٌ يَتَذَكَّرُ هِيَ الَّتِي بِلَا نَفْسِهَا مُمَكِّنُ الوجودِ وَرَتَمًا يَعْضُ لَهَا  
 وَجُودٌ مِنْ خَارِجٍ - فَالْأَوَّلُ مَاهِيَّةٌ لَهُ غَيْرُ لَيْتِيَّةٍ وَذَوَاتُ الْمَاهِيَاتِ يُفَعِّلُ مِنْهُ  
 عَلَيْهَا الوجودَ، فَهُوَ مُجَرَّدُ الوجودِ بِشَرْطِ سَلْبِ الْعَدَمِ وَسَائِرُ الْأَوْصَافِ مِنْهُ، ثُمَّ  
 سَائِرُ الْأَشْيَاءِ الَّتِي لَهَا مَاهِيَاتٌ فَإِنَّهَا مُمَكِّنَةٌ تَوْجِدُ بِهِ - وَلَيْسَ مَعْنَى قَوْلِي أَنَّهُ  
 مُجَرَّدُ الوجودِ بِشَرْطِ سَلْبِ سَائِرِ الرُّوَاغِدِ عَنْهُ أَنَّهُ الوجودُ الْمُطْلَقُ اشْتَرَكٌ فِيهِ،

١٠٠  
 ١٠١  
 ١٠٢  
 ١٠٣  
 ١٠٤  
 ١٠٥  
 ١٠٦  
 ١٠٧  
 ١٠٨  
 ١٠٩  
 ١١٠  
 ١١١  
 ١١٢  
 ١١٣  
 ١١٤  
 ١١٥  
 ١١٦  
 ١١٧  
 ١١٨  
 ١١٩  
 ١٢٠  
 ١٢١  
 ١٢٢  
 ١٢٣  
 ١٢٤  
 ١٢٥  
 ١٢٦  
 ١٢٧  
 ١٢٨  
 ١٢٩  
 ١٣٠  
 ١٣١  
 ١٣٢  
 ١٣٣  
 ١٣٤  
 ١٣٥  
 ١٣٦  
 ١٣٧  
 ١٣٨  
 ١٣٩  
 ١٤٠  
 ١٤١  
 ١٤٢  
 ١٤٣  
 ١٤٤  
 ١٤٥  
 ١٤٦  
 ١٤٧  
 ١٤٨  
 ١٤٩  
 ١٥٠  
 ١٥١  
 ١٥٢  
 ١٥٣  
 ١٥٤  
 ١٥٥  
 ١٥٦  
 ١٥٧  
 ١٥٨  
 ١٥٩  
 ١٦٠  
 ١٦١  
 ١٦٢  
 ١٦٣  
 ١٦٤  
 ١٦٥  
 ١٦٦  
 ١٦٧  
 ١٦٨  
 ١٦٩  
 ١٧٠  
 ١٧١  
 ١٧٢  
 ١٧٣  
 ١٧٤  
 ١٧٥  
 ١٧٦  
 ١٧٧  
 ١٧٨  
 ١٧٩  
 ١٨٠  
 ١٨١  
 ١٨٢  
 ١٨٣  
 ١٨٤  
 ١٨٥  
 ١٨٦  
 ١٨٧  
 ١٨٨  
 ١٨٩  
 ١٩٠  
 ١٩١  
 ١٩٢  
 ١٩٣  
 ١٩٤  
 ١٩٥  
 ١٩٦  
 ١٩٧  
 ١٩٨  
 ١٩٩  
 ٢٠٠



زَيْدٍ عَلَى حُضُورِي وَأَنَّ الْعَالَمَ مَقُونٌ بِالشَّكِيكَ فَرَدِّقَتُهُ زَيْدٌ مَثَلًا فَالْمُرِيدَاتِهِ  
مَعْرُوضٌ لَعَارِضٍ، وَفَرَدِّقَتُهُ عَارِضٌ وَهُوَ لِحُضُورِي الْقَارِئِ بِهِ - وَلَا يَلْزَمُ مِنَ الْإِتِّحَادِ  
بَيْنَ الشَّيْئَيْنِ أَنْ يَكُونَ حَقِيقَتُهُ هُوَ - وَكَهَذَا مِنْ فَرْقِي بَيْنَ الْإِتِّحَادَاتِ - فَالْإِتِّحَادُ الشَّيْءُ  
بِالذَّاتِ وَاتِّحَادُ بَيْنَ الْعَرَضِي الَّذِي هُوَ لَا رَمِيَّتَيْنِ وَعَرَضِي هُوَ لَا رَمِيَّتَيْنِ - فَالْإِتِّحَادُ  
الْإِنْسَانِ بِالْحَيَوَانِ الشَّاطِطِ الَّذِي بِهِ هُوَ هُوَ وَاتِّحَادُ الصَّاحِبِ بِالْقُوَّةِ تُسَمَّى بِالصَّاحِبِ  
بِالْفِعْلِ - وَغَايَةُ مَا يَقْدَرُ اسْتِدْلَالُكُمْ أَنَّ الوجودَ الَّذِي بِهِ يُوجَدُ الْوَاجِبُ لَا يُمْكِنُ  
أَنْ يَكُونَ زَائِدًا عَلَيْهِ وَلَا يَلْزَمُ بِهِ أَنْ يَكُونَ حَقِيقَةً أَوْ لَاحِظًا الوجودَ الْبَحْتِ - قَالَ  
بَعْضُ الْقُضَلَاءِ فِي حَوَاشِي أُمُوقِي حِكَايَةً عَنْ بَعْضِ الْمُتَحَقِّقِينَ أَنَّ مُطْلَقَ الوجودِ يَبْدُوهُ  
التَّصَوُّرُ كَمَا اعْتَرَفُوا بِهِ وَأَوْرَدُوا دُشُوعِيهِ وَجُوهًا فَلَا يَخْفَى مَفْهُومُهُ عَلَى عَاقِلٍ - وَ  
كُلُّ مَنْ يُدْرِكُ هَذَا الْمَفْهُومَ يَعْتَمِدُ بَدَاهَةِ أَقْلِهِ لَا يَصْدُقُ عَنْ شَيْءٍ دَرَجَتِي فِيهِ بِأَنْ  
يُحْسَنَ عَلَيْهِ مُوَاطَاةً هُوَ مُحَقِّقٌ وَالتَّكْوِينُ - وَهَذَا يَقْتَضِي أَنْ يَكُونَ قَارِئِي شَيْءٍ وَلَا  
يَعْقُرُ قِيَامَهُ بِنَفْسِهِ، فَكَيْفَ يُقَالُ إِنَّ ذَاتَ الصَّانِعِ قَرَدٌ مِنْ هَذَا الْمَفْهُومِ - وَأَمَّا إِعْجَازُ  
كَوْنِ الْأَدْنَى عَيْنِيَّةً لوجودِ بِالْمَعْنَى الَّذِي تَقْدَمُ مَذْكُورَةُ قُصَّةٍ فَتَحُلُّ نَظْرًا، لِأَنَّ  
عَدَمَ حَاجَتِهِ ذَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالَى إِلَى أَمْرٍ زَائِدٍ لَا يَقْتَضِي عَيْنِيَّةً وَلَا كَوْنَهُ قَرَدٌ مُصْطَفًى  
لِهَا مَرَّةً - مَعَ أَنَّهَا غَيْرُ قَائِمَةٍ فِي نَفْسِهَا، إِذَا الْعُمْدَةُ فِيهِ أَنَّهُ لَوْ قَامَ الْإِحْتِيَاجُ فَكَانَ مُمَكِّنًا  
مَعْلُومًا لَا لِوَالِجِبِ فَيَقْدَرُ عَلَى أَوْجُودٍ لوجودِ فَيَلْزَمُ الْإِتِّصَافُ بِهِ قَبْلَهُ وَأَوْجُودِيَّةُ  
مُرَادٍ أَمَّا بِالذَّوْرِ أَوْ بِالنَّسْلِ وَغَيْرِ ذَلِكَ - فَمَا بَعْدَ تَسْلِيمِ لَا يَسْتَلْزِمُ الزِّيَادَةَ فَاتِّمَمَ  
إِذَا خَوَّرَ أَنْ يَكُونَ مَعْنَى الوجودِ مَا لَهُ نِسْبَةٌ إِلَى الوجودِ كَالْحَدَادِ عَنْ مَا قَالَ أَهْلُ  
حِكْمَةِ الْأَشْرَاقِ، فَمُنِيعُ الْكِبْرَى إِذَا عَلَتْ الْإِحْتِيَاجُ الْحُدُوثُ كَمَا قَالُوا أَيْدٍ فَعَالٍ بِالْحَوَالَةِ  
إِلَى الْبَدَاهَةِ وَقَالُوا فَخُصُّوصٌ بِصِفَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالَى عَنْ مَا حَقِيقٌ لَا يُقَالُ كَيْفَ يَجُوزُ  
التَّخْصِصُ بِالْعَقِيدَاتِ لِإِمَاتَيْنِ مِنْ أَنْ يَقْصُرَ الْمُسَاوِيَيْنِ مُتَسَاوِيَانِ إِلَى الصُّورِ  
الشَّامِتَةِ وَكُلِّ جَسْمٍ مُمَكِّنٍ لَا يَنْجِيطُ وَهُوَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُخْصَى عَنْ مَا قَرَّرَ وَأَمَّا  
قَوْلُهُ فَكَانَ مُمَكِّنًا، فَمَنْ إِنْ أَرَادَ مَكَانَ الْجَهْلُولِ كَالوجودِ عَنْهَا فَلَا تَسْلِمُ، لِتَضَرُّجِهِمْ

سَحَابُهُ لَا غَيْرَاتٍ وَإِنْ أُرِيدَ امْكُنُ ثُبُوتِهِ الْمَوْصُوفِ مَعْنَاهُ لَمْ لَا يَجُوزُ أَنْ  
 يَكُونَ الوجودُ مُتَحْتَاجٌ فِي نَفْسِهِ إِلَى الْوَلِجِبِ الثَّبُوتِ لَهُ - وَلِذَا لَمْ يَحْتَاجِ الْوَلِجِبُ فِي  
 وجودِهِ وَمَا يَتَّبِعُهُ إِلَى عِلَّةٍ - كَذَا قَادَةُ بَعْضِ الْأَفَاضِلِ - وَتَحْيِصُهُ أَنْ يَجُوزَ أَنْ يَكُونَ  
 شَيْءٌ وَجِبَائِدَاتِهِ وَيَكُونَ وَاجِبَ اسْتِبْوتٍ لِغَيْرِهِ فَلَا يَحْتَاجُ إِلَى عِلَّةٍ مُرْتَحِجَةٍ لِأَحَدٍ  
 مِنْ الْمُسَاوِيَيْنِ، مَعْنَى كَمَرَأَمَةِ أَبْرَهَانَ عَلَى اسْتِحْالَتِهِمْ حَتَّى نَسْتَوِلَ بِجَوَابِهِ -  
 سَيَفُورُ وَوُجُودُ الْأَيْنِ لَيْسَ بِوَاجِبٍ فِي ذَاتِهِ وَثَبُوتُ اسْتِحْالَتِهِ يَحْتَاجُ إِلَى مُؤَيِّدٍ وَجَبِيعُ  
 مَقْتَصِيَاتٍ لَدَتْ كَذَلِكَ كَأَرْوَجِيَّةٍ لِلْأَرْبَعَةِ - وَإِنْ سَلَّمْنَا فَدَلَّ سَلَمُ تَقْدُّمِ الْعِلَّةِ  
 بِمُؤَيِّدٍ عَلَى اسْتِعْوَالِ مُسْنَدِهَا بِالْعِلَّةِ الْغَائِثِيَّةِ وَأَجْزَاءِ نَهَايَتِهِ - وَدَعَا إِلَى الْبِدَاهَةِ  
 وَخَلَعَ السَّرَاحَ غَيْرُ مُتَمَوِّجٍ وَإِنْ سَلِمَ ذَلِكَ فِي الْمُقْتَدِرِ لوجودِ ذَاتِهِ وَإِنَّمَا ذَلِكَ إِذَا  
 دَعَا غَيْرَهُ وَهُوَ بِشَيْءٍ لَا يَطُبُّ ذَلِكَ وجودُهُ فِي نَفْسِهِ فَضْلًا عَنِ التَّقْدُّمِ وَكُلُّ  
 شَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ فِي الْإِفَادَةِ عَلَى الْغَيْرِ فَلَا يَطُبُّ إِلَّا سِدْلُ الدَّلَالِ عَنِ الْأَشْيَاءِ عَلَى مُؤَيِّدٍ وَنَقُولُ  
 عَرَبِيًّا اسْتَقْضَى لَوْضَعِ دَلِيلِكُمْ لِمَوْجُودٍ لوجودٍ وَهُوَ مُحَالٌ وَمَا يَسْتَلْزِمُ الْحَالُ  
 مِنْ نَحْوِ - أَمَّا الْكَبِيرُ فَظَاهِرٌ وَأَمَّا الصَّغِيرُ فَلَمَّا تَقَرَّرَ مِنْ كَوْنِهِ مِنْ الْعَقُولِ لَا تَلِ  
 نَسَبَةٍ - وَنَدْفَعُ بِأَنَّهُ فِي مُطَبِّقِ الوجودِ لَا بِالوجودِ الْحَاضِرِ - وَأَعَارِضُ عَلَيْهِ بِأَنَّهُ إِذَا  
 قَرَّرَ خَاضَ مِنْهُ مَوْجُودٌ لَصَدَقَ أَنْ يُقَالُ يُحَاذِيهِ مُرَرٌّ فِي الْخَارِجِ وَالشَّرْطُ الْمَذْكُورُ  
 مُسْتَمِرٌّ عَلَى أَنَّهُ لَا مَعْنَى يَكُونُ مُطَبِّقٌ مُعَقُّوْلًا إِلَّا إِذَا تَكَلَّفَ الصَّغِيرُ الْمُنْطَلِقُ  
 لوجودِهِ فَلَا وَجْهَ لِلتَّحْيِصِ الوجودِ فَسَيَأْتِي - وَإِنَّمَا نَقُولُ بِطَرِيقِ النِّقْضِ لَوْ كَانَ  
 شَيْءٌ كَمَا أَنْوَاجُ وَوُجُودُ لَمْ يَجُودْ إِذَا مِنْ الشَّيْءِ اسْتِحْالَةُ اتِّصَالِ الشَّيْءِ بِنَفْسِهِ  
 حَقِيقَةً لِمَا فِيهِ مِنْ تَحْيِصِ الْحَاضِرِ - وَيُمْكِنُ دَفْعُهُ بِأَنْ مَعْنَى الوجودِ لِمَوْجُودٍ مَا  
 - بِقَارِئِيَّةٍ هَسَتْ أَعْمَرُ مَنْ أَنْ يَكُونَ الوجودُ عَيْنَهُ أَوْ ذَاتَهُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ  
 مَعْنَى وُجُودِ مَا أَصِفَ بِهِ - وَهَذَا الرُّطْلَانُ إِصْحَاقِيَّةٌ أَوْجَاهُ مُسْتَمِرٌّ - وَحَقَّقَ  
 - سَيَرُؤُوعَيْنِ بِأَنَّهُ بِطَرِيقِ الْجَائِزِ - وَلَا يَقْدَرُ بِطَرِيقِ الْمَعَاضَةِ مَا أُرْدَدَهُ الْمُتَكَلِّمُونَ  
 - دَعَا لِمَوْجُودٍ فَسَيَدُكَّرُ مَعَ مَا أُرْدَدَ عَلَيْهِ يَكْتَفِي بِهِ عَنْهُ - وَسَيَأْتِي مَا يَتَعَلَّقُ بِهَذَا



الْبَحْثُ أَنْشَأَ اللَّهُ تَعَالَى - قَوْلُهُ وَتَعَيَّنَ الوجودُ الَّذِي ذَهَبَ شُبْحُهُ وَإِذَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ  
سِرِّهِ الْمَرَادُ مِنْهُ أَنَّ الوجودَ الْعَامَّ أَوْ الوجودَ الْحَاصِلَ وَمُطْلَقُ الوجودِ، وَعَنِ الْأَوَّلِ لَا بُدَّ  
مِنْ أَنْ يَكُونَ زَائِدًا، فَجِئْنَا بِمَنْ لَا يَحْقُقُ الْخِلَافَ فَإِنَّ ابْنَ الْعَرَبِيِّ وَتَتَابَعَهُ أَيْضًا ذَهَبُوا  
إِلَى أَنَّ الصَّادِرَ الْأَوَّلَ هُوَ الوجودُ الْعَامُّ، بَلْ رُسْبَةُ الْعُمُومِ وَالْإِنْسِاطُ - قُلْتُ لَا يَنْزِمُ  
مِنْ قَوْلِهِم أَنَّ الصَّادِرَ الْأَوَّلَ هُوَ الوجودُ الْعَامُّ، كَوْنُ التَّعَيَّنِ الْأَوَّلِ أَيْضًا كَذَلِكَ وَعِنْدَهُمْ  
مَعَ اتِّفَاقِهِمْ عَلَى عَدَمِ زِيَادَةِ التَّعَيَّنِ الْأَوَّلِ وَتَقَدُّمِ فَرْصِ زِيَادَةِ هَذَا - وَأَيْضًا يَجُوزُ  
أَنْ يَكُونَ مَرْجِعُ الْخِلَافِ إِلَى نَفْيِ التَّعَيَّنِ الَّذِي إِذْعَاهُ أَصْحَابُ ابْنِ الْعَرَبِيِّ، فَإِنَّ الدَّاتَ  
أَعَالِيَهُ مُتَرَهِّةٌ عَنِ التَّعَيَّنِ وَالتَّشَرُّكِ بِأَمْعَى الَّذِي أَدْعُوهُ، بَلْ غَايَةُ الْأَمْرِ الوجودُ هَذَا  
الْفُظِّي بِطَرِيقِ التَّشْبِيهِ وَالتَّنْظِيرِ عَلَى الصَّادِرِ الْأَوَّلِ، وَإِنْ كَانَ الْحَقِيقِيُّ أَنَّ ذَلِكَ غَيْرُ  
هَذَا الوجودِ الْعَامِّ الَّذِي ذَهَبُوا إِلَيْهِ لِأَكُونَهُ صَادِرًا أَوَّلَ - يَظْهَرُ ذَلِكَ بِاتِّعَاقٍ فِي  
كَلَامِ شَيْخِي وَإِمَامِي نَجْمَةِ اللَّهِ - عَلَى أَنَّ رُسْبَةَ الْعُمُومِ مِنَ الْأَعْتِبَارَاتِ الْمُسْتَحِيلِ  
وِجُودُهَا عِنْدَ أَهْلِ الْعَقْلِ فَلَا سَبِيلَ إِلَّا أَنْ يَحُولَ نَوْعُ الدُّوْقِ، فَمَا مَعْنَى الْخَوَاضِ  
فِي الْعَقْلِيَّاتِ، مَعْرِفَتُهُ إِلَى هَذِهِ الدَّرَجَةِ - وَأَيْضًا الوجودُ مِنَ الْمَعْقُولَاتِ الثَّانِيَةِ  
فَكَيْفَ يَصِحُّ صِدْقُهُ بِطَوْرِهِ بِطَرِيقِ تَعَقُّلٍ - وَأَيْضًا الوجودُ الْعَامُّ وَمَا وَجُودُهُ بِشَرْطِ  
شَيْءٍ فَذَلِكَ مَطْلُوبٌ فَكَيْفَ يُقَابَلُهُ، وَبِضَاهُوعِي دَاتٍ وَاجِبِ الوجودِ عَلَى  
مَذْهَبِ الصُّوفِيَّةِ فَكَيْفَ يَكُونُ صَادِرًا أَوَّلَ - أَوْ بِشَرْطِ لَاشَيْءٍ وَهُوَ مَبْدَأُ كُلِّ طَرِيقٍ  
أَحْكَامُ الْأَغَايَةِ عِنْدَهُمْ بِالْبَرَاهِينِ النَّصُوعِيَّةِ فَلَا مَعْنَى لِكُونِهِ صَادِرًا أَوْ بِشَرْطِ شَيْءٍ،  
وَمِنْ الْبَيِّنَاتِ أَنَّ الْعَائِضَ عَلَى مَا هِيَ تِائِمْ كُنَاتٍ بِحُصُوصِيَّاتِهَا فَمَا مَعْنَى كَوْنِهِ صَادِرًا  
أَوَّلَ، فَلَا يَخْتَصُّ عَنْ ذَلِكَ إِلَّا بِأَخْوَالِهِ عَلَى كَشْفِ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ، ثُمَّ هُوَ جَدُّونَ  
مَعْنَى صَادِرٍ أَوَّلٍ يُسَمَّى بِالِالوجودِ الْعَامِّ فَلَا بُدَّ مِنْ مُشَاكَلَتِهِ طَوْرَ الْعَقْلِ الْعَقِيلِ -  
وَتَسْلِيمُهُ أَدْوَابَهُمْ وَتَقْوِيَتُهُمْ إِلَى اللَّهِ مُجَانَّةً - قَوْلُهُ أَمَّا عَلَى كَوْنِ الوجودِ  
مُطْلَقًا فَظَاهِرٌ فَإِنَّهُ غَيْرُ مُتَعَيَّنٍ - قُلْتُ إِنَّ عَدَمَ تَعَيُّنِهِ نَتَجَاهُ وَبِالنِّسْبَةِ بِحَقِيقَتِهِ  
وَأَمَّا بِالنِّسْبَةِ إِلَى دَاتٍ أَوْ بِحَقِّهِ وَهُوَ مُطْلَقٌ تَعَيَّنَ مِنْ تَعَيُّنَاتِهِ - الْآثَرُ فِي الْوَحْدَةِ





مُرْتَبَةً لِدَاتِ - عَلَى أَنَّ عَدَمَ اسْتِزَامِ غَيْرِ الْإِسْتِزَامِ قَسْرٌ وَتَعَيَّنَ اسْتِزَامُ أُخْرَى  
مُطْلَقًا عِنْدَ هَذِهِ الْمَقُولِ أَيْضًا - فَظَهَرَ مِمَّا ذُكِرَ فِي تَحْقِيقِ مُرْتَبَةِ ذَاتِ شَيْءٍ ثُمَّ  
اعْتِبَارُهُ بِأَعْوَارِضِ تَحْمُولِهِ ، وَقَدْ مَرَمْنَهُ شَيْءٌ - لَا تَرَى أَنَّ السَّاهِيَةَ لَا يَشْرُطُ شَيْءٌ  
مُطْلَقًا وَقَدْ تَعَيَّنَ بِشَرْطِ شَيْءٍ مَعَ أَنَّهُ لَمْ يَزِدْ شَيْءٌ إِلَّا فِي الْإِعْتِبَارِ وَرَأَيْتُهَا مُتَّحِدَةً  
ذَاتًا وَوُجُودًا - قَوْلُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ بِاسْتِزَامِ أَنَّهُ صَارَ وَجُودًا أَوْ مَوْجُودًا أَوْ وَجُودًا  
زَيْدًا وَلَا يَخْفَى أَنَّهُ يُوجِبُ أَنْ يَكُونَ الدَّاتُ غَيْرَ وَجُودٍ ، فَيَزِيدُ عَلَيْهِ الْبَرَّ هَيْئًا  
الدَّالَّةُ عَلَى عَيْنِيَةِ الْوُجُودِ خَاصًّا كَانَ أَوْ عَامًّا - وَلَا يَخْفَى أَنَّ هَذَا الشَّيْءَ مِنْ  
اسْتِزَامِ بَيْنِ ابْطِلَانِ ، تَعَالَى اللَّهُ أَنْ يَتَغَيَّرَ فِي دَاتِهِ وَفِي صِفَاتِهِ فَلَا حَاجَةَ إِلَى  
إِزَادَةِ الْبَرِّ هَيْئًا عَلَى مَا زَعَمَ الْفَلَسَافَةُ خَذَلَهُمُ اللَّهُ - وَيَصَاقُ قَدْ سَبَقَ فِي  
تَحْقِيقِي مَذْهَبِهِمْ أَنَّ الْوُجُودَ الْحَاضِرَ عَيْنُ الْوُجُوبِ الْعَامِّ حَتَّى قَالَ لَنْ سَيُنَا وَغَيْرُهُ  
أَنَّهُ بِشَرْطِ لَشَيْءٍ - قَوْلُهُ وَيَزِيدُ أَنْ يَكُونَ هَذَا الشَّيْءُ زَيْدًا وَقَدْ سَبَقَ أَنَّهُ لَا يُمْكِنُ  
أَنْ يَكُونَ زَيْدًا - قُلْنَا أَلَمْ يَكُنْ فِي الْوُجُودِ الْحَاضِرِ وَلَمْ يَثْبُتْ مِنْهُ شَيْءٌ - وَمَا سَبَقَ فَهُوَ  
مَعَ كَوْنِهِ غَيْرَ تَأَمُّلٍ فَمَا كَانَ عَامًّا أَوْ مُطْلَقًا - قَوْلُهُ ثُمَّ عَلَى تَقْدِيرِ يَزِيدُ يَدِينَهُ مَوْجُودٌ فِي  
الْعِلْمِ أَوْ فِي الْخَارِجِ أَوْ مُعَدُّومٌ - فَإِنَّ نَفْسَ الْأَمْرِ لَا يَخْلُوعُ عَنِ الْعِلْمِ وَالْخَارِجِ - قُلْنَا يَجُوزُ  
أَنْ يَكُونَ لِقَدَرٍ عَامٍّ مِنَ الْوُجُودِ الْخَارِجِيِّ عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْمُعْتَزِلَةُ - وَمَا ذُكِرَ مِنْ  
الْأَدْنَى فِي التَّرَدُّ عَلَيْهِمْ لَمْ يَسْتَقِمْ شَيْءٌ مِنْهَا عَلَى مَا لَا يَخْفَى - وَقَدْ صَرَّحَ تَحْقِيقِي بِذَلِكَ فِي  
فِي أَعْيَانِ أَسْمُوكُنَا بِمِثْلِهِ وَأَسْتَشْهَدُ بِقَوْلِ الْمُعْتَزِلَةِ - الْأَتْرَى لَهُمْ صَرَّحُوا بِأَنَّ  
الْأُمُورَ الْخَارِجِيَّةَ إِنْ كَانَ ظَرْفُهَا وَجُودًا فَهِيَ مِنَ الْمَوْجُودَاتِ الْخَارِجِيَّةِ ، وَإِنْ كَانَ ظَرْفُهَا  
لِنَفْسِهَا ، فَهِيَ أُمُورٌ خَارِجِيَّةٌ - وَقَالَ فِي مَصْدَرِ حُصُوصِ الْكَلِمَةِ اعْتَدَاتِ الْوُجُودِ  
مِنْ حَيْثُ هُوَ غَيْرُ الْوُجُودِ الدِّهْنِيِّ وَالْخَارِجِيِّ إِذْ كَلَّ مِنْهُمَا نَوْعٌ مِنَ نَوَاعِهِ ، فَهُوَ  
مِنْ حَيْثُ هُوَ أَمْرٌ لَا بِشَرْطِ شَيْءٍ لَا كَيْفٍ وَلَا جَرِيٍّ وَلَا عَمَرٍ وَلَا حَاضٍ وَبِئْسَ بِجَوْهَرٍ  
إِذَا هُوَ مَوْجُودٌ فِي الْخَارِجِ لَا فِي مَوْضُوعٍ - قَوْلُهُ وَاعْنَى الْأَوَّلُ يَلْمُرُ أَنْ يَكُونَ صِفَةً وَبِئْسَ  
كَذَلِكَ فَإِنَّهُ يَقْتَضِي وَجُودَ الْخَرِّ - قُلْنَا مُنْتَوَجٌّ ، فَإِنَّ ذَلِكَ فِي مَا يَوْى مَوْجُودٌ عَلَى مَا

حَقَّقُوا وَإِلَّا لَمْ يُوجَدْ مُمَكِّنٌ أَصْلًا لِتَسْلِيلِ الْوُجُودَاتِ - قَوْلُهُ عَلَى الشَّكِّ فِي يَلْزَمُ  
 نَسْتَرْفِي مَرْتَبَةَ الْوُجُودِ وَيَمْنَعُهُ الْبَرُّهَا الْعَقْلِيَّ - قُلْنَا إِنَّمَا يَثْبُتُ ذَلِكَ  
 وَفِي بَقِيَّتِهِ بِذَاتِهِ بِقَدَمِهِ - قَوْلُهُ فَإِنْ أُلْزِمَ بِالْوُجُودِ هُوَ الْمَبْدُءُ - قُلْنَا  
 مَبْدُءُ ذَاتِ الْوَلَجِبِ تَعَالَى فَقَطُّ وَوُجُودُ إِنَّمَا هُوَ ائْتِيَاءُ مَنْ ائْتِيَاءُ رَاتٍ فَيُحْضَرُ بِهِ  
 كَيْفَ يَكُونُ مَبْدُءٌ عَلَى طَرِيقَيْنَا - قَوْلُهُ وَلَوْ كَانَ الْمَبْدُءُ ذَاتًا مَعَ الْوُجُودِ لَكَانَ  
 مَبْدُءَ اثْنَيْنِ، وَكُلُّ اثْنَيْنِ مُمَكِّنٌ وَهَذَا مِنَ الْبَرَاهِينِ الْقَطْعِيَّةِ - قُلْنَا إِنْ كَانَ  
 مَبْدُءُ الْمَبْدُءِ الْعِلَّةُ الْفَاعِلِيَّةُ فَلَا تُسَلِّمُ أَنَّ الْوُجُودَ عَلَى تَقْدِيرِ زِيَادَتِهِ يَكُونُ  
 حَرَكَةً مِنَ الْفَاعِلِ، وَإِنْ كَانَ الْعِلَّةُ الشَّامَّةُ فَلَا تُسَلِّمُ تَحَالُلَ امْكَائِهَا مِنْ حَيْثُ  
 سَمَّيْنَاهَا أَمُورًا مُمَكِّنَةً - وَإِنَّمَا تَحَالُّ الْعَقْلِ كَوْنُ الصَّانِعِ تَعَالَى مُمَكِّنًا - أَلَا تَرَى أَنَّ  
 امْكَانَ امْتِدَادٍ بِشَرْطٍ فِي تَأْيِيدِ الْقُدْرَةِ الشَّامَّةِ فَيَكُونُ حَرَكَةً مِنَ الْعِلَّةِ الشَّامَّةِ وَكَذَا  
 مَبْدُءُ شَرْطٍ وَلَا يَلْزَمُ مِنْهُ مَحَالٌ - وَقَدْ قَالَ الْحَكَمِيُّ فِي إِثْبَاتِ امْكَانِ الْاِسْتِعْدَادِ  
 مَا يَدُلُّ أَنَّ الْعِلَّةَ الشَّامَّةَ لِلْحَادِثِ لَا يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ دُونََ قَدِيمًا وَاحِدَةً بَلْ لَا بُدَّ مِنْ  
 شَرْطٍ وَهُوَ يَتَوَقَّفُ عَلَى شَرْطٍ آخَرَ يَتَّبِعُ تَوَقُّفَ أَحَادِثٍ عَلَى أُمُورٍ غَيْرِ مَتَنَاهِيَةٍ  
 بِحَيْثُهَا - فَلَا بُدَّ مِنْ تَتَابُعٍ فَيَكُونُ كُلُّ سَابِقٍ مُعَيَّنًا لِلآخِرِ مِنْ غَيْرِ اجْتِمَاعٍ إِلَى  
 جِهَةٍ - عَلَى أَنَّ الْحُكْمَاءَ هُمْ يُقَابِلُونَ بِأَنَّ الْمَبْدُءَ هُوَ الْوُجُودُ بِشَرْطِ التَّجَرُّدِ  
 مَبْدُءُ هَذَا الْحَدِّ وَرَفْعًا هُوَ مُخْلِصُهُمْ فَخُلَصْنَا - قَوْلُهُ سَلَّمَ رَبُّهُ، وَمَتَانًا لِب  
 هَذَا الْمَقَامِ أَنَّ التَّعَيَّنَ الْأَوَّلَ بَعْدَ عَنِ تَعَيَّنِ دَاتِي لَا بُدَّ مِنْهُ لِكُلِّ مَوْجُودٍ فِي كَوْنِهِ  
 مَوْجُودٌ - فَالْحَقُّ مَا لَمْ يَتَّعَيَّنْ لَمْ يَتَّعَيَّنْ وَلَا أَقَلُّ مِنْ ائْتِيَاءِهِ وَمَا لَمْ يَتَّعَيَّنْ لَمْ يَتَّعَيَّنْ  
 بِمَعْنَى لَمْ يَتَّعَيَّنْ عَدَمُ مَرَا حَمَةٍ هَذَا التَّعَيَّنُ يَتَّعَيَّنُ أُخْرَى بَلْ عَدَمُ ائْتِيَاءِهِ  
 فِيهِ وَعَدَمُ تَقْيِيدِهِ - فَالتَّعَيَّنُ الْأَوَّلُ لِلْحَقِيقَةِ لِإِهْتِيَاكِ هُوَ الْحَقِيقَةُ الْجَامِعَةُ  
 بِجَمِيعِ اصْصِفَاتِ ائْتِيَاءِ الْفَاعِلِيَّةِ كَانَتْ أَوْ لَمْ يَكُنْ - إِلَى قَوْلِهِ وَتَعَيَّنَ رَأْسُ الدَّائِقِ  
 لَا يَبْعَدُ تَسْمِيَّتُهُ بِالْوُجُودِ لِكُنْهِ غَيْرِ رَأْيِي - أَقُولُ وَبِإِلَهِ الْعِصْمَةِ وَالتَّوْفِيقِ وَبِإِلَهِ  
 رِيَّةً تَحْقِيقُ أَنَّ مَحْصُولَ مَا ذَكَرْتُمْ ائْتِيَاءُ مَرْتَبَةٍ لِلتَّعَيَّنِ وَهُوَ ائْتِيَاءُ التَّحَقُّقِ مَعَ



مَرْتَبَةُ الشَّعَرِ الْأَوَّلَى وَالْحَقِيقَةُ الْجَامِعَةُ - فَلَمَّا كَانَ حَقِيقَةُ الْوَاجِبِ وَجُودًا  
 فَلَا يَبْعُدُ بِأَنْ يُعَيَّرَ الشَّعَرُ الْأَوَّلُ بِالْوُجُودِ وَلَا يَخْفَى أَنَّهُ مُخَالَفٌ لِلْحَقِّ الصَّرِيحِ مِنْ  
 تَعَايِيرِ مَرْتَبَتِي الْأَطْلَاقِ الضَّرْفِ الْمُعَرِّى عَنْ قَيْدِ الْأَطْلَاقِ وَبَيْنَ الْمَرْتَبَةِ الْقَابِلِيَّةِ  
 الْأَوَّلَى الْمُرْعَى فِيهَا قَيْدُ الْأَطْلَاقِ عَنْ تَفْصِيلِ اكْتِمالاتٍ وَإِعْتِبَارِ الشُّيُونِ فِيهَا عَلَى  
 سَبِيلِ الْإِحْصَالِ - أَلَا تَرَى أَنَّ ذَاتَ نَيْدٍ مَشْدُومٌ مُتَّصِفٌ بِصِفَاتٍ مِنَ الْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ  
 وَالْإِرَادَةِ وَغَيْرِهَا وَمِنْ الْبَيِّنِ أَنَّ مَرْتَبَةَ ذَاتِهِ مُطْلَقَةٌ عَنْ إِعْتِبَارِهَا بِإِجْمَالٍ لَا تَقْصِي  
 فِيهِ مِنْ حَيْثُ هِيَ لَيْسَتْ بِقَابِلَةٍ وَلَا لَاقَابِلَةٍ - ثُمَّ إِذَا اُعْتَبِرَ فِيهَا أَنَّهَا ذَاتٌ وَصْفَةٌ  
 وَكَمَالَاتٌ مُجْمَلَاتٌ تَمَيَّزَتْ هَذِهِ الْمَرْتَبَةُ الْإِجْمَالِيَّةُ الْمُرَاعَى فِيهَا الْإِحْصَالُ  
 بِمَا مَرْتَبَتُهُ عَنْ مَرْتَبَتِهِ السَّابِقَةِ - وَرَتَّاهَا دُونَ مَرْتَبَةِ الذَّاتِ الْمَوْجُودَةِ فِي الْخَارِجِ  
 الْمُتَعَيِّنَةِ فِي نَفْسِهَا - ثُمَّ إِذَا اُعْتَبِرَ فِيهَا صِفَاتُهَا مُفْصَلَةٌ حَدَثَتْ مَرْتَبَتُهُ الْأُخْرَى  
 لَمْ يَكُنْ قَبْلَ ذَلِكَ ضَرُورَةً - فَلَمَّا كَانَ هَذَا شَأْنًا مُمَكِّنًا لِلْحُتَّاجِ فِي وَجُودِهِ إِلَى  
 مَا هِيَ وَهِيَ تَمَامُ الْمَطْلُوقِ الْحَقِيقِيِّ وَذَلِكَ الْمَشْرُوعُ الْأَعْلَى - وَيُوضَعُ هَذَا التَّأْوِيلُ  
 فِي لَفْظِ الشَّعَرِ فَكَيْفَ انْتَقَصَ فِي التَّنْزِيلِ الْمُتَقَضَى اخْتِلَافُ الْمَرَاتِبِ وَكَيْفَ  
 يَصِحُّ تَسْمِيَتُهَا بِالشَّعَرِ الْعِلْمِيِّ - وَمَا فَكَّرَ فِي تَوْجِيهِهِ لَا يَخْفَى بَعْدَهُ مَعَ أَنْ يَمْنَعَ  
 الصِّفَاتُ فِي تِلْكَ الْحَصْرَةِ مُجْدَةً كَالْعِلْمِ وَخُصُوصًا أَثَارَهُ إِشْمَا يُظْهِرُ فِي مَرْتَبَةِ  
 الْأُخْرَى - وَكَيْفَ يَصِحُّ تَسْمِيَتُهُ بِالْبَرَزْخِيَّةِ الْكُبْرَى ضَرُورَةً اقْتِضَاءً الْبَرَزْخِ  
 الضَّرْفَيْنِ بِالْأَطْلَاقِ وَالتَّقْيِيدِ وَكَيْفَ يُقَالُ رَتَّاهُ الْحَقِيقَةُ الْحَقِيرَةُ وَكَيْفَ  
 الرَّسَبَةُ الْعِلْمِيَّةُ مَرْتَبَةُ اللَّاتَعَيَّنِ وَهِيَ شَأْنٌ مِنَ الشُّيُونِ الْإِلَهِيَّةِ وَكَيْفَ يَكُونُ  
 عَقْلًا وَصَادِرًا أَوَّلَ مَعَ أَنَّهُ مُصَدَّرٌ بِلَوْلَاءِ نِسْبَةِ الْمُصَدَّرِيَّةِ عَلَى مَا لَا يَخْفَى مَعَ  
 أَنَّهُ مُخَالَفٌ لِتَصَرُّحَاتِ الْقَوْمِ وَتَلَوِيحَاتِهِمْ فِي بَيَانِ الْمَرَاتِبِ - قَالَ الشَّيْخُ صَدْرُ الدِّينِ  
 الْقَوْنُونِيُّ فِي التَّصْوِصِ أَعْلَمُ أَنَّ الْحَقَّ مِنْ حَيْثُ إِطْلَاقُهُ وَإِحَاطَتُهُ لَا يُسَمَّى بِرَأْسِهِ  
 وَلَا رَأْسِهِ وَلَا يُضَافُ إِلَيْهِ حُكْمٌ وَلَا لَا يُتَعَيَّنُ بِوَصْفٍ وَلَا رَسْمٍ لَيْسَ نِسْبَةُ الْاقْتِضَاءِ  
 إِلَيْهِ أَوَّلَى مِنْ نِسْبَةِ الْاقْتِضَاءِ فَإِنَّ الْاقْتِضَاءَ الْمُتَعَقِّلَ إِذَا ذَكَرَ الْمُنْفِي حُكْمٌ

سَعْيٌ وَصِفَةٌ مُقَيَّدَةٌ - ثُمَّ لِيَعْلَمَنَّ الْأَقْبَضَاءُ أَنَّ كَانَ ذَاتِيًا فَلَهُ ثَلَاثُ مَرَاتِبٍ -  
حَكْمٌ مِنْ حَيْثُ الْمَرْتَبَةُ الْأُولَى هُوَ أَنَّهُ لَا يَتَوَقَّفُ عَلَى شَرْطٍ وَلَا مُوجِبٍ يَكُونُ  
سَبَبًا بِنَفْسِهِ - وَحَكْمٌ مِنْ حَيْثُ الْمَرْتَبَةُ الثَّانِيَةُ هُوَ أَنَّهُ يَتَوَقَّفُ تَعَيُّنُهُ عَلَى شَرْطٍ  
تَجِدُ - وَحَكْمٌ مِنْ حَيْثُ الْمَرْتَبَةُ الثَّالِثَةُ هُوَ أَنَّ ظُهُورَ أَحْكَامِهِ يَتَوَقَّفُ عَلَى  
شَرْطٍ وَهُوَ سَبَابٌ وَفَسَائِطٌ - وَقَالَ قُدُّوسٌ سَمِعْتُ فِي نَفْسٍ أُخْرَى عُلِّمَ أَنَّ الْحَقَّ مِنْ حَيْثُ  
لَدُنْهِ لَدُنِّي لَا يَصْلُحُ أَنْ يُحْكَمَ عَلَيْهِ بِحُكْمٍ وَأَنَّهُ لَا يَعْرِفُ بِوَصْفٍ وَيُضَافُ  
بِنَوْضَافَةٍ مِنْ تَحْدِيدٍ أَوْ جُوبٍ أَوْ مُبَدَّرِيَّةٍ أَوْ اقْبَضَاءٍ يُجَادٍ أَوْ تَعَيُّنٍ عَلَيْهِ بِنَفْسِهِ  
خَمْرَةٌ - لِأَنَّ كُلَّ ذَلِكَ يَقْتَضِي الشَّعْيَ وَالْتَفَتِيَّةَ وَلَا يَبْأَنُ فِي تَعَيُّنِ كُلِّ تَعَيُّنٍ  
بِنَفْسٍ تَسْقُتُ اللَّاتَعَيُّنَ عَلَيْهِ وَكُلُّ مَا ذَكَرْنَا فِي الْإِطْلَاقِ - بِنَ تَصَوُّرِ إِطْلَاقِ الْحَقِّ يَشْتَرِطُ  
فِيهِ أَنْ يَتَعَيَّنَ بِمَعْنَى أَنَّهُ وَصْفٌ سَلْبِيٌّ لَا بِمَعْنَى أَنَّهُ إِطْلَاقٌ ضِدُّهُ التَّقْيِيدُ بَلْ هُوَ  
بِنَدَاقٍ عَنِ الْوَحْدَةِ وَالْكَثَرَةِ الْمَعْلُومَتَيْنِ - إِذَا وَضَعَ هَذَا فَاذْهَبْ إِلَى نِسْبَةِ الْوَحْدَةِ  
إِلَى الْحَقِّ وَالْمُبَدَّرِيَّةِ وَالْثَابِتِ وَالْفِعْلِ وَخَوِذْ ذَلِكَ إِثْمًا يَضَعُ وَيُضَافُ إِلَى الْحَقِّ بِإِعْتِبَارِ  
شُعْيٍ - وَأُولَى الشَّعْيَاتِ النِّسْبَةُ الْعِلْمِيَّةُ الِذَاتِيَّةُ وَيَتَعَيَّنُ بِحَدِّهِ الْحَقُّ مِنْ حَيْثُ  
لَدُنْهِ بِنَفْسِهِ فِي نَفْسِهِ الْخَر - وَقَالَ قُدُّوسٌ سَمِعْتُ فِي نَفْسٍ أُخْرَى عُلِّمَ أَنَّ الْحَقَّ لَسَا  
لَمْ يُمْكِنَ أَنْ يُنْسَبَ إِلَيْهِ مِنْ حَيْثُ إِطْلَاقُهُ صِفَةً وَلَا اسْمًا وَلَا أَنْ يُحْكَمَ عَلَيْهِ  
بِحَكْمٍ عُلِّمَ أَنَّ الصِّفَاتِ وَالْأَسْمَاءَ وَالْأَحْكَامَ لَا يُطْلَقُ عَلَيْهِ وَلَا يُنْسَبُ إِلَيْهِ إِلَّا بِمِنْ  
حَيْثُ الشَّعْيَاتِ - وَلَسَا اسْتَأْنَاءُ كُلِّ كَثَرَةٍ وَجُودِيَّةٍ أَوْ مُتَعَدِّقَةٍ يَجِبُ أَنْ يَكُونَ  
مُسَبُّوقَةً بِوَحْدَةٍ وَلِئِنْ مَرَّ أَنْ يَكُونَ الشَّعْيَاتِ الَّتِي مِنْ جِهَتِهَا تُضَافُ الْأَسْمَاءُ وَ  
الصِّفَاتُ وَالْأَحْكَامُ إِلَى الْحَقِّ مُسَبُّوقَةً بِشُعْيٍ هُوَ مُبَدَّرٌ بِجَمِيعِ الشَّعْيَاتِ وَوَحْدُهَا  
بِمَعْنَى أَنَّهُ لَيْسَ وَرَاءَ هَذَا إِلَّا الْإِطْلَاقُ الضَّرْفُ وَرِثَةُ أَمْرٍ سَلْبِيٍّ مُسْتَلَزِمٍ مُطْلَبٍ (وَصَفَةٍ  
وَشُعْيَاتٍ وَالْإِعْتِبَارَاتِ عَنْ كُنْهِ ذَاتِهِ سُجْحَانَهُ - قَالَ الْمُحَقِّقُ الذَّوَلِيُّ وَجُودُ حَقِّ  
أَمْرَاتٍ ثَابِتَةٍ كُنْهِ - مَرْتَبَةٌ أُولَى غَيْبٍ بِوَحْدَةٍ كَدَرْسٍ مَرْتَبَةٌ بِسَجِّ وَجْهِ شَارِ إِلَيْهِ مَكْرُودُ  
بِرَيْحٍ وَصَفٍ مَوْصُوفٍ نَهْ - بَلْكَ أَحْكَامٍ مُتَزَلِّاتٍ أَوْسَتْ مِنْ حَيْثُ الْإِطْلَاقِ وَالْثَابِتِ وَالْفِعْلِ



وَالْوَحْدَةُ - وَمرتبة ثانیة مرتبة الوحدیت است. وَهِيَ حَقِيقَةُ اسْمِ اللَّهِ سُجَّادُهُ وَلَهُ  
بِهَذَا اِلْتِمَاسُ التَّوْحِيدِ الدَّقِيقِ - قَالَ تَعَارُفُ الْحَاجِّي قُدَّسَ اللَّهُ بِسِرِّهِ اَوَّلُ كَرَمٍ حَكَمٌ  
ظُهُورُ وَاطْنُونِ وَوَحْدِيَّتِ وَوَحْدِيَّتِ مَسْجُودِ وَوَحْدِيَّتِ وَوَحْدِيَّتِ وَوَحْدِيَّتِ وَوَحْدِيَّتِ  
وغيریت و ظهور و بطون و وحدت و کثرت منتفی، شاهد خلوتخانه غیب خواست که خود را بر خود  
جلوه دهد - اول جلوه که کرد بصفت وحدت بود پس تعین اول که از غیب هویت ظاهر شد  
وحدت بود که اصل قابلیت است، و اورا ظهور و بطون مساوی بودند با اعتبار آنکه قابل  
ظهور و بطون بود احدیت و واحدیت از وجهی منتفی شدند - وَالتَّعَيُّنُ اِلَّا فِي رَيْبٍ اَوْ يَهْوِيَةٍ  
وَالتَّعَيُّنُ هِيَ هَذِهِ الْوَحْدَةُ الَّتِي اِنْتَشَأَتْ مِنْهَا الْوَحْدِيَّةُ وَالْاَحْدِيَّةُ فَطَلَبُ  
بَرَزْخًا مَعَابِيَهُمَا وَهِيَ عَيْنُ قَابِلِيَّةِ الدَّاتِ لِطُوبَاهَا وَظُهُورِهَا اَجْمَالًا لَتَقْصِيْدًا  
پس تعین اول عبارت از تعین ذات بود با اعتبار قابلیت مذکوره و پس تعین را مرتبة الجمع  
نامند وَالْوَحْدُ الْاُخَرُ - وَهِيَ اَمَقْدَمَةٌ اِنْ كَانَتْ مُتَاخِزَةً اَصْحَابُ هَذَا الْفَنِّ  
لَكِنْ ذَكَرْنَا اِيْذًا مَسْئَلَةَ اِحْتِيَاطًا - وَمَعَ قَطْعِ النَّظَرِ عَنْ جَمِيعِ ذَلِكَ فَانْكَشَفَ الصَّوْبُ  
حَاجِيًا عَنْ ذَلِكَ مَا وَعَلَى حَقِيقَةٍ مَا ذَكَرْنَا - وَشَيْخًا وَامَانًا فَدَحَلَتْ ذَلِكَ فِي  
مَوَاضِعٍ مِنْ رَسَائِدِهِ بِمَا لَا مَزِيدَ عَلَيْهِ - قَوْلُهُ سَمِعَهُ رَبِّيهِ مَا مَعْنَى لَطَائِفِ  
اَسْبِغِ الْاُخَرُ - قُلْتُ اَكُنْ ذَلِكَ جَوْهَرُ لَطِيفَةٍ مُتَعَلِّقَةٍ بِالْبَدَنِ الْاِنْسَانِيِّ بَعْضُهَا تَعَلُّقُ  
بِالْمَشْدُودِ بِرُؤُوسِ الْاُخَرِ نَيْسَتِ كَدَيْكُ، وَفِي اَكُنْ اَسْرَارُ مُؤَدَّةٍ وَدَقَائِقُ غَاوِضَةٍ وَسَيْرُ  
وَسُوءٍ يَخْتَصُّ بِكُلِّ مَنْ ذَلِكَ، وَكَذَلِكَ الْفَقَاءُ وَالْبَقَاءُ وَالْحَجِّي الْغَايِصُ مُتَعَلِّقُ بِكُلِّ  
وَلِجِدٍ - وَمَكَاتِبُ اِمَامِي وَشَيْخِي قُدَّسَ بِسِرِّهِ مَشْهُوْرَةٌ بِذَلِكَ وَلا حَاجَةَ اِلَى اِتِّكَارِ  
وَاَمَّا حَقِيقَةُ التَّوْحِيدِ عَلَى اُجْهِ الْمَذْكُوْرَةِ فَانَّمَا يَكُوْنُ لِلْعَارِفِ شُهُودًا اَلَا وَجُودًا  
وَلَكِنْ بِمُوجِبِ اَنَّا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي يَنْعَامِلُ مُعَامَلَاتٍ مُنَاسِبُ شُهُودَةٍ، وَبِمِنْ  
ذَلِكَ مَا حَرَّرْتُمْ - وَفِي لَدُوْمِ هَذِهِ الْحَالَةِ اِيْصَاحِبِ هَذَا التَّوْحِيدِ خَدِشَةٌ، بَرِ  
الْحَقُّ لَدُوْمَ مَا يَقْضِي بِهِ عِبَادَةُ السَّلَفِ، وَاِلَيْهِ يُشِيرُ كَلَامُ شَيْخِ شَيْوُخِ الْعَالَمِ  
فِي الْعَوَارِفِ وَهُوَ اَمْرٌ مُؤَرَّقٌ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى اِنَّمَا اَنْبَشَرْتُمْ كُمْ قَوْلُهُ اِنْ خَشِيَ الْاَبَشَرُ

سَمُوهُنَّ كَمَا تَرَى - وَالْعَلَامَةُ عَلَى صَحَّةِ التَّوْحِيدِ الْحَقِيقِيِّ هُوَ حُصُولُ حَقِيقَةِ  
 - بِحَبِيبِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَحُصُولُ الْمَرَاتِبِ السَّبْعِ مِنَ التَّابَعَةِ - وَعُتْوَانُ تَمَيُّجِ  
 تَ هُوَ تَحْقِيقُ بَالِشَيْنِ انْتِبُوتِيَّةٍ وَالْأَعْمَالِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلَى مَصْدَرِهَا الصَّلَاةُ وَالْحَجَّةُ  
 - تَحَرُّبُهَا أَعْبُودِيَّةً وَالْإِحْتِرَازُ عَنْهَا يُخَالِفُ الشَّرِيعَةَ الْحَقَّةَ عَمَلًا وَإِعْتِقَادًا وَهُوَ  
 - ذَنْبٌ مِنْ خُرْدٍ، وَذَلِكَ مِثْلُ عَمَلٍ بِالْقَصْرِ - وَلِذَا بَالِغُ مَشَارِعِنَا لِقَشْبِنَا الْقَبَسِ  
 - عَمَلٌ فِي تَحْصِيلِ هَذَا الْأَمْرِ الْجَبِينِ وَاهْتِمَاؤُهُ - وَلَوْ يَعْتَمِدُ وَإِنَّمَا يَحْصُلُ مِنْ  
 - كَسْبِ الْأَحْوَالِ بِفُتُورِ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ - وَأَعْتَمُوا بِاللَّحَقِّ بِحَقِّ الشَّرَائِعِ مِنْ فَقْدَانِ  
 - جَبِينٍ عَنِ مَلْحُوكِيٍّ مِنْ إِمَامِنَا عُبَيْدِ اللَّهِ الْمَعْرُوفِ بِجَوْلَجِهِ أَخْرَارِ رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ -  
 - سَيِّدِنَا أَعْلَمُ بِأَضْوَابِ -

خیر فرموده اند در مسئله وحدت وجود چیزی بنویس که بغایت دقیق است - مکرّم من :  
 این بنیاد مقدمه ذوقی است کشف حقیقت آن به تحریر و تقریر راست نیاید خاصه که بیکی طریقی  
 معنی شان شده باشد، و ذوق آن مکرّم گشته و بوجوه و اهل عقل و نقل متیقن ایشان شده که مقام  
 به سمت خاتمیت علی صلیحها الصلوة و الحجّة همین وحدت وجود است بر وجه  
 شیخ بن حرّی و اتباع ایشان رَحِمَهُمُ اللَّهُ مقرر ساخته اند - و نیز مقرر ایشان گشته که هیچ مقامی  
 نیست پس از آن نیست، و طریقه حضرت صدیق اکبر و علی مرتضی رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا  
 نیست از آن است خواجگان همین است، و آنکه جوگیر و بر اهمّیّت هند و فلاسفّه یونان که بطالت شان  
 نیست در آن شرکت دارند و به دقایق آن بر عزم خود رسیده - ظاهر نمی شود که وجیه استفسار  
 نیست، و این چنین مقدمات گمانیه و ظنیّه شنیدن چه لطافت دارد و محض جذب و محال دخیّم  
 - حَرِّ - أَلَسْهُمَ قَاطِرَ لِسْمُوتٍ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ  
 - وَبَيْنَا كَمَا نُوَافِيهِ يَحْتَلِفُونَ - و آنچه استفسار رفته بود که اهل حکمت رسمیه گویند که  
 در مریهون باید که حایل امکان او بود در مجرّات چوں احتیاج به هیولی نبود، معلوم شریف  
 شد که حکم گفته مذکور لایزال حادث بین مُدَّةٍ وَ مَادَّةٍ - و ماده عام تر است از هیولی  
 - و بعضی موضوع است و ماده نفس بدن ماده صورت هیولی و بر تقدیر که مراد از ماده هیولی



باشد محذور لازم نیاید زیرا که موضوع بدن بے هیولی صورت نه بند و مکرم من. چون مدار فلاسفه بر انکار  
 طور نبوت است و اعتماد بر مقدمه است که از تسبیح عنکبوت همون است باین چنین دانه قناعت کرده  
 اند و بقدیم عالم رفته و از خدا تعالی روسپاها شده. هیچ طیفه شریع صحیح و قطعی را برین دلائل  
 فاسد و کاسده که در دوازده دست نهد. وین مسئله تمسک ایشان آن است که امکان صفت ثبوتی  
 است و محل خود را خواص است و آن محل باید که ماده معانی مذکوره باشد وین بوجوه مردود است.  
 اول لا تسبیح که ممکن در حال عدم موصوف با مکان باشد و انقلابی که از سر گرفته اند بر تقدیر ثبوت  
 ممکن است فی حال عدمی، و بر تقدیر تسلیم مراد از صفت ثبوتی چیست. اگر آن است که عدم  
 داخل مفهوم اوست یعنی عدم مطلق یا مضاف نباشد مسلم است، لیکن ملازم ممنوع و دیگر باین  
 معنی است که موجود است پس ثبوتی بودن ممنوع است. بکدام صاحب تجربه و غیره بر عدم ثبوتیت او  
 اقامت بر آن نموده. بر تقدیر تسلیم لا تسبیح که متعلق محل و معانی مذکور باشد. و اگر از امکان امکان  
 استعدادی مراد داشته باشند که صفت ثبوت است پس محقق است که حادث فی حال عدمی  
 باین موصوف نیست، و الا یلزم و هو وصفی بلا موصوف لان المحل لیس به موجود. و  
 مدار امکان استعدادی بر نفی قادر مختار است و هو ضلال. و آنچه آن حضرت مرقوم فرموده که ذوق  
 سلیم حاکم است بآنکه هر ممکن. هیولی باید تعیین که از ظاهر مصروف است که اثبات هیولی ثبوت  
 بقدیم عام میکنند که کفر است. بلکه مراد آن حضرت امری خواهد بود که محل این صفت. عتب ریه باشد  
 و لکن کمال ذلت الامر امر اعدا و متبا چنانکه از تحقیق ایشان لایح است. زیرا که صور علمیه من درج  
 در دایره وحدت که باعتبار مثال دایره است و اما نقطه بیش نیست و بویژه از وجود خارجی ندارد.  
 و موافق تحقیق آن مقدم بعضی اکابر نیز تجویز کرده اند که حاصل امکان حادث صور علمیه است که  
 فی نفس الامر گونه تقرر و در مناسب آن تقرر است که حشر له معدومات را اثبات نموده اند و درین  
 باب تفصیل سخن نموده.

تنبیه. از تحقیق سابق لایح گشت که هیچ حادث را پیش از حدوث ماده موجود قبل وجود در کار  
 نیست که حامل امکان باشد که با وجود عدم ثبوت دلائل او بقدیم عالم می شد که کفر است.  
 و بر تقدیر اقتضاء مکان ماده را وجود یا عدمی ممکن است که صور علمیه باشد که ما قال کتیر

صُوفِيَّةٌ. أَوْ حَقَائِقُ مُعَدُّومَةٍ عَلَى مَا يَسْتَفَادُ مِنْ عِبَارَةِ الْمُتَكَلِّمِينَ، وَأَعْلَمُ  
 بِهَذَا زَيْدٌ كَمَا أَنَّ مَحَلَّ مَوْجُودٍ شَرْطٌ مُكْرَهُ، أَمَّا عَلَى مَا حَقَّقَهُ الْمُحَقِّقُ الدَّاقِقُ بِمَا لَا يَزِيدُ  
 عَلَيْهِ - لَا يَقَالُ حَقَائِقُ الْمَعْدُومَةِ أَوْ الْأَعْدَاءِ فَجَهْلُهُ مُطَبَّقَةٌ فَكَيْفَ يَتَعَلَّقُ بِهِ  
 عِنْدَ ذَلِكَ شَيْءٌ تَحْقِيقِيٌّ. لِأَنَّ نَقُولَ ذَلِكَ مُتَنَوِّعٌ - لَا تَرَى أَنَّ الْحَكْمَ عَلَى عَدَمِ أَعْلَمُ  
 مِنْ جَهْلٍ وَلَا يَزِيدُ مِنْ تَعَلُّقِ الْعِلْمِ وَتَشْمِيرِهِ فِي الْجُمُعَةِ - وَلَا يَلْزَمُ قَلْبُ الْحَقِيقَةِ لِأَنَّ  
 جَرْدَ الْمَعْدُومِ فِي الْخَارِجِ لَا مُطْلَقًا، وَاعْدَمُ مَا صَارَ وَجُودًا حَتَّى يَلْزَمُ الْقَلْبُ  
 حُدُوثًا. دِكْرُ امْتِدَادِ كَمَا أَنَّ صَاحِبَ زَادٍ بِرَجَاءِهِ رَعَايَتِ حَقُوقِ شَرِيعَتِهِ غَرَضُهُ بَطْنُهَا  
 يَنْدَرُجُ فِي الْأَطْلَاقِ فِي قِسْمِ سَخَنَاءِ كَمَا أَنَّ حَقِيقَتَهَا أَنَّ رَجْعَتَهُ وَاجِبٌ اسْتِزْجَارٌ وَاجِبٌ  
 فِي كَمَا أَنَّ تَحَاشُّهُ لَا يَنْدَرُجُ فِي قِسْمِ الْمُحَقِّقِينَ مِنَ الصُّوفِيَّةِ، بِأَعْلَمُ أَنَّ إِصْطِلَاحَاتِ  
 صُوفِيَّةٍ غَيْرُ إِصْطِلَاحِ الْحُكَمَاءِ، إِذَا إِصْطِلَحَ أَحَدُهُمْ خِلَافَ الْبَاقِينَ لَا تَكُنْ يَنْبَغِي  
 عِبُودِيَّةٌ وَيَدْعُونَ إِلَى الْوَهْيَةِ وَيَقُولُونَ الْحَقُّ مَا ذُوهُ وَالْخَلْقُ صُورَتُهُ وَكُنْ  
 قَدْ يَحْمِلُ بِالنَّظَرِ إِلَى الْمَادَّةِ وَبِالنَّظَرِ إِلَى الصُّورَةِ حَادِثٌ، فَالْحَادِثُ وَالْقَابِضُ  
 فِي وَاحِدٍ وَخَلْقٌ وَالْعَيْنُ مُتَّحِدَةٌ فَيَنْبَغِي الْعِبُودِيَّةَ وَأَيُّنَ الْوَهْيَةِ الْخَرِجُ. وَقَالَ فِي  
 مَوْجِعِ الْخَرَجِ الصُّوفِيَّةِ عَلَى أَنَّهُ تَعَالَى قَدْ يَخْلُقُ كُلَّ شَيْءٍ لَا يَجُورُ اتِّصَالُهُ  
 فِي وَاقِعِهِ عَنْ شَيْءٍ وَحُضُورُهُ فِي شَيْءٍ وَصِدْقُهُ كَذِبُهُ لَا هُوَ وَلَا غَيْرُهُ، الْأَسَانُ  
 حَقٌّ وَرُوحُهُ كَجَسَدِهِ وَهُوَ قَائِلٌ مُخْتَارٌ. وَمِنْ اعْتِقَادٍ غَيْرِ هَذَا فَهُوَ زَيْدِيٌّ  
 بِجَمَاعٍ - كَذَا ذِكْرُهُ كَلَامًا بَدِيًّا - وَأَمَّا كَلِمَاتُ نَعُصِ الصُّوفِيَّةِ فِي الْعِبَابَاتِ كَمَا  
 أَنَّ نَعُصَهُمْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا إِلَّا وَرَأَيْتُ اللَّهَ فِيهِ وَمَا فِي السُّجُودِ إِلَّا اللَّهَ، فَصَاهِرَةٌ وَإِنْ  
 بَلَّ كُفْرًا فَلَهَا نَادِيٌّ، وَهُوَ أَنَّ الْغَيْبَ الْمَشَاهِدَ عَنِ الْخَلْقِ لَا يَنْقَلِي فِي بَصَائِرِهِ  
 حَقَّقِ وَجُودَ وَشُهُودَ، وَيَكُونُ هَذَا الْقَوْلُ مُعْفَوًا عَنْهُ عِنْدَ الْعَلِيَّةِ - وَأَمَّا مَنْ  
 اعْتَقَدَ بِظَاهِرِ هَذِهِ الْكَلِمَاتِ مَعَ وَجُودِ الصُّغُورِ فَهُوَ كَافِرٌ - وَنَحْنُ نَحْكُمُ بِالنَّظَرِ فِيهِ  
 وَنَحْنُ نَدْبِيَّةُ اشْتِبَاهِ رُشَنِ مَرْدُودٍ كَمَا أَنَّ مَوْجُودَ مَوْجُودٍ مَعْدُومٌ، نَحْنُ نَحْفَافُ عَقِيدَةٍ  
 فِي قَلْبِ اسْتِزْجَارٍ مُغَيَّبَةٍ مَرْدُودَةٍ وَهِيَ أَنَّهُمَا تَوَاحَدَا يَوْمًا - كَمَا أَنَّ إِسْمَانَ بِقَدَرِ كَامِلَةٍ



حضرت قدس تعالیٰ داشته باشد برز شک نیارود اگر او تعالیٰ قادر است کہ بے مادہ ایجاد کند، و تادیدہ بحقیقت شریعت مصطفویہ علیٰ مَصْدَرِهَا السَّنُوۃُ وَالْحَیَّیَّةُ مکتول نہ شود ہرگز بتحقیق این مسائل نہ رسد۔ حکما چون اعتماد بر عقل خود داشته اند از حسن تباع انبیاء محروم ماندہ اند، و خدا را آنچنان عاجز تصور نمودہ اند کہ بے شق مادہ خلق نتواند کرد۔ چون قدماء اینہاد ہریرہ اند متاخر ہر چند تلبیس کردہ اند و اثبات صانع رفتہ لیکن در اکثر تصریحات و تلویحات بہ نکای صانع ہریدے گرد۔ و اثبات قوۃ مؤثرہ و متاثرہ نہاد و اجماع شاں بر قدم عالم و قول بایجاب صانع و نفی اختیار و انّ الواحد لا یصُدُّ رُعْنَهُ اِلَّا الْوَلِیُّدُ ہمہ روز اند باین معنی کما لا یخلفی علی المتتبع فی کلامہم۔ ہر چند جمیع تاویلات کردہ اند اما اکثر موافق مقررات انہا نیست و اللہ اعلم۔ ہرید است کہ این سخن ایشان بے تاویل نیست و الا انکار حوادث کونیہ کہ بے شک محدثات اند و از کجہ عدم برآمدہ اند مثل حرکات متعاقبہ فلکیہ و اجز و زہاں و غیرہ کہ وجود شاں از عدم و عدم شاں بعد وجود از اجلاء بدیہیات است، لازم مے آید، مگر بر قضیہ تشکیک کہ فردی علاء وجود مراد داشته اند کہ ذات واجب باشد جلّ و علاء۔ سے بر اصول صوفیہ و اہل حکمت کہ ہر مدت وجود قابل انہ محقق است و بتوجیہ وجیہ۔ قول صوفیہ کرام صابر قول علمای عظام است کما لحقّقہ شیخی و امامی قُدْوۃُ الْمُحَقِّقِیْنَ قُدَّسَ بِسْمَہُ لَا مَزِیْدَ عَلَیْہِ۔ رَبَّنَا لَا تُؤَلِّخْ نَارَ اَنْ تَسْبِیْنَا اَوْ اَخْطَا نَا۔ ایں ہمہ جرات و بے دلی و دراز نفسی حسب عالی بودہ و ازاں احقر راجہ یار کہ در خدمت علیہ ایں ہمہ گستاخی نہاید۔ وَاللّٰہُ

مکتوب صاحب حضرت خواجہ عبد اللہ معروف بن خواجہ خور دین حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قُدَّسَ بِسْمَہُ۔ در تفسیر علوم غریبہ و معارف دقیقہ بخد مت حضرت ایشان۔

اللہ تعالیٰ علیٰ علیہ السلام علیہ السلام علیہ السلام۔ بعد از عرض نیاز ندی دست جمعی دیدلی معروض رائے اشرف اجل سے گرداند کہ باین ہمہ خرابی و پستی کہ تشیب حال و ہمت ایں گرفتار شدہ ست، میدوری راز دست نمے دہر و بزرگان ایں طرقتہ علیہ را وسیلہ ساختہ پیوستہ از خدمت و ذرخود ہر کہ بنایت خاص خود گرفتار از گرفتاری ہر چہ سمنی بما سوا ست برویہ کلی خلاصی بخشیدہ گرفتار محبت خود گرداند تا در غلبا

سبب شرفیه استغرق تمام و بجز وحدت و انحصار حقیقی از کثرت موهوم میسر گردد، اشیای عظاما  
 و خفیه و نعدا - بعد از آن اگر خواهد از مقام معرفت که مقصود آفرینش است بهره مند گردد، بجنور  
 آن حق سبحانه را با خود در جمیع مراتب حاصل است مطلع می سازد، با آنکه یقین و وجدان می یابد که  
 غفور و شهود صفت اوست تعالی - این جاز است که نام و نشان نیست و در آن مقام است  
 تساف باوصاف الهی و تحقق با خلاق و جون، و بهم درین مقام است ارشاد و تکمیل تمام - و در مقام  
 رستنیست بقاء حقیقی و بقاء بالله و سیر فی الله و وجود را بعد از آن، نهاییست چه در مراتب  
 پس وجود محبوب حقیقی واقع شده است و وجود محبوب را غایت نه باشد و مشهودات به وجود و جود  
 مستحیل است و بهم درین مقام است شهود احدیت در کثرت که بعضی مثل را که در شریعه محمدیه اند بعد از  
 آن میسر است - اصحاب رجوع دو قسمند بعضی اهل این شهود اند و بعضی نه، چنانچه شیخ محمد راجحی شرح  
 نشان - زبان تصریح کرده است - قسم اول را اهل میگویند - و با همه اینها عروج است و جمیع، در طریق  
 و بعضی را این مشرب پیشاید بعضی رانده - و احوط آن است که باین راه نبرند، چه می تواند که بعضی  
 نه تب غافل مقید شود - اما چون باین راه رفته باشد و بعد صحبت مرشد و صفا، استعداد او یکمال  
 بیت برسد و به طلق حقیقی فانی گردد، بعد از رجوع شاید استعداد مساعد یافته بوارثت تمامه که شود آن  
 شت و آن را کوثر نامیده اند شرف کرده بلکه غالب همین معنیست مقصود از همه گشت غیبه  
 نیست که اگر بنی طریقه امانت این طریقه شرفیه، در حق این گرفتار بلکه در حق جمیع دیگر که در ایشا استعداد  
 یافته یافته شود نمایند - اگر چه توجه بطریق دیگر باشد این طریق نیز خالی نگذرد معلوم شریف  
 عن غیبت است که این جاد و جمت است، یکے دوام آگاهی بذات که آن را یاد داشت گویند و  
 حضرت خواجگان تبریت و پرورش سعی دارند و می فرمایند - و این طریق جمال است -  
 شود غایب که در مجموع می باشد بصفت یگانگی، و یکے بصفت همگی، و این طریق معرفت تفصیلیست  
 محض بکمال افراد اولیاء الله باشند که در هر شئی دریا بنده و صفت خاص گردند و در خود بر آن یابنده  
 می زاسما و تیه که در خارج مظاهر نمی باشد و حیات را از یک دیگر تمیز می سازند - و این درجه  
 عبارت بقاء بالله بغایت نادر است این معنی را در کلام حضرت سلطان ملکوت تحقیق خواهد  
 شد پس بسره یافته شده است اما هنوز نفهم نرسیده است، حلف فرموده اگر گنجایش



وقت باشد در رشحات ملاحظہ نمایند و بشرح آن ممتون سازند۔ چنانچہ بعض دیگر منظر اسماء  
 فعلیہ مے شوند، ہم در مقام باللہ را باین دو وجه تفسیر فرمودہ اند۔ در شرح معنی اوس توجہ  
 فرمایند۔ و ایں تفسیر پیش ازین در عرفیہ مشتمل بر مسائل نوشتہ بود کہ در لطائف سابعہ برجہ  
 توان نوشتہ بنویسند۔

اول در تحقیق آن لطائف کلمہ چند بنویسند، یعنی لطیفہ عالی چہ چیز است و لطیفہ نفسی کہ  
 است و ہم چنین لطیفہ قلبی و روحی و ستر و خفی و اخفی۔

ثانیاً در مغایرت و عدم آن بایک دیگر لفظی چند کہ ذاتی بود مقصود تحریر فرمایند۔ در مکتوبات  
 و رسائل حضرت قبلہ گاہی قدس سرہ دریں باب چیزے یافتہ نشد۔ آری ذکر لطائف  
 هست، اما اینکه ہر لطیفہ حقیقت و وحییت و مغایرت بایک دیگر چگونه است اعتباری  
 یا حقیقی یافتہ نشد، از بیان لطائف حقایق مغایرت و عدم آن نیز معلوم مے شود۔ آری در  
 بعض رسائل بعض مشائخ کبر و مثل شیخ زین الدین خوافی و غیرہ چیزے یافتہ میشود، اما بتفصیل  
 نیست، و کافی نیست و بعضے خوب بفہم ہم نمی رسد و بالفعل ہم آن مقام حاضر نیست  
 تا نوشتہ شود۔ وَالْقَلَلُ

مکتوبات سی و یکم۔ بنام حضرت خواجہ عبد اللہ معروف بخواجه خور دین حضرت  
 خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہما۔ در حق و بقا و حضور و شہود و در رؤیت۔

الحمد لله على عظمته العظيم - عن نياز في شكسة آواره بصدر عجز وانكسار بجزيرة عليته  
 مقبول باد۔ عنایت نامہ عشرت و مسرت افزا، دور افتادہ ما گردید۔ الطاف و اشفاق کہ در  
 ضمن آن ندرج یافتہ است سبب امید و اریہاء ایں ناقابل مقصود گشت۔ اللہ تعالیٰ آن  
 صاحبزادہ مکرم را ہمیشہ بر مخلصان و مہمان خود مشفق و مہربان دارد۔ از اذواق و مواجید ایں لطائف  
 علیہ مشروح ساختہ اند و بہ نکات لطیفہ و لطائف شریفہ مشحون گردانیدہ بمطالعہ آن حظ  
 فرا گرفت، ہر چند ایں گرفتار نفس امارہ را بوجہ من الوجہ لیاقت استماع ایں غوامض و قیقہ داسر  
 غریب نیست چہ جاہ آنکہ دست تحقیق بدامن آن کشاید۔ ہیہات۔ در رشحات مذکور است  
 از شیخ ابوسعید قدس سرہ سرہ پر سیدند کہ سخن در طریقت گفتن کر شاید، فرمود کہے را کہ الزما ہر

حضرت خواجہ  
 مانی مالک نذرانی

بر همه اهل زمین عرضه کنند بظاہر و بطنی عیب شرعی نباشد و اگر باطن او را بر همه اهل آسمان عرضه  
 کنند باطن او هیچ نقصانی نباشد۔ اما چون عنایت عزیزان که در سچہ لطف الهی مست جزل  
 این سکنین مطرودے را از حقیقت مذلت یا ورج رفعت قبول برداشته است، تو حیرتشان اغروہ  
 تختہ بہمت ساختہ بدو کلمہ نامربوط پرداخت امیدوار عفو است۔ محمد و ما! اطلاق نام و نشان  
 یک دو احتمال دارد نام و نشان کوئی و امکانی و زوال آن در سطوات و نوار قدم ظاہر و باطنی مع است  
 بہ مراد قطب المتحققین خواجہ احرار قدس سرہ از نفی ذات وصفات سالک دریں مقام باین  
 معنی بود۔ احتمال دیگر عین ثابثہ او کہ سالک منظر اوست و زوال آن دریں مقام لازم نیست  
 بمسول ترقی از عین ثابثہ کہ مبدی تعیین او باشد ممکن است بل واقعہ چنانکہ در کلام حضرت  
 بہتہ عارفین حضرت ایشان قدس سرہ مبسوط است و در رتحات در میان فرق میان  
 عارف و انسان نیز مذکور است۔ و متبادر چنان است کہ نام عبارت از ذات عارف است  
 نقیض آن بدان معنی است کہ عارف را ذات نیست *ذات العالہ اعراض فجامعۃ فی*  
*نہی و الیحد علی ما تقدّر عندہم*۔ اما نفی نشان کنایہ از آثار است و آن آثار حضرت وجود  
 است عندہم، عینیت جز بطریق تجرؤ فی انتساب محل کنجانش ندارد کہ نقیض علم و اجبی جزل  
 ثابثہ مستقیم است۔ دیگر اتحاد مقام بقاء و فنا و خلاف مقرر است و موہم آنکہ حصول فناء بر  
 کمشاف و حضور مذکور موقوف است، بلکہ فنا ہماں استغراق است در شہود ذات حق بطنانہ  
 بے آنکہ او را قوفے بود بشہود او جزل ذکرہ، بل شہودے کہ وصف شہادی و شہودی دیدہ  
 من نیاید و ہمگی در بحر ہستی گم گردد۔ و نفی نام و نشان کہ مرقوم فرمودہ اند ہم در ہمیں مقام است  
 یہ کہ عبارت از فنا است۔ و نیز از حصول مقام بقاء بجز تعیین بآنکہ این حضور و شہود نیز صفت  
 دست کفایت نیست تا بوجود موہوب حقانی مشرف نشود از بقاء شربے ارزانی نیست۔  
 چندین تعیین ثمرہ آن وجود موہوب است اما عمدہ را رعایت کردن لازم است۔ درین وقت  
 صاحب این حضور و شہود جز او بطنانہ نخواہد بود و فانی آوارہ از خلوت خانہ عدم بخلوت گاہ وجود  
 نخست نخواہد کشید تا حقیقت اشتہی عدم ما و وجود بعداً صورت پذیرد۔ بدان است  
 شارہ حضرت خواجہ احرار قدس سرہ آنجا کہ فرمودہ اند اگر حق بطنانہ او را ازین مقام ترقی



بخشد و ببقا رساند، و از نزد خود فوراً بخشد که بآن نور تواند دید که مشاهده و جعل ذکره مجزا و نیست - و سیر مقام تکمیل معتبر بسیر عن الله بآن الله است سیر فی الله را بآن متحد ساختن، هر چند از کلام بعضی مشایخ متوهم است، مخاف مقرر است - و آنچه حضرت خواجہ احمد قادیان بیسره فرموده که سیر عن الله بآن تکمیل ناقصا این جا صورت بند و منافی آن نیست، بلکه متوهم آن است چنانچه سابق در است وارد - هوید است که فرق میان ادبیا و مستسکین و غیر ایشان باعتبار همین سیر است، و الا هر فن و رتبه لازم است و تحقیق ولایت را این دو جنح در کار - و نیز استلزام سیر و سیر عن خصوصیتی نیست بلکه در سیر ثانی باعتبار تفصیل شیون از توارد بقا و فن چاره نبود، چنانچه حضرت خواجہ قادیان بیسره بآن ایما کرده، آنجا که فرموده اگر بحیات بدی در قطع اصل تعلقات صوریه کوشی بنهایت این طریق نتوانی رسید، چه نفی اثبات لازم است و هر اثبات را نفی مخ - آنچه مرقوم فرموده اند که وجوه محبوب را غایت نمی باشد و شهود ذات بوجه زوجه مستقیم، و نا که عبارت بمعنی ز عرفاء موهم این معنی شده باشد - قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلَىٰ شَاكِرٍ كَنِيهِ - ه

تو و طوبی و ما و قامت یار فکر هر کس بقدر همت دست

ظاہر است که کلام مشایخ بیشتر موافق استعداد استماع است و مطابق حال طلاب - بلکه که سیر و تفصیل شیون افاده باشد، و استعداد را و به قاب قوسین مناسب، در حق و انحصار سیرانی اَذْفَىٰ اِلَىٰ تَصَافٍ بِرَأْفَةِ اللَّهِ اَللّٰهُمَّ اَحَدًا لَا يَخْلُقُ غَيْرَ لِسَانِهِ مَعَ عَدَمِ اِنْقِطَاعِهِ مُسَلَّمٌ - و این حال محبت غیر محبتین راست، بخلاف محمدی المشرب که معامله او به اَوْدَفِ قَرِيبًا فَاَقْتَبَ - بعد از سیر صفات و شیون و قطع آن بطریق جہا از او مجبوری منجذب اصل اصول، و از عین الایمان که مرکز طبیعی و مستبرآمده محفوظ سر ذات شده باشد، اگر از ذات صرف حفظ فرگیرد و سیرش بیرون از وجوه اعتبارات واقع شود چه مستحیل - و اگر شود تجلی را در حضرت علیا یا نبود، انحصار سیر در شیون و اعتبارات لازم نیاید، بلکه حفظ است محمول کیفیت که محاط عبات و شمول اشارات نشود که تنگنا عبارت جز وجوه را نتوان و اگر در اینجا رُفْقَةُ الْحَقِيقَةِ - در عالم محبت آنچه از شد هر حیطة شهود آید و محاط نظر گردد و معتبر فاعل شود و غالب جز عوارض

مشتاق محبوب نخواهد بود و لذت معشوق از آن یک سوست که گرفتار ذات است و معرض از  
 حق و صفات - و چون ذات را با هم نسبت است بیرون از ادراک از آن خود از ذات نصیب دارد،  
 پس اگر عمر نوح علیه السلام یا بد از آن حظ و فرد از آن نسیم متواتر بعوارض نخواهد خرمید و از  
 توجیه حدیث بسیل و حدیث نخود پیوست، مگر در وقت رجوع که عبور سے دریں گلشن نماید  
 نفس باین موطن حلقه میرود - و چون عروج و فانی نزول است و مقابل نقطه علیا نقطه سفلی است  
 پیاپی بافضل تنزلات محقق خواهد شد و در مقام تسلیم بپای محبوب قیام نموده بهما جرت قرار خواهد داد،  
 بهیت کان الشیء صلی الله علیه و آله و سلم دانه الحزن گویا رنجه است بآن -  
 بشوق رقیق، علی عازم دید محبوب شده رجعت قمری باصل خواهد کرد تا وصول بدت موت درین عالم  
 و بدنه زنده بچون بنده الموت جسر یوصل الحییب الی الحییب مستعد گردد و آتش کاش  
 درین خد صی یا بد هر چند دامن کبریا محبوب علی لا ینطق از آن بلند تر است که کوتاه دست بآن حضرت  
 می تواند و بخت و بیم غشی آن منزله تواند رفت، اما آنکه بے پاره مشتاق گردد حرم محترم او گردد و گویا  
 پیر و آرد و سه

ذات من نیست جز محبت ذات ذات بر من زده است را و صفات  
 معرفت ربی بجمیع الاضداد - و بدوق دسمه یابد که هر چه مشهود و منظور گردیده، و آنچه متعلق علم  
 نموده و یا بوجه محسوس، بکیفیت از آن حضرت علیا فر گرفته، و هر چه متعلق طلب و محبت شده و آنچه  
 تا پدید کرده و نسبت بهم رسانده، دامن عز حضرت کبیر از آن متعالی است، و آن جز تمجیل و سحر  
 و شایان غنی و عرش ببحیثیت کلمه زغنی آن واجب است، لا احب الاذلیلین و یا تبری  
 لازم که محدث را با قریه نسبی نیست، او تعالی و ذاء الوماء شکر و ذاء انوار است  
 شده ام در جوی خوشستن سستی هم خیال خوشستن

نفس صفات و جسی جل و علا و شیون ذاتیه تعالی که بقدم موصوف اند و هم موصوف خود بقاء  
 فی متصف - محدث بے چاره بآن نیست و سیر و ریاک تماشاگاه گذر نه، با وجود آنکه اگر جویاں  
 است و رجویاں است و گرجویاں است بیابان او ریا، و اگر معنی دارد هم با و دارد و اگر وصل دارد  
 و از صفات جز ذات نخواهد و از تعینات جز حضرت اطلاق نه، در زبانت گاه غیب برتیت همروش



تنزیه صرف است و در خلوت خانه حدیث ہم آغوشی مطلق محض - و آنکه جمع اضداد گفته صواب است زیرا که  
 محدث با ثمار خود رخت بلباب عدم کشیده است بوجهی که اور بازگشته نیست ، هر چه هست خود بخود  
 هست خود طالب و خود مطلوب خود شاهد و شهود خود محبت و خود محبوب است ، بهم و در واجد است  
 و بهم موجود و بهم ناظر است و بهم منظور ، این آوره ترجمانی میث نیست چون الفاظ بر روی معانی و چون  
 کالبد بر اشباح - و نیز کارخانه عارف بشهود و بسته ست و در میان شهودات و وجدانیات مدفع نیست  
 به وجب آن بعد ظن عبیدی فی با و مناسب یافت احکام و معادلت است - گفته نشود که  
 چون معادله بذات بحت و غیب بوحیت پیوست ترقی را چه معنی بود و تفاوت اقدم اهل الله  
 را چه گنجایش - زیرا که وسعت که در مقام تنسیل صفات است نظریه ست زان وسعت که در ساخت گاه  
 مقدس است و در شمع ایست از آن بحر محیط فیهو انسیط الواسع ، اگر چه عقل عقل در درک آن  
 وسعت بیچونی عاجز باشد و تصور آن ترسان - آنجا دید و دیگر در کار ست که عقل درین موطن معطل  
 خرد گیل است ، دلند رؤیت بصری بذات اقدس متعلق خود شد یا وجود نکند هر کدم را با اندازه قرب  
 خصوصیت جدا خود بود و ترقی عین خود - و پس این رؤیت بر رؤیت تشبیه از مشدات ذات نه رؤیت  
 عین ذات است و تقاضای و تقدیم ، و موجب نفی خصوصیت رؤیت است بدو ثواب و خروج  
 از قوانین شریعت غناه و اعتزال است زنده به باطن حق بشکریته سعیه هم - و هر گاه رؤیت  
 بصری ممکن باشد ، شاهد بصیرتی چه مستحیل بود و عذاب پر یایوس باشد ، هر چند سواد شود و مراتب  
 باشد که شیفته مشتاق و اله آن بود و بجز منازل بدتش نیاید - و آنچه جنبش محققین بر ستیلا تعلق علم بذات  
 و ایسی استدلال قائل کرده اند که علم موجب ساطع است بر تقدیر تمام ، دلالت بر نفی حدودی دارد و جنونی  
 حضرت قطب العرفاء و فقرات فرموده اند چون دل از احمت تصد ف غیر حق متبحرانه آزاد  
 شده ، الوهیت دیگر از پیش انبیرت او برخواست ، درین مقام بشود تجلیات صفات حق  
 سبحانه از شود اوصاف خود و غیر خود نجات یافته از تجلی ذات دل پس پرده تجلیات صفاتی  
 بهر و مند شود ، و میرانجه من تسبیح عین یسرب به ان المقدره - تواند که اشارت یاب  
 معنی باشد و حقیقت احسان میسر شود ، چنانکه لفظ کائنات را می کند عبور ازین مقام  
 هیچ کس را مسلم نیست بے تبار کمال مر حضرت محمد رسول الله علیه من الصلوة

فَصَدَقَ وَ مِنْ الْجَنَابَاتِ اَتَتْهَا اَرْبَعُ مَقَامَاتٍ فَاَوْفَتْهُ جُنَابَاتُ مَقَامَاتٍ بِعِشِينَ مِائَتَيْ مِائَةٍ  
بِ مِائَةٍ اَوْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - چه متابعت ہر مقام بحسب اں مقام است کہے  
متابعت اں عالی مقام متبر شو کہ از کمتر است لیکن کہے را بعض عنایت شاید کہ آسان  
مردند - رسیدن بآں دولت کہ بشہود و انکشاف ذات از تفصیل اسماء و صفات زائل شدہ  
غیر ذات مشہود و نہ باشد بسیار متعذر است مگر کہے کہ از ذات و صفات خود نیست شدہ باشد و  
تخلعت خاص کہ تعبیر ازں بوجود موزوب حقان کردہ اند مشرف شدہ باشد انتہی کلامہ  
قَدِيسَ يَسْرَةً - و در رشحات آورده فرمودہ کہ معنی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِعِشِينَ مِائَةٍ کہ اللہ اسم ذات  
ست مِنْ حَيْثُ هُوَ اَنْ تَوَانِدَ کہ نیست اِلَہ کہ عبارت از مرتبہ الوہیت یعنی ذات مع الصفات  
ثُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ یعنی ذات بحت معنی عن اکل این معنی را در خود روانے باید داشت زیرا کہ در زمان خلوت  
من را غیاز شہود صرف بجز ذات مقدس معنی نیست - و ایں نسبت مبتدیان خود عبد الخاق را  
قَدِيسَ اسْرَارُهُمْ بِمِائَةٍ - فَيَعْلَمُ مَنْ فَيَعْلَمُ ع  
ہائیک دو کردم اگر درہ کس است

۵ من ہماں احمد پورینہ کہ ہستم ہستم  
 دل ہیچہ و کم نہی ہیچ ہم بسیارے

مزم من بمحقق است که تجلی ذات امیب آن سرور است عتی و سخن ایه قصص الصوات و  
کمن استجیات و شک نیست که آن بیرون از دثره تفصیل اسماء و صفات است و نتائج  
زیل و جود و عتبات - و کمل تابان او اعنی السلام در مقامات او عتی السلام  
حظ است تا حقیقت و رشت راست آید و بشارت الهی مع من احب بحصول پیوند و  
ین معرفت من حیث لکشف و عیان و اثبات و بیان محل ریب نمی نماید و اگر در عبارت  
عزیز خلاف آن ظاهر شود محل بر استعدا و استعجال باید نمود و یا تفاوت اقام اهل الله



باختلاف ازمند و وفات حضرت شیخ ابن عربی قدس سره باصحاب خود می فرمودند که هر چه  
 بیاریه از دیار یدنه قدیمه در ابتداء و توسط و نهایت علی تفاوت درجاءات احوال مختلفه  
 است و موجب تکلون من استوی یوماء فهو مغبون بلکه بعد حصول اقصی درجات کمال  
 چوں یی دار و آفتاب است و احکام شریعت همیشه دامنگیر است و حرمان دیاس از دوست چشمن  
 بمطوب نقد عاش، اگر در وقت نزول و تلبس آن احکام که الیه آیتة بهی الرجوع الی  
 الیه آیتة اشاره بدان است، از یاس خبر دهد و از داغ حرمان بنالد و حصول سعادت وصول احوال  
 گوید دلیل بر متاع آن نمی شود، قال علیه السلام لیس لیس علی قلبی الخ فرموده اند  
 هم درین مقام شهود احدیت در کثرت که بعض از کس را که در شمه محمذیه اند بعد از رجوع میسر است میگردانند  
 این از حکم الهی است که اولیا، خود را که باطن با ایشان بحقیقت منزیه گرفتار است و تمام و کمال  
 با محبوب خدا و بارگاه انس مخصوص است ز برائے افادۀ طلب و افانۀ انوار هدایت بر غلای بازگشته  
 یازین خلوت گاه امید دهند و بوسے از مطلوب در ریاحین این تماشاگاه بمشام جان شال می رسانند  
 تا وجود مناسب بهم آید، که فتح ابواب فیض بے آن متصور نیست چنانچه در حدیث حبیب الی من  
 دنیا کثر ثلاثه من است بدان، نه نکه مطلق را محبوس قید سازند و مقید گردند و آفتاب را  
 در پشت آب بینند، جمیع که با سیداه قهرمان مطلوب بحقیقت فناء رسیده بمشرف ما راغ الضمیر  
 محرم شده باشند از آفات تقید محفوظ اند و از غلای غدا بی آزاد، و این شود وحدت در پرده  
 کثرت ایشان را مانع شود و صفت اطلاق نباشد، چرا که حقیقت گرفتاری آنها همان است، و  
 این برائے رعایت حکمت است و اظهار جزئیت هست پس یز تحقیق لا یخ شد که شهود احدیت در  
 کثرت متمم کما یی جماعت علیا نباشد و موجب فضل ذاتیه نه بلکه فی حقیقت این شود حجاب  
 است بر بد بکمال ایشان و کفایت بر چهره جمال ایشان - و از انبیاء مرسل علیه السلام الصلوات  
 و التحیات اتتمها و اکتمها و صی بکرم علیه السلام الرضوان از کس و در نه زبل عسلان  
 بر یز ترانه ترغم نه نمود و اند و محبوب جنسیض یی تنگنا گشته - و این جماعت اصحاب فائق و وجدان  
 را که در غلبت سکرو حال محکوم این تحلی شده اند و مغلوب این شود گشته، فتنل بر یی فرقه کبری نبود و مرتبه  
 کبری در قریب لهی جدر و علا نباشد - آنچه در حصول فناء شرط است آن است که این

شت مانع حضور وحدت نباشد و مزاج شود احدیت نگردد و نظایر است که درین فرقه اتم است  
 آنچه مرقوم فرموده اند که شیخ محمد باجی قسم در آن کمال سے گوید، مگر ما کُنْ جُزِیْبَ عَالِدِ یُحْیِیْهِ  
 فَرِحُوْنَ بِلِقَائِهِ که سخن در انبیاء و کمال و رتبه باشد بکلام هر کس استشهاد نتوان آورد و نیز مرقوم فرموده اند  
 بعد از آنکه عروج است و جوی دلی عروج، بعضی ازین مشرب پیش سے یہ و بعضی ازین و احوط  
 است که بایں راه نیز چپ سے تواند که بعضی از مراتب ظلال متعین شود و مخدوما ایں مشرب که  
 شود احدیت در کثرت باشد حصول آن صاحب عروج که در صد قطع منازل مکانیزند و بسیر  
 در مشغول، محال است چر که طلوع آفتاب احدیت را ضحک و طمات مکانیزند و هم مست  
 تصور فناء در کاره که صاحب عروج از این بے نصیب است و آنچه در صورتین شریک است  
 حقیقت آن میشود و کثرت است بکمال وحدت بخلاف قاتی که مشهور و جزو وحدت نیست و  
 جزو هم و خیال نه، شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا، اگر الحاق صورت یعنی نموده اند و نیز عروج صاحب  
 مشرب نامند پس آنچه در فهم قمر در آمد و از طریق تسلیک اکابر طلوع یافته، اولویت حصول  
 آن است در این سلوک که معاونت آن در مفاویر غیب انیسب عنوانند و اند آن رفیع باب  
 سے نامند بدین است که ایں محبوبان اغل مباحثات را اقتباس نور فیوض حضرت تقدس و مسنده  
 به توسط مبارق قدس در کمال غر است، و رعایت وجوه مناسب مقتضای حکمت است که ایں  
 در تیر متضمنی آن است لیکن توجه پیر مقتدر از تفقید بر ترتیب نظم منظم خود بود و ایں در نسبت  
 با حقان که انبیاء کرم باشند عین یحییٰ الشهداء و کمال و رتبه ایشان در طریق ارشاد رعایت وجوه و نسبت  
 کار نیست، که بقلب عطفاء و مجبوری و سنجذاب ابتیاء و مرادی از اول کار قبل از توجیه ایشان پسند  
 غیب، هویت نیامده است و به زیغ لبصر گرفتار نشده اند و از شاهراه منزیه مطلق بکوچین تشبیه نیفتاده  
 اند، بخلاف نسبت احقان که غایب از عطفاء یکسو مانده بطریق امانت پیوسته اند و از مجبوری به محبتی  
 قناعت نموده.

مرقوم فرموده اند که بعد از عروج اگر استعداد مساعد افتد بورشت تمامه که شود و کمال است و آن  
 و شتر نامیده اند شرف گردد بلکه غایب، همین است - امید گایا، چون حقیقت توحید که عبارت از  
 قَدْ اَدَّ اِلْحَادَیْثَ عَنْ الْقَدْرِ است میسر شد و کمالی که و صوں بجنسرت احد است بحصول





تاق رمنے باں ماجرا فرمودہ اندیکہ موفی جمہور رفته۔ و حضرت خواجگان بزرگو رقدیں آندراہم  
 بزرگان حق تعالیٰ بودہ اند و طریقہ پسندیدہ ایشان افضل طرق است، صرف ہمت جبر  
 تمیز توحید شہودی و تحصیل یادداشت و استدک در بوجہ غیب ہوتیت در ضمن صدر خط  
 سنت و عمل بعزیمت مرضیہ و تجلی باطن بعقیدہ حقہ اہل سنت و جماعت شکر اللہ سبحانہ  
 مدہ وہ ندوہ و ہمہ اعظم غیر اس نہ پنداشتہ و شہود مذکور را ہم در وجہ کمال یا کمال نہ انگاشتہ  
 چہ در عبارت بعض متاخران ایشان ایماے باں رفته باشد۔ کما لا یخفی علی الناظر  
 لا کلامہ فی التثقیق فی مرامہم۔ صاحب رشحات از حضرت خواجہ احمد رقدیں سن و ستر  
 تن کردہ کہ قول بعینیت در کس شاعت است و اگر مقصود فریش ہمیں شہودے بودہ  
 معنی عینیت اشیاء حق تعالیٰ را، ایں بزرگان کہ در وضع احسن طریق و تسلیک ارشاد ہتمام  
 رہی و شستہ اند چراغ حق اللہ را بر مقصود آفریش ولایت نمی کردند، و مجتہدین کرام، کہ آراستہ  
 بن بودہ اند و بیشک فرقتہ ناجیہ اند، چون از دراشت اتم و مقصود فریش غافل مے رفتند،  
 بقتیہ رگا ہی ازاں با وجود اہم در ابلاغ غیر اہم چوں مے کوشیدند۔ ہاینکہ گویم کہ ایں ستر توحید  
 است، و حضرت خواجہ بزرگ فرمودہ کہ راہ ستر توحید آسان است اما ستر معرفت مشکل۔  
 یہ حکم ایں در مراتب شہود است و یافت غیر شہود است کما تقرّر۔ چریافت مقصود  
 فریش نہا شد کہ در عالم مجاہدہ شاہدہ محبوب و بیچہ وصال اوست، و مے گراکتفاء، مشاہدہ شود  
 در ہش یا غوش نیاید۔

رسیدہ وازا ما گوش در گوش ز بخت بد نیاید دوش بردوش

میرے گوید

بخدمت پیش اویم ایستادہ و لے بے خدمتی ز داو دادہ

اند محققان از شہود و مشاہدہ تماشا می نمودہ اند و عنان ہمت را بجا و رے آن تافہ۔ عجب ترا کہ  
 تخیل نہ نوشتہ کہ حضرت خواجگان تربیت نسبت یادداشت کہ طریق اہماں است می نمایند  
 و ترقی تفصیل کہ مقصود آفریش است شہود خاص است و مجموع بصفات یکے۔ مخدوما! ازاں  
 مدد ترویج ایں نسبت علیہ کہ اشرف نسبت است مامول است و احترام از آنچہ موہم بہ توہین



آں باشد، هرگاه ایشان چنین گویند از بزرگان چنان گله نماید و بجهت پیش آید - باز باین  
 احقر مرے فرماید که در تربیت خدایان طریقہ از نیز مرے مے نمود و باشند، هرگاه بزرگان  
 کہ این گدای کمترین ریزه چین خوان انعام ایشان است رعایت مرے نفرموده باشند این  
 قلیل البضاعه راجعہ تصرف و اختیار محتاطت است، با آنکہ بوجه عقول و کمشوف خدای  
 آں شده باشد و بدوق و وجدان طور دیگر دریافتہ مع ذلک ہرگز از طلب موافقت استعدا  
 است ویں و در بر و طلوع مے فرماید، بشدنی ذلک گویان تقویت آں مے نماید کہ از احوال  
 جلیہ این طریق است و بیشتر فتح باب، و چون از مقاصد اصیہ نیست برادر ترقی از ان دلالت  
 مے نماید - و آنچه از رشحات قل فرمودہ کہ عارف در ہر آن یا بندہ اسمے باشد از اسماء ذاتیہ کہ  
 راد و خارج مظہر مے باشد الخ، و شرح آں را استدعاء نمودہ - مکرما، ہرگاه باطن عارف مجلہ  
 اسماء ذاتیہ شود چہ استقامت است، و این معاملات ذوقی و وجدانی است نہ بیانی پس اشکال  
 ساقط است - و سنجہ ویاء یعنی آں قل شدہ اند و عقل با مقتضای آں حاکم است نقد حقائق  
 است و تبدل امکان است بموجب بحسب واقع نہ باعتبار شمول - فَإِنَّهُ لَا يَبْعُدُنِي سَطَوَاتِ  
 ظُهُورِ الْأَسْمَاءِ الدَّائِيَّةِ عَلَى بَاطِنِ أَعَارِفٍ وَفَنَائِهِ فِيهَا وَالْقَاءِ بِهَا أَنْ يَتَحَقَّقَ  
 لَتَحَقُّقِ بِهَا وَظُهُورِ أَرْهَافِيهِ ذَوِّ وَوَحْدَانٍ لَا يَعْلَمُ أَزَادًا - وَهُوَ فِي غَدَبَةِ الْحَارِ  
 وَقُوَّةِ سَيِّدَةِ أَنْوَارِ الْجَلَالِ وَصَحْلَابِ أَذْنِ الْأَمْكَانِيَّةِ فِي تَلَاوُ الْأَشْعَاتِ  
 الْوَجُوبِيَّةِ مَعْدُورِ شَرْطِ أَنْ تُدْرِكَهُ نِعْمَانِيَّةٌ بِمَنْحِ قِصَّةٍ عَلَى وَطَائِفِ الْعُبُودِيَّةِ  
 بِأَصْنَافِ تَعْبَادَةٍ وَتَحَقُّقِ بِهَا لَاسْتِقَامَةٍ عَلَى مَتَابَعَةِ سَيِّدِ الْكَوْنِ عَلَيْهِ وَعَلَى إِلِهِ  
 الصَّوَاتِ وَالْمَرْكَاتِ عِلْمًا وَاعْتِقَادًا - وَبَدْوَنِهِ حَرْطُ انْقِطَادٍ - وَهُوَ تَحْتَ الْأَسْنَى  
 وَالْعِيَارِ الْأَوَّلِي فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ الْبَدِيعَةِ وَتَقَامَاتِ الشَّرِيعَةِ وَهُوَ نَعَارِقُ سَيْنِ  
 الْكَرَامَةِ وَالْأَسْتِدْرَاجِ - رَزَقْنَا اللَّهُ سُبْحَانَهُ عِزْمَتَهُ مِنْ ذَوِي هَيْدٍ وَالسَّعَادَةِ  
 انْقِصَاوِي وَالْعِنَايَةِ الْعُنْيَا - وَاكْرَمَ بَابِ بَيَانِ رُوحِ طَائِفِ إِنْسَانِي طَلِبِ تَحْقِيقِ وَمَزِيدِ  
 تَفْصِيلِ فَرُودِہ اند، امید گاہا اکریمہ و یَسْتَلُونَهُ عَلَى الرَّوْجِ الخ مشعر آن است کہ کش  
 عثمان بیان دین امور محمود است، و لذا علماء را سخین و عرفاء محققین جز باجمال سخن نہ گفتہ اند و

روشف این دقیقه گشته اند، احقر قلیل این ساعت را چه یار آں - اگر رسایل حضرت قسید گاهی  
 قلیل من بیشتر را - تفصیل مطالعه فرمایند، اجماعی که حکم تفصیل دارد بدست آید و اکثر عقده های اعتدال  
 منحل گردد - **سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعْلَمُ بِمَا لَدَيْكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ** -  
 فصل بالغیر - آنحضرت در اکثر مکاتیب بر مزو اشاره بل بصیرح و کنایه این احقر را و سایر دوستان  
 در ذات بمشرب وحدت وجود یعنی عینیت اشیاء مرئی را **سُبْحَانَكَ** فرمایند و با تمام بیخ  
 ما را منحصر در می دانند، و جمعی را که یاسی مذاق ندارند با وجود مشرب وحدت وجود منقصت  
 منسوب می سازند، و چه آن ظاهر نمی شود - و لاشع است که این مقدمات ذوقی است حال  
 نه بدنی و قان - اگر حق **سُبْحَانَكَ** آن کرم را بحقیقت آن حال رسانیده است و باستیلای آن مغلوب  
 ساخته، آنچه و جلدن یکدیگر بر دیگر است محبت نیست مقتضای حسن ارشاد که ناشی از کمال رحم و وادوست  
 تصرف است در باطن با مستمندان تا بحقیقت آن راه یابند و از مذاق آن باخبر باشند، قیس و قال جز  
 بهر شمر ندارد، با احتمال آنکه مخاطبان نیز درین باب ذوقی داشته باشند و ز حال بهره - مقدمات  
 منقول و محموله چندین فایده ندارد، و صحیح مرتب و استدلال بر قوانین جلدان در غایت صعوبت -  
 با آنکه عمده وین باب حضرت وجود است **وَمَا يَتَّبِعُهُ** در حضرت حق **سُبْحَانَكَ**، وین کثرت  
 منبسطه جز در مرتبه اراء نیست و کثرت **بِقِيَعَةِ يَحْسِبُهُ الظَّالِمُ مَا هُوَ**، در  
 خارج مطلق ذات مقدسه حضرت واجب الوجود و صفات تحقیقیه او - اما چون مرتبه اراء است که علم  
 خود و ندی وابسته است و بقدرت کامله برپا از زوال محفوظ است و منبسط احکام شده - وین تقریر  
 مصادم تقریر و جوی نمی شود و موجب تحدید او نه، **لَإِنْ أَنْفَخْتَ لَإِيصَادُ الْمَوْجُودِ وَالْمَوْهُومُ**  
**لَا يَخْدُذُ الْحَقُّ - فَلَمَّا انْخَصَرَ الْوُجُودُ وَمَا يَتَّبِعُهُ فِي أَوَّلِ حَيْثُ تَعَالَى وَالْعَدَمُ فِيمَا**  
**يَسُوءُ، ظَهَرَ كُنْهٌ كَبِيرٌ يَا أَيُّهَا تَعَالَى وَعَظُمَتِ حَقِيقَةُ كُنْهٍ قَهْرِهِ وَوَحْدَتُهُ -**  
**وَحِينَئِذٍ لَأَخْبِرُ وَحْدَةً الْوُجُودِ وَكُنْهَ إِفْرَادِ الْقَدَمِ عَنِ الْعُدُوسِ، وَمَا قَالَهُ**  
**الْكَافِرُ فِي بَيَانِهِ يَعْنِي نَفْيَ الْعُدُوسِ وَاقْلَامَةَ الْقَدَمِ، وَحِينَئِذٍ إِتَارَ الْعِبُودِيَّةُ**  
**عَنِ الرَّبُّوبِيَّةِ وَالْحَقُّ عَنِ الْخَلْقِ بِحَمْدِ اللَّهِ سُبْحَانَكَ -** این طریق پستید و نصیب این  
 فقر شده، اما بهر اختلاف جز قوانین عینیت نمائند که موجب اتحاد اجسام کشف است با حق **سُبْحَانَكَ**



و عینیت بمکه در غایت برکات است چنانچه حضرت قطب العرفاء خواجہ احرار قدس سرہ پان  
تصریح فرمودہ اند کہ فی التَّشَاحُّاتِ - و کلام حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی و حضرت شیخ  
روز بہان قبل و غیرہما تنبیہ بر آن است واضح این قول مستلزم اعتزال است از مذہب اہل  
سنت و جماعت در باب صفات واجبہ جَلَّ و علا و قول ایشان بر زیادتی بر ذات مقدسہ بآنکہ  
صاحب تعرف در عقیدہ مقررہ صوفیہ علیہ کفۃ لا ہو و لا غیرہ موافق علما و سنجہ در بیان آن  
بعضی گفتہ اند لا ہو من حیث التَّعْقِلِ و لا غیرہ من حیث الوجود مردود است کہ در  
صفات محمول صادق است فقط کما صرَّحُوا - تَیَمَّنَا بِذِکْرِہ ختم رسالت بکتوب  
حضرت قطب المتحققین خواجہ احرار قدس سرہ پان کہ بمولانا قاضی محمد مرقوم فرمودہ نمایم ، و حضرت  
حق مسئلت کنم کہ عمل بموجب اہل مسکین و سائر دوستان را بیشتر کند بکتوب این است حقیقت  
عبادت عبارت از خضوع و خشوع و شکستگی و نیاز است کہ شود عظمت حق سبحانہ بر دل  
ظاہر شود این چنین سعادت موقوف بر محبت است ، و ظهور محبت موقوف بر متابعت سرور  
اولین و آخرین است علیہ من الصلوٰات اتمہا و التحیات اکملہا ، و متابعت  
موقوف بر دانستن طریق متابعت است پس بضرورت ملازمت علماء کہ دارند علوم دینی اند  
برائے این غرض شریف باید کرد ، و از ملازمت علماء کہ علم را وسیلہ معاش و نبوی و سبب حصول جاہ  
گردانیدہ دور باید بود - و از صحبت درویشان کہ سماع و قس کنند و ہرچہ یا بند بے تحاشی گیرند  
و خورند برہیز باید کرد - و از شنیدن توحید و معارف کہ سبب نقصان عقیدہ مذہب اہل سنت و  
جماعت شود دور باید بود - تحصیل برائے ظهور معارف حقیقت کہ باز بستہ است بتابعت محمد  
رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باید کرد - وَالْقَلَامُ

مکتوب سی و دوم بنام مولانا محمد ہاشم کشمیری در حقیقت فقر و رفع تناقض احادیث فقر  
الْمَدَائِلُ عَلٰی عِلَالِ الدِّیْنِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم - صیغہ مکرمت بجماعت افزاء دور قنادہ ہا گردید - مدت ہا بدیدہ  
برآمدہ کہ از خدمت علیہ چیزے نرسیدہ است ، ہمارا نگرنی و انکیر است بکتوب شریف چون تفسیر  
بعض اصول بود ہر چند محافطت کرد کہ در وقت نوشتن جواب منظور نظر باشد تا باندازہ آن چیزے  
نرسید ، در آن وقت یافتہ نشد - آنچہ محفل یادماندہ بر آن ابتداء سخن کرد - ظاہر اُپرسیدہ مذ فقرے

فَقَرُّ قَرْنِي نِشَانِ زَانِ سَتِ كَدَامِ اسْتِ وَالْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْهِ فِي الدَّارَيْنِ عِبَارَتِ  
 به فقر - کز ما؛ آنچه معقول بی، فقر است آن است که فقر در حدیثین متحد است، چه سواد  
 سنجیده کنی به زعدم ذاتی دوست که انفکاک او از ممکن از جمله محالات است، چه قلب حقائق از  
 تنوعات است و ذل و افتقار و عجز و انکسار از آثار آن عدم است، وفاقه بدی و احتیاج ستری  
 خناس آن، و کرمیه استعنا الفقراء لآیة نفس انت مپیث قرنتهم قسیتون و یسکون  
 حتی هالک الا وجهه - شواهد مبتدیان - هویدا است که در عرصه گاه هستی و نیستی جز وجود و عدم  
 چیزی دیگر نیست - چون وجود نصیب واجب شد لاجرم عدم حظ ممکن گشت و حقائق ممکنات جز عبادات  
 نیامده و وجود و توابع آن مخصوص بواجب تعالی گردیده و چون وجود را حسن لازم آمد و حسن استوار را برشت  
 بهر مظهر خواست تا خود را جلوه دهد، آئینه در کار شد مقابل شئی، اذ بضوئه هاتت بین الاشیاء  
 تابل وجود جز عدم نیست، افتقار ممکن باعث فقر گردید و فقر موجب غناء او شده و رویا پیش  
 سبب بر سر و پیش گشت -

غلام خویشستم خواند لاله رخسارے سیاه رونی من کرد عاقبت کارے

هر چند عدم ممکن تمام تر ظهور آثار وجود در دوی کمال تر پس تنزیه وجود از آثار تقیدات که بے مزج عدم  
 صورت پذیرد در اثبات غنائش واجب آمد و فقر و عدم از لوازم وجود در تحقیق فنا و اودام شد تا عدم  
 بحقیقت اطلاق خود رسد مظهر حقیقت وجود مطلق گردد و سبب تحقیق کینه من عرف ربه کل لسانه  
 هوید گردید، چه عارف دین وقت از حضرت وجود و حقیقت عدمیه خود کل لسان است زیرا  
 نه حکم در مرتبه تقید است که زامتزاج وجود و عدم پیدا شده، چرا که وجود مطلق تا بمحیی تنزل  
 نیاید محاط تعبیر نشود و تنزل بے تقید صورت نه پذیرد و تقید بے مزج عدم ممکن نبود بمحیی عدم مطلق  
 تا تبس بوجود گردد محکوم نشود، لان الوجود لا ینفک عن محکوم علیه ولو من وجه پس محقق شد  
 که مرتبه حکم و تعبیر هم در جانب وجود و هم در جانب عدم منافی مرتبه اطلاق آن است - فکما  
 ان الوجود المطلق من حیث هو لا یعتبر بعبارة ولا یتربط بشارفة ولا یتعلق به عند  
 لا یصل البتة و هم کذا لک حال العارف نقایق بر انشاء المطلق الواحید ان  
 لعدم المطلق من حیث هو کذا لک حال عن حیضة تعبیر - فبیئتمثل فان



هَذِهِ الْمَعْرِفَةُ مِنْ نَفَائِسِ الْمَعَارِفِ - وَاز تحقیق سابق منتهی إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللَّهُ يُظْهِرُ  
 بِحُوسَتِ، یعنی چون فقر که عبارت از حقیقت عدمیه است تمام شود و لا ریح گردد که کمالات وجودیه  
 بجز مستعار نیست و امانت بابل آن سپارد، بعد از آن بجز عدم مقید نماید، و تقید عدم چوّل در مرتبه  
 اعتبار است آن را نیز زدیة بصیرتش برداشته باطلاق عدم پیوندد، و در سادک ز وجود و عدم  
 اثری نماند و فناه طلق رود - درین وقت عارف نظریات با جمیع کمالات خواهد بود، بِإِنِّ  
 الْأَوْهِيَّةَ بِعِبَارَةٍ عَنْ مَرْتَبَةِ الذَّاتِ مَعَ جَمِيعِ الْكَمَالَاتِ - و آنچه از استفاضه ز فقر  
 استفسار رفته، معلوم شریف بوده باشد عدم که حقیقت ممکن است مبدء شر و نقصان است -  
 و چون بر عارف حقیقت کسا و ذاتی او هویدا گردد و ذوات و حساست حتی بر منصفه ظهور آید و کمال  
 حضرت و اجسی جلّ سُلْطَانُهُ متجلی شود، ناچار از خود بسوء او تعالی گریزان شده آغاز ز عدم طبعی  
 و فقر ذاتی خویش خواهد نمود - وَجُودُكَ ذَنْبٌ لَا يُقَاسُ بِهِ ذَنْبٌ كُفَّةً عَدَمُ خُودِكَ مَعْتَبَرٌ بِقُفَّةِ  
 است عدیل کفر داشته و پناه بحضرت وجود برده بنده اللَّه الْخَلْقَاقِ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ  
 وَاعْتِنَانَا مِنَ الْفَقْرِ خَوَافُ رَدَاخْتِ - و انخداع ز آثار فقریه و لوازم عدمیه نیست خواهد نمود و اعْتِنَانَا  
 بِغِيَاثِكَ وَرَدِّهَا نَشْ خَوَافُ كَرِيدِ - و آنچه استفسار فرموده که منست و متناء دین در حدیث مصطفوی  
 عَنْ مَصْدَرِهِ الصَّلَاةُ وَالْمَحِيَّاتُ بَعْضُهُ مَنِي بُوْد، پوشیده نماند که اقوال پیغمبر علیهِ  
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ جَمَاعِ الْكَلِمِ است عمل آن در مقام شریعت بر اداء وظائف عبودیت و در  
 طریقت نفی محبت موهوم و در حقیقت بر بخت در بارگاه حضرت حقیقت الحقائق بموہبت فضل ممکن است -  
 در اثناء تحریر قلمه طهر صیغه رومی رسانید بمطالعۀ آن خطا فر گرفت، خصوص از شرح  
 آن غفلت که موطن آنخص الخواص است و طائفان کعبه اصل الاصول و مستحقان دولت ایمان  
 بغیب و مناظر سعادت ارشاد و کمال و مفتوح باب وزارت

هَنِيئًا لَا ذَبَابًا لَتَعْلَمَ نَعِيمُهُمْ وَ لَتَعْلَمَ سِقَامُكَ بَيْنَ مَا يَجْتَرُّ

و این شعر که در ضمن آن فرمودند بغایت دلپذیر است و

مانند ویم سکن چشم پسند ری غنود ننگ غفلت بود بیداری بخواب نماند ختم

و دیگر خاطر از جانب انوی عزیزی خواجہ محمد فاروق نگران است که بر مهم صحبت تعیین نموده اند

نمود توجیه بحال برادر رفت، و یَحْدِثُ اللَّهُ بُنْجَانَهُ بِالْمِدْرَسَةِ مِنْ بَيْنِ عَيْنَيْهِ - هر چند رفعت فعت  
نظری است، و اما حضرت کریم قادر است که جمع سازد و مسکین را از خاک بذلت برداشته بدرجات  
بین رساند - وَالظَّلَّةُ

مکتوب سی و سوم - بنام شیخ مُحَمَّد عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ الْوُثْقِيِّ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ - گرامی نامه آن محبت مشفق بهجت افروز دورق دکان گردید -  
حَمْدُ اللَّهِ بُنْجَانَهُ که باستقامت اند و از تذکره احبیه فارغ نه - اللَّهُ تَعَالَى دوستان خود  
معیت که از جنس مباعدت باو بر قرب رساند از وجود موهوم بر ماند و از طریقت بحقیقت و از  
حقیقت بحقیقت الحقائق درست نماید و کرم دارد، و از سر حشمت محبت که بمشیر آن دولت قصوی  
ست، و حدیث مخبر صادق عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْمُرَّةَ مَعَ مَنْ أَحَبَّ شَاءَ  
عس برین معنی است سیراب دارد، تا در استیلاء آن جز آفتاب احدیت در دیده بصیرت نماید -  
و چون مصداق آن حسن اتباع سید المرسلین است عَلَيْهِ دَعَى إِلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَ  
حَمْدُ النِّجَاتِ و آن را درجات مختلفه و مراتب متنوعه است بکرم خویش بجهول آن مستعد  
و چون ظاهر عنون باطن است علیه بن سنیه و طاعات مرضیه نیت بخش معنی و صورت کند - وَالظَّلَّةُ  
مکتوب سی و چهارم - بنام بعضی از باب طریقت - در بعضی اصطلاحات طریقت -  
حَمْدُهُ عَلَى نِعَمَائِهِ، وَ الشُّكْرُ عَلَى الْإِثْمِ، وَ نُصَلِّي عَلَى سَيِّدِ أَنْبِيَائِهِ،  
وَعَلَى آلِهِ لَأَطْهَارٍ وَ صَفِيٍّ الْأَبْدَارِ إِلَى يَوْمِ الْقَدَرِ - حضرت حق بُنْجَانَهُ ذات  
برکات ایشان را شمول الطاف و عنایات خویش داشته بحضوری سرور دارد که غیبت تقاء  
نه نبود، و شهود احدیت بنوعی از فی فرماید که کثرت موهوم مزاجم آن نباشد - این حضور چوں  
میغیبت واقع شود که وجود غیر مزاجم او نشود - و در طریقه حضرات خواجگان قدس آنرا رَهْمَتُ  
و بادی جذبه رود و در آن نحو از استمداد و انحلال نصیب سالک شود، و گاه سبب آن  
محمول بے تعلقی اجزاء عالم امر او از اجزاء عالم خلق او باشد پیش از آنکه رسوخ پیدا کند و ملکه گردد و پس  
مرتبه علیه بعد معبر است که حضرت خواجہ بزرگ قدس میثرد در شان آن فرموده اند که وجود  
عدم بوجود بشریت عود کند، اما وجود فناء بوجود بشریت عود نکند - شارح دیگر مناسب این مقام تامل



صوری گویند و در همان مقام توحید صوری است که مشهور سالک کثرت است بتخیل و وحدت - و  
 وجود کونی و امکانی او هنوز بر جایست، هر چند درین موطن به انا الحق و سبحانی حکم نماید و لیس فی  
 الذاری غیبه ذاتی از نقد عاقلش بود، اما چون بقاء مشرف نشده است و از حقیقت وحدت گاهی  
 نثار و از دایره نقص نه برآمده است و شربله از معرفت بکام جان او پختانیده اند، اگر غایت  
 بی غایت مدونه نماید و بمرشد کامل که نظیر او دواء است و توجه او شفاء نرساند خبرت نقد  
 وقت اوست که در گردب صورت گرفتار مانده بسا حیل معنی نرسیده جم غفیر از مبتدیان می بینیم  
 که بهین توحید سوده ند و اکابر بر همینان خود سنجیده کمال انگاشته اند - و این تجلی صوری که مشاهد  
 جمال لایزال است در کثرت صور و اشکال، عام تراست از آنکه در کسوت صور حسی باشد یا غیبی و  
 در پرده لون ظی هر شود و یا با نور پس تجلی نوری داخل آن بود و از سه مرتبه یقین که علم یقین و عین یقین  
 و حق یقین است صاحب این حال را نصیب از اول بود، و سیر او داخل سیر فانی است که بعد  
 در بعد گفته اند و مستقیل نیز نامند - و آنکه گفته شد مناسب این مقام معنی وجود و عدم تجلی صوری  
 نه عین آن، زیرا که در طریقه محضرات خواجگان قدس شمس از همد چون اندر ج نهایت نه  
 البذیت است و از اول کار نظریات بر احدیت ذات است، از قدم این بزرگان که بوجود  
 عدم حیرت است نهایت نهایت دیگران را متضمن است، و چاشنی از تجلی معنوی که تجلی صفات باشد  
 و از تجلی ذات که آخرین تجلیات است اول کار در کام جان طلاب می نهند و تربیت می فرمایند -

### ع قیاس کن ز گلستان من بهار مرا

فرموده اند که همان حضور چوین رسوخ پیدا کند و ملکه گردد و مشاهد نامند - و چون الفاظ که دیگران بطلاق  
 نمی دارند موهم حلال و تمی است و مشعر منزه و تقید و حسب ظاهر مخالف شریعت بیضاء، مشهد را  
 بر سوخ نسبت مذکوره تعبیر فرموده اند - همچنین در بیان مقامات دیگر متابعت محبوب رب العزة  
 راعیه و کنی ایه الضلوات صوره و حسی رعایت می نمایند - فرموده اند که همان حضور چوین  
 صفت شاهی و شهودی میباشند فناء حقیقی نام یافت - و این وقت بشرکت منی هذالک را  
 و جهل مشرف گشته و حیرت و جهل و ضلالت و ستملاک نصیب آورده و کفر حقیقی مقام جمیع  
 حاصل کار او شده، و از علم یقین بعین یقین پیوست، و از تیر میان حسن اسلام و قبح کفر باز ماند و گوید

هـ بکفر و باسلام یکسان نگر که سالک ز دیوان او دفتر است

ز سیر قاتی با نفس آمد و از سلوک بجنبه رسید و اثره کونی و امکانی قطع نمود و با سیم الهی بجل و علا  
ز بیدار تعیین دست و اصل شده و زمزم است تفرقه غلصی یافت و از غلص کثرت نجات حاصل  
برد و کار و بارش بحضرت وجود پیوسته از رد محفوظ گشت و از رجوع به بشریت مامون گردید و در  
مقیه علیه حضرت خواجگان قدس استوار شد حصول این نسبت مرط لب را حکم اخذ انفس با  
درو حکم خدا کار زیر مقتدرانه تا قدم در سلوک نهاده اند پیشگاه این اکابر بلند مقام و ابتداء  
شان تخمین نهایت گشت - این بیان کسے گمان نبرد که از عدم تمیز بین حسن اسلام و قبح کفر  
نیم می آید که پا از دایره شرع بیرون نهاده باشد و مشایخ فرموده اند کُلُّ حَقِيقَةٍ رَدَّتْهَا  
سَبِيحَةُ قُدْسِي زَنْدَقَةٌ - زیرا که در کفر و اعتبار است اعتبار خلق او که خلق بخالق دارد و اعتبار  
سب او که بر بنده متعلق است و شک نیست که خلق کفر قبیح نیست - و صاحب فن که  
زمزم است کثرت غلصی یافت بجمع حقیقت رسیده است تبیین که شود در آن حال همان اعتبار  
و آن است پس حکم بقیح آن چنان نماید و اعتباری که محفوظ نیست چگونه بر حکم قبح کند و متمیز  
سازد - بعد از آن باز محرابش آید و حضور کسی که از خود زایل نموده بود بحق سبحانه منسوب داشت  
و یقین که و تعالی خود بخود حاضر است و بقاء حقیقی مستعد گردید و از حیرت و جهل بعلم آمد و از جمیع  
بخرق بعد الجمع کرم گشت و فناءش بقاء شد و از مضیق علم الیقین و سر عین الیقین بفضا عین الیقین  
تجتر نموده بحقیقت اسلام متجلی گشت و گفت ع و لم یحببه اسلام ما لم یفتاد است

بعد از آن جمیع را بشهود حدیث در کثرت می رسانند و توحید وجودی مخلوط میدارند این جماعت  
می فرمایند که هر چه در عرصه وجود است هستی او عین ذات اوست و آن ذات واجب است بجل  
و علا زیرا که اگر هستی او تعالی زائد بر ذات او باشد آن زائد البته غیر خواهد بود و کج آنکه ذات  
متعارفان پس ذات الهی بجل شأنه محتاج بغیر باشد و احتیاج علامت امکان است و  
آن محال است و تسلیم ابطال واجب الوجود پس ناچار هستی او عین ذات او خواهد بود - و  
نکته چون وجود او از ذات او نیست البته هستی او زائد باشد بر حقیقت او و آن زائد یا عارض است  
نکته زاید محروص او - اصحاب ذوق از او وجدان یافته که حقائق عارض اند و وجود که هستی باشد



معروض است که قائم بالذات است و مساوی اوقاع با و، و این جاست که فرموده اند **الْعَالَمُ  
لَعَرَضٌ فَجُتِمَعَةُ بَقِي عَيْنٍ وَ لِحِدٍ** - هوید است که وجود چون مبدا آراست البته موجود باشد  
و در ممکن اگر عارض بود البته موجود خواهد بود و بودی که عارض وجود است و همچنین وجود موجود و  
دیگر باشد و تسلسل لازم خواهد آمد و آن باطل است پس عارضیت وجود باطل شد پس البته معروض  
باشد - و نیز بر تقدیر عارض جعل باطل یا در نفس وجود است یا در تصاف و هر دو باطل است پس  
چنانچه در کتب معقول مشروح است **مَعَ مَا فِيهِ وَ عَلَيْهِ** چون وجود معروض شد متحقق گشت که  
در عرصه کائنات ذات موجود حضرت حق سبحانه است، و مساوی او وجود نیست جز با اعتبار اینکه  
موردی که منسوب اند بحضرت وجود که موجود حقیقی است و وجود او ذات است - زیرا که اگر موجود  
حقیقی باشد وجودش عین ذاتش باشد یا عارض ذاتش، و چون هر دو شق متعین است  
پس وجودش جز انتسابش بحضرت وجود نباشد که فی حد ذاتها معدومات اند و این  
جا گفته اند **لَا عَيَانُ مَا شَمَتَ دَلِيلَةُ الْوُجُودِ** - این عارض باید که از آن هستی مطلق ناشی باشد زیرا  
که جز او متحقق ندرد پس، چار کمالات مندرجه و بود که در مرتبه تنزل علمی تمیز شده و تحقق ممکنات که  
و این حقائق متمیزه علیه بحضرت وجود که ذات واجب است بجل و علو نسبت بهول کیفیت پیدا  
کرده و در مراتب ظاهر وجود منعکس گشته رنگ مرآت گرفته است هستی نداشته اند - و چون آن کمالات  
که حق فی ممکنات اند در مرتبه اطلاق عین مطلق اند و آن مطلق در مرتبه تقید عین آنها، تا چار حکم بعینیت  
نمودند و گفتند -

در شکل بستان بهین عشاق حق است	لا بلکه عیاں در همه فاق حق است
چیزه که بود در ذریه تقیید جیال	و الله که بهان زوجه اطلاق حق است
غیر تشغیر در جیال نگذاشت	لا جسم عین جسمه شیا شد

زیر بیان کس تو هم نکنند که کثرت با وحدت متحد گشت یا وحدت در کثرت حلول نمود و کس با اتفاق  
کفر است، زیرا که حلول و اتحاد بر تقدیر مقرر بود که وجودات متکثره باشد و در وحدت وجود این  
اولام مرفوع است - قدوة احمد ارشد شیخ فرید الدین عطار قدس سره فسروده -  
اینجا حلول کفر بود اتحاد و هم کاین وحدت است یک بتکرار آمده

نیز صورت زید در مایه مختلفه ظهور نماید و اختلاف ألون و اشکال مایه بیضیات بیشتره ظاهر شود،  
بنا بر وجود خارجی یک ذات زید است که در مراتب تحصیل در مایه متعدد مکرر نموده است و  
کثرت و همیه صورت زید کثر در ذات لازم نیاید و شائبه حصول اتحاد پیدا نشود. ولله المثل  
علی. در مانحن فیه موجود خارجی ذات واحد حقیقی است که کثر شدن رتبه نیست و تعدد در ادل و کثرت  
در رتبه رمر از انعکاس کمالات در مراتب ذات و ظهور آن در مراتب صفات شعبه کثرت رطلون  
در رتبه. عارف جامی قدس سره گوید

ممکن ز تشنگی عدم ناکشیده رخت	و جب بجهوه گاه عیاں ناهاده گام
در سیر تم کبایر به نقش بریت چیست	بر لوح منقشه آمده منظور خس و عام
باده نهان و حجام نهان آمده پدید	در جام عکس باده و در باده رنگ جام
جانی معاد و مبداء و وحدت است و بس	مادر میان کثرت موهوم و السلام

ذات مدجّل سلطانۀ مینه در ذات و کمالات کرده و حقایق ممکنه مراتب کثرت ذات  
به تماثل شأنه نموده.

سوال - چوں کثرت موهوم بود شریعت که بمن و آن بکثرت است چگونه باشد.  
جواب - کثرت موهوم نه باین معنی است که میگردانند و هم باشد و سخت خیال، و هم مرفع شود  
به این معنی است که در مرتبه اطلاق از آن نام و نشان نیست. مراتب تقییدات هر چند در مرتبه اطلاق  
تقیید ندارد، مآل چون در مرتبه تنزیل یعنی خود ندی متقیین شده و متعلق علوم الهی جمل و علاقه شده،  
از آن بار تفرع خیال محفوظ است. و بدان اعتبار موطن تکلیف این رتبه و مناط ثواب و عقاب  
قرار گرفته. و با بجمله نزدیک بزرگواریان اوست سبحان که در مراتب مختلفه و احکام متضاده ظاهر  
شده. علق احکام دارد که در مرتبه تقیید کاذبه است، و همچنین تقیید احکام دارد که در مرتبه اطلاق  
در رتبه نیست.

هر مرتبه از وجود حکمی دارد  
گر حفظ مراتب نمکنی ز ندیقی  
نکته حقیقت اینست که آن را در مرتبه اطلاق و احکام است بلکه فی ذاتها مبرز احکام است، و در  
رتبه تقیید تعیین بقیود شخصییه احکام مختلفه متضاده دارد هر چند فی الحقیقت وجود همان حقیقت است



و بناءً بر طبعی مرسوم، او چگونه عین سلطان ذی شان باشد پس حکم عینیت چنان وجیه بود و قصه  
 هست و استی و چگونه پسندیده باشد، مگر در حالت سکر و غلبه حال که التکازی معذورون.  
 و اهل صحر و تمیز اتحاد و قاذورات و فصلات را با آن فاطر الارضین و السموات که قدوسی صفت  
 و دست و دست و مستوحی اظهر صفات او هرگز تجویز نمایند، و بفرق اعتباری در میان مراتب تنزیه و  
 مقامات تشبیه اکتفا نکنند، و عبودیت را با ربوبیت و ربهم سازند و بدایت عقل را از دست بکشند  
 و آنچه منتسبان وحدت وجود که بعینیت قائل اند گفته اند که حقیقت واجب تعالی هستی مطلق و وجود  
 بحسب است و بر این بناء مسئله وحدت وجود داشته که کما امر بمجملاً مدخول فيه است، زیرا  
 آن بر تقدیر مسلم باشد که ذات باری تعالی وجود موجود بود و هستی کائن بود و گفته شود که هستی  
 و عین ذات او باشد. قطب العرفاء شیخ علاء الدوله سمنانی گفته که فوق عالم الوجود و عالم  
 سبب الوجود و دینی در مقام اطلاق چنانکه بر اعتبارات را گنجایش نیست، و وجود را نیز که از  
 بمذکورات ذاتیه اعتباریه است در آنحضرت علیا بار نبود که لا عینیه و لا زیاده. هرگاه نزد  
 و بر حیات و علم و سمع و بصر و قدرت و اراده و تکوین که صفات حقیقیه اند و وجودشان زائد بر وجود  
 ذات مقدس نیست، با وجود آن نمی توان گفت که حقیقت واجب تعالی علم است یا قدرت  
 است مثلاً، همچنان وجود او تعالی چون زنده بر ذات نباشد چرا حقیقت واجب باشد بهیست  
 که ذات واجب تعالی مجهول مطلق است و قول باینکه حقیقت و تعالی وجود است و هستی  
 مطلق منافی آن است، آنکه تعقل موضوع در حکم دکار است. و چون مقرر شد که حقیقت واجب  
 حق و عدا و راه وجود است پس وجود بر تقدیر وجود صادر است باشد از مصنوعات تعالی پس بر تقدیر  
 محرومیت او مرتقای ممکنات را و عارضیت او، و بر فرض عینیت و مقیدات کونیة او با غیریت  
 و مرآته حکم عینیت در بیان واجب ممکن تصور بود پس قدر هست که آنچه در عرصه ظهور آمد چون  
 پر تو است از انوار کمال او و غلظت است اظلال شیون و اعتبارات او و اثره ممکنات جز منظر هر حال  
 و کمال او نیست، و ناچار و الهان جمال لایزال و نظر بر اظلال نور لا نور نیست و مرآه منظر اهل  
 ساحت شهودشان با قطره است. و آن نور مقدس مقتبس از نور است که لا شریقیة و لا غیریة  
 نشان زن است پس مشهود و منظور در پرده کثرت جز واحد علی الاطلاق نیست. و قرینه راین تمقفا

مرآت و گمان اتحاد ظل باصل بحکم عینیت و بربوبیت و اتحدی و آورد، گفتند -

مجموعه کون را بقانون سبق کردیم تصفح ورق بعد ورق

حقا که ندیدیم و نخواندیم درو جز ذات حق دشوین ذاتیه حق

مانا که این اکابر از مزج تشبیه مطلق خدا صی نیافته اند و بحضرت اطلاق بتغیر فرموده اند گفته اند -

با گل رخ خویش گفتم ای غنچه دانا هر لحظه میوشش چهره چون عشو دانا

ز دختله که من بکس خوابان بهماں در پرده عیساں باشم و ب پرده نهماں

و اگر در ریاض قدس تنزیه حقیقی عبور میکردند، عیان توجیه از هر چه بدش چونی و چند می ملتم است تافته به بیچون

می ستانند و تشبیه را به تنزیه مختلط نمی داشتند و بحقیقت کلمه لا همه را منتهی می ساختند - هر چه

است که مطلق از وارج اطلاق تنزل فرموده است و مقتید را در حقیقت نقیض عروج محال، هر چه

تنزل است و بتقید آمده از اطلاق بر اصل دور است، ما الی ثراب و رتب الی ثراب راق

لله لعن من العالمین - غناء ذاتی حضرت کبیر متعال آئینه برت بد و آئینه را تاب مقابله

آن نبود و این الحادیت اذ انقورین بالقدیدیه لم یبق له اثر - آسے چون وجود از انحصار محال

واجبی است و مبدء خیر، لیکن که حکم عدم ذاتی او دارد که ماوراء شراست اثبات نمودن جز بطریق تجو

و استعاره مشکل است پس عالم را جز وجود را ائتم و خیال نصیب نبود چنانچه صورت متعکسه

در مرآت - فرق در میان هر دو ثبوت آن است که ثبوت عالم هر چند در مرتبه حس اراء است

اما منع قادر مختار در همه مرتبه با آن متعلق شده تقریب پیدا کرد و متحقق گردیده است و زول

بزوالت حس و خیال محفوظ مانده و مورد احکام صادق گشته - و چهل وجود واجب جمل و علا و مرتبه

خارج بود و متحقق عالم در مرتبه حس و ادوات، از وجود عالم تحدید واجب تعالی لازم نیاید که تجدید

اتحاد مرتبه را نخواهان است - بدیهی است که صورت مراتب مصادم وجود وجود زید که در خارج

وجود ثبوت دار نمی شود - این بیان وحدت وجود یعنی اثبات قدم و رفع حدوث بحصول

پیوست و حقیقت توحید لا محکمت که نفی ماسوا او تعالی بوده باشد، و کینه فناء که زناک

نام و نشانی از ذات فعل او مانده نفی انتساب که بطور مشرب اول بحصول یکه که صورت

فنا است -



سوال - اہل وحدت وجود چون قائل بجمع بین التشبیہ والتنزیہ باید که شود ایشان اتم بود و ایمان  
کس، زیرا کہ این جماعت مرتبہ تنزیہ حقیقی را مسلم داشته، تشبیہ چون از مراتب تعیین اوست بآن  
تنزیہ ایمان داشته مراتب کمال مطلق میدانند -

جواب - لاشک درین مشربے کہ ماور مقام تحقیق سنیم از تشبیہ انکار و از مشاہدہ کماں لایزال در  
حدس آن اعراض است، اما ما بہ الاختلاف اطلاق لفظ نیست و اتحاد است در میان تنزیہ و تشبیہ  
تحقیق ما عالم منظر کمالات است اما منظر عین ظاہر نیست و بمشرب اہل وحدت وجود کائنات است  
از مزج تشبیہ و تنزیہ دامن ہمت را از اطلاق حقیقی باز داشت و کارخانہ سلوک را بمراتب تعیینات  
محل ساخت - ماند تحقیق اعیان ممکنات، چون سخن بت قبول نجای از خوف طاعت طبع مستمعان  
بات دیگر موقوف داشت - اگر شیعیت موافقت نمود شد از آن بجز بر آید - **والله اعلم**

**مکتوب سی و پنجم** - بنام مولانا محمد صدیق کشمی **رَحِمَہُ اللہُ الرَّحِیْمُ** اَصْنَعَ اللہُ الْجَنَّةَ -  
**الحمد لله على ما لا يحصى** - حضرت حق سبحانہ ذات بابرکات مخدومی مکرری را شمول  
عنایت و خویش بدولت سرفراز سازد کہ حوصلہ انانی آن بزرگوار در راحت استعداد نگنجد - چہ آنچہ در  
نفس و حوصلہ ممکن آید و موافق کابیت او بود دامن عزیز مطلوب از آن بزرگ است و سروقات کبریائی  
از آن متعالی، حصول آن جز بفضل راست نیاید و بمنز عتایت صرف راه بآن نبود کہ با علم از مرتبہ  
قدسہ شگے دارد و چشمہ عرق و سلوک در آن بے نشان خیرہ - تا مہ کرمست کہ مصحوب اخوی اعزی  
بیا محمد سخی مرسل بود شرف ساخت، مرقوم بود کہ **لَا تُخَيِّرُ فِيمَا صَنَعَ اللہُ سُبْحَانَهُ** در باب کفا  
پیوندہ است آید بکراما، ممکن است کہ مرد بخیر اصلاح نظام عالم باشد و اوفق بحکمت عام، و ظاہر  
ست کہ فضل جماعت ہر چند نسبت بذات شان شراست، نسبت بحکم عام خیر است چنانکہ کلمہ  
معروفہ **لَوْلَا اَلْحَمْدُ لَاحْتَرَبَتِ الدُّنْيَا اِيْمَاءُ** بدان دارد و حضرت خلیل الرحمن علی نبینا و  
عليہ الصلوٰۃ والسلام در مناجات گفت **وَمِنْ ذُرِّيَّتِكَ اَللّٰهُ مُسَلِّمَةٌ لَّكَ بِكَلِمَةٍ**  
**سُبْحَانِ** رعایۃ بتقضیتہ الحکمۃ علی ماقالوا - چنانچہ در عالم صغیر کہ انسان باشد ظہور فضل  
عام اصغر کہ قلب بود بطغیان ہو باہ نفسانی است، همچنان فضل ایشان در عالم کبیر باستیلای شیاطین  
نفسی و آفاقی است، اگر نہ ظہور شر و در اہل کفر و طغیان سے بود ظهور نور خیر در اہل فلاح و ایمان ممکن

نمی بود. آنچه مرقوم فرموده اند که از خیر محض هر چه بطور رسد محض خیر است و لیکن بمقتضای محل خیر صورت نشاء پیدا کرد، باز سخن در اینجا می رود که آن محل نیز بمنع خداوندی است جَلَّ وَعَلَا، اگر کفر شود در اصل اقتضای اسم الموصول است که جمیع را علیج سلوک آن طریق باید نمود و سخن در این مرتبه نیز می رود که مکرر محل این اشکال بطور صوفیه وجودی ظاهر است بطور این که اگر بشر مطلق گریز نیست هر چه هست نسبت است و فی ذات همه خیر است، چنانچه در کتب سلوک تفصیل مشروح است و همچنین بشری قطب المحققین حضرت ایشان مافیل من یسترفه زیرا که حقایق ممکنات عدوات است که بالذات شر دارد و خیر مستعد و مستفاد از حضرت ذات واجب الوجود است پس در ظهور کمالات ذاتیه در مرایای اعدام شرارت نیست و هر شر از مرآت که عدم است که موطن نقص و فساد است شر شده است، کریمه دماظنهم الله و لیکن کما انفسهم یظلمون یما و بدان دارد مناسب این مقدمه است آنچه متکلمین فرموده اند که نَحْنُ الْكَافِرُ لَيْسَ بِقَسْبِهِ بَلْ هُوَ حَسَنٌ وَجَمِینٌ وَ اِنْ شَأْنُ الْكَافِرِ فِي كَسْبِهِ پس ما در ماصنع الله اگر مصدیه است و معنی خیر فی صنع الله و فعلیه است و آن موخر است. و اگر موصوله است پس محمول او آن است که اخذ فی شئی و صنع الله سبحانه. و آن نیز محقق است زیرا که مفعول و مصنوع الهی است جَلَّ وَعَلَا، مثلاً کفر فی ذات حسن باشد من حیث کونه منسوباً الی الصانع، و قبیح باشد من حیث کونه منسوباً الی العبد و کسبه، و لا یخذ و رفیه. و الاطلاق

مکتوب سی و هشتم بنام شیخ عبدالاحد لیسر خود در شرح بیت حافظ -

المذلل علی الخصال

بهر اکم کن و باز آ که مرا مردم چشم خرقه از سر بدر آورد و بشکرانه بسوخت  
خطاب بمعشوقه که بنابر معشوق و استغناء محبوی موصوف است و بحر حرف عز و سخن کسبیه  
بر صفحه روزگار نشسته نموده گوید، که ما جرای کبر و قصه غن کوتاه کن و طریقه مهربانی و لطف  
پیشیه گیر و بساط مباحرت را در پیچیده بدولت خانه و موانست ده باز آ یعنی روح را پیش اعلق  
باین بدن هیولانی و پیکر ظمانی در بارگاه قدس وحدت حقیقت بار بود و بجز میت آن حریم محترم شرف  
احترام داشت. باز بعد از قطع تعلق کثرت مویوم به سعادت قرب و وصال خود را سر فراری بخش،



در چشم که محل بصارت است دل است که موطن بصیرت است، و مراد از مردم چشم قواد است  
 در قلب است که محل مشاهده الهی است - خرقه یعنی لباس تعین و تقید که حجاب حضرت صادق  
 و غما بر آفتاب احدیت، از سر یعنی خیال که محل آن دماغ است و وجود قیود جز در نیست  
 که در مقام خارج و حقیقت جز اطلاق و احدیت ر و جود نیست، چنانچه شیخ محمد امین ابن  
 عربی قدس سره بیان فرموده *الاعتیان ما شئت را یختار التوجُّود بدراوده از دیدن خیال*  
 بین کشیده بشکر نه بسوخت - شکر عبارت است از صرف عبد جمیع ما أنعم الله علیه  
 فیما خلق لأجله پس حکمت در فریش دل آن است که فکر در کمالات حقیقت نموده هر چه  
 بسبب عدم موسوم است از نظر اعتبار ساقط کرده و از کثرت و همیه خیالیه گریخته با احدیت مطلقه  
 تیزد، و از همه تافته بکعبه مراد توجه نماید پس افتاد و ماسوا و اهلک تعینات و همیه جز به شکر  
 باشد پس محسوس برین فط باشد که با جزاء جفاء بجرم کن که موجب بجز تحقق باطن بود باین کثرت  
 و هو و تعینات کونیة امکانیه - و چون لباس دوئی و خرقه دوینی دریده شد و مطلق الپس غمام  
 حقیقات متعلی گشت قصه فراق کوتاه باید و حدیث بجران با تمام رسد، *إِذَا تَهَانَتْ فَرَقُهُمْ*  
 بظهور پدید و معاد حکم مبدی پیدا کند -

باقی معاد و مبدی و احدیت است و پس ما در میان کثرت موسوم و سلم  
 سوال - هرگاه مانع وصال لباس دوئی بود و آن دریده شد و بعد ارتفاع مانع بجز حصول مطوب  
 چاره نبود پس چه گفت با جز کم کن و باز آنگفت دور کن زیرا که کم ساختن با جز نفسانی مقتضی  
 بناء اصل فرق است -

جواب - دریدن لباس دوئی چون در شود عارف است و در وجود محال از فرق چاره نبود  
 زبجر گذرنه -

آن و هم بود که تو دوئی بر خیزد امکان و حدیث بر او روی بر خیزد  
 سوال - هرگاه تعینات علمیه باشد پس با ارتفاع شود کثرت ارتفاع تعینات علمیه لازم آید،  
 زیرا که در خارج مطلق از آن نام و نشان نیست -

جواب - تعینات علمیه است اما چون معلوم است و در مرتبه راغت یقان یافته با ارتفاع

خیال و بزم مرتفع نشود که آنقلاب عجز اندوه محال است -

جواب دیگر آنکه ارتقاء شریک از علم با کلیه ممنوع است و موصوف باطلاتی حقیقی محال است  
عشق شکر کس نشود دام باز چین کایجا همیشه باد بدست است دام  
گرز معشوق خیال در سر است نیست معشوق آن خیال دیگر است

تحقیق آن است که إِنَّ لِلَّهِ بُحْبُحَاتَهُ سُبُعِينَ أَلْفَ حِجَابٍ مِنْ نُورٍ وَظُلْمَةٍ تَوَرُّعَتْ  
لَا حَرَقَتْ بُحْبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا أَتَتْهُ إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ، هر چند محجب غلامانی که محجب  
امکانیه است مرتفع شود اما محجب نورانی که عبارت از اسباب کبریا است و از استار عزت بر جا است

دشمنش غایت دارد معدی سخن پایل بمیرد شسته سستقی و دریا همچنان باقی  
با گلرخی خوش گفتم ای غنچه دهاں هر لحظه می پوش چهره چون عشه دهاں  
زدخنده که من بعکس خوابان جهاں در پرده عیاں با ششم و بی پرده نهال  
عزیزه گوید -

غرض در این امکان چه خیال فکری است ای  
شیخ عبداللہ انصاری گوید -

الهی یافت تو زوہ ماست اما دریافت تو نہ بازوہ ماست  
دست بگیربان او نیست بازوہ کس بوالهوساں فضول سر بگیربان برند  
نے پاء آنکه از کرۂ خاک بگذرم نے دست آنکه پرده افلاک بر درم

ع لَا مِثْلَكَ الْفَرَّاسُ وَلَا عِنْتَ الْقَرَّاسُ

چه من سرمایہ جز غم ندارم چرا هر لحظه صد ماتم ندارم  
و می تواند که یی بیت خطاب باشد از خداوند عین الیقین بصاحب علم الیقین یعنی صاحب  
استدلال و بحث و قیل و قال کوتاه کن و زین تنگنا بدال باز او بساحت دل درگاه مرمر و چشم  
یعنی دیده شود خرقة علم را که حجاب اکبر است ز سر برداشته ست، و از دماغ که محل عقل  
است بر آورد و بشکر از بسوخت و نام و نشان از لنگر گشت و چرا که در فضاء عین حجاب علم  
گنجایش نیست - و این رفع حجاب موجب است از حضرت و باب و مورد دیگر محبت و تعالی -



و نیز می تواند خطاب صاحب علم باشد مر جا بلان را - یعنی ماجرء جمل مرکب یا بسیط که ناشی از  
فساد نظر است یا تعطیل آن کوتاه کرده عقل و دانش را کار فرما که مر مردم چشم یعنی عقل مستقیم و فهم  
قدیم خرقة یعنی لباس غباوت و ضلالت از سرین بدر آورده بنظر صحیح دلست فرموده بشکرانه بسوخت  
و نیز می تواند که این شعر خطاب صاحب تجلی صوری باشد مرتبه ای را که بمجاهد شروع و سلوک  
نموده باشد و بدولت تجلیات رسیده - یعنی ماجرء فراق از محبوب که نصیب تست بمن گویا کوتاه  
کن که مر مردم چشم یعنی دیده باطن من یا مرشد کامل من خرقة غفلت از سرین بدر آورده بشرف تجلی  
رسانده بسوخت تا در صورت اشکال بجمال محبوب ذوالجلال خود متذلل و دام -

درود یو رچو آئینه شد از کثرت شوق هر کعب می نگریم روه ترا می بینم  
و تجلی که این بیت خطاب صاحب تجلی معنوی باشد بصاحب تجلی صوری یعنی لای آنگاه از پرده صورت  
مشاهده جمال بکیف می نمائی و ز کثرت من مومن ظاهره بالکل خلصی نیافتی واحدیت را در کثرت  
من حیث اکثره مطالعه می نمائی و در صورت بمعنی پنهان برده ماجرء خود کوتاه کن و بمن تبلیغ حق  
بیاطل بمن که مر مردم چشم یعنی دیده معنی بین من یا مرشد کامل من خرقة مشهود صورت را بدر آورده بدولت  
شود معنی رسانده بشکرانه بسوخت -

صورت پرست غافل معنی چه داند آخر کوبا جمال جانان پس چه کار دارد  
چنانکه در محله یابی اشعار نموده می گوید -  
چشم آلوده نظر از رخ جانان دور است بر رخ و نظر از آئینه پاک انداز

و نیز می تواند خطاب باشد از صاحب تجلی ذات بصاحب تجلی صفات یعنی ماجرء تعلق بشیون  
صفات کوتاه کن و با وجود ظهور احدیت ذات بعین علمیه کمالات نگراه که مر مردم چشم یعنی ذات  
احد که چشم کنایه زمین شایسته است و مردم چشم ذات مطلقه که الحقیت تعیین فی کلی متعین  
خرقة یعنی حجاب نوریت صفات از سرین مبدع تعینات که مرتبه اطلاق باشد از دیده مشهود بمن برده  
بشکرانه یعنی جز بهمت بمن که در حجب ذاتی نموده ام بسوخت و اثره از شود نگذشت - و نیز  
می تواند که خطاب باشد زب لکه که از مجاهده پا در مشاهده می نهد بخود یعنی لای نفس بعد از آنکه مجاهده  
شده نموده و سلوک طریق پرستی شریعت کردی ماجرء یاس بوصول بارگاه مشاهده و حقوق پرستی گنا

حقیقت کوتاه کن که مردم چشم معنی محبوب من که درین مجاہدات و ریاضات متفق و نظر طلب و مشہود دیدہ  
حُب من است و کہیں صفت جمیلہ او و شاکری سمت جلیلہ او خرقہ از سر یعنی حجاب تعینات از  
دوش غناء ذاتی خود کہ بر روی اطلاق کشیدہ بدر آورده و از پیش نظر وادہ جمال ذاتی خود برداشتہ بشکرانہ  
یعنی بجزا مجاہدہ کہ در رز و طلب او رفتہ بسوخت و اثر سے از آثار آن در دیدہ شود نگذاشت۔ و نیز  
می تواند کہ این خطاب باشد از عشق شوریدہ کہ از تنگنا عقل بر اہل رفتہ بفضاء جنوں رسید بقل  
کہ در بند عقل گرفتار است۔ کہ اے محبوب عقیدہ عقل ما جزا ہوشیاری کوتاہ کن و قصہ فکر دور اندیش  
بگذار کہ مرا مردم چشم معنی دل و ناہ من خرقہ عقل معاش ببول است بر مزاولت ر دہ باطلہ و اعراض  
از مطلب اعلیٰ و مقصد سنی از طبیعت کونیہ کہ مزاجش از آب و مینی سیراب گشتہ برآورده بہشت  
و خلعت عقل معاد و علم اعلیٰ پوشانیدہ از ماسوا غفلت و در حضرت مولا علی علیہ السلام اطلاق حضور بخشیدہ  
چنانکہ خود بآں اشارہ نمودہ میگوید ۔

خرقہ زہد مرا آب خسراہات بسرد خانہ عقل مرا آتش خمیہ بسوخت  
و نسیہ گفتہ ۔

چوں شدم مجنون رُو عشق لینے در جہاں عاقلانہ پسندے بدہ همچوں من دیوانہ را  
و نیز می تواند کہ خطاب باشد از عارف آزاد برادرس کہ در بند طاعت خود گرفتار است یعنی ماہر  
غرورہ پسندار حضور خود کوتاہ کن و از صولت زہد و عبادت خود در گذر کہ مرا مردم چشم معنی مُرشد کامل من  
خرقہ غرور و سرور بپوشد از سر من کشیدہ بشکرانہ بسوخت و نسے از آن نگذاشت۔ چنانچہ  
اشعاعے بدان نمودہ میگوید ۔

تو تبسح و مصلیٰ و زہد و صلاح من و مین نہ و زنا و در و دیر و نکشت  
یک جواز خرمن هستی تواند برداشت ہر کہ در دار فتنہ و در رہ حق دانہ نکشت

و ایں تربیت چوں اداء واجب است از شیخ جزا و آن را بشکرانہ بجا آورد۔ و نیز می تواند خطاب  
عاشق وادہ بودہ باشد بسلامت گر خود یعنی ماہراہ ملامت و قصہ جفا کوتاہ کن کہ مرا مردم چشم معنی  
محبوب من خرقہ حجاب از پیش آفتاب جمال خود برداشتہ مراید و است عشق نواختہ است و  
بزند بن محبت خود مبتلا ساختہ چنانچہ طاقت من طاق شدہ و خرمن صبر من بباد رفتہ و ایں رفع



حجاب و نقاب ادیان شکر جمال است که حسن را ظهور در کار است و عشق را در پناه آن سر نیز  
 هر کجا حسن می نماید رو می نهد سر بسجده عشق آن سو  
 یا لای شیی فی الهوی اغدنی معذرة  
 می نی الیک ولو انصفت لعتلم  
 بدیهی ست که نفرن که ضد شکران است عبارت از ستر نعمت است پس اظهار ناپا شکرانه  
 بدیهی مقرر است من شکر انعمه اظهرها رها - وهو سبحانه اعظم - والقله  
**مکتوب سی و نهم** - بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان الهند و قریب و یح احکام شرعی  
 الحمد لله الواحد القهار، والصلوة والسلام على حبيب سيد المرسلين  
 لاخياري، واليه الاطهار وخصيه الابرار - عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه  
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان الله تعالى يرضى لكم  
 ثلاثا ويكره لكم ثلاثا - يرضى لكم ان تعبدوه ولا تشركوا به شيئا، وان  
 تخلصوا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا، وان تناصحوا من ولاة الله امركم - و  
 يكره لكم قين وقال وكثرة السؤال وإضاعة المال - رواه احمد ومسلم  
 وعمر ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم  
 ثلاث مهيبات وثلاث منجيات وثلاث كفارات وثلاث درجات - فاما  
 المهيبات فشع مطاع، وهوى منبغ، ورغائب المرء بنفسه - واما  
 المنجيات فاعدل في غضب وارضى، والقصد في الفقر والعنى، وخشية  
 الله في اليسر والعذرية - واما الكفارات فانتصار الصلوة بعد الصلوة وإسباغ  
 الوضوء على الكريهات، وتقل الاقدام الى الجماعات - واما الدرجات فإطعام  
 الطعام، وإتداء السلام، والصلوة بالسيل والناس بسلام - رواه الطبراني - وعن  
 معاوية بن عبيدة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم ثلاث لا تدرى أعينهم النار يوم القيامة، عين بكيت من خشية الله، و  
 عين حرست في سبيل الله، وعين غصت من محارم الله - اما بعد ذره فما كسر يمينه  
 بعرض اشرف ارفع بندگان حضرت امير المؤمنين علي بن ابي طالب في الارضين، ارفع اعلام

و این اختلاف اشخاص جز عوارض که در حقیقت نیستند - اما همان یک حقیقت واحد را میسر  
 حَيْثُ اِطْلَاقِ الْحَقِيقَةِ وَ التَّشْفِيقَاتِ الذَّاهِنَةِ وَ الْخَاطِئَةِ ثَمَّ وَ احْكَامِ تَكْرَرِهَا  
 که ظاهر بنیان را سبب توهم اختلاف آن اشخاص گردیده است - و شک نیست که چنانکه اشخاص  
 حقیقت انسانی با هم تمیز عارضی دارند فی الحقیقت اتحاد دارند همچنین افراد حیوان که در حیوانیت  
 شرکت دارند فی الحقیقت وجود همان حقیقت حیوانیه را است و انواع مندرجه تحت آن عوارض اعتبار  
 است زیرا که وجود مطلق را است و قید جز باعتبار نیست - کذا لک افراد جسم که در آنها وجود حقیقت  
 جسمیه را است و اختلاف جز باعتبارند - وَ مَسْئَلَةُ الْجَوْهَرِ ثَقَرُ الْوُجُودِ که وجود همان حقیقت بسیط  
 را است در مرتب منزله که جوهر باشد و جسم و حیوان و انسان و اختلاف اجناس و انواع و اصناف و  
 اشخاص جز به پندارند و تراکم آثار و احکام آن با اختلاف مراتب همه صادق و هیچ اشکالی لازم  
 ندارد و شک ندارد که موجود همان حقیقت مطلقه جنس الاجناس است که در جمیع موجودات ساری است و  
 با سبب متعدده ظهور فرموده و قید آتش جز باعتبار نیست - آن است أَنَّ الْاِنْسَانَ يَحْتَمِلُ قُوَّةً  
 صَادِقَةً وَ مَعْنًى وَ كُنْ است که دو صورت مختلفه ذهنیه که صورت انسان و صورت جسم باشد  
 در وجود عارضی با هم متحدند - و چون جسم با انسان متحد شد و محتاج امر از گذشته پس موجود فی حقیقت  
 همان جسم بود قیید انسانی اعتبارش نباشد - و نیز چون جسم را در قیید انسان اتحاد شده و قضیه  
 اَلْحَجَرُ جُسْهُمٌ با حرج نسبت اتحاد بود پس انسان را با حجر نیز در مرتبه جسم اتحاد است بَدَاهَةُ  
 پس جمیع مقیدات با مطلق متحدند و همچنین با هم در مرتبه مطلق و وجود حقیقت همان مطلق را مقرر شد  
 و مقید آتش اعتبارات است که در مراتب منزلت تکرر و تعدد پدید کرده در عرصه گاه ظهور کرده است -  
 این است بیان محمل مسئله وحدت الوجود و نتیجه که تا آخرین صوفیه مقرر نموده اند و تمسک آنها  
 فی حقیقت کشف و وجدان است و آنکه در برهین که بر آن ایراد نموده اند قبیل تنبیهاست است  
 بر بدیهات قطب المحققین حضرت ایشان ما ندیدیم باب مقالات مفروده است در ضمن تحقیقات فائده  
 و تدقیقات رفته که نویسنده کتاب و سنت و قرین است با عقاید اهل سنت جماعت میفرمایند  
 که مقصود از سیر و سلوک تحصیل و زهد بندگی است نه حصول ربوبیت خداوندی و تحقیق معرفت نفس است  
 بذل و انقیاد و عرفان مولی جلی و علا کمال غنا و اقتدر - کتابی که بحث ذاتی موضوع است



السريعة الغزاة قاصع بنيان البدعة الغبرية، مالك السلطنة القاهرة كاسر  
 اعناق الكفرة الاكافرة، فحق الشبهة والاسلام رحمة الله على الانام، سيد رانك  
 محمد الله تعالى امتاع بفرحات يافتة بيارح نخيم شرمال يزوي مسكت ريد، وبغراغ خاطر و  
 جمع همت بوظيفة دعاء كه شيوه فقر است مشتغل كريد. وچون ايل دعاء ظهر الغيب متضمن صلح عام و نظام  
 نظام است و از هميم قلب و خصوص نيت، مشرعة بهابيت و شرف قبوليت است. الحمد لله  
 بطور آفتاب هيات ظلمات كفر و ضلالت رو با نعدام آورد و بچ الحود بدعت اربا افتاده و ريات  
 عدل و انصاف يافق اعلى رسيد و آثار قطع دابر القوم الذين ظلموا و الحمد لله رب  
 العالمين بظهور بيست. مع هذا كراه عنيت و ديل پروردى در باب رفع مابقى من القوا حير و  
 المنكرات و منح برنخ از مننيات و مسكرات بقصد ايان خدمات اسلام تا كيد اهتمام رود نور على  
 نور است، و در باب تعمير مساجد مندرسه و مدارس معتد و ترفيه علماء و فضلاء و تكريم زهاد و صلحا احكام  
 واجب لا استعلام شرف صدور يا بد موجب اعلاء اركان شريعت بفضاء و تمكين دولت غلبي بطريق  
 اتم باشد. زياده بران جرأت از حد ادب دور است. كامل ييك كه حكم اشرف فيق سفر بود در مقام  
 حكم جهان مطاع و اداء حقوق اخوت فرو گذاشت دقيقه نكرده، رحمت خدا بر سمانه و حلال نمك.  
 و الحمد لله اولاً و اخيراً و الصلوة على رسوله و آله و سلم و السلام.

مكتوب سى و هشتم - بنام شيخ ابراهيم مدرس مدينه منوره - در معرفت الهى و در  
 فضيلت طريقه نقشبديه.

الحمد لله على ما لا يحصى. أما بعد حمد الله العزيز الشاكر و الصلوة على  
 رسوله خير الانام، و على آله و اصحابه دعاة الناس الى دار السلام، فيبلغ العبد  
 الضعيف محمد سعيد العمرى انفسه بدي لا حدى الى رب العالمين الحكيم الخبير  
 المحقق الفاضل المدقق الشيخ ابراهيم الحيارى المدينى حله الله سبحانه  
 و ابقاه و اوصله الى غاية ما يتم له هديه النجيه و اشركه و يذبحه من صميم  
 قلبه بالسلامة و الاستقامة و العافية و الكرامة، و يرحله من الله الكريم ان  
 يجعله مقروناً بالاجابة و القبول. و نسأل من فضله ان يشرقه نعم النور الله، فان

سِرِّهِ إِذَا تَرَنَّ بِالْعَمَلِ وَقَوَّرَنَّ بِالْإِخْلَاصِ أَوْرَثَ مَعْرِفَةِ الْأَسْرَارِ الَّتِي هِيَ  
 مَعْدَةُ الْأَعْيُنِ وَالطَّلَبُ الْأَسْفَلِي مِنَ الْأَنْعَالِ الظَّاهِرَةِ وَالْأَعْمَالِ الصَّاحِبَةِ كَمَا تُشِيرُ  
 فِي قَوْلِهِ تَعَالَى هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ نَكِيبًا مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ  
 حُرْمَتُنَّ بِهَا نَفْسٌ وَالْآيَةُ - وَلَا شَكَّ أَنَّ مَقْصُودَ مِنَ الْأَرْضِ ظُهُورُ النَّاتِجِ كَقَدِّ الْمَقْصُودِ  
 مِنَ مُحْكَمَاتِ أَسْرَارِ سَمْتِهَا الَّتِي يَلْتَزِمُ حَيْثُ الَّذِينَ هُمْ هَذَا أَوْ رَأَتْهُ أَوْاصِيَيْنِ  
 وَدَرَجَاتٍ مُتَابِعَةٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَى إِلَهٍ أَفْضَلُ الصُّلُوحِ وَأَكْمَلُ النُّجُومِ  
 حَقٌّ فِي مَعْنَاهَا - وَلِيُعْمَرَنَّ الظَّرِيقَةُ شَفْعَتَيْنِ الَّتِي تَرْفَعُ بِأَخْبَارِهَا وَبِحَرَازِهَا  
 تَرَبُّ طَرِيقِي إِلَى تَحْصِيلِ هَذِهِ لَدَرَجَةِ الْعُلْيَا، وَفِيهَا تَقْدِمُ الْجَدِيدَ عَلَى شَيْءٍ  
 شَيْءٍ فِي هَذِهِ الطَّرِيقَةِ الْعَلِيَّةِ جَدِيدٌ وَبُشَايَا وَهُوَ الشَّيْءُ بِالنَّهْدِ وَالْمَحْبُوبِ -  
 فِي سَائِرِ طَرِيقِي شَرْفُ السَّيْرِ مِنَ الْعَالَمِ الْعَلِيِّ فِي هَذِهِ الطَّرِيقَةِ مِنَ الْقَلْبِ الَّذِي  
 مِنْ جَدِيدِ الْجَدِيدَةِ - وَهَذَا الْخُصُورُ وَالْإِلْتِذَاذُ الَّذِي تَجِدُهُ فِي أَوَّلِ الْقَدَمِ مِنْ تَارِ  
 حَذْبِهِ - وَأَيْضًا فِي هَذِهِ الطَّرِيقَةِ لِيُزَامَ وَاجْتِنَابُ عَنِ الْبِدْعَةِ رَأْسًا وَالْعَمَلِ  
 حَرِيمَةٍ وَالْإِحْتِرَازُ عَنِ الرُّخْصَةِ مُطْلَقًا - وَأَيْضًا فِيهِ إِنْ رَاجَعَ الْبَدِئَةَ فِي الْبَدِئَةِ -  
 مِنْ تَقْدِيمِهَا اسْتِثْلَاءَ سُلْطَانِ الذِّكْرِ عَلَى الْبَاطِنِ بِحَيْثُ يَصِيرُ غَافِلًا عَنْ  
 نَفْسِهِ وَغَتَارِ سَوَادٍ، ثُمَّ الْفَاءُ فِي الذِّكْرِ، ثُمَّ فَنَاءُ الذِّكْرِ وَالذِّكْرِ فِي الْمَذْكُورِ  
 الَّذِي هُوَ خَلَاصَةُ مَقَامِ الشُّكْرِ، ثُمَّ التَّشْرِيفُ بِمَقَامِ الصُّحُوفِ وَالْبَقَاءُ وَالتَّحَلُّقُ بِالْخُلُقِ  
 فِيهِ وَالتَّحَلُّقُ بِمَا تُشِيرُ إِلَيْهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى أُولَئِكَ يُبْذِرُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ  
 هُوَ مَقَامٌ فِي يَسْمَعُ وَفِي يُبْصِرُ، وَبَعْدَهُ مَقَامُ جَمْعِ الْجَمْعِ - رَزَقْنَا اللَّهُ وَإِنْ كَرِهْتَ قَطْرَةً مِنْ  
 بِحَارِ أَدْوَانِهِمْ وَمَوْلَا حَيْدِهِمْ - وَالْقَلْبُ

مَكْتُوبٌ سِي وَنَهْم - بِنَامِ أَوَّلِ زَيْبِ عَالِمِ سُلْطَانِ الْمَنَدِ - دَرْفَارِشِ شَيْخِ  
 شَهَابِ الدِّينِ بُكَانُ پُورِي -

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ  
 مَنْ كَانَتْ رَيْبَتُهُ طَلَبَ الدُّنْيَا، شَتَّتَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَنَمَرَ



يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ أَلَمْ يَكُتَبَ لَكَ - وَمَنْ كَانَتْ رَيْتُهُ طَلَبَ الْآخِرَةِ جَمَعَ اللَّهُ ثَمَلَهُ وَجَعَلَ  
 غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَأَمَنَهُ الدُّنْيَا وَهُنَّ رَاغِمَةٌ - رَدَّاهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ - أَمَّا بَعْدُ حَمْدُ اللَّهِ الْعَظِيمِ  
 وَالصَّلَاةُ عَلَى نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ الَّذِينَ قَامُوا أَمْنَهُ بِحَقِّ جَسَدِهِ وَرُفُوهُ -  
 بے مقدار معروف و غیب و ما بین عقبہ علیہ سے گرداند کراں احقر چون بشهر محارر رسید، مطلع شد کہ  
 حقایق گاه شیخ محمد بن منوری که کج رفته بود در حلت نمود و فرزندین ایشان صلاح آثار شیخ شهاب لدین  
 و غیره دریں شهر میدید و با انتظار موسم شمس اند تا بوطن مراجعت نموده براوی مسکنت اقامت نمایند -  
 بر پریشانی احوال آن جمیع عیال واقف شد و رحم بخاطر فراق راه یافت، وصل این عقد در عالم اسباب بست  
 بعنایت و توجیه ایشان یافت، نامچار بدو که مستند خدمت آن سنده منیہ گشت چنان کرم فرماید که بجلد تو  
 در گوشه بیاد حضرت حق بنحانہ مشغول باش و موارد بدعا سلامتی آن حضرت علی رب العالمین  
 گرداند شیخ شهاب لدین باوجود طریقہ بزرگان خود از طریقہ این فقراء نیز حظی گرفت - باجمد و جوہل کرم و  
 رحم است، زیاده بر آن گستاخی زفت - وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَكْثَرُ الْخَيْرِ وَأَوَّلُ الصَّلَاةِ عَلَى حَبِيبِهِ  
 دَائِمًا وَسَرْمَدًا - وَالْقَلَامُ

مکتوب پسلم - بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان الهند - در ترغیب  
 برائید ارکان شریعت غراء -

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ الْبَشِيرِ الْأَمِينِ وَعَلَى  
 آلِهِ الْأَطْهَارِ وَصَحْبِهِ الْأَبْرَارِ - عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا بَنِي آدَمَ كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَفَرْتُ  
 فَاسْتَغْفِرْ ذُنُوبِي أَعْفِرْ لَكُمْ - وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَعْطَيْتُ فَاسْأَلُونِي أَعْطِيكُمْ - وَ  
 كُلُّكُمْ صَالٍ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَاسْأَلُونِي الْهُدَى أَهْدِيكُمْ - وَمَنْ اسْتَغْفَرَنِي وَهُوَ  
 يَعْلَمُ أَنِّي دُونَ ذِي عِلَّةٍ عَلَى أَنْ أَعْفِرَ لَهُ، عَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَبَالِي - وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَجَكُمْ  
 وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطَّبَكُمْ وَيَا بَنِيكُمْ أَجْمَعُونَ عَلَى قَلْبِ أَشَقَى رَجُلٍ فَأَجِدَ مِنْكُمْ  
 مَا نَقَصَ ذَاتِي مِنْ سُلْطَانِي مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ - وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخْرَجَكُمْ وَحَيَّكُمْ  
 وَمَيِّتَكُمْ وَرَطَّبَكُمْ وَيَا بَنِيكُمْ أَجْمَعُونَ عَلَى قَلْبِ أَشَقَى رَجُلٍ وَلَجِدَ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ

نَ سُلْطَانِي مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ - وَلَوْ أَنَّ أَقْلَكُمْ دَاخِرَكُمْ وَحَيْثُكُمْ وَمَنْتُكُمْ وَرَطْبُكُمْ  
 بِكُمْ سَأَلُونِي حَتَّى يَنْتَهِيَ مُسْئَلَةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُونِي  
 لَقَدْ نَقَصَ وَمَتَاعِي مَعْرِزُ ابْنَةِ لَوْ غَمَسَهَا أَحَدُكُمْ فِي الْبَحْرِ - رَوَاهُ بَيْهَقِي  
 بِحَسَنِهِ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
 مِنْ عَبْدٍ ذَا أَمَةٍ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً إِلَّا غُفِرَ لَهُ سَبْعِينَ شَأْنًا ذَنْبٍ -  
 رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - أَمَا بَعْدُ ذَرَّةٌ فَكَسَارٌ بِمَقْدَارِ بَعْضِ أَشْرَفِ أَوْرَعِ رَسَائِدِ كَرِيمٍ سَكِينٍ مُقْتَضِرِ حَيَاتٍ  
 شَدِيدَةِ إِحْسَانٍ وَعِنَايَةٍ بِبِغَايَةِ حَضْرَتِ صَمِيحَةٍ جَلَّتْ عَظَمَتُهُ تَمَایِدُ كَهَمِ مِثْلِ وَفَضْلِ غُرُشِ  
 فَتَحِ وَظَفَرِ شُكْرِ اسْلَامِ كَرَامَتِ فَرَمُودِ وَفَتْحِ وَهَمِ اِرْكَانِ كَفَرِيَّةِ عِتِ وَقَعِ رُسُومِ الْحَادِ وَزَنْدَقَةِ نَمُودِ - الْحَمْدُ  
 لِمَا أَصْعَافُ مَا تَجِدُهُ جَمِيعُ خَلْقِهِ - بِمَعْرِضِ نَمَایِدِ كَرَامَتِ اِسْتِمَارِ اِیْنِ بَشَارَتِ عَظَمَةِ بَرِیْنِ شَكْتِ  
 زَوَیْرِ نَمُولِ بِمَعْرِ قَدَرِ شَدِيدِ رَوَادِهِ نَزَارِهِ بِمَصَالِحِ ظَاهِرِهِ كَهَمِ بِجُوبِ كَرِيمِهِ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَا  
 مَتَاعُ الْعُرْوَةِ الْاُخْرَى عَتَبَارُ سَاقِطِ اسْتِ بَلْ كِبَرِ اِعْلَاءِ كَرِیْمَةِ اللَّهِ الْعُلَیَّا، كَمَا أَشَارَ رَبُّیْهِ  
 عَلَی رَیْوَمِیْذِی یَتَفَرَّحُ الْمُؤْمِنُونَ بِحُضْرِ اللَّهِ - اِیْنِ مَوْجُودِ حَقِیْقِ اَمِیدِ دَارِ اسْتِ كَهَمِ عِلَیَا  
 مَسْرُوفِ تَأْیِیدِ اِرْكَانِ شَرِیْعَتِ غَزَا فَرَمُودِ فَرْمَانِ اِهْتِمَامِ بِكَامِ وَتَقْدِیْرِ اِطْرَافِ وَاِكْتِفَافِ صَادِقِ شُودِ  
 بِمَعْرِیْلِیغِ وَاجِبَتِ اِقَامِ دِیْنِ بِابِ مَعْرُوفِ دَارِ نَزْدِ تَعْظِیْمِ عِلْمَاءِ بِاللَّهِ وَابْرَارِ صَالِحِیْنِ بِوَجْهِ تَمِّمِ وَكَسَلِ  
 نَایِنْدِ وَزَاوِجِ اِرْعَايَا وَمَسَاكِیْنِ وَظُلُومَاں بِوَاقِعِی خَبَرِ دَارِ اِیْشَ شَنْدِ - اِزْ اِشْتِیَاقِ دِرِیَافَتِ سَعَادَتِ حَضْرِ  
 یَیْنِ شَرِیْحِ دِهْ لَیْكِنِ تَمَاحُلِ اِزْ تَوَارِ وَضْعِ وَبِیْ اِعْتِدَاقِ مَزَاجِ طَبِیْعِ بِمَصْرَافَتِ اِهْلِ نَزِیدِ وَاسْتِ - بِهَرِ اِیْنِ  
 اِیْنِ بِهَرِ اِزْ خُذِ مَسْتِ دَاوِ وَطَائِفِ دُعَا كَشِیوَةِ فَعْرِ اِسْتِ فَا سَرِ قِیَمِستِ زَبِیْدِ دِهْ بِرَ اِیْنِ جُزْمَتِ وَگِستَاخِ  
 زَفْتِ - وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اَوَّلًا وَاِخْرًا وَلِصَلَاةٍ وَاسْلَامٍ عَلٰی حَبِیْبِهِ ذَا اِیْمَا وَنَبِیِّهِمْ  
 مَكْتُوبِ اِیْنِ اِیْنِ وَكَمِ - بِنَامِ شَیْخِ مُحَمَّدِ فَرخِ پِیْرِ خُودِ - وَنَسَبِ مِیَآنِ وَنَسَبِ عَالَمِ  
 خَلْقِ وَتَجَسِیْرِ رُؤِیْتِ ذَاتِ جَلِ سُلْطَانِ -

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى مَا عَلَّمَنَا مِنْ حِكْمِهِ وَبِالْحَمْدِ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَرَحْمَتُهُ  
 يَخَافُ الضُّمُومَاتِ الْمُبَاطَنَاتِ التَّأْمِيَّاتِ إِلَى حَضْرَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ  
 نَصُّ الصَّلَاةِ وَالْحَمْدُ التَّوْحِيدِ لِشَاكِلِشِ وَالْعَشِيرَةِ مِنْ رِبِيعِ الشَّافِ فِي التَّحْمِيدِ الْجَامِعِ



چند عقده غلاق شرف انحال یافت.

آؤ لا ظهور نیست که بیانه تعلق دارد که از زمین و بسیار بیگانه است.

دوق - ظهور نسبت خاصه مسلمیه که بعالم خلق تعلق دارد و خصوص جزء ارضی که آن ظهور از شوب  
ظلیت بر است، بخلاف ظهور عالم امر که از شوب ظلیت جدا نیست و چنانکه تحقیق هر که لم در کتاب  
عائیه تفصیل ثبت یافته است.

معلوم - مل آن معنی که در مکتوب عالی مذکور است به چند رؤیت نیست الملبی رؤیت همه  
نیست - بِعَنَائِيهِ اللّٰهُ سُبحَانَهُ وَبِصَدَقَةِ حَبِيبِهِ حَلَّتْ بَرَكٌ رُوداد که بعالم خلق مخصوص  
بجزء ارضی تعلق داشت - هر چه داشت که چون معامله ظلیت دارد از حیطه تصویر عقلی و عقل ذمینی مسبب  
خواهد بود و نصیب از عیال که منزله انبیان است خواهد داشت - چون اصل الاصول بمنصه گاه عیال  
و گوش باغوش رخت کشیده نویسد که تعبیر از آن بچشمه نماید - هر گاه کلام او سُبحَانَهُ منزله از حرف و متو  
و مبر از آلت سامعه و جنت در عرصه گاه سماء آید، ذات مقدس بجلّ سُلْطَانَهُ اگر بی کیف و  
بے جنت و بے ظلیت آلت بحیثی که بسیج نور در تنزیه و تقدیس راه نیاید متجلی شود، چرا محمل یب و  
منظنه عیب بود - مَنْ كَرِهَ دُنُوقَ لَعْنِيذٍ - رَبَّنَا أَنْتَ أَمِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ  
أَمْرِنَا شُدًّا - غَايَةِ الْأَمْرِ دُونَ دَارِ هَرَجٍ رُودادش بے ست لذن حنی که بفرد موعود است، تا علوه همت  
سمو فطرت بهر خس و خاشاک نه آویزد و بهر تنهی دار اللقاء تمامی جهنم نماید و با و وظایف عبودیت تمسک  
بجَبَلِ الْمُتَيْنِ كُنْهَ لَهَذَا حَقِيقَتِ رُؤِيتِ خَاصَّةً آخِرَتِ گشت - زندها بیدار و دانش خود را زوایه  
ایم را بر آرد بلکه آشوف خود را با حق آن سازد - رَبَّنَا أَنْتَ أَمِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ  
أَمْرِنَا شُدًّا - غَايَةِ الْأَمْرِ دُونَ دَارِ هَرَجٍ رُودادش بے ست لذن حنی که بفرد موعود است، تا علوه همت

مکتوب چهل و دوم - بنام شیخ عبدالاحد پسر خود - در آنکه مقرب ترین اشیا  
بحضرت حق سبحانه برابر کلام مجید نیست -

و بِحَمْدِ اللّٰهِ سُبحَانَهُ مَرَّغْنِ که حضرت ایشان قُدُّوسٌ سِتْرُهُ در انکار می فرمودند، مقرب ترین  
اشیا - بحضرت حق سُبحَانَهُ چنانچه برابر کلام مجید نیست که صفت او تعالی بے پروه ظاهر شده و حسب  
حال میخوانند ع اندر سخن دوست نهال خوب بگشت

صدر شست و نكشف گردید كه مبدا این گنجینه ذات منزله است و مبلغ و منتباه او عباد و اگر متنبه بود  
 متع پیش آید و بجز و انكسار خزانة هستی خود را چكش نماید و تنش گرفته بار و حضرت اقدس دهد و رفع حجاب  
 دید و چنانچه قول نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم توید این معرفت است - عَنْ جَبْرِائِیلَ قَالَ  
 رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ابْشِرُوا فَاِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ طَرَفُہٗ بِسَیِّدِ اللہِ وَ  
 عَرَفُہٗ بِاَیْدِیْکُمْ فَاسْتَكْوِیْہِ فَاِنَّکُمْ لَنْ تَهْلِكُوْا وَلَنْ تُفْتَنُوْا اَبَدًا لَا رَوَاةَ الْوَلَدِیَّ  
 نویس ویرس باب در عشره ماہ رمضان شمس میسر شده اند و در وادند که نسبت تو مرکزی است -  
 و ترجمه بحال یاسے که از متاخران اصحاب حضرت ایشان ما بود افتاده نمودند که از راهی بهما سیرتانی  
 در و بعد از این معیضه اش را تبفیل بودی اساتند و بعضی مقامات که عبورش ازانی داشته اند  
 طماع داوند - بهر حال تا مبادی تنزیه گذشت معلوم شد، اما راه در پیش دارد و تا بحضرت مطلوب رسد -  
 حَمْدُ رَبِّہٖ عَلٰی کُلِّ حَالٍ - وَالْقَلَمُ

مکتوب چل و سوم - بنام شیخ سعد الدین محمد صالح پسر خود - در شرح کلمه هر چه  
 مقصود است معبود است -

الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ - شرح قدس سرہ فرموده اند هر چه مقصود است معبود  
 است تنبیه است مرعابد را که در وقت عبادت باید که طرح نظر جز ذات حضرت معبود نباشد که عباد  
 و تعالی بود زیرا که اگر علت غائیة که پیش نظر داشته باشند بی تحقیقت عبادت است راجع بآن غایت  
 نخواهد بود که مقصود است - بدیهی است که حضور و تدلّشی بحجت تحصیل امری منصوص بآن امر است پس  
 تا مطالب تمام ساخت زساحت مراد نکشده شایان عبادت ذات بیه همتا نبود - مانا که در  
 عبارت کابر ولیاء قدس سرہ تعبیر از فنا حقیقی بفناء ارادت بحجت آن بوده باشد که  
 مستلزم کس است، و گویا نفس عبارت از اراده است و بآن سبب اماره نام یافته است که امارگی  
 عبارت از حصول ارادت است که امر تابع آن است، و چون صفت اراده فانی شدن نفس محقق  
 شد - شیخ جل قدس سرہ اشاره بآن در فتوحات مکیه نموده است لکن مذاق حضرت ایشان ما  
 رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بِنِ اَیْنِ مَعْنٰی است، زیرا که فناء ارادت فناء صفتی است از صفات، هر چند مستلزم  
 نحوے از فناء آن است همچنین فناء صفتی مستلزم فناء نیست - نفس را فناء اتم و قتی بحصول آید که نفس



ذات و آثار خود فانی گردد و از دشمن بعین که عادات مولای نفس منتصب شده است تائب و نشانه  
نماند مغلوب و مقهور دیگر است و فانی و متلاشی دیگر۔

سوال۔ اکابر سلف از صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم لَجَعِینَ طلبِ جنت و استعاضہ  
از نار نموده اند و نصوص مؤید این معنی است و کرمیہ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَ طَمَعًا نیز صریح است  
دیں کہ مطلق عابد تواند بود کہ خوف و طمع باشد۔

جواب۔ طلبِ جنت نہ بآن جهت است کہ تماشا گاہ است و استعاضہ از نار نہ برائے اینکہ  
محنت گاہ است، بلکہ برائے موضعِ وصل و مجربِ محبوب است، بآنکہ خوف و طمع عبارت از جلال  
و جمال ذاتی می تواند بود۔ فَافْتَحُوا۔ وَ هُوَ يُجَاوِزُ الْعِلْمَ۔

مکتوب ۲۴ چل و چهارم۔ بنام نصیرِ حقان۔ در آنکہ دنیا مزرعہ آخرت است۔

نَحْمَدُكَ عَلَى الْآيَاتِ وَالْأَمْرِ عَلَى الْكَمْرِ أَسْأَلُكَ۔ حضرت حق سُفْحَانَهُ سَکَرَمِ حُبِّتِ  
خود داشته بمتابعت سید الکونین سر بلند دارد۔ وَ هُوَ اللَّهُ سُفْحَانَهُ وَ حُسْنُ أَفْصَالِهِ احوال شکستہ بآن  
این ذرہ حقیر بعافیت قرون است۔ ہمارہ سلامتی ذات بابرکات با حصول مرادات و ترقی درجات  
از واجب العطا یا مشلت می نمایم، چون دعاء ظہر الغیب اسرّع بایابت است سید شرف قبول  
است۔ بدست کہ خبرے از اخبار ایشان ز رسیدہ است، چشم انتظار در راہ است۔ انتظار ہم  
از حد گذشتہ، ناچار قاصد مخصوص داروانہ خدمت ساخت تا بزودی براخبار فرخندہ آثار اظہار دهد  
و از کشاکش بحرانی رماند۔ یَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْتَوْادِبْكُمْ أَنْ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ۔ سعی  
نماید کہ دین وارفنا، کہ متابع غرور است سر انجام دار نمود حاصل شود، تا بعد انقطاع اختیار و  
انقضاء مدت حیات تدامت تقدیر وقت نباشد و یَا حَضَرَتِ عَلِیُّ مَا أَقْرَبْتُ بِفِي جَنَابِ اللَّهِ  
زبان حال و قال نشود۔ باید کہ طلبِ مطلبِ علی و شوق وصول مقصد آئینہ ہمیشہ دامگیر بود۔

در جہاں شاہدے و مافارغ در قدح جرعه و ماہشیار  
زین سپس دست ما و دامن دوست زان سپس گوش ما و حلقہ یار

اگر دنیا مزرعہ آخرت و وسیلہ وصول درجات نعیم نبودے میں از بازیچہ اطفال نبودے۔ یَا أَيُّهَا  
النَّاسُ إِنَّ دَعْوَةَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغْزُبُوا كُفْرَ الْخَيُولِ الدُّنْيَا وَلَا يَغْزِبُكُمْ بِاللَّهِ الْغَدُورُ۔ إِنَّ

شَیْطَانٌ لَّعَنَهُ عَدُوٌّ فَالْعَدُوُّ عَدُوٌّ وَإِنْ شَاءَ يَدْعُوهُ جُزْءُهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ  
 جَعْدٍ - ہر چند حرف نصیحت ازین مذنب سر یا تقصیر بآن زبرد نہاں استقامت فی الحق تحصیل  
 حاصل است لیکن فروط محبت و ہوا خواہی برآں سے دارد امید غنواست - فضائل و کمالات  
 دستگاہ میں شرف الدین بخدمت مستعد شدہ باشد - چوں مشارالہ از مقدمات روزگار است یقین  
 مت کہ قدر صحبت ایشان شناختہ باشند - وَالْإِطْلَاقُ

مکتوب چل و تحبیم - بنام اوزنگ زیب عالمگیر سلطان الہند - در خوف  
 نامہ و در تحظیم و توقیر علماء -

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَعْلَى مَعَالِيَ الْأَسْلَامِ وَرَفَعَ قَوَاعِدَ الدِّينِ وَمَحَمَّدًا هَٰذَا الْكَافِرُ  
 وَالْحَنُوءَةُ وَأَشَدُّ مَا الْاِتِّحَانِ الْأَحْشَانِ عَلَى مَنْ أَسْأَلُهُ هَادِيًا سُبُلَ السَّلَامِ وَعَلَى الرَّحْمَةِ  
 الْأَظْهَارِ وَفَضْلِهِ الْأَخْيَارِ - اَمَّا بَعْدُ فَاذْكُرْ يَا كَسَارِيهٖ مَقْدَرُ مُحَمَّدٍ سَعِيدٍ بَعْضِ بَنَدِ كَابِ شَاهِزَادَةِ دِينَارِ  
 عَالِي قَدْرِ مَجْمَعِ السَّعَادَاتِ وَالْكَمَالَاتِ بِسِيَةِ الْأَنْوَارِ مَوْرِدِ الْأَسْرَارِ مَبْنَى الْعُلَمَاءِ لَهْجَاءِ الْفُقَرَاءِ مَدَدُ اللَّهِ  
 تَعَالَى ظِلَالِ إِقْبَالِهِ وَإِحْسَانِهِ ، مے رساند کہ ہمت سامیہ آن عالی حضرت چوں بترویج ملت  
 بیضیاء و تائید شریعت زہراء مقام و کمال مصروف است و دیں آخر الزمان کہ او ان تراکم ظلمات و  
 و تار و دمخات و مبتدعات است شاہسوار مضاربتقامت ذات اشرف است ، بر ما فقرہ  
 زویر نشینان غربت و مسکنت لازم است کہ بدعاہ سلامتی و فتح و نصرت ایشان در اوقات حسنہ  
 مشغول باشیم - و چون این دعا متضمن خیریت عام است و بظہر الغیب صادر است ، امید  
 شرف قبول و اجابت دارد ، وَبِزَحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَمِينًا - نشان سعادت عنوان کہ باین  
 ذرہ حقیر صادر شدہ بود و در دس مشرف گردید و در یوزہ دعاہ سلامتی خاتمہ رفتہ بود ، بطلالعہ آن  
 خوشحالی عظیم روداد - سَمَدُ اللَّهِ شَيْخَانَهُ کہ حضرت غنی علی الاطلاق ذات انور را دیں جاہ و جلال  
 سلطنت کہ شمر انواع عسکر و غفلت است بسعادت خوف خاتمہ کہ مبنای خشیتہ اللہ است ادام  
 اندت ممتاز روانیدہ - در حدیث نبوی علی مَصْدَرُو لَصُوءُ وَالسَّلَامُ وَالْحَقِيَّةُ اَمَّا  
 کہ دو خوف جامع نشود نہ دو امن ، آئیہ کریمہ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سَوْءَ الْحِسَابِ  
 مشعر این معنی است - اَمَّا شَيْخُ الْعِزِّ الْعَظِيمِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَرَغِيبٌ تَرْسِبٌ آوَرْدَ است



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ - الْإِيمَانُ الْعَادِلُ، وَشَبَّ  
 نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ، وَجُلَّ قَلْبُهُ مُتَعَلِّقٌ بِالسَّاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا  
 عَلَى ذَلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَجُلَّ دَعْتُهُ أَمْرُهُ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ رَوَاهُ  
 اللَّهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهُ حَالِيًا فَعَاثَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَانِ لَا تَمْسُهُمَا النَّارُ ابْدُنَّ  
 عَيْنٌ بَأْتَتْ تَحْكُمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَعَيْنٌ خَرَجَتْ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ ذَهَابٍ مِنْ خَشْيَةِ  
 اللَّهِ - رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيُّ - وَعَنْ مُسْلِمٍ عَنْ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ بَاحِيًا فِي أَمْرٍ مِنَ الْأُمُورِ رَحِمُوا - وَمَنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا لَهُ مِقْدَارٌ وَبَيِّنَاتُ الْأَلْ  
 الدَّمْعَةِ فَإِنَّهُ يُطْفَأُ بِهَا عَارٌ مِنْ ثَأْبٍ - رَوَاهُ التَّبَهُّرِيُّ مُرْسَلًا - وَعَنْ أَبِي عَتَّابٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ شَعْرُ  
 جِلْدِ الْعَبْدِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَهافت عنه ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَهافت عَنْ الشَّجَرَةِ  
 الْيَابِسَةِ وَرَقُهَا - رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ وَابْنُ جَبَّانٍ - عَنْ أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ  
 أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُؤْمِنِ أَفْضَلُ، قَالَ أَفْضَلُهُمُ  
 أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا - قَالَ أَيُّ الْمُؤْمِنِ أَكْبَرُ، قَالَ أَكْبَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرٌ، وَكَأْثَرُهُمْ  
 مِمَّا يَعُدُّهُ اسْتَعْدَادًا أَوْ تِلْكَ الْأَكْيَاسُ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ - حسب ارشاد ابن احرر  
 وراوقاسو حسن بعد دعاء سلامتي و مزید توفیق و ازیاد اقبال بدعاء سلامتی خاتمه ایشان مشتغل شده  
 امید است که میسر خواهد شد به مشیقتهم ببخانه - و از جمله امور مهمه تن خاتمه التزام قسمه است  
 سید الاستغفار است لیل و نهارا - در شکوه مذکور است عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ  
 يَقُولَ الْعَبْدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مَخْلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عِنْدَكَ  
 وَوَعْدُكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ بِكَ بِعَمَلِيكَ عَنْ وَابِئِهِ  
 بِذَنْبِي فَاعْفُ عَنِّي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ - قَالَ، مَنْ قَالَ مِنْ لَيْلٍ وَهُوَ

مُؤَقِّنٌ بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُنْصَبَ لَهُ مِنْ أَهْلِ الْجَعَةِ، وَمَنْ قَالَ هَذَا مِنْ  
نَبِيِّ وَهُوَ مُؤَقِّنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبَحَ لَهُ مِنْ أَهْلِ الْجَعَةِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -  
وَنَزَلَ فِيهِ مَعَادُ شَيْخِ عِلْمِ بَازِلِ رَفْتِ، هَرِ چندی و ند که حضرت حق سبحانه حضرت ایشان  
را ملکه هر دو دولت عقل فرموده، مَعَ ذَلِكْ از حضرت و باب سوال مزید بر مزید نماید، بخیر و  
ایمانت مقرون باد - از جمله امور بحیث معاد است علم و کل تعلیم و توقیر علماء است و اهتمام ایشان بر طبقه  
علی - اگر بدرجه آنها نرسند سید بموجب المذاهب مَعَ مَنْ أَحَبَّ که حدیث صحیح است بدولت  
محبت مستعد خواهد شد و شریک مراتب ایشان خواهد گشت که علماء را چنین شمولی باشد و نجوم  
برسد اند - در ترغیب و ترهیب مذکور است عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَأَنْ لَجِسَ سَاعَةً  
وَأَتَقَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَحْيَاءَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ - رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ، ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَدَانِ  
حَدُّهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ فَضَّلْتُ الْعَالِمَ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضِيْتُ عَزَائِكَمُ  
تَعَالَى اللَّهُ دَمَلَكُمُكَ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، حَتَّى الثَّمَنَةِ فِي حَجَرِهَا  
وَحَتَّى لَحُوتٍ، لِيُصَلُّوا عَلَى مُعَلِّمِ الْغَايِبِ الْخَيْرِ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا  
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شِدَاةٌ لَا يَسْتَعْفِفُ بِهِمْ، الْمُنَافِقُ ذُو الشُّبْهَةِ  
فِي الْأَسْذَكِرِ، وَذُو الْعِلْمِ، وَإِمَامٌ مُقْسِطٌ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ - این مقصود  
نیز در یوز که راست که در وقایع شریفه این مسکین را بدعا سلامتی ایمان و نجات از کید نفس شیطانی  
در دوری می فرموده باشند - مندری از ابن عباس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا از رسول الله صَلَّی  
الله علیه و سلم آورده که دو دعاست در میان آنها و میان حق تعالی حجاب نیست و اما  
مظلوم و دعای مردم برادر خود را بظهر الغیب - و در روایتی ابی هریره رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وارد شده که  
شخصی است که دعای ایشان رد نیست صائم و امام عادل و مظلوم - همیشه زاده فقیر خواهد بود  
چون بار اوده ملازم است عالی که متضمن تربیت صوری و معنوی است و ثمرات دین و محرم بارگاه  
سلطنت گردیده این فقیر نیز بدو کلمه نامربوط معتدع خادمان عقبه علیه گشت - وَلَسَلَامٌ عَلَيْكُمْ



وَعَنْ مَنْ اشْتَعَلَ الْهَدْيَ وَالتَّزَمَتْ بَعْدَهُ الْمُخْطَطُ عَلَيْهِ وَعَلَى اللَّهِ وَصَحْبِهِ الْأَبْرَكَاتُ الْعَلَى -

مکتوب چهل و ششم - بنام او نگاشت عالمگیر سلطان هند - و نسبت محبت و  
فضائل طریقه نقشبندی و در معنی مریدی و مرادی و احادیث و فضیلت بعضی اعمال -

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ قُتُوبَ الْعَارِفِينَ مَرَايَا كَمَالِهِ، وَصَيَّرَ أَرْوَاحَ الْكَامِلِينَ

مَشَاهِدَ جَلَالِهِ وَجَمَالِهِ، وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى مَنْ أَرْسَلَهُ نَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

سَيِّدًا وَآمَنًا لِلْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الْمُسْتَأَذِينَ بِأَدَابِهِ - اِنَّا

بعد بنده خاکسار و ذره ای مقدار محمد عید بخدمت ش هزاره دیندار عالیقدر ناصراً المِلَّةِ

الْبَيْضَاءِ وَمُرْفُوحِ الشَّرِيعَةِ الْعَرَاءِ، مُؤَيَّدِ الدِّينِ الْقَوِيهِ، مُشْفِقِ الْأَحْكَامِ الْبَاطِنِ

لِلْمُسْتَوْفِيهِ، رَفَعَ اللَّهُ شُجَّانَهُ قُدْرَةً وَشَرَحَ صُدْرَهُ رُوحاً، که هر چند بعد ابدان

مانع لقاء صوری است و موجب بجران و دوری، اما چون عروه و شفیقه محبت قوی است، قرب و

معیت معنوی که لازمه حب است نقد وقت است، قَالَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَفْضَلُ

الْصَّلَوَاتِ وَأَكْمَلُ الثَّنِيَّاتِ الْمَرْغُوعَةِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ - مقصود از سیر و سلوک و دوام ذکر و حضور

تحصیل نسبت محبت است که شریعت جمیع نعم جمیده است - سرآمد صنوف محبت آن است که در آن

طرف باشد، و هر چه با شخصیت عالی منسوب است، اعلی و اکمل است - و شک نیست که آن

موجب است - و اقرب طرق و وصول این موجب تحصیل و تکمیل مراتب متابعت حضرت حبیب

رب العزت است عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ الثَّنِيَّاتِ

أَكْمَلُهَا - کَرِمْ قُلُوبُكُمْ تَحِبُّونَ اللَّهَ فَأَتَى بِعُزْوِي يُحِبُّكُمْ اللَّهُ مُشْعِرًا لِي

وسیله دولت اتباع که منتج محبت است بمعنی محبوبیت طریق حصول محبت دوام که در میان ذکر محبت

ملازمت است و لذا گفته اند مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرَهُ - و بدیهی است که دوام ذکر و

لسان متعذر است - سعی باید نمود که دل بمواریب و الهی باشد و حضور یکلیف و انمی نصیب وقت گردد

بعد از آنکه غفلت را هرگز گنجایش نباشد - فرضاً اگر ظاهر سیر از شغله گرفتار شود باطن متکون نشود و از

حضور بغیبت نیاید، وَ رِجَالٌ لَا تُلَهِیهِمْ تِجَارَةٌ وَ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ فَقَدْ حَاشَ بِهِ -

این نسبت شریفه هر چند نصیب منتحیان است که تحقیق فنا، و نیستی رسیدن اند و از شری

مصادرات اماره و ارسته، اما مبتدیان طریقه نقشبندیہ علیہم نجاتیہ و التوضوآن مخصرہ  
مستثنان کہ شرحی از اندراج النہایت فی البدایت، کہ خاصہ این طریقه علیہ است و از انجا حضرت  
خواجہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اند کہ ما نہایت را در بدایت درج کردہ ایم، چشیدہ اند، از ان  
دولت غلطی خط وافر فرار گرفتہ اند و نصیب از خلوت در انجمن دارند ۔

از برون در میان باز ارم      و ز درون خلوتی ست بایارم

و اشارہ باین نسبت شریفہ است آنچہ فرمودہ اند ۔

از درون شواشتا و ز برون میگنزدش      این چنین زیباروش کم می بود اندر جہاں  
نقشبندیہ عجب قافلہ سالار استند      کہ برند از رو پنهان بحسرم قافلہ را  
از دل سالک سورہ جادہ صحبتشان      می برد و سوسہ خلوت و ذکر چلہ را

این ذکر قلبی کہ درین طریق معروف است شمر جذبہ است ۔ و بلند ادیرین طریق جذبہ مقدم آمد بر  
سلوک، و مجذوب سالک روندہ این راہ تام یافت ۔ مقرر است کہ مجذوب سالک افضل  
از سالک مجذوب است، زیرا کہ مجذوب نصیب از محنی مرادی و محبوبی دارد و مخلصی نشان جان  
او، بخلاف سالک مجذوب کہ نصیب از مریدی و محبی یافتہ و مخلصی راہ حال او از مریدی تا مرگی  
و از محبی تا محبوبی فرق بسیار است، کہ مریدی رفتن است پیاہ خود و مرادی بودن است  
کشان کشان، و لہذا گفته اند الْمُؤْمِرُ يُدْ يَطْلُبُ الْمُرَادَ وَالْمُرَادُ يَهْرِبُ حَتَّى يَنْفَنَ عَنْ  
است کہ درین طریقه علیہ شروع سیر از قلب است کہ مورد جذبہ است، بخلاف اکثر طرق  
کہ شروع سیر از عالم خلق است و مہاجدہ ظاہر کہ بسلوک تعلق دارد، بعد تحصیل مہاجدہ و سلوک بجنب  
می آید و بمرتبہ معرفت مشرف میگردد بخلاف این طریقه مستنیہ کہ شروع از جذبہ سے فرمایند و در ضمن  
آن مراتب سلوک سلوک میگردد و کار نہایت النہایت می رسد ۔ و ازین بیان حقیقت اندراج  
نہایت فی البدایت ہویا گردید، چہ نہایت دیگران وصول بدولت جذبہ است کہ جذبۃ  
مِنْ جَدِّ بَابِ الْحَقِّ مُوَازِعِي عَمَلِ الشَّاقِينَ، و اک درین طریق اول و پیش و این نسبت  
جذبہ را سیر انفسی نامند و سیر مستدیر و نیز آن را اقرب و اقرب فرمودہ اند، بخلاف سیر ثانی کہ شروع  
آن از اتفاقی است و بس را سیر تسلیم نامند ۔ و نشان شروع جذبہ یافتن انجذاب و کشش است



دل را میز از شمش جنت ، و گاه است که جنت فوقانی متوجه گردد . و در ضمن آن غیبت از حواس و  
اشمعال و استلک و فرو رفتگی و تلاشی از اغیار اگر یابد نعمت عظمی و بیشتر سعادت ترقیات .  
حضرت خواجه قشبنده قدس بسره فرموده اند که نسبت با انعکاسی است ، یعنی درین طریق ترقیات  
بیشتر منوط با انعکاس فیض است از باطن شیخ . هر چند مستر شد آئینه باطن را بحسب شیخ مقتدا و  
تحصیل راه مناسب و متابعت او نور سازد فیض از باطن شیخ متعکس شود و بجز صحبت و محبت  
از فیض نفس با وج کمال برود ، قَالَ عَلَيْهِ لَسَدْمُهُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْفَعُ بِهِمْ حَبِيبُهُمْ . رَوَاهُ  
الْبُخَارِيُّ . وَلَقَدْ كَرَّمْنَا كَلَامَ رِجَالِهِمْ حَسَنَةً فِي قَصَصَاتِ الصَّالِحِينَ . عَنْ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَوْخَى إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا يَخْتَسِرُ  
كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهِنَّ فَكَأَنَّهُ بَطْلَانُهُمْ . قَاتِلَةُ عِيْسَى فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَكُمُ بِخَمْسِ  
كَلِمَاتٍ أَنْ تَعْمَلَ بِهِنَّ وَنَاوِرِيكُمْ إِنْ سَرَّيْتُمْ أَنْ تَعْمَلُوا بِهِنَّ ، فَلَمَّا أَنْ تُخْبِرُهُمْ  
إِقَامًا تُخْبِرُهُمْ . فَقَالَ يَا ابْنِي لَا تَفْعَلْ فَإِنْ أَحَافُ أَنْ سَهَقَتَنِي بِهِنَّ أَنْ أَخْشَفَ  
أَوْ أَعْدَبَ . قَالَ فَجَمَعَ نَبِيُّ إِسْرَائِيلَ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ حَتَّى امْتَلَأَ الْمَسْجِدُ وَقَعَدُوا  
عَلَى الشُّرَفَاتِ ثُمَّ خَطَبَهُمْ . فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَوْخَى إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا يَخْتَسِرُ كَلِمَاتٍ أَنْ تَعْمَلَ  
بِهِنَّ وَنَاوِرِيكُمْ إِنْ سَرَّيْتُمْ أَنْ تَعْمَلُوا بِهِنَّ . أَوْ هُنَّ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا ، فَإِنَّ  
مِثْلَ مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ شَيْئًا كَمِثْلِ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِصٍ مَالِهِ بِذَهَبٍ  
أَوْ دِرْهَمٍ ثُمَّ أَتَى سَكَنَهُ دَارًا فَقَالَ عَمَلٌ وَادَّ فَعَلَ إِلَيَّ ، فَهُوَ يَعْمَلُ وَيَدْفَعُ إِلَيَّ غَيْرَ  
سَيِّدِهِ . فَأَيُّكُمْ نَرَى أَنْ يَكُونَ عَبْدًا كَذَلِكَ ، فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَكُمْ وَرَزَقَكُمْ  
لَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا . وَادَّ قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا تَلْتَمِشْتُمْهَا ، فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ بِوَجْهِهِ  
إِلَى وَجْهِهِ عَبْدًا مَالَهُ يَتَوَفَّى . وَآمَرَكُمْ بِالْصِّيَامِ وَمِثْلُ ذَلِكَ كَمِثْلِ رَجُلٍ  
فِي عَصَابَةٍ مَعَ حُرَّةٍ مِنْ مَسَاكِينِهِمْ يُحِبُّ أَنْ يَجِدَ رِيحَهُ ، وَإِنْ الصَّائِمُ عِنْدَهُ  
أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمَسْكِ . وَآمَرَكُمْ بِالزَّكَاةِ . وَمِثْلُ ذَلِكَ كَمِثْلِ رَجُلٍ سَرَّهُ  
لَعْدُوقًا وَتَقْوَايِدُهُ إِلَى عُنُقِهِ وَتَرَبُّوهَ لِيَضْرِبُوهُ عُنُقَهُ . فَعَمَلٌ يَقُولُ هَلْ تَكْفُرُ  
أَنْ أَقْدَى نَفْسِي مِنْكُمْ فَجَعَلَ يُعْطَى نَقِيلٌ وَانْكَرَتْ يَرْحَى قَدَى نَفْسِهِ . وَآمَرَكُمْ

نو شه كثير. ومثل ذالك كمثال رجا طلبه العا. ومير اثافي أمير حتى  
 حقت حصيها في الحرة ونفسه في يوم. وأكذ السب لا يجوز من الشيطان إلا بغير نيا. ردا  
 مدي والسا في بعضه. وابن خديمة في خيمه قايوم جبار في سمحه وأكاذ  
 من صيغ على مثل البخر يري ومسلمه وقال التوماني في حسن صيغ. وعن ابن عباس  
 عن الله تعالى عنهم أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا أبيع من أعطيتهم نفقدا  
 حتى خير الدنيا والآخرة. قلبا شاكوا وليسات ذاكوا وبدن على النبلاء وما يراو  
 حبة لا تبغيه خوفا في نفسها وماله. ردا الطبروا في بيتا جليل. وعن أبي  
 حنيفة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم. أيما مؤمن طعم  
 يومنا على الجوع أظعمه الله يوم القيامة من ثمار الجنة. وأيما مؤمن سقى مؤمينا  
 من صبر سقاها الله يوم القيامة من رحيق عذوم. وأيما مؤمن كسى مؤمينا على  
 من كساه الله من حلل الجنة. ردا التوماني. وعن الحسن بن علي رضي الله تعالى  
 عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال. لأن أظعم خالي في الله لئمة. أحب  
 من أن أتصدق على مسكين بدينار. ولأن أظعم خالي في الله درهم أحب  
 من أن أتصدق على مسكين بدينار. ردا أبو الشيم. وعن أبي هريرة  
 عن الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم. أكثروا من شهادة أن  
 لا إله إلا الله قبل أن تمحى منكم. ردا أبو يعلى بن سنان جليل على ما حكاه  
 في عبد العظيم السدي. والسلام عليكم وعلى سائر المؤمنين أجمع الهدى والشرم  
 من أمة المصطفى عليه وعلى آله وصحبه الصلوات والبركات العلى.

**مكتوب جيل وفتنم** نام نوح محمد صدق كشمي. وحققت اسكان ووعا برائے انتقامت  
 بر عقيدة اهل سنت وطريقه مجدد الف ثاني ودر كيفيت احباب بعد از حال حضرت مجدد الف ثاني  
 بنی الله علیه.

آحمد الله وسلام على عباده الذين اصطفى. نيازمندی این ذرة احقر خدمت مشفق كرمي  
 نوح محمد صدق سلمه الله سبحانه مقبول باد. امید که این مقصود را از حاشیه خاطر عاظمه نفع نماید و توجیه  
 و صرف همت معاون حال این نسر و مانده باشد که تمامی همت و همتی همت مصروف مراصنی مودعتی  
 گردیده از رقیب مسوا و بالکلیه آزاد گردد و عا بدو خوب و هم و خیال خود نباشد و این علائق شکسته و



عوائق متعدده مانع مطلوب حقیقی، کہ غیر از جزئیات بتبعہ تجسسہ الظلمان متاثر نیست  
چگونه نفع باشد کہ ہر چہ بارخ امکان قسم است از غفلت غارتہ عدم بارگاہ وجود قدم نہ نمادہ است  
و از کون بہ بروز نیامدہ عدم صرف حجاب وجود بخت چنان گردود، و نیت محض کبار و پوشش سبب  
باشد و یا بر آیت آن حمل بے مثال ہوید اگر دود، در کرام ائینہ در آید او اتحاد عینیت چہ  
رذیل ذاتی کہ بجمع خدائے موسوم است اورا با حضرت کبیر تعالیٰ چہ و عود ہمیری و ہم آغوشی درین  
جزء آخر از زمان کہ بوقت تراکم ظلمات است و غلو جنود و بوا و شیطاں بہترین امور جز میں نہ دہ  
بہرہ از نیاز از حضرت بے نیاز مسألت نمودہ آید کہ بر عقیدہ حقہ اہل سنت و جماعت مشکوٰۃ  
شعۃ السعد و طریقہ مرشد حضرت امام ابو اسلیم غوث الوارثین صاحب سیر رحمانی مجدد الف ثانی  
تعالیٰ عند استقامت نصیب شود و از محمد ثانی کہ بواہوسان اس وقت کینیات و اہیہ خود احد  
نمودہ اند و در دارہ ائتہ توثیق عجیب وجود اشرف حضرت مجدد خزینہ رحمت باو آہیہ بود بہ  
ارتحال اس مفتوح ابواب فیض ظلمتے خاص بر اہل روزگار کہ خود را از عمران داشت نمودند طاری شد و بہارت  
افتادہ کہ بازگشت اذان اسکان ندارد و از نامحرمان چہ نو مید اثار یق و اثار الکیہ تا یقون والسلام  
**مکتوب چہل و ہفتم بنام میر محمد نعمان در آنکہ چون را بہ بیچون ہیچ مناسبت نیست**

آحمد باللہ و سلام علی عبادہ الدین الشکفی - شش فکرم اللہ سبحانہ بختیر لیاات  
المنقتر بین - ذرہ احقر مشہور ضمیر انور سے گردانند کہ احوال ہا میں مقصر حسب ظاہر پنج سدا دستون  
بہایت است - از لطافت عزیزان امید میدارد کہ رخصت بحال اس در ماندہ فرمایند تا ظاہر از غزن  
باطنش باشد و باطنش بے نشان تا منظر نفسی بے نشان گردد کہ نشان مندر را بہ بے نشان راہ نیست  
و چون را بہ بیچون و عود مناسبت منقودہ اذ لا یذرن الشئی ما یفکد و بہ نہی ست کہ و عود  
و اعتبارات بعد سقوط آثار مد میہ کہ ذاتی او گشتہ چون از دائرہ شیون اند و چون را در آن مد خطے ست  
کامل، بہ حضرت ذات مبرا کہ شان را آنجا نگذاشت نیست و چون را وہاں مذ را و مواصلت منقود است  
و معنی را بعین طریق مرا فقتہ معدوم - ہیات خد صی از بی کرامیتراست کہ نجات شیئ از ذاتی  
خود محال است، مگر عنایت بے غایت دستگیری سے فرمودہ از ذات خطے کرامت فرماید و ہاں  
و دلت قصوی مستعد گرداند، یا معنی اس قسم بندہ محتیا و خود سازد، ہر چہ معنی صمیمیت بشیر و ہول  
نجات صاحب ضمن مشیر، کہ تقد د فی القیلتین الاکبریہ و ما ذالک علی اللہ یعونیز و والسلام  
**مکتوب چہل و نہم بنام سید ابو الخیر شاہ آبادی - در تحریریں فناء اقم - آحمد باللہ و سلمہ**

عبادہ الہیہ اشطافی کتوب مغرب برادر سید ابوالخیر سید و موجب فرحت  
 گردید حضرت حق سبحانہ آن برادر را مورد عنایت خویش دارد و بتابعیت حبیب خود علیہ  
 السلام و صحبہ افضل الصلوات و اکمل التجات مزین دارد کہ جمیع کمالات در ضمن آن  
 است آنچه از رباعی شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس سرہ کہ جسم پر آشوب گشت چشم مجربیت انور قوم  
 و نہ کہ حسب حال است بسیار اسیر و عالی مست . اللہ تعالیٰ بحقیقت آن متحقق داشته بقاء اتم  
 عین و اثر لازم آن است رسانیدہ شریب از بقا با شادمانی دارد . اللہ تعالیٰ قریب تحقیق و السلام  
 مکتوب پنجاب ہم بنام خواجه ابوالخیر ابن حضرت مولانا خواجہ گل کنگل رحمۃ اللہ علیہ . و آئندہ بقاء  
 تہ نقشبند مبدیہ براتباع سید ابوالحسن علی است صلی اللہ علیہ وسلم

الحمد لله و سلام علی عبادہ الہیہ اشطافی حضرت حق قبل و علا ذات بابرکات حضرت  
 دہم زوہ عالی قدر را سہوارہ بر مفارق نیاز مستعد فیض بخش افوارہ بر کایت صوری و معنوی دارد .  
 سیر بہ رب ذرہ احقر را از عاشیہ خاطر محو و نفسی نغمہ مانیدہ تا اس غمول زادیدہ مدغم و سیتی کہ ذل انقار  
 آن دست و نفا و دگسار جزو حقیقت او ، بوجود مشرف گردد کہ عدم مدیل او نبود و سیتی را در  
 نسبت علی بارہ ، مگر بحضورے کرم شود کہ غیبت و رفقا و او نیست و بشودے کہ استقامت و نیال او  
 بر چند ازین مطلب اعلم . التنا و تقدیر وقت نباشد و از حصول جزا و جزا بہ ستمش نیاید کہ زوال امکان  
 است و تبدل حدوث بقدم متع ، و وجود مناسبت کہ مستعد علی حصول مرہم است مفقود و حقیقت  
 کیفۃ احوال الی الہ و ذلک ہذا . کل الجہب الی و ذلک ہذا . کتبوت  
 ما الذنوب و ذلک الی الہ و ذلک ہذا . غایۃ مرہم فی السباب

است کہ تراب کہ مرشد او از دایہ نیستی ست و کشت او در مرز نیستی و بصاحبیت افوار  
 قناب ہویت در عرضہ سستی جلوه گر شدہ و بآثار تربیت او صورت سر بلندی یافتہ از ہمسر و آنحضرت  
 حق خود را باز دارد و خیانت در امانت نہ نماید ، و بواس عارتی کہ در بر پوشیدہ است از خود نداند  
 بموجب ان اللہ یأمرکم ان تؤدوا الی اہلہا ہمہ کما را باہل آن حوالہ نموده  
 مسابن حال و قال تبرائہ انک میت و انہم میتون ناطق گردد و انک میت و انہم میتون ناطق گردد و انک میت و انہم میتون ناطق گردد  
 زارینی و روش بود . و حصول این نعمت عظمی و دولت قصوے منوط بتابعیت سید ابوالحسن علیہ  
 و علی الیہ الصلوات علیہ کہ بنا و طریقہ مرید حضرات خواجگان علیہم الصلوٰۃ بر آن است و  
 در کار نشان بران ، احوال و مواجید ہمداتابع این سعادت کبری داشته اند . لهذا میں طریقہ علیہ افضل



طریق آمد و نهایت و گیران در بدایت ایشان مندرج گشت که طریق اصحاب کرام است علیه  
الرحمة و قد قنا الله تعالى اتباع حقیقه هو لا اله الا کابره و الله ذالک اکره و الله  
على من اتبع الهدى.

مکتوب پنجاه و یکم بنام شیخ محمد عبدالله سپهر خور در علو عظمت واجب تدبیر و قد و حور  
ممکن - در عظمت شان نماز و عجز مصلی.

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى

بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد کلیم بختی کس را که بافتند بیا

بیچاره اگر هزار سال جمال بکام و در مبادی تعینات خود بپوید و تحقیق بآن سپید کند و نام و نشان از  
حقیقت ندیده نگذارد و در رفع قسود نموده در صرافت اطلاق تجر نماید، از دانه خیال زبر آمده باشد و  
هر چند جمال تعینات مرتفع سازد و بگوید و تویی انجبال تحسبها جامد تا و هیچ تموج حشر استیجاب  
مقتل شود، اما از تخریب ضیع الله الذی فی الحق کل شیء خلاسی یافتنش از جمله محالات است  
یا آنکه عدم است و آن داشته معض است و وجود وجود است و او را با تعقید چه کار، لیکن چون  
صانع قادر مختار این است عدم را هست ناکرده مطلق را عین مقید ساخت ارتقاع آن جز از شهود حقیقت  
منتج که متعلق علم آملی است جلاد علل در وقت استیلا و وفای شود حقیقت الحقائق آثار عدمیه را  
غیر استتار چه چاره، و در شمعان آنآب جمال ظلمات را جز انشعالات که هم نصیب، مادر و رود  
صورت ظهور در جهات امور گنای در عین زوال ثبوت است و در کمال محویت تحقق، پس غیر مجوری  
و دوری نصیب آن نخواهد شد و در او حرمان کارش نه آن و هم بود که تو دوی برخیزد. امکان و حدث  
آن و هم بود که تو دوی برخیزد امکان و حدث براه روی برخیزد

از این جا تواند بود که کمال عرفاء و اعظم الحزن متواصل العسکر بودند، و امن از مطلوب ازان بزرگ تر  
است که در حرم محترم آن این بیچاره را جانش باشد

سیر یونیه مانند اردو یار چون توان شد ز بخت بر خوردار

بر قدر قرب پیدا کند همان قدر مباحث نصیب خواهد شد و لوازم فقر و مسکنت نیستی و مجزوستی  
را مطلق نخواهد نمود. بهیست که کمال عبارت از رؤیت اشیاء دست گنای، پس آنآنانا  
مشاهده ذمائم و خود می نماید و باین مطلق از وسوسه جیل علی الاطلاق پیدا می کند که رفع وجوه مناسبت  
با عیش آن است، و این مقام عبودیت است. و سر آنرا که عبودیت ثنائاست و ظهور و فانی آن

بیشتر مانا که کریم و ائمه الکبریاء الا علی الخشعیون السیدین یظنون انهم مثلوا  
 حبه الایداشاره است بدین تراکم، تا رسیدگی که موجب رؤیت و مآت و خاصیت عابد است  
 من تا نیست طبیعت او که بغایت شاق است و آن در حق اهل صحو است و حاصل اصل تا آنکه زانوا  
 ت رب تجلیات ظلال شاداب است و برپندار بقا و محبوب ممتد، السیدین یظنون انهم مثلوا  
 بقیمه رزے ست محل شان. و بعد از بعض اکابر منقول است که در وقت تصدیق نازدنگ ایشان  
 حیرت می شد از جیت کبریا فی ذات مسیود حیل و علا کمال خوف و رعیت، و لیکن چو یعنی درین  
 سبب دشمن محبوب است و اثبات عو محبوب هر چند بصورت تمح است اما بغایت شیرین و محبوب  
 ربنا سئلنی علیک تولا تفییدا و کریم و تولا من القرآن ما هو شفاء و رحمة لکونهم  
 سے ست بدان. و نیز این تخریب من آن است که بجا آن قل منعکس اصل نشیند هکذا الی  
 رسول حضرت قلب الا قطاب قدیس میرا در آخر کار برایشان غمت شان تا زده و معنی آنقدر  
 ستون شده بود که نزدیک بود که این کارخانه بزرگ از ایشان معطل شود. مهمل امکان بعد از ادا و فراموش  
 و من مؤکده اشتغال بنوا فل نمی کردند و چنانکه زیر بار این امر علیل القدر بودند که چه شرح دهد  
 عینا بیت الله سبحانه آخر چندی روز تملیل قبل اتمام عنایات الهی با صنوف بشارات و شگرمی نموده  
 تسبیح مسمومان حضرت قدس خود سروده چنانچه تفصیل آن در کافه دیگر مستثنی الله سبحانه  
 سے نوید سے سروده اند که فلا نه چوں با ماست تو این کرامات و بشارات حاصل شد، تراهم از  
 بیع کلمات بهره است تمام، حمدا لله سبحانه. فحصل کیفیت التجنول شفاء و النکل  
 و ان کان بیا عتبادا شهود لیکن یوجب آتاعیند ظن عبید علی یعامل معه معملات  
 و یحتفی ائمه رزے من عوف حقیقتها، و من لم یدق لم یدر و لیضیق صدری و لا  
 یخلق لیانی. و السلام.

مکتوب پنجاه و دوم. بنام شیخ محمد لطف الله سپهر خود. در تعبیر شعر حافظ: غمد  
 و نصی علی رسولیه الکیومیر ع کس روئے تو چو در آئینه جام افتاد یعنی چوں پر تو سے  
 از جمال بے کیف تو که عبارت از تمثیل شدن ذات منزه است در پرده اسماء و شیون خویش بر دل  
 عارف بتانت و اعلیٰ مغلوب و در پیش خود ساخت، عارف از خنده می و استیلا و مسکرمستی  
 که بور و در عسا که جزو الهی جل و علا بر خوا بهستی ضعیف، و پست شدن قوت تیز که ناشی از فقره  
 و کثر بود در طمع خام افتاد و دانست که محبوب بے پرده عکس و بغیر محجب ظلال در غیر مشهود من خواهد



و رآمد مطلوب بے حیلوت ازین شیون با غرض خواهد آمد . و فی الحقیقت این طمع است و  
فنی است تا فرجام

با کلف خویش گفتم اس غنچه دماں  
در پرده عیاں یا ششم دبه پرده نهان

حقیقت آن است که چون عالم صور بر اسماء و اجزای محسوس گشته و هر جزو از آن مظهر است مراتب  
غایت الامر بحسب کسوت کونی و تعینات مختلفه ، در نفس عوام کمال نعم از ظاهر دور افتاده است  
و را و رود یاق حقائق مسدود . بنسبت الله سبحانه چون لطف بے غایت مدد فرماید و دماست  
باصل کند ، نهایت عروج تا باصل خود که رب اوست و این مظهر اوست خواهد نمود . و را و آل پویند  
نزد کثر متاخرین صوفیه در عدم خود کوشیدن است از و را و اصل عدمی و یحیی و کمد الله نفس  
و رز است بران فافهم

مکتوب پنجاه و سوم بنام شیخ محمد لطف الله سپر خود . در تاویل کریمه و یسئلونک عن الجبر  
الحمد لله سلام علی عبادہ الذین اصطفی . و یسئلونک تا و لیکه یسئل اهل السنه  
الشیعہ عن النواشی البیدنیة و انقیود المشتمة الجاحیة عن التوصل الی مطلب  
الاقصی و القوی بالسخاوة العظمی هل لها ارتقاع من البین و هل یکاشف و رادف  
یا لعین ، فکل یتها الکل القانی من نفسه الباقی برتبہ یسئلها رقی کسفا کالتوسل  
السائل ثم یطیروها و انما آمانها الی رقی ، ان کان مبدئ فی کل احد اسماء  
الذی یوئیه یكون مؤید بیتیہ و مظهر بیتیہ و اسیطة بیتیہ و بین اسمیه مع آتیه  
مذ یقع الاشتواک فی کل اسم بل هو الجاذب یغیر من غالیبا . لسفات ما  
یعدیه را ما یحیث لا یبقی منه شیئ . فیدرها فی اذن استغدادیه و یحی  
الفطره الکی قطر الناس علیها ، قاعا منبیا تا بلا لنبات یا الموهبة الایهیه .  
صفصف مستویا لا یستفلای ما علیها من معالم الشیئات ، لا توی فیها عوجا  
یتنظیه الجزء الا و نی و لا آمتا یقتضیه الجزء الشارعی . یومئذ انی حیث نسفها  
کذا لک یسئلون انی اهل السؤل الداعی الی الحق انی اصله و هو حقیقه بین الوجود  
الذی هو الا سماء الی الحق لا یزوج له لا یزوج المودع . کلنا وصل الیه ثم  
منه الی ما لا یمکن التغیر عنه بعبادة و لا یشار الیه بامارة ، کلت القول

بَيَانِهِ وَاسْتَفْرَقَ الْأَمِيرُ فِي لُجَّةِ الْحَيَرَةِ . وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَنِ فَلَا  
سَمْعَ إِلَّا هَمْسًا رَمَزًا خَفِيًّا دَلِيلًا كَمَا يُرْمَزُ إِلَى الْوَحْدِ الْإِلَهِيِّ . وَالسَّلَامُ .

مکتوب پنجاہ و چہارم بنام شیخ محمد تقی پسر خود و سرکرمریہ آلا یذکر اللہ تعظیق القلوب  
حَمْدُ اللَّهِ وَ سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى . آلا یذکر اللہ تعظیق القلوب یہ وصورت  
صحت از مطلوب حقیقی و توجہ بر احوال ہر چہ بظاہر آرمیدہ است اما فی الحقیقت در اضطراب  
ست و چہ قلب بالذات از دواہان جہال تمسک علی الاطلاق است و مشغول حضور و مشاہدہ آن  
ہی در غیب ازل غیر از اضطراب نصیبی نخواہد بود . و چون بیاد او تعالی مشغول باشد و باطمینان  
ہوید و عین جہیم ہمارہ در سعی آن است کہ مقبول و تزیین حدیث ہو اہل مشغول وارد و محسوس و  
محرومی نقد و قس کند ، خصوص در وقت داء مسئلہ کہ کمال محل قرب است صرف طاقت خودی  
بہرہ ما جمعی کہ بنایات الہی بد کہ حق جہل و علا مشغول اندازد و ازین دادہی ہلاکتی برآیند  
متنبہ ہر گردند . إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَكَرَّرُوا فِيهِ وَهُمْ  
مُبْصِرُونَ وَإِخْوَانُهُمْ يَمْسِكُوهُمْ فِي النَّجَى ثُمَّ لَا يَفْقَهُونَ هَٰذَا شَأْنُكَ سَتَ بَدِي .  
لَهُ يَحْكُمُكَ أَعْلَمُ . وَالسَّلَامُ .

مکتوب پنجاہ و پنجم بنام شیخ محمد عبداللہ پسر خود .

در توجہ بہ کلمہ عارف راہت نیست . اَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَ سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى  
بریکان نہد مودہ اند کہ عارف راہت نیست ، تحقیق آن چنانکہ بریں سکین ظاہر مآخذ اندہ آن است  
کہ ہمت تابع قدرت و ارادت است . ہر گاہ عارف از جمیع اوصاف خود برآمدہ باشد بکہ از ذات  
خودیش فانی شدہ مجاہد محض و سبب بے حس گردیدہ باشد ہمت کہ منافی آن است کجا داشتہ باشد  
و محکوم اَلْهَمَّ اَرْحَمَ يَمْشُونَ بِهَا اَمْ لَهَا يَنْدُبُ يَنْبِطُشُونَ بِهَا ہمت چہ گنجایش دارد  
و هُوَ سَيَحْكُمُكَ أَعْلَمُ . وَالسَّلَامُ .

مکتوب پنجاہ و ششم بنام شیخ محمد یعقوب پسر خود . و تفسیر و یحییون اَنْ يُّحْمَدُوا  
الرَّايَةَ . اَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَ سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى . وَ يَحْيُونَ اَنْ يُّحْمَدُوا اِلَٰهًا لَّهُ  
يَفْعَلُوا اشارة بہ ان است کہ آنچہ از فاعل مجازی بظہور آید مثل ذات او مالک و متلاشی  
ست ، دلی الحقیقت چنانکہ عین او را شہوتی نیست جز در مرتبہ ارادت و حس و ہمتاں احکام او را  
بودہ نیست جز در اہل مرتبہ ، و در نفس الامر ذات و فعل و صفت مرتق را حیل و علا متحقق است



میل می امرایم مصروف دارد، به کتب فقه رجوع نموده، و مولفات صوفیه را که بجهت اقبال و  
 دین علییه، بصورت اسلام محلی اند، منظور داشته این کارخانه بزرگ را برپا دارند. و چون مدار  
 این مصلحت حضرت خواجگان قدس اسلام بر متابعت سنت است و اجتناب از بدعت نامرئیه و  
 بی عزیت مما لکن از محدثاتی که در این زمان شیوع یافته و جهت تراکم ظلمات بدعت که بسبب تبعه  
 بدعت استیلا گرفته، بطلان آن از نظر عوام بلکه بسیاری از خواص برنخاسته محترز باشند.  
 و مواجبه در بدعت مشربیت غرا، بود و بر طبق قوانین ملت بیضاء آن را بجا و دل پسندیده  
 صورتش شکر آبی بجا آرند و زیارت خان باشند، و آنچه به پنج مستقیم بود و معروف مخالف کتاب و  
 سنت و اجماع سلف و اعتقاد فرقانیه داشته باشد اگر چه مثل خلق صبح منکشف گردد معروض از د  
 سنت برکت بریاستیل و حال غرور و ثقی، بل سنت و جماعت بدست داشته از آن بهر اسل و  
 سنخ شوند. با بجهت میندن دین توهم اعتقاد و تسلط در دست دارند و بعد اعمال صوری و واردات  
 سنی بآن سفینه پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم فرموده کسیکه چنگ زند مبتت من نزد خداست من پس  
 اجر صد شهید است. و نیز پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم فرمودند کسیکه زنده کند سنت مرا که  
 زنده شده است بعد من پس مرد راست از اجرش اجر کسیکه عمل کرده اند بآن سنت کم ن کند  
 جوآن چیزه دکی که نو سپید کند بدعت ضلالت را که راضی نیست خدا تعالی بآن و نه رسول  
 زنده بر او از گناهان مثل کسان که کرده اند بدعت را، کم ن کند از آن چیزه، و در واقع که فقهی فرموده  
 هر دو روشن است. و آنچه اولی و تمیز آن استقامت است که از شما بظهور آمده و نوشته آید.  
 و آنچه ثانی که مرقوم نموده اند تعبیر آن آنچه بر فقه لایح شده آن است که آن جانور صاحب حسن  
 در عبارت زدل شماست که بجنب آبی حی و علا متوجیه عروج است و مطیع مثال سلوک.  
 فی حقیقت دل از عالم امر است و از لطافت انسانی که از صورت منزه است و از شکل متبر، اما  
 چون مضطرب صورت صوری دارد و در سیه آدمی معلق است، تعلق دارد و آن حقیقت جامع لطیف  
 گاه به صورت جانور و مدار که بشکل صوری مشابیه دارد و گاه به بن ستاره و مدار جویدار گردد.  
 و چون این حقیقت را برنخ گفته اند میان لطافت عالم امر و اجزای عناصر عالم خلق که آن را کسری  
 و درشتی لازم است، لاجرم پرده دوم که کنایه از تعلق بعالم خلق است درشت ظاهر شده  
 چون اجزای عنصریه عالم خلق خصوصیات مختلفه دارد، بنا بر آن پرده کج بر سر دم نموده و چون دل  
 مورد اذکار آشی است، و مطلع انوار تجلیات نامتناهی، روشن و تابان بظهور پیوست و از روشنی

پس گرفتار این سپهر که این ذات نامک را مصدر احکام خارج تصور نماید و خود را مورد محک  
متقنی قائل است از جهل حقیقت دانسته همیشه بدین طرز میجویری از حضرت حقیقت الحقائق  
مقسم باشند و با آنکه خود را را منعم و بنفوا بر نعم متلبس میدانند فی الحقیقت گرفتار عذاب الهی اند و بار  
اشاره نموده قَدْ لَا تَحْسِبَنَّ لَهُمْ سَعَادَةً يَقِينُ الْعَذَابُ اِذَا وَلَّوْهُ عَذَابُ الْيُسُفَى اصحاب توبه  
وجودی ازین گریه چنان قسم نمایند که با آنکه قائل افعال منکره و کثرت آنها نیز جز در دهم نیست.

حضرت وجود است، ذات شان نیز جز در دهم نیست، گرفتاران کثرت مومنان که نظر بصیرت شان  
نفوذ بحقیقت و مدت نموده است همیشه گرفتار عذاب دوری اند. وَ هُوَ مُبْتَغَاةُ الْعِلْمِ وَالسَّلَامِ.

**مکتوب پنجاه و هشتم بنام مولانا شیخ محمد فرخ پسر خود در بشارت حصول منصب غلت.**

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. بگویم الله سبحانه آن مومنان که  
در مکتوب نوشته اند که این غلعت غلت انتسابی خواهم داد، و حضرت امیر مفضل بودند و نسبت غلت  
با این احقر ضایت کرده فرمودند که این سفر گویا محض از برای غلعتی بود، حَسْبُكَ اللَّهُ سُبْحَانَكَ  
حَسْبُكَ الْكَثِیْرُ. و چون غلعت نسبت قیامت با خودی مرمت نموده، گفته دیدیم اشتیاق بنور  
تمام محقق بشارت الیه شدند و همه قبول این معنی نمودند، حال من کار می ندارند و چون سبب بودن  
من درین کارخانه بی علاقه بود حال چنین شده که باید که زود از حال من واقع شود چنان شد.  
اِنَّا لَنُؤْمِنُ بِاَنَّكَ اَنْتَ الَّذِیْ تَنْطَلِقُ بِتَوَكُّلٍ. وَالسَّلَامُ.

**مکتوب پنجاه و هشتم بنام جان جانان سلیم بنت عبدالرحیم خان خانان در الحمد**

بَلَدٌ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. صمیمانه مثنوی رسید، چون متقن توفیق اعمال صالحه بود  
بجست بر بخت افزوده الله تعالی استقامت کرامت فرموده از صورت بحقیقت و از حقیقت بحقیقت  
الحقائق زهنی کند تا این خیال بود و محسوس سیر او مقصود است و مطلب ایست فکر و دو اشتغال  
عادات و رسوم که سبب حرمان است باعث مبادعت از رفیق اعطی نباشد. و چون نشاء و نبوی  
مضاد نشاء و حزوی آمده است غایب اسباب عزای موجب ذلت آن است و تذات این  
متابع غرور ثلثات آن دار سرور است، جمیع تمام در ترتیب و تعمیر سر پا سینه نماید که تحصیل  
اسباب رفقاء مولی علی الاطلاق که قیاض سحاب نعم صوری و معنوی است عقلاً و شرعاً واجب است.  
و چون اتباع شریعت مطهره و جزو است، ایقان مراعاتی و اجتناب از معاصی، و جزو ثنائی که بوی معتبر  
است و متقن است از از محرمات و مشبهات و مکروهات، مهم اولی مدار اعظم اسلام دانسته عنایت



آن تمام خانه که عبارت از معموره بدن است منور شد. قلعه که بنظر درآمده است و آن جانور  
 پریده و بآل رسیده عبارت از دائره مقام جمع است، و منتها سیرالی الله که بعد از قطع من  
 و طے مراتب کوئی از اجزاء عشره عالم صغیر و اصول آنها در عالم کبیر وصول بآل متحقق می گردد  
 و آن دائره خلل اسماء آتی است جبل و علا و متقن مبادی تعینات اولیاء و مبدء سیرانی نه  
 و منبع ولایت صغری. و آنکه کرنا مشهود گردیده داعی آتی است که دعوت بحضرت مبدء می فرماید  
 و آنچپه مرقوم فرموده اند که آن جانور وقت پریدن باز و نایش چسبیده بود، چون بآل قلعه رسید  
 فریاد شد و ثان باز کرد و تمام باز و نایش شعله زیاد می زد، چنان می درخشید که بر آفتاب باشد  
 مثل آن و نه غیر آن، معلوم شریف بوده باشد که در وقت عروج تا بحضرت جمع نه رسیده بود و  
 بواسطه انوار منور شده و از سیر سیراب گشته، ناچار تا بندهای دروشتی دروشتی لا محاله شد و  
 کمالات استعدادیه او را استعداد بفعل نیامده، و چراغ قاطعیتش بوز فیضان تا بآل نگریده  
 بود و چون قطع مسالک نموده و بمقام واحدیت رسید و بانوار قدم بجای گزید و جمیع انوار و اوان  
 در جنب او متلاشی نموده. و چون این حقیقت جامع سائر لطائف است بوجه انجلاء مراتب او  
 رنگ سائر لطائف نیز در او تجلی گردید، بنا بر آن در آن رنگ سرخ و سبز و سفید در هم نموده  
 است. سبحان الله گفتن شما در آن وقت که اوان انقطاع از کثرت موموم است و ظهور مبادی  
 تنزیه حضرت واحد علی الاطلاق بر جااست که وحدت را از تعویض احکام کثرت تنزیه نموده اید و قدیم  
 را از حادثات جدا کرده. و آنچه نوشته بودیم که نزدیک بود که از پوشش روم اشعار بدان است  
 که این از راه اندراج انهنایه فی البدایت است که لازم این طریق عالمیاست که مستبر آمده است  
 و الا وصول مقام جمع مایه پوشی لازم است و فناء واجب و باذ آحد جانور انا آن قلعه عبارت  
 از سیرانی تفصیل اسماء امیده است که آن مانهایت نیست. هر چند بحضرت ذات نزدیک تر  
 می شود حیرانی زیاده تر می شود، زیرا که از آن مقام عالی جز حیرت و حیل نصیب نیست مرقوم  
 فرموده اند که در آن ساعت دیدیم که آمده بر کتف چپ من نشست، و چون سیر اول عروج  
 بود، ناچار عروج را نزول در کار است. و چون آن صحنه که متعلق آن لطیفه است بجانب چپ  
 آدمی است نزول آن لطیفه بر آن جانب لا محاله گشت. و در و این قسم واقعات را مشیرات مطلقه تصور  
 نموده اهتم تمامیند که ثرات آن حد میداری محصل گردد و نسبت بقده آید و گوشش با غولش بر آید اگر  
 در حل بعضی عبارت از این تمیز و تفسیر در بیانید که با مظهر تعلق دارد، بحضرت سیدی میر محمد نعمان

در مت رجوع نموده تفصیل دارند. والسلام علی من تبع الهدی

مکتوب پنجاه و نهم بنام خواجہ محمد رفیع در شرح احوال ایشیال و تجویز تعلیم طریقتی قادریہ  
در سبب توجہ مضرب بنیاد ساخت ممد نساخ ضروری الحمد لله و السلام علی عباده الدین  
محلی حضرت حق سبحانہ آن برادر عزیز ارشد را بحصول مثل مطالب سر مبنیہ دارد چه نویسد که خاطر  
باین باتماع اخبار استقامت آن اعتراف قدر حظی گید و چنان مفرح و مسرور می شود. حمداً  
و تحیاتاً و حمداً اکثراً. امین حقیر سر جنب نشود ماں خود را مطالعہ می کند غیر از آنکه خطا مردی  
بغیر از آن کشادہ و گیر فنی داند بمجراہ از دوستاں در یوزہ امداد عا دارد. رقیہ کرم است که در این  
در نصرت شدہ بود و در آن مسرور گشت آنچہ از زبان حضرت مخدومی علیہ الرحمۃ و رباب آن  
در شنیدہ بود و علم اجمالی باندازہ آن داشت و انتظار تفصیل دامت گیر بود. لیسۃ لله  
سبحانہ کہ متوقع بحصول پیوست. اللہ تعالیٰ مزید کرامت فرماید. اقامۃ قریب عجیب آنچہ  
نوم نسد مودہ اند کہ اکنون تعلیم حقیقت رستم و آمد کہ محال است کہ خاطر از آن تنہا محال پس تنہا  
تغیر و مخدوم! پوشیدہ نیست کہ موطن نیست بمقصود باطن مالک است کہ توحید و استہلاک نصیب  
و مت نسبت کہ باطن او فرو گرفت و بنوعی غلبہ کرد کہ ظاہر بتبع باطن نیز غرق نسبت شد و مدتی  
برین مستغرق گشت. اگر ظاہر باز بسیرت قدمی گرفتار کثرت گشت و اثر سے از آن محبت و حضور در  
نماند اگر باطن کہ عبارت از لطافت عارف است بر بہاں سرافقت و استہلاک است و بہاں  
حضور بی غیبت پس جاد گشت کہ ظاہر بتبعیت دو بینی مخلوق شدہ است و از حقیقت توحید محبوب  
از دامن این قسم نسبت غیر از یاس چہ چارہ کہ نصیب کل است. و اگر توجہ نسبت بہ باطن سرایت  
می کند، باز دو نوع است، یا مقصود بر قلب است کہ بزرخ است بین الظاہر و الباطن  
و انطاف اللطائف گرفتار نسبت آمدن فی الجملہ عمل و گیری و آزر دگر هست کہ نسبت لطف  
لطافت بر تمام لطافت استیلہ یا بدہ اما در این صورت فقدان نسبت نیست بلکہ عدم شمول  
است ذاتاً و حقیقتاً و یا شامل تمام لطافت است یعنی ظاہر و باطن کلیتہ نسبت زائل می شود  
و اثر سے از آن نمی ماند. گاہی حصول نسبت بر باطن و گاہی زوال آن نسبت مطلقاً، و راین چہ  
صاحب این معنی صاحب حال است نہ مقال رسمی نماید کہ مقام رسد آنچه در نظر قاصر حقیر می در  
آید از وقت مطالعہ شما حالت ثانیہ بود، بنا بر آن موافق آن جواب نوشته بود، و الا حقیقت  
تفصیل این است واضح شریف باشد کہ این تفصیل در مقام ولایت است و در قرب نبوت



[illegible]

سخن دارند بسیار خوب است، که متضمن منوف برکات و انوار است و شمر انواع خیرات و امراض  
 غلطائف نبویه علیہم الصلوٰۃ والسلام با مرگیز توان پرداخت. کدام امر خیر است که  
 غلطائف اندراج نیافته. بالبعد از معجزات ظاهره همین کلمات قدسیه است که در ضمن ادویه و  
 سیه اندراج یافته و آنچه از غنایات حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نقلی فرموده اند نیز مبارک  
 است، چون پیران شمارا از این سلسله علیه سر و تمام است شما نیز داخل این حکم آید. اگر بی سبب  
 است از این سلسله شریف ظاهر سازد، شمارا اذن است که مرید بگیرد و نقل شجره را از انجمن عزیزی  
 در صیف خواصید گرفت. اما در وقت وصول فیوض از ارواح جلیله مشایخ این قدر بداند که چون نسبت  
 نسبت مجدد جامع نسبت مشایخ است چنانکه میراثی است از باطن عالی شان ایشان است  
 هم دکان خود را تسلیم بزرگان خود که قبلاً توجیه اند، باید نمود تا کعبه مقصود مضطرب نشود. آنچه مزوم  
 بوده آید که بعضی از مخلصان مرحومی میال شین کریم الدین شیخ خود را در خواب دیده که من می فرمایم  
 ندانم نیز می گوید که پیش قداسی بر دیده اند و ما با این معاطه از واردات حق تصور نموده در دل  
 چون طایبان که با خلاص تمام رجوع آرند توجیه بلیغ نمایند. خدمت مجددی مرحومی علیه الرحمة چون  
 شما را اجازت داده اند، همان اجازت محقق و مقرر است. آنچه در باب شما فرموده اند مشهور است  
 استقامت و رزق و در مطاعم و ملاس دایره مباح را از دست ندهند که الظاهر عتوان الباطن  
 وجود کثرت دارد، ت و بشامات طریق خوف در جوار نیز از دست ندهند. بنده عاشق و خاضع  
 بصورت بوند و معنی نموده بود یا شنیده تا حقیقت مقام مبدیت که سرآمد مقامات قرب است متجلی  
 شود. زیاده بر این غسل نشد. والسلام علیکم وعلیٰ مسائیر من اتبع الهدی.

مکتوب شصتم بنام خود که محمد فاروقی در بعضی صرف اوقات بر طاعت و آنکه کیفیت مهم  
 تراست در اعمال نسبت بحیثیت.

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ بصحیفه شریفه برادر اعرار شد رسید  
 و باعث بخت فراوان گردید. اللہ تعالیٰ بحقیقت استقامت محلی داشته و در مدارج قرب ترقیات  
 بجه اندازد کرامت فرماید. از فرط اشتیاق مزوم بود بموجب و آتایا لیه لاشد شوقاً شوق  
 این جانب باید نمود چه توان کرد دنیا دار نیستم، حضرت حق سبحانه اسباب محصله بقا و نسیه  
 گرداند و در این کسره سرا هر چه هست بیاد مولای حقیقی بگذرد و صرف اوقات در ادای وظیفه نکند  
 نموده آید مغفتم است بزرگان فرموده اند یان و حقیقت الا شکر لا تقطع عن الله بحقیقت



الْأَخْيَارِ - و در او و عبادات رعایت کیفیات بشیر مهم است نسبت کمیات که کریم لیبی کوزه  
 أَتَيْكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا مشعر بر آن است بسی باید نمود تا از صورت بحقیقت بندگی آید و از پوست  
 بمنزله گراید. دیگر در باب آمدن خود فرستادن جماعت متعلقه فقیر را محنت رسانده بودند، الحال بحقیقت  
 وقت صلاح بر آن است که چندگاه بهمان زادیه سپرد آید و جماعت متعلقه همانجا برسد هرگاه خواست  
 الهی تقایم ملاقات یکدیگر خواهد بود بمجسول خواهد پیوست چنانچه یار شفیق مشیخ فتح الله اظهار خواهد نمود  
 وَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ وَالْهُدَىٰ مَتَابَعَةُ الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَ عَلَىٰ  
 آئِهِ وَ تَحِيَّهِ السَّلَوَاتُ وَ التَّبَوَّكَاتُ الْعُلَىٰ -

مکتوب شصت و یکم بنام نصیر خان در اظهار عادت و شریعت با استقامت الحمد لله  
 وَ سَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الَّذِينَ اتَّبَعُوا مَطْفَىٰ - حق سبحانه پر عباد آباء اکرام عَلَيْهِمُ الْحَيَّةُ وَ التَّوَّانُ  
 استقامت کرامت فرمایند بحسب الله تَبَحَاتُهُ وَ حُسْنُ عَنَائِيَّتِهِ - احوال فقراء ایں حد و موجب  
 مستلزم شکر است بمجواره خاطرنا ترغیظ اخبار فرخنده آثار سلامتی ذات شریف می باشد و در  
 اوقات حسنه محال اجابت دعاء است از دعاء غیر غافل نیست. الله تعالی بحسن قبول مقرون  
 گرداند و ظاهر ایشان را بظاهر شریعت غزاد باطن ایشان را بحقیقت محله داشته در جمیع اوقات و اوقات  
 مقبل جناب مقدس دارد و هر چه مانع مطلب اعلی باشد از آن دور تر دارد

هر چه جز ذکر خداست احسن است      هر شکر خوردن بود بجا کنان است

فیه زاده شده از سداد احوال نوشته بود. جب بحمدت و ثناء موسی علی الاطلاق شده الله تعالی  
 مزید بر مزید کرامت فرماید. وَ السَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ قَالَ تَزَامُ مَتَابَعَةُ  
 الْمُصْطَفَىٰ عَلَيْهِ وَ عَلَىٰ آئِهِ وَ تَحِيَّهِ السَّلَوَاتُ وَ التَّبَوَّكَاتُ الْعُلَىٰ -

مکتوب شصت و دوم عاشر بنام میر محمد باقر در آنکه دنیا دار قاعد نیست و در تکفیران بهمت  
 بجز جناب مقدس مصروف نباید داشت. تَحْمَدُكَ وَ تَقِيَّ عَلَىٰ حَبِيبِهِ وَ إِلَيْهِ حَمِيدُهُ شَرِيفُهُ برادر اعز  
 امجد رسید باعث بهجت و مسرت گردید الله تعالی بعنایت خواص شمول داشته با علا و مراتب ساند  
 از کثرت اشتیاق دریافت لقاء صوری مرقوم میگردد، چه نویسد که ازین جانب نیز رکعاهم درجه  
 است. الله با حسن و حمود میگرداند هر چند دنیا دار قاعد نیست، مزوده بشی نیست مراخرت را بر  
 چه از اعمال صالحه بوقوع آید، تقدس سادت است. شاید که عنان بهمت مصروف بجز جناب مقدس باشد  
 که آنچنین مستحق با سواست، گوشه نظر ببارت با آن داده شود. وَلَنِعْمَ مَا قَالُوا لَيْبِي، أَلَا كُلُّ شَيْءٍ





تصور نموده اتمام بهای نمانند، وصوله الاوایم را و عارفی نروال را مستقیم دانند و در افعال و  
اقوال سیرا کونین علیہ و علی ابیہ الصلوٰات و الشیبات بیان کوشند، بمقام محبوبیت برسند  
ثَلَّ اللهُ تَعَالٰی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحِبِّکُمْ اللهُ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ عَلٰی مَن  
اَتٰبَعِ الْهُدٰی وَ الذَّمُّ مُتَابِعَةُ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ و عَلٰی اٰیہ و تَحْبِیْهِ الصَّلٰوٰت و الْبَرَکٰتُ الْعَلٰی  
مکتوب شصت و چهارم بنام میر محمد فضل الشدر آنکه جمیع سعادت و اتباع خیر البشر  
است و هر چه بخلاف آنست استدراج است، استدراج بر قوم موافق حال همان قوم است، آنکه  
بنده و سلام علی ابی و ابی الذین اصطفی حضرت حق سبحانه بر در اعز کمالات و رفعت و دستگاه  
میر محمد فضل الله را همواره بمحصل سعادت کونین سر بلند داشته بحضور بی غیبت خود سرور دارد، حسن  
یَقْدِرُ بِجَآنِہٖ کہ احوان و در افتاده بعافیت مقرون است، خاطر فائز نگران اخبار سلامت و استقامت  
آں اعتراف می باشد، امید که گاه گاهی بر شمع قلم یاد آوری میگرد، باشند بر عافیت نسبت قدیم که از  
شرعی و تقیاست از دست ندمند، بر چند این مقدر سر گاه مطهره نسخ احوال خود می نماید، هرگز نشاید  
آں نمی یابد که متحققان با خلاق کرم بنظر توجه منظور دارند، چه کند که طینت ازلی منکرات شده و غفلت  
جز دلانیفک اما بهر خرابی عروہ امید را از دست نمی دهد، مسالمت می نماید که بعنائیت به غایت خوشی  
این ذرہ احق و سائر دوستان را همیشه بسعادت متابعت خیر البشر اَللّٰہُ یَعْلَمُ دَلِیْلُ لِبَقَرَاتِ کَرَمِ  
دارد که جمیع سعادت و نعمن آں خندرج است، و در این جزو زمان که عالم و گرداب بدعت فرو رفته  
سر مواز متابعت حبیب رب العالمین علیہ و علی ابی و تَحْبِیْهِ الصَّلٰوٰت و الْبَرَکٰتُ الْعَلٰی  
تجاوز نکند، احوال و مراجید و مقامات که بروفق سنت سبب نباشد، اگر چه مثل فلق روشن و تاباں بود سراپا  
منکرات و غرائب است اِنَّا نَکَاهُ و اَرَدَ قَالَ اللهُ تَعَالٰی : مَن یَتَّبِعْ عَلٰی یَا سَلَامٌ و یُنِیَّ اَنْتَ لَنْ  
یُقْبَلَ مِنْہُ و یُؤْتٰی الْاٰخِرَۃَ تَمِیْنًا خَیْرًا مِنَّ الْاَوَّلٰتِ بِرَکَّہُ جَمِیْعُ اَنْبِیَاءِ مَّرْسَلِیْنَ خَیْرًا مِّنْ اَوَّلِیِّہِ  
الصَّلٰوٰتُ و السَّلَامُ باشند از او بیاد چه گوید بر سعادت جنید و شبلی و منصور و خراز عَیَّا لَہُمُ التَّوْحٰدُ  
قبول در گاه مقدس اوست علیہ التَّحِیَّۃُ و الْبُکْرَۃُ، جوگیه بند و فلا ستم یزان که مجاہدات شدید و  
ریاضات شاقه کشیده اند و تہذیب اخلاق و تحقیق از دافق نموده اند، چون از دوست اتباع محروم اند  
از مساحت قرب مجبور و مظلوم، این صورت کمالات در حق ایشان استدراج بیش نیست، قَالَ  
اللهُ تَعَالٰی سَنَسْتَدْرِجُہُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ، استدراج بر قوم موافق حال همان  
قوم است، چنانچه طایمان و نیاید و نیز استدراج با عدا و اموال و اولاد است و هم چنین اہل عرفان

باعتد معارف و مقامات. محکم در این میان کتاب و سنت است و حصول دولت حقیقت  
تبعیت محبوب رب العزت است عَلَيْهِ السَّلَامُ که نص قاطع حاکم است، قُلْ إِنْ كُنْتُمْ  
تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ - رَزَقْنَا اللَّهُ نَعَالِي وَإِيَّاكُمْ وَنَسَائِرَ الْإِخْوَانِ وَالْأَخْلَاقِ  
حَقًّا وَافِرًا مِنْ هَذِهِ السَّعَادَةِ الْعَقُوصَى وَالْأُولَى الْعُلْيَا. وَبِرَحْمَةِ اللَّهِ عَمِيدًا قَالَ  
مِينَاء: چون منظر حقیقی ملا ابراهیم از احوال صوریه واقع تر بود ببناء عَلَيْهِ بزوائد مصدع نشد و لسلام  
عَلَيْكُمْ و عَلَى سَائِرِ مَنْ أَتَى شَيْخِ الْإِسْلَامِ، وَالتَّوَكَّلْ عَلَى الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ و عَلَى آلِهِ وَ  
حُبِّهِ السَّلَامَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعُظْمَى.

کتوب شصت و پنجم بنام اورنگ زیب عالمگیر سلطان مہندہ در فضائل ذکر اللہ تعالیٰ۔  
 حَمْدُ اللَّهِ الْكَبِيرِ السَّعْدِ الَّذِي الْقَضِيلُ وَالْجُودُ لَنَوَالٍ وَالْقَلْبُ عَلَى حَيْبِهِ لِنُصْطَفَى  
 سَفِيهِ الْمُجْتَبَى، وَ عَلَى آيِهِ وَ تَحْفِيهِ شَمْسِ الْفَضْلِ وَ بُحُورِ الْهُدَى، اے بعد بندہ خاکسار  
 ذرہ بے مقدار بعض نیکان شاہزادہ دین دار عالی مقدار موبد الدین النعمانی و موقوف  
 شریع لائحہ دینی، لہذا لے موقوفہ فی مدارج الکمال و الاقبال سے رسانہ کہ چوں در این  
 اورین غربت اسلام ذات اشرف ایشاں محیی ثواب سعیدین توحید است، یہ فقر او گوشہ نشینان  
 و سلامت و استقلال ایشاں از اہم مہام است و رز وایا و قبول مہوارہ بآں اشتغال میدارد۔  
 چوں ایں دعاء متضمن خیر عام و اصلاح اہل اسلام است، رجاہ است کہ بشرف اجابت و قبول رسیدہ  
 باشد۔ وَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ مَعْبُدًا قَالَ اٰمِيْنًا۔ مگر ماہر شکر منعم حقیقی تعالیٰ چوں باندازہ انعام اوست، اور  
 بہر ہماں از دغیراں بشیر لازم است۔ و چوں در میان اعمال صالحہ ذکر باری تعالیٰ شائد تحصیل سعادت  
 غنمی داخل است در فضائل آں حدیث چند از کتب معتبرہ نوشتہ، و چوں دعاء گزاردہ محمد طیف اللہ  
 بحرم سدرہ علیا بود محبوب او مرسل داشت، امید است کہ با تہم تمام مطالعہ فرماید۔ قَالَ اللَّهُ  
 تَعَالٰی قَدْ كُوْنِيْ ذُوْكُمْ عَنْ اَيِّ هُوَ يَوْمَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَلَّى اللَّهُ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ يَوْمَ اَتَا مَعَهُ اِذَا دُكُوْنِيْ، قِيَامٌ وَ كُوْنِيْ  
 فِيْ نَفْسِيْهِ وَ كُوْنَتُ فِيْ نَفْسِيْ وَ اِنْ دُكُوْنِيْ فِيْ مَلَايْهِ خَيْرٌ مِّمَّهِ وَ اِنْ تَقَرَّبَ  
 لِيْ شَيْءٌ تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ وَ اِنْ تَقَرَّبَتْ اِلَيَّ ذَرَأَةٌ تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ يَا عَاوِزَانِ اسْتَاْنِيْ  
 بِشَيْءٍ اَتَيْتُهُ هُوَ وَ كَلَّمَ رَدَّاهُ اُبْحَارِيْ وَ مُسْلِمًا وَ عَمِيْرُهُمَا، وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ مِنْكُمْ عَنِ اللَّيْلِ اَنْ يَكْبِدَ،



وَيَجِبُ بِالنَّالِ أَنْ يُفَقِّهَ وَحِينَ يَالَهُ لَوْ أَنَّ نَحْيَاهُ كَأَنْ تَكُنْ كَثُورٌ فِي كَوْنِ اللَّهِ رَوَاهُ الْإِسْلَامُ  
 عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَفَعَلَهُ إِلَى السَّيِّئِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلُ أَحَدٌ  
 مِنَ الْعَدَاةِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ بِمَا لَوْ أَدَلَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
 إِلَّا أَنْ يُغِيرَ بِسَيْفِهِ حَتَّى يَنْقَطِعَ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ - وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبْرٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا خَرُجَ كَلَامٌ كَارَتْ عَلَيْهِ رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ  
 تُلْتِ أُمَّيَّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ أَنْ تَمُوتَ وَلَيْسَ بِكَ وَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ - رَوَاهُ الْإِسْلَامُ  
 أَبِي الدُّنْيَا وَ الطَّبْرَانِيُّ - وَعَنْ أَبِي عُبَايَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ السَّيِّئَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ أَرْبَعٌ مَنْ أَحْبَبَهُنَّ مَقْدَرُ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، قَبْلًا شَاكِرًا، وَلَيْسَ ثَانًا ذَاكِرًا  
 وَبَدَلًا صَابِرًا، وَزَوْجَةً لَا تَبْعِيهِ خُوبًا فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ  
 جَيِّدٍ - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ أَكْثَرُ مَا أَذْكُرُ اللَّهُ حَتَّى يَقُولُوا لَا تَجُتَنُونَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْقُبٍ وَابْنُ حِبَّانَ  
 فِي مُعْجَمِهِ وَقَالَ يَكْتُمُ الْإِسْنَادَ - وَعَنْ أُمِّ آتَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 أَوْصِنِي قَالَ أَجْمِدِي الْمَعَاصِيَ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ، وَأَكْثَرُ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّكَ لَا تَقِي  
 بِشَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ - رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ - وَعَنْ أَنَسٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَدَّدْتُمْ بِرِيَاضِ  
 الْجَنَّةِ فَادْعُوا قُلُودَ مَارِيَاةٍ الْجَنَّةِ؟ قَالَ هَلْ لَكُمْ الذِّكْرُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

**مكتوب شصت و ششم نیز بخلفیه زمان نصره الله تعالى اورنگ زیب سلطان ہندو**  
 فضائل صحابہ و اہل بیت نبوت علیہم الرضوان - الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، وَالْقَوْلُ عَلَى  
 رَسُولِهِ النَّبِيِّ الْكَوْنِيِّ، وَ عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ هَذَا الْقَصْرُ الْإِسْتَقْبَالُ الدُّعَاةُ إِلَى دَارِ  
 النِّعَمِ - آمَنَّا بِعَدَدِهِ وَرَهْ خَاكِسَارِ بِمَقَارِعِهِ عَزَّ مِنْ نِيَا زَوَاكِسَارِ رَسَانِدِهِ أَحْوَالِ شَكْسَةِ بَالِ بَرَنْجِ  
 خَيْرِ وَصْلَحِ اسْتِ بِجَوَارِ سَلَامَتِي ذَاتِ انْوَرِ اسْتِقَامَتِ كَقَوْقِ الْكَوَامَةِ سِتْ مَسَلَّتْ مِ نَمَائِ  
 وَجُوں دَعَاءِ ظَهْرِ الْغَيْبِ اقْرَبْ بِبَابِ اسْتِ امِيَا سَتِ كَرِ آتَارِ اسْ مِنْقَطَعِ ظُورِ آيِدِ - اِنَّهُ قَرِيبُ  
 تَجَنُّبِ رُجُوں حَرْفِ جِهَادِ بَاهِلِ بِرِ سَتِ وَضَلَّ وَرَمِيَانِ اسْتِ، اَعَادِيثِ خَيْرِ وَفَضَائِلِ صَحَابِ خَيْرِ  
 الْبَشَرِ الْمُسْتَوْدَعِ عَنْ دَفْعِ الْبَصَرِ عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ مِنَ الْقُلُوبِ اَنْفُسُهَا وَمِنْ السَّجِيَّاتِ  
 اَنْفُسُهَا كَرِيمِ كَسْتُمْ خَيْرًا مِمَّا خَيْرِ جِبْتِ اللَّتَانِ وَ كَرِيمِ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ وَ الَّذِيْنَ مَعَهُ

[illegible]



بَعْدَ أَنْ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - رَدَاةَ الطَّبْرَانِيِّ - وَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -  
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا دَلَّهُ دُرِّيَانٌ مِنْ أَهْلِ النَّبِيِّ  
 وَ دُرِّيَانٌ مِنْ أَهْلِ الْأَوَّلِينَ - فَأَمَّا دُرِّيَانٌ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيلُ وَ مُيْكَالُ وَ دُرِّيَانٌ  
 وَ دُرِّيَانٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ - رَدَاةَ السَّيِّدِ مَدِينِي وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ  
 تَدْ خُلَّ الْجَنَّةَ مِنْ مَتْنِي - رَدَاةَ الْأَخْبَرِ دَاوُدَ وَ الْحَاكِمِ - وَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّمْتُ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ لَكِنَّ اللَّهَ قَدَّمَهُمَا  
 رَدَاةَ الْجَنَّةِ رَحْمَةً أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَادْتُمْ أَنْ يَجْتَمِعَ  
 خَلْقُهُمْ فِي تَلْبِ مَنَافِقٍ وَلَا يَجِدُهُمُ إِلَّا مُؤْمِنِينَ أَوْ مُبَكِّرًا وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَ عَلِيًّا - وَ عَنْ  
 عَنِّي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ وَ جَبِي  
 بَنَتُهُ وَ حَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْيُحْدِثِ وَ أَعْتَنَ بِلَا مِنْ مَالِهِ وَ مَا نَفَعَنِي مَالٌ فِي الْإِسْلَامِ  
 مَا نَفَعَ مَالٌ ابْنِ بَكْرٍ - رَحِمَهُ اللَّهُ عُمَرُ يَقُولُ لَمْ أَفُتْ وَأَنْ كَانَ مَرَأً - رَحِمَهُ اللَّهُ عُثْمَانُ كَيْسَتَيْنِي  
 السَّلَاسِكَةَ وَ جَهْرَ حَبْلَيْنِ الْفُسْرَةَ مَدَّ أَدْنَى مِجْدَلًا حَتَّى وَ سَعْنَا - رَحِمَهُ اللَّهُ عَلِيٌّ أَلَلَهُمَّ  
 أَدْرَا لَمْ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ - وَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرُّوْنَا إِيَّيْ لَا وَ خُورِيَا مَتْنِي فِي  
 حَبْلِهِمْ لَا فِي بَكْرٍ عُمَرُ مَا أَرْجُو لَهُمْ فِي قَوْلِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - رَدَاةَ عَبْدِ اللَّهِ وَ ابْنِ  
 أَحْمَدَ - وَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَانِي  
 جِبْرِيلُ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيلُ حَدِّثْنِي بِمِثَالِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَوْ حَدَّثْتُكَ  
 بِمِثَالِ عُمَرَ مَا لَيْتُ كُورُخٌ فِي تَوْبِهِ مَا نَفَذْتُ بِمِثَالِهِ - وَ أَنَّ عُمَرَ حَسَنَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ  
 أَبِي بَكْرٍ - رَدَاةَ أَبُو يَعْنِي وَ عَنْ سُطَّامِ بْنِ أَسْلَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فِي بَكْرٍ عُمَرُ لَا يُؤْتَمَنُ عَلَيْكَمَا أَحَدٌ مِنْ بَعْدِي - رَدَاةَ ابْنِ  
 سَعْدٍ - وَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرُّوْنَا عَاطِبٌ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ إِيْمَانٌ وَ بَقِيَّتُهُمَا كَفَرٌ - رَدَاةَ  
 ابْنِ عَسَاكِرَ وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ  
 عَفَّانَ وَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي سَرْجٍ وَ الْخَضِرَاءُ - رَدَاةَ أَبُو يَعْنِي وَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَوَلَّيْتُ هَذِهِ الْآيَةَ نَدَّعُ ابْنُ دَاوُدَ وَ بَنَاءُكُمْ - رَدَاةَ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِيًّا وَ فِي حَبْلَةٍ وَ حَسَنًا وَ حَسِينًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هُوَ لَا وَ الْهَيْبِ - رَدَاةَ

سَلِمَةً. وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَهَى ابْنُ عَلِيٍّ عِبَادَةَ رَوَاهُ الطَّبْرَايُ وَأَحَاكِيمُ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ  
عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ عَمِّي فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ  
حَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ. وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ أَبْغَضَنِي وَمَنْ أَبْغَضَنِي فَقَدْ أَبْغَضَ اللَّهَ.  
رَوَاهُ الطَّبْرَايُ. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا مَرْثُومًا مَنْ سَبَّ عَمِّي فَقَدْ سَبَّنِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ  
حَاكِيمُ. وَعَنْ ثَابِتَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، خَيْرُ  
حَرْثِي عَلِيٌّ وَخَيْرُ أَعْمَامِي حَمْزَةُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ عَلِيٍّ عِبَادَةَ. رَوَاهُ الشَّيْخُ يَلْبُغِيُّ. وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ  
عَنْهُ مَرْثُومًا قَالَ عَلِيٌّ إِمَامُ الْمَبْدُورَةِ وَقَاتِلُ الْعَجْرَةِ، مَقْصُودٌ مِنْ نَصْرَةٍ، فَخُذْ ذَلِكَ مَنْ  
حَدَّثَكَ. رَوَاهُ أَحَاكِيمُ. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
حَبُّ أَهْلِ بَيْتِي إِلَى أَحْسَنَ وَأَحْسَبِينَ. رَوَاهُ السُّرْمَذِيُّ. وَعَنْ حَدَّثَ لَيْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ أَمَارَةٌ نِيَّتِ الْعَارِضِ الَّذِي نَزَلَ فِي قَبْلِ  
لَيْثٍ هُوَ مَذَلَّتِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَنْطَلِقِ إِلَّا فِي قَبْلِ هَذِهِ اللَّيْثَةِ، سَأَلَتْ  
بَنُو أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى وَبَشَرِي أَنْ أَسَنَّ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَ أَهْلِ بَيْتِهِ وَأَنْ يَكُونَتْ  
سَيِّدَةً نِسَاءً أَهْلُ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالسُّرْمَذِيُّ وَالْقَسَايُ وَأَبُو حَبَّانَ وَعَنْ أَبِي  
عَتَايَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي أَلَا أُزَوِّجُ  
فِي جَنَّةٍ إِلَّا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الشَّيْخُ إِزِيدِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ فَكَأُطَافِي ذَلِكَ. وَعَنْ  
بَنِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّ ثَابِتَةَ قَامَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِثَابِتٍ هَذَا جَبْرَيْنِ يُقَدِّمُ السَّلَامَ، قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، قَالَتْ  
فَبَرَّيْنِي مَا لَا أَرَى. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ. وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَاءٍ هَذِهِ بَيْتُ عُمَرَانَ وَخَيْرُ نِسَاءٍ هَذِهِ بَيْتُ  
خَزِيلَةَ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ، وَفِي رِوَايَةٍ أَشَارَ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ  
عَنْهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا نَعِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ  
عَدُوِّهِ لَنْتَ ثَابِتَةَ إِلَّا وَحْدَ مَا عِنْدَهَا عَلِمَاتُهَا. رَوَاهُ السُّرْمَذِيُّ. وَغَرَابُ حَفْصَةَ  
بَنِي اللَّهِ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا زَوْجَ إِلَّا لَكِ، حَلَّ  
مَنْ لَنَا وَاللَّهُ أَحَدٌ شَهِيدٌ بَدْرًا وَاحِدٌ لِيَحْيِيَّةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَعَنْ عُمَرَ بْنِ



الخطاب رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول -  
 رأت من اختلاف أصحابي من بعدى - فأدعى إلى يا محمد إن أصحابك عندى  
 بمثل ما أجمعون فى السما يعقها أئوى من بعضى النمل فؤاد. فمن أخذ يشيئ  
 هم عليه من اختلاف هم فهو عندى على هدى. قال قال رسول الله صلى  
 عليه وسلم أصحابى كالنجوم فبأبصارهم اقتدوا بنورها حتى يروا زينة  
 ربك ورتب العزّة عتاً يصفون وسلم على المؤمنين والحمد لله رب العالمين  
**مکتوب شصت و هفتم بنام نصیر خان در تحقیق صفت کلام** - الحمد لله وسلام  
 عباده الذين اصطفى حضرت حق سبحانه ذات شریف را بحسب ذاتیه خویش سر بلند دارد  
 صاف شفت تواتر رسیده و افراز مهربان و طاف که در ضمن آن اندراج یافته موجب کار  
 مسرت گردد. فقیر زاده با باعافیت رسیده و انواع اشفاق شریف که در باب آنما مبدول فرموده  
 اند باطن عبارت بیان کردند حضرت حق سبحانه بدل آن را در دین کرامت فرماید. انکه قوی  
 مجتنب مرقوم مندرج بوده بودند که در تفسیر واقع شده است که حضرت موسی علی بنیما و علیه السلام  
 فرمودند که کلام حق سبحانه را به پنج نشان ساقیم کی از آن آن است که آن کلام انقطاع و انفصال  
 نداشت. و تحقیق آن چیست؟ معلوم شریف باو که کلام صفت حق است سبحانه قدیم چاک ذات  
 تعالی عمل حوادث نیست. و چون قدیم باشد طریق عدم نیز بر او محال است که انقضائیه یا فی القدم  
 چون بحضرت موسی علیه السلام بآن متکلم شود. تا چارچاه صفت تعالی شده باشد بهما طریق و شک  
 نیست که از انفصال و انقطاع که مشعر طریق عدم است منزله و میرا خواهد بود. و انقطاع و انفصال  
 تعلق بصوت دارد که حادث و سریع الزوال است و نه از جمیع جهات و بکلیه خود اصفا مندرج بوده  
 چنانکه مقرر است. و چون کلام بمنزله حادث است و محل زوال و فناء. تا چارچاه انفصال و انقطاع  
 باشد معلوم شریف باو که تحقیقی قدیم و تاخر که زمان است و موجب انقطاع و انفصال در آن  
 حضرت مسلوب است. از ازل تا ابد آن یک است و بیک کلام متکلم است و سکوت در آن حضرت  
 محال است. هر چه تفصیل شده در عالم تعلقات است. این سلسله از جمله غوامض مسائل است که  
 بسیار از علماء متخیر رفته اند و بجل آن نرسیده اند. حضرت حق سبحانه فرست باطنیه که کویسته  
 آمن شرح الله صدره للإسلام فهو على نود من تدبیه شعر آن است که ثمره متابعت  
 انبیاء است علیه الصلوات و التسلیمات و نتیجه تزکیه نفس از لوث هماد موسی کرامت مندرج

بذوق وحال ابن حنبل را در باید. والسلام على من اتبع الهدى واستنم متابعه امم على  
سيرة وعلى اليه ونحوه القلوات والبركات العلى.

مكتوب شخصت وشتم بنام علماء الحرم الشريفيين وحل بعض كلام عبده الخمد  
العلين لا على والقلوات على وموليه محمد صلى الله عليه وسلم كما يحب ربنا  
يرضى، وعلى اليه ونحوه كما يلقى بلكوا شانهمة بخيرى. اما بعد فقد توهم  
عن اشائين من كلام شيخنا دامت ايام الامام المحققين الشيخ احمد رضى الله عنه  
وانه في بعض مصنفاته ان حقيقة الكعبة الربانية فوق الحقيقة المحمدية  
ان الكعبة المعظمة افضل من بيتنا سيد المرسلين حبيب رب العالمين صلى  
الله عليه وسلم والى حال انه عليه السلام والصلوة افضل المخلوقات واشهر  
نبويات. قلت وبالله العظمة والتممين وميدان ازمته المحققين ان ذالك موهم  
شائين من خبر لفظ الحقيقة على ذات استي وخصم. وهو مبني على اهل  
من صلاح هذو الطائفة العلوية وعدم الاطلاق على حقيقة كلام شيخنا رضى  
الله عنه.

وكذلك من غايب قولاً صحيحاً وافتته من انظما السقيم  
بان حقيقة الشئ عند هما اسم الهى وهو مبدأ عقلي والى الشئ وجوده  
وبت استي كالظن والعكس لذات الاسم واسطة القوم من المحضر  
نقد سيرة الى ذات الشئ كما ان الثانى الذات واسطة بين ذات الاسم  
مقدم وبين ذات الاسم المذكور العلى حبل شانه وعز بذهائه، على ما جرت عليه  
عادة الى الهية من قواطع وسائط وغايات انسانيات بين المفيض والمستفيض  
ان الشيخ ابن العربي في رسالة القدس ان الكون فلال الاسماء الالهية و  
الاسماء ظلال القيون الذاتية. قلنا تمهد هذا ف علم ان لبيتنا صلى الله عليه  
وسلم بحسب تعلبهم في احواله وآثاره كما لا يلاحظى ومقامات لا نستقصى كله  
عليه السلام، باعتبار هذا الوجود العنصري وارشاده لهذا العالم الظلماني اسم  
مبارك محمد ناش من حقيقته واسم الهى يناسب تربية هذا العالم السطلي  
نسبى بحقيقة المحمدية. وله صلى الله عليه وسلم باعتبار وجوده حافى العربى



بعالم المكنوت نورد اني اسم اخذ مكنوت وهو اخذ ن ش عن شان إلهي هو  
 وامل الحقيقة المحمدية ناسب تربية ذلك العالم العلوي المسمى بالحقيقة لآخر  
 المعتبر بحقيقة الكعبة الربانية وله عليه افضل الصلوات والصلوات وراؤه  
 الشيعين الذين هسا كالا جساد الطبيعة له عليه السلام عروجات لا تحدد ولا  
 لا تعدد واليهما يشيرون قوله عليه السلام في ربه الله وقت لا يسقني منه ملك مقرب  
 ولا نبي مؤسل وبها يؤمن قوله تعالى نكاه قات قوسين اذ اذني وهي ثمرة  
 البئر الاسطفاية والمحفوظية الصرفة وهي مناط الفضل ومدار التقوى نبشت  
 ان التقوى انما هو لبعض كما لا يه عليه السلام على بعضي وان حقيقة الكعبة المحمدية  
 بعض من حقايق السامية العالمة وخزوة من الحقيقة الجامعة المباركة فبطل  
 قوله التقوى فمحل حديث الاصلية وهذا الذي ذكرنا كذا من حقايق  
 شيعنا واما مناني جواب سائل سأل عنه هذا السؤال في المكنوت الجامع بعد  
 التائين من الجدل الاول من مجلدات مكاتيب الشريفة وينبغي ان يعلم ان  
 فصل الحقيقة على الحقيقة لا يوجب فصل الضرورة على الضرورة بخلاف ان يحصل  
 بضرورة مع حقيقتها التي هي رتبة تربية وإرسال ثم فصل ذلك القرب والارتباط  
 بضرورة أخرى مع حقيقتها التي هي رتبة وهذا انما نحن فيه ظاهر من ان ينبغي  
 لان كمال القرب انما هو بانفاذ وأبعاد والعروج العنصري بالبشر وتجاوز الإنسان  
 الكامل تام معنوم ثم اعلم ان لفظة الحقيقة المحمدية في عبارات شيعنا  
 واما ما الواقع في مقامات الشريفة على معاني الحقيقة وانما هي شتي فمضى ذلك  
 بالحقيقة لاهدية والكعبة الربانية يراد بها الاسم الإلهي الجامع الذي  
 ناسب تربية العالم السفلي ومضى توكل بالحقيقة الإلهية يراد بها الشان  
 الذاتي الجامع الذي يتولى تربية العالم العلوي وهو خاد على جميع الشرفات  
 الذاتية وامل ومبدد للاسم الجامع المتضمن لجميع الاسماء فيكون هذا الشان  
 كلاً يتأخر حقيقة وهي أبعاضه وأجن عروا وهي المعبرة بحقيقة الحقيقة وهي حقيقة  
 التي لا واسطة بينهما وبين الذات المقدسة كما ذكرنا في آخر مكنوتيه  
 له تبيل وقاية بآيات تربية ان الحقيقة المحمدية فوق جميع الحقايق وذكر





وَسَلَّمَ عَلَى عِيَادِهِ الَّذِينَ أَصْلَفْنِي. حضرت حق سبحانه در مدارج قرب خویش ترقیات بہ  
اندازہ کرامت فرماید رتبه حقیر تبسلیغ دعوات فقیرانہ سے رساند کہ احوال فقراء ایں حدود مستوجب  
حمد است۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحَسَنِ عَنَانِیْ فَقِیْرٌ زَادَہٗ مَعْدُوْرٌ  
محمد صالح بتاریخ ویم شهر ربیع الاول بعثت و عنایت بوطن مایوف رسید و اظہار صنوف اطاف و  
عنایات ایشان کہ در باب اول بطور پیوستہ با بلغ عبارات والطف اشارات مبین ساختہ و است  
وصفات محبت ایشان کہ فقراء باب اول دارند تمام و کمال مشروح نمود و رشتہ محبت و دعا و  
تحریک داد و چوں دعاء ظہر الغیب خصوصاً کہ در اوقات حسد واقع شود شرف قبول دارد،  
امید دار است کہ آثار را جابت بظہور آید و نیز اظہار نموده کہ در ایں ولا محبس مکتب پر خوردار سعادت  
آثار میر محمد حسن بخیر و خوبی متیر شد، سبب مزید خوشحالی گردید، مقرون برکات باد و نیز ظاہر ساختہ  
از کمن عنایت سند زند نہینہ بایشان مکرمت شدہ مسرت بر مسرت انسداد، مبارک باد و نیز  
فقیر زادہ گفت کہ در حل مسئلہ وحدت وجود کہ صوفیہ علیہ عمہ اوست سے گویند دو کلمہ نبویں پر خیز  
ایں امور از غماض اسرار است و بحال تعلق دارد، بجزو مقال کشف استار آں محال است۔  
و برطایبان راہ لازم است کہ سعی تحصیل آں نمایند لیکن محبت اجابت مسئلہ دو کلمہ مزبور شدہ بطریق  
تمثیل بیان رفت تا از غزابت بر آید مثلاً محبوبی است کہ بانواع حسن و جمال آراستاست و با  
صفات غنی و دلال پیراستہ، از خلوت خانه تغرد بجلو گاہ جلوه فرماید کہ از آئینہ ماہ گوناگون و مریا  
مختلفہ پرینون مشحون است۔ و ہر آئینہ از ایں ہارنگی از رنگ ہا محبوب برانگاشت و حسن از حسن  
ہا و اورا پریدا ساخت عکس آں محبوب در جمیع آئینہ ہا متغلی شد۔ باز از راہ ایں شعبہ فرق مختلفہ  
آمدند۔ مجمعے غافل از وجود آئینہ گفتند ایں حسن کہ در ایں تماشا گاہ نمودار است لمداست از آفتاب  
جمال معشوق و پر تو سے است از انوار کمال او۔ تا چارہ گرفتار صورت آمدند و از مشاہدہ معنی بے نصیب  
چنانچہ عارف جامی قدس سرہ اشارہ باین نموده آنجا کہ سند مودہ سے

زین از زینے رسیدہ  
از آں معنی اگر آگاہ بودے  
از آں معنی بصورت آرمیدہ  
یکے از و سلطان راہ بودے

و جمیع دیگر از راہ عنایت ازلی بوسیدہ شیخ مقتدایے باصل مبدنہ دشناختند کہ ایں مظاہر مختلفہ  
و مریا متعددہ آئینہ یک ذات اند کہ از سرور و بطون کبریا تغرد اوست و از رو و ظهور مقدم و تکثر  
صنعت اوست و چوں صورت منکھہ مرآتیتہ اوست کہ بباس ہا رنگا رنگ از ایں مظاہر شدہ۔

سبحان حال بهر اوست تکلم نوزدهم گفتند که

در انجمن فدا و نهالی خاشاک جمع

میان را اگر چه اعدام محض اند در وجود نصیب نیست و آنچه موجود است احدیت ذات است و  
بر در کمالات اولیئ فی الدار غلبه کتبات و از جهان جنت به سجایا و آتایان تکلم نموده  
مینماید انا الشمس مگوید چه کند بسیار از سالکان را بهمین تعلیلات که در پرده کمالات ظاهر شود  
در سنج گشته و محبوب را در میاس قیود و آغوش کشیدند، از کشاکش میجر خلاسی یافتند و بواسطه تقاضا  
تسکین شدند چنانکه گفتند

امروز چوں جہاں تو بے پردہ غلہ راست در حیرت کم کہ دعدہ نسر د ابرائے چسیت

مگر حال غل از اصل تمیز نشد و مطلق به مقید جدا نگشت. جمیع دیگر که بدست آمد شرح نکند.

مذکر است سوئے باطن اتصال یافت، وحدت با صرہ آنها و باء منطایر سرایت نمود دانستند که

مغفرت شکار کس نشود دامن باز چینی  
کایا همیشه باد بدست است دامن را

مرغ همت ایشان بجا و در ادراک پر از نموده در بجز مدت غوطه خورد و از خود و غیرت نام و نشان

بجداشت و بنا بر محبت ذاتیه محمد را پر باد داده در دریای حقیقت مفصل دستبک گردیده آغاز مسوکی

بہ طریقہ علیہ محمد اللہ سبحانہ ازیں نعمت عظمیٰ است و دوست تصویری از آئنا بائز آنچہ گویند کہ بے

شان است. رَزَقَنَا اللهُ تَعَالَى وَبِأَكْمَرُ حُرْعَةٍ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ الْبَحْثِ وَالْحَقِيقَةِ وَالْقِيَمَةِ

وَبِئْسَ السَّيْرُ الْعَمِيقُ : يَرْحُمُ اللَّهُ عَبْدَ الْحَقِّ الْأَمِينًا : مجمعاً از نامرسمیدگان راه در این پادیده

گمراہ شدند۔ گمان بردند کہ آں مطلق ازدواج اطلاق برآمدہ بعضیض تقید برآمد بر وجہ کہ از مطلق ہے

نہ نہ و نہ تہ تشبیہ شد و خالق حلق کشت دآں جماعت فی الحقیقت معنی صانع تعالیٰ نمودہ و صلوات

وَأَمَّا أَنْتُمْ فَاذْكُرُوا أَنْفُسَكُمْ إِنْ تَحِبُّوا الدِّينَ لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا أَنْفُسَهمْ فَجَاءُوا بِذِكْرٍ غَافِلِينَ عَنْهُمُ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ

بَصَدْقَةٍ جَبَّيْنَهُ عَلَيْهِ وَعَلَى إِلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَأَكْمَلُ النُّجَيَاتِ وَالسَّلَامُ

مکتوب مفتادیم بنام میر محمد باقر در حسن احوال اود آنکه توجہ بطالبان داخل غفلت نیست

لَا تُخْشَى لَهُ فِي عِلِّيَّاتِهِ وَفِي دُنْيَاهُ أَذُنٌ تَسْمَعُ

و مشرت گزیده. حول مدت مدید گذشته که از اخبار خسر اطلاع نداشت زیرا باره انشطر ر بود برسدن

کرام نامہ اطمینان خاطر حاصل شدہ آنحیہ از استقلہ نسبت استلک در غیب سرت و ظهور معنی کل

شأنه و حاله الا و حقه و مرقوم بود خوش حال بر خوش مالی افزود و حضرت حق سبزه بحقیقت



فما شرف ساخته بقاء که مناسب آن است، مستعد دارد باید که ظاهر را با حکام علی پرست  
غزاد باطن بدوام افتقار و تخیل از اغیار عقلی داشته منتظر ترقیات بی اندازه باشند، چه نویسه  
بی نقیر چه پست در متفقد احوال شریعت است بعضی وقایع که اندراج یافته بود تعبیر آنها در بادی  
نیک زیاده آمده **هَئِذَا لَا تَكُنَّ ابْنُ الْعَرَبِ فَيُعَذِّبُهُمْ** و گمرازه اشتیاق طاقات، اظهار  
در این امر متحسن نمی باید بعد از آن حکم استخفاً **نَحْبَهُ** محض آرند بر جایست. و گمرازه بجا بود  
نمودن داخل غفلت نیست بوجوب **إِنَّ لَكَ فِي أَنْهَارِهِمْ مِثْلَ شِعَالٍ** بعضی اوقات صرف حاجت  
طالب نمودن داخل اداء دعوتی جبار است **رَأَى بَعْضُ الْأَحْمَرِ** مهم است. **وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَتَحِيَّاتُ**  
**الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَىٰ لَنَا لِسَانَ قَوْلٍ مُّتَّبِعَةً السُّبُلَ عَلَىٰ رِجَالِهِ وَنَحْمَدُكَ يَا أَكْبَرُ**  
**مَكْتُوب هفتم** و گمرازه بنام میرزا آتیه ابالدین در مریب برایتان مامورات تشریفاتی  
حقوق قرابت و ترهیب از صحبت تقوی که از شریعت مراد مخوف اند **أَلَمْ تَحْشُرُوا** و سلاله  
بنیاد **وَالَّذِينَ آمَنُوا** حضرت حق سبزه فرزند سعادت مند اقبال آثار مرزا شهاب الدین مثل  
بدولت صوری و مثنوی سر بلند داشته سعادت دارد. احوال فقره ادا این حدود مستوجب حمد است  
مهماره خاطر فائز منتظر خیار فرخنده آتایم باشد. توقع آنکه محبوب قاصدان این صوب بار بار  
صحائف خیر سرور می داشته باشند که **أَلَمْ تَكُنْ تَكْتُبُ الْفُلُكَاتِ** بکمد در باب کمالات آثار  
میان شرف الدین نوشته اند انشاء الله درین ولایت بکمد نوشته خواهد شد که اجابت مامول نماید  
و غیر نصیحت همین است که درایتان مامورات شرعی و اتمام اداء امور متنبیه که دین متین بآن ناطق  
است سعی بیغ نماید و دشمن بعین دولت بشوات نموده از صراط مستقیم منحرف سازد. حیات چند  
روزه دنیا را هم اعتبار ننماید که بسیار بی مدار و بی ذم است با هیچ کس وفاء نکرده است. و طریق  
ترجم بر مساکین و منعقاد و رعایت حقوق قرابت و ملازم از دست ندهند که سبب درجات  
درین و نجات از مهالک نشاتین است خصوصاً تحصیل اسباب رفاه مندی والده ماحبه را از  
احم امور تصور نمایند و بوجوب **إِنْ أَشْكُو بَدِيءَ يَوْمِي إِلَىٰ لَدُنِّكَ** و آن را لازم دانند و از صحبت جماعت  
که از یاد حق سبزه بیگانه اند هم امکان محترز باشند و از صوفیه خاص که از شریعت غراکیو شده  
عالمی را بظلمات برده اند گمرازه این باشند که شیر آند از شیر اند و ظاهر بی زیاده است. **وَالسَّلَامُ**  
**عَلَيْكُمْ وَتَحِيَّاتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَىٰ لَنَا لِسَانَ قَوْلٍ مُّتَّبِعَةً السُّبُلَ عَلَىٰ رِجَالِهِ وَنَحْمَدُكَ يَا أَكْبَرُ**  
**الْمَكْتُوبَاتُ وَتَحِيَّاتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ**

مکتوبات  
مکتوبات

مکتوب ہفتاد و دوم بنام شیخ شرف الدین سلطان پوری در شرح احوال دیاران  
حضرت حق سبحانہ آن فرزند ارجمند را بر ترقیات بے پایاں سرزندہ داشتہ بعافیت دارد مکتوب  
در باب کہ محبوب بر خورداری میاں شمس الدین مرسل بود رسیدہ موجب صحبت مسداوان گردیدہ  
مسائل شکراۃ خداوند جل شانہ را بحسب آورد کہ آن سعادت مند بعافیت است کہ مایہ اعمال  
بمحاسن و بدولت استقامت بہرہ مند اللہ تعالیٰ بکمال فضل خویش مزید بر مزید کرامت فرمایہ  
نہ از احوال بعض مسترشدان مرقوم نمودہ اند نیز سبب مستر گشت اللہ تعالیٰ استقامت عطا  
مودہ ترقی بخشہ طریقہ افادہ و توجہ طلب از اہم مہم تصور نمودہ در آن سرگرم باشند کہ نفع متعدی  
ست و ناخپہ از احوال میاں خالد نوشتہ اند کہ حریت و اربوبیت اصل است کہ نشاء  
قیمت و کاشفات استغراق در بحر حریت است چنانچہ در حیطہ کشف و شہود آمدہ او تعالیٰ از اد  
سزاست و ادراک و اذکار باید جست و بیرون مایہ آفاق و انفس بایہ طلبید و آنچہ بدست  
نہ بگذرد لا نفی آن باید نمودہ

در انگشتہ دف ایران و انازدوست  
کز در دست دف کوہاں بود پوست  
عہدہ کہ نسبت شما مرکزے مے یابد کہ شاہ راہ است بحضرت غیب حریت و گردے از شانہ  
صفت بدمان او رسیدہ و نصیب محمدی المشریان است نبات اللہ تعالیٰ براتب متابعت آن  
یہ حبشہ مشرف کردہ از کمالات ہر موطن بہر مند گرداند ایشہ قویب عجیب و دیگر کہ بر خورداری میرا  
تاب الدین در باب شما نوشتہ کہ میر باں جنب واقع شود چوں در کمال اشتیاق است فلہ ہر  
روز وعدہ نیز در این باب رفتہ اگر اجابت مسؤل نماید گنجائش دارد و بیشتر مترا اند و سلام علیکم  
ممن اتبع لہدی و التزم متابعتہ المصطفیٰ علیہ و علی آلیہ و عقبہ  
عقوات و التوکل علی

مکتوب ہفتاد و سوم بنام میرزا شایب الدین قلی در ترغیب صحبت اہل جمعیت و بعض  
سخن ضروریہ حضرت حق سبحانہ بحصول اعلام طالب محرم دارد و حسنہ اللہ و حسناتہ احوال فقراء  
و نیت مقرون است بہوارہ خاطر فائز زیری بارشکار فرخندہ آثار مے باشد امید کہ مصوب  
و مسدان این صوبہ از احوال خیر یال قلمی مے نمودہ باشند کہ سبب جمعیت خاطر راست و موجب  
یہ دعا و رکن در باب آمدن کمالات دستگاہ میاں شرف الدین نوشتہ بودند اظہار اشتیاق  
حریت ایشان نمودہ و بناء علیہ با وجود موانع کہ از حلقہ آن رسیدن ماہ مبارک رمضان باشد و داع



فرموده شده، الله تعالى سلامت برساند صحبت ایشان را غنیمت شمرده منتظر فواید ثمرات باشند -  
 این طائفه واقع شده است که هُمْ الْقَوْمُ لَا كَيْفَ جَلِيلُهُمْ بِالْجِدِّ بِاصْحَابِ اَهْلِ مَعْجِيت -  
 نیست مشاهده انوار عینیه را بر ابر باطن اهل الله که مرآت اتم است هیچ نیست اما نظر بنیاد و رکاب  
 بموجب آن ظاهر نمودن الباطن ظاهر را با حکام شرعی مزین دارند علی الخصوص اداء صلوٰه با طهارت  
 بحضور محبت و اداء زکوة را هم از اہم امور تصور نموده سعی نمایند که دقیقه اذآن فرو گذارند -  
 و ماه مبارک رمضان را ممتاع نیز داشته و را اداء حقوق آل قیام نماید که برکات این ماه تمام شود  
 سرایت کند - وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَ لَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدَّارِ  
 دَاخِلَةٍ كَمَا أَحْسَنَ اللهُ إِلَيْكَ - وَالسَّلَامُ أَوَّلًا وَ آخِرًا -

مکتوب هفتاد و چهارم در آنکه در دنیا یافت نتیجہ یافت است و مرتبه اطلاق عایت  
 مُحَمَّدٌ وَ عَلَى حَبِيبِهِ دَالِمٌ - بحقیقت گرامی که از روی شفقت و مهربانی نامزد فقر و گردید -  
 بود رسید به دست جنت خدا و آن گردید - الله تعالى ظاهر ایشان را بظاهر شریعت عزاداری  
 را بحقیقت آن متملی داشته براتب قرب خویش متاخر دارد و حرف که بزبان محمد مراد شده بوده  
 رسانید بسبب عظیم خوش حالی گردید - الله تعالى در دای طلب زیاده تر گرداند، و بزرگان مشروده اند  
 نخواستی دادند او را خواست خود دست طلب خود را گرفته در طلب خود متاخر اند تا جمال حق  
 بر دل متملی نشود و شیفه عشق خود نگرداند طلب و بے آرامی محال است -

هر کس با حسن می نماید رو - می نهد سر مجرب و عشق آنسو

این دردنا یافت که از سر حشر یافت است از گنجینه غایت به غایت تصور نموده شکانه آن باب  
 آورد، بموجب این شکوه که لَا ذِیْنَتَ کُمْ امید و ابر مزید باشند بر خیزد در فضا و اطلاق  
 دور سرادقات وحدت ذات هیچ کس را گذرگاه نیست و اذآن بجز بے کراں جز سرب بدست نه -

عناشکار کس نه شود دام با ریحی      کای جا همیشه باد بدست است بام را  
 سپر پیوند ما ندارد دیار      چون توان شد ز نجات برخوردار

ولیکن

اگر ندی کعبه دامن یارم      گرفتاری کس دیگر ندارم

حضرت حق سبحانه، از آنچه مسلمی یا سواست آزاد مطلق ساخته گرفتار طلبی دارد که از حیطه افهام او  
 بیرون است کُلُّ مَا هَجَسَ فِي بَابِكَ أَوْ خَطَرَ فِي خِيَالِكَ فَاتَّهَ بِمُحَانَةٍ وَ رَأَوْ ذَالِكَ وَ زَوَّجَتْ

بِهَاجَانِهِ وَإِيَّاكُمْ لَا تَتَّقَامَنَّ عَلَى مَتَابَعَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَخَالَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ  
سَلَامٌ وَتَحْتَبِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَنْفُسُهَا وَمِنْ النِّجَاتِ أَكْمَلُهَا.

**مکتوب هفتم** و پنجم بنام فتح محمد خان در آنکه دنیا و دنیویات آن ندارد که در طلب آن  
مطلب اعلیٰ بازمانند. **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِینَ اصْطَفٰی** - برادر اعزاز شد  
مست و سعادت ستار میاں فتح خان را ازین فقره سلام عافیت انجام برسد چه نویسد که خاطر فقره از  
بجنب آن برادر مشتوق چنان زیر بار تعلل انتقار است. الله تعالیٰ جمیع مشکلات صوری و معنوی را  
سازان کرده اند اینک توفیق تجوید باید که خلاصه اوقات بیا و آهی جل شانه مصروف گردد که دنیا  
فنا لایق آن نیست که در طلب آن از مطلب اعلیٰ بازماند که اقبال و ادبار آن از حیز اعتبار با قضا است  
مورد اخروی نشان. اتهام اند که معامله ابدی بآن مربوط است و رضاء مولا حقیقی بر عایت آن منوط.  
درین و لاچون مسند زنده معنوی میاں شرف الدین که از مسرآمد صاحب طریقت است روانه آن  
بجنب بود و و کلمه نوشته آمد که صحبت و ملاقات مشاراییه مفتوحه خواهند دانست. توجیه و دعاء ایشان را  
در امور صوری و معنوی تا اثر تمام تصور خواهند نمود. و چون خاطر مجاوره و دانش را اخبار فرستاده آنگاه است  
مجرور به بار سال موافق خبر سرور می داشته باشند. والسلام

**مکتوب هفتم** و ششم بنام میر محمد باقر در بیان تنزیه و تشبیه. **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَى**  
**عِبَادِهِ** - برادر اعزاز شد محمد باقر مجاوره بعافیت و استقامت باشد. احوال فقرا و  
بی حدود مستوجب حمد است. امید از کرم حق سیحانه چنان است که آن برادر را مجد نیز بعافیت باشد  
و آنچه مستثنیٰ یا ماست منقطع و معرض **عَ لَا کُلَّ شَیْءٍ مَّا خَلَقَ اللهُ بَاطِلٌ** - قاتل باطل  
مض و لا شئی چه رو آورده مع ذلک آنچه در آن نمودار است جز کمالات او تعالیٰ نه پس هر که بهر چه  
توجه است بحالات ذاتیه توجه است. فرق بجز نپذیرفت **يُحْكَمُ اللهُ** - حکم نشد و حق بجنب  
**لَا يَصْنَعُ** - او در جانب تنزیه بمشابه است که هر چه معجزه بشارت است و مشار با شارت و با عاقل  
تمام و مؤدود و نام ذات اقدس از ان منزله و مبراست.

متفاکس کس نشود و ام باریج کاینجا همیشه بادید است و ام را  
در جانب تشبیه چنان است که بموجب **مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اخَذَ بِنَاصِيَتِهَا** آنچه در عرصه گاه  
نمود آمده و هر چه در تماشا گاه نمود و جلوه گر گشته جز شیون ذاتیه و کمالات صفاتی و فعالیه نیست پس  
فصل چوین اصل نیست و انوار تجلیات جز پرده و اصراف اطلاق نه عینیت و حکم با تمنا و مفقود است



صاحب این ذوق همیشه بدایع عبودیت قسم است. مَالِ التَّوَّابِ وَذَاتِ الْآذَانِ الْغَوَّابِ  
 دامن محبوب را از آلائش و نس کمالات میرا خواهد داشت. رَبَّنَا أَنْتَ لَدُنْكَ رَحْمَةٌ وَهَبْ  
 لَنَا مِنْ آمُورِكَ شَدَادَةً نَذَرْنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ كَرُمَاتٍ بَعَثَ حَبِيبِهِ الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ وَعَلَى  
 وَصِيِّهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ الْعُلَى.

**مکتوب هفتم بنام محبت پناه بی بی خانم بنت تربیت خان مرحوم در مدح**  
 فِعْلُ الْحَكِيمِ لَا يَخْلُو عَنِ الْحِكْمَةِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى  
 فرزند معنوی محبت پناهی بی بی خانم بجاییت باشد چه نویسد که از استماع خبر وحشت اثر افتد  
 حال بر خور داری میر محمد اسحاق چه دست در کلفت حاصل شد فِعْلُ الْحَكِيمِ لَا يَخْلُو عَنِ الْحِكْمَةِ  
 فعل تادور مختار حکیم علی ای طلاق تمام حکمت و مصلحت است، دل تنگ نباشند و منتظر غایت  
 غایت بوده بموجب اِنْ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا امیدوار گشتنش باشند باین فعل است که در عالم سبب  
 کلیدش پیدا نمیشود و در مقصودش کشاید. بالجمله حضرت کریم علی ای طلاق متوجه باشند و توبه و استغفار  
 رو بر گاه اعلی دارند که آنچه بامیرسد البته اثر معاصی ما است و جناب مقدس تعالی غنی است زنده  
 و جواد ما. و این فقراء را غافل ندانند که الله تعالی دعاء طهر القیوب را اثر اجابت دهد چون برادر سعاد  
 مند میان شرف الدین که بجا فرزندان است و در و پسندیده احوال متوجه آن صوب بودند و در کلمه  
 نوشت. دعاء و توجه بشار البیر را مستقیم دانسته در یوزه خواهد نمود چون خاطر گمان است. بن دوامی خبر  
 نویسند. وَاسْلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى.

**مکتوب هفتم بنام نصیر خان در وجوب شکر نعمت و انقسام شکر به جز و امتثال**  
 او امر و انشاء از نهای.

حَامِدٌ أَوْ مُعْتَلِّمٌ. حضرت حق سبحانه بتابعت سید الکوین عَنَيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ أَفْضَلُهُ  
 وَ مِنَ الْبَرَكَاتِ أَكْثَرُهَا مَعْنَى داشته بیزقیات داری بر سر بلند دارد. چه نویسد که خاطر فائز چنان زیر بار  
 اخبار فرخنده آثار است. بدست است که نام که متضمن احوال خیر مال باشد نرسیده. موانع بنجیر باد  
 زیاده از چهار ماه است که منحصراً حقیقی طایفه باری عازم خدمت است معلوم نشد که بخدمت شریف  
 رسیده است یا نه. و چون انتظار کمال رسیده تا چاره قاصد مخصوص فرستاد. بخند و مساعادت آثار  
 وقت کشت و کار است. آسَدُنَا مَوْدَعَةً الْآخِرَةِ تَوْ، معنی نمایند که اوقات شریفی بیا در بر معبود  
 معبود باشد شکر منعم شرعاً و عقلاً واجب است. هر چند نعم بسیار شکر باندازه آن زیاده تر است عَمَدًا

أَلْ دَاوُدَ شُكْرًا وَتَقْبِلَ مِنْ عِبَادِي الشُّكْرَ شُكْرًا وَجَنَّةً اسْتَغْنَى عَنْهَا مِنْهَا ، چنانکه  
 عزیزی میسر نماید آن شُکْرَ آن لَا تَسْتَعِينُ بِعَمَلِهِ عَلَى مَعَايِشِهِ . و جزه ثانی آنکه او امر  
 حدیث صحیح نبوی الا سلام علی خمس شهادة قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَقَامَ الْعَلَوِيَّةَ وَابْتِغَاءَ  
 زَكَاةٍ وَصَوْمٍ وَصَفَانِ نَجَى الْبَيْتَ لِمَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا مَنْقُشِ آن است و هر کدام  
 را از آن صورتی است و حقیقتی . اتهام باید نمود که بعد تمیم صورت نصیب از حقیقت باید چنانکه از  
 صورت تلفظ بکلمه شهادت بحقیقت آن پیر برد کریمه یا آیتها الذین آمنوا وامنوا اشعاره  
 است بدان . چه نماید تا منفی ما را با کل برسد . و باطن را از ادوی بلکه نسیان غیر تمام حاصل آید .

آن چنان مستحکم و مستغرق حال لا یرال گردد که اگر فرضاً یا د با سواد هرگز یا دنیا بدست  
 از باد صیادلم چو بوسه تو گرفت      بجز داشت مرا و جستجو تو گرفت  
 اکنون ز من خسته نمی آید یاد      بود تو گرفت بود خود تو گرفت

بجمله بجا و محبت که بخود داشت و همه را محبت خود دوست میداشت محبت مولی حقیقی جاگیر دواز  
 خود و غیر خود که بوسف غیرت متصف است نام و نشان نمی گذارد . وَ قَالَ اللَّهُ الْمَوْتَدَّةُ الْمَلَكُوتِيَّةُ  
 تَطْلُعُ عَلَى الْأَشْدَادِ .

بسم همه اشک گشت و چشم بگریست      در عشق تو بے جسم همه باید زیست  
 از من اثری نماند این عشق از محبت      چوں من برده لا شیئ شده ام عاشق کسیت  
 ع      گر گویم شرح آن بے حد شود

هم چنین بعد رعایت صورت نماز که عبارت از اداء واجبات و سنن و مستحبات است یا ترک محرمات  
 سعی نماید که نصیب از حضور بے کیف که حدیث الا خسانَ أَنْ تَعْبُدَ رَبَّكَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ الْقُدَّاسُ الْحَدِيثُ  
 رزق بدان است حاصل سازد و شرب از دولت الْعَلَوِيَّةُ مِنْ حَوَاجِ الْمُؤْمِنِينَ بدست آرد .  
 كَرِيمٌ وَ إِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ الَّذِينَ يَظْلَوْنَ أَهْلَهُمْ مُلَاكُوا رِقَابِهِمْ وَ  
 تَعْمُرُ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اشاره بدان است . و همچنین اداء زکوة که عبارت از تطهیر مال است  
 با دوا و تدبیرین بے حقیقت آن برود و آنچاز خمس وجود و مایه تبعه مِنْ أَلْكَمَالِ آن است چوں  
 مستعار و مستفاد از حضرت و جود است ، بآن حضرت بسیار و خیانت در ملک و ملک او نماید  
 و بحقیقت یا یها الذین آمنوا وامنوا اشعاره یا یها الذین آمنوا وامنوا اشعاره یا یها الذین آمنوا وامنوا اشعاره  
 و هم چنین در صوم رعایت صورت ترک اکل و شرب نموده سعی کند تا از مفطرات باطنیه محترز باشد ،



و معده دل باغذیه فاسده که ترجمات پراننده و تعلقات شش است پراننده نگردد. و توفیق  
 آن را بر سیدین ماه رمضان که متضمن جمیع فیوض و برکات است و بمنزله مرکز دایره سال است  
 متضمن شمارند چنانکه قرآن مجید عادی جمیع کمالات آسمی است همچنان ماه رمضان عادی جمیع  
 فیوض و برکات است و بهمان مناسبت نزول مستر آن مجید است درین ماه چنانکه آیه شَهْرُ  
 رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ اِشَارَت بدان است جمیعت این ماه مبارک جمیعت  
 تمام سال است. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللَّهُ تَعَالَى فِي خَلْقِهِ وَإِذَا نَظَرَ اللَّهُ  
 تَعَالَى إِلَى عَبْدٍ لَمْ يُعَذِّبْهُ أَبَدًا. وَبِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَلْفٌ أَلْفٌ عَشِيرَةٍ مِنَ النَّارِ فَإِذَا  
 كَانَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَ عِشْرِينَ أَعْتَقَ اللَّهُ فِيهَا مِثْلَ جَمِيعِ مَا أَعْتَقَ فِي الشَّهْرِ كُلِّهِ. فَإِذَا كَانَ  
 لَيْلَةُ الْفِطْرِ إِذْ تَحْتَبِ الْمَلَائِكَةُ وَ تَحْتَبِي الْجَبَّارُ تَعَالَى بِمُورٍ مَعَ آتَةٍ لَا تَصِفُهُ الْوَصْفُونَ  
 يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ هَلْ فِي عَمَلٍ مِنْ الْعِبَادِ مَا جَزَاءُ الْآخِرِ إِذَا وَفَى عَمَلُهُ  
 يَقُولُ الْمَلَائِكَةُ أَنْ يُؤْتَى أُجْرَتَهُ. فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَشْهَدُكُمْ أَنِّي مَتَى عَفَوْتُ  
 لَهُمْ ذَوَاةَ الْإِصْبَهِ فِي. وَاسْتَلام.

**مکتوب مهتاد و نهم** بنام یکے از ارباب طریقت که پریشانی احوال ظاهره مرقوم نموده  
 بود. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی. رتبه گرامی که از روء شفقت و مهربانی  
 مرسل داشته بودند رسیده موجب مزید مسرت گردید. از پریشانی احوال ظاهره مرقوم بود الله  
 تعالی جمیعت نصیب کند و از تشمت تعلقات که موجب بعد و حرمان است نجاسته از زایل  
 داشته مقبل بجناب مقدس گردانده

هر چه جز عشق خدا و احسن است  
 گر شکر خوردن بود جاں کندن است  
 و آنچه از مصائب صوریه رسیده که ابداً غیر مرقوم نموده بود، سبب مزید گرانان فاطر گردد و بد  
 امروز با دوست آن کند که مسند دایاد دشمنان کند. حال خود را بحال سلف سجده شکر و صبر  
 باید داد و ازید، الْقَسْدُ مِفْتَاحُ الْفَوْجِ. هر قدر رو با سباب فانی می آرند چوں سبب بعد از مولا  
 علی الاطلاق است، کشانش کمتر میر می شود. وَ مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ و را پیش  
 نظر داشته منظر عنایت بی غایت باید بود و موجب و مَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ  
 جمیع مشکلات را ثمره تقصیرات دانسته با استغفار باید پرداخت. وَ آيَةُ اسْتِغْفَارِهِ إِذَا دُخِلَ

ثُمَّ تَوْبًا إِلَيْهِ يُبَيِّنُكُمْ مَتَانًا حَسَنًا إِلَى آخِلٍ مُسْتَحَقٍّ نَفْسٍ قَاطِعٍ اسْت. مرقوم بود که  
ببزرگان که با آنها اعتماد باشد و دگر سفارش نبوسند و خدا آنچه تجربه معلوم شده آن است  
که اعتماد آشنائی هیچ آشنائی بد کرد و سه

هر تازه گله که اندرین گلزار است

چون صفت جسم دولت منداں برفاسته است تحریک آنها عبت است هیجانات تقریر  
فی حدیث ائباریچ. بضرورت و دگر با خوی میرزا محمد فاروق نوشته فرستاده است و تاکید  
بسیار نموده. اگر خدا تعالی توفیق دهد شاید بکار آید. والسلام علی من اتبع الهدی.

مکتوب شتادوم بنام خان سعادت نشان در نصائح ضروری و دگر امی طریق نقشبندی.

بِسْمِ اللَّهِ وَ سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى. رَفَعَ اللَّهُ قَلْبَكَ وَ شَرَحَ صَدْرَكَ  
وَ صَدَّقَكَ بِمَنَاسِكَاتِكَ بِحُسْنِ خَلْقِكَ الْإِلَهِيَّ عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ  
أَنْفَلَهَا وَ مِنَ الْحَيَاتِ أَكْمَلَهَا أَحَقَّ فَقَرَأَ بِحُسْنِ مَعْنَى زَادَهُ عَالِي مَنَاسِكَاتٍ مَنَزَلَتِ  
رَسَائِدُكَ صَحِيفَةً كَرَامِي بِمَحْجُوبٍ فَخْصٍ حَقِيقِي طَلَبَ بِرَحْمَةِ لَقَائِي أَرْسَالَ وَاشْتَرَى بَدَنًا وَ نَوَاحِشَ اشْفَاقٍ وَ  
مَكْرَمٍ بِأَدْرِي لَسَرْمُودَةٍ بُوْدَنَةٍ بُوْدَةٍ وَ أَحْصَانِ بِحُبِّ وَ مَسَرَّتِ رَسِيدَةٍ. اللَّهُ تَعَالَى حَسْبُ مَوْلَى  
مَخْلُصًا رَا بِمَحْجُوبٍ أَعْلَى مَطَالِبِ مَكْرَمٍ دَارِادِجٍ نَوَاسِيْدَةٍ كَذَلِكَ خَبَارُ مَزِيدٍ اسْتِقَامَتِ أَشْيَاءُ كَذَلِكَ  
مَشَارِئُ أَلِيٍّ مُسْتَمِعٍ كَرِيمٍ فِي قَسَمِ فَرْحٍ وَخُوشِ عَالِي رُودَادِ حَقِّ سُبْحَانَهُ مَزِيدٍ كَرَامَتِ فَرْمَايَةِ وَازِ اسْتِمَاعِ  
خَبَرِ فَرْحِ وَ نَصْرَتِ بِهَادِ عَادِ دِينَ كَرَنَسِيْبِ أَلِ مَكْرَمٍ شَدِّدٍ فِي قَدْرِ شُكْرَانِ بِجَا آورد در حضرت کبری. ال همیشه  
منظور و منظور دارد در اوقات که محل اجابت دعا است غافل نیست. امید داراست که آثار  
اجابت و قبول معلوم آید. إِنَّكَ قَدِ ابْتِغَيْتَ حُجُبِيَّ جَزْدِي نِيَا زَقَرَاءُ كَرَمَحُوبٍ مَشَارِئُ أَلِيٍّ بُوْدٍ سَبِيحٍ  
بِرَدَّتِ رَسِيدَةٍ مَشْرِئَاتِ كَوْفِيْنِ بَادِ. الَّذِينَ النَّصِيْحَةُ. قَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِنَّ. اللَّهُ يَتَأَمَّرُ  
بِالْعَدْلِ وَ إِلَى الْخَسَائِنِ وَ إِنِّي أَوْفَى الْقَوَائِي وَ يَنْهَلِي عَنِ الْفُشَاءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْمُبْعِي يَعْظُمُ كَرَمُ  
نَفْسِكَ تَدَكُّوْنَهُ وَ قَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ كَرَمُ وَ اخْشَوْهُ مِمَّا لَا يَخْزِي  
وَ أَلِيٍّ عَنْ وَلَدِهِ وَ لَا مَوْلَاهُ وَ هُوَ جَاذِعٌ عَنْ أَلِيٍّ بِأَشْيَاءٍ. قَالَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ  
وَ عِنْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَقْرَأُ كَرَمُ الْخِيَالِ السُّلْمَانِيَا وَ لَا يَغُورُ كَرَمُ بِاللهِ الْغَوْرُ وَ إِنَّ الشَّيْطَانَ  
لَكُمْ مَعَدٌّ وَ مَا تَتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِلَّا الْهَاسِلُ مَوْجُودَةٌ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِينَ وَ كَفَى  
بِالْقَوَائِنِ وَ عِظًا بِالْحُجَّةِ وَ تَعَزُّزًا بِأَمْرِ ضَرُورِي وَ مَهَامَاتِ اخْرُوجِ مَصْرُوفٍ بَايِدَ وَاشْتَرَى وَ دَرِي



فرست قلیل سرانجام سفر طویل باید نمود که شیطان لعین در کمین گاه است. مبادا سر را بدید عمر  
 یا مور لا یعنی صرف شود و حسرت و ندامت تقدیر وقت گردد و موجب خامی و اقبال آن ثنا سب  
 همیشه مراقب احوال و اقوال و افعال باید بود و بدوام بذكر تصفیة میرآت باطن باید کرد، تا از پوش  
 پاک و مہنگ گشته و از حجب دنیا و جاہ در یاست مژگی گشته مجاہد و نوار آہیہ گردد، و مقصود آذینش  
 او که معرفت حق است سبحانہ بحصول آید۔ حَمْدُ اللَّهِ سُبْحَانَهُ کہ در طریقہ علیہ با مہل و جودہ مین  
 است و با قرب طرق محصل حضرت خواجہ بزرگ تہذیب سنہ ۸۴۰ فرمودہ اند کہ ما از خدا و تعالی طریقے  
 خواستیم کہ اقرب طریق است و ایستہ موصول ہے

نقشبندیہ عجب قاصد سالار اند      کہ بر ندازہ رہنپساں بحر مہم تامل را  
 از دل سالک رہ جاذبہ محبت شان      سے پرد و موسد خلوت و منکر چلہ را  
 ہمد شیران جہاں بستہ این سلسلہ اند      رو بہ از حیلہ چہاں گیلہ این سلسلہ را

رَزَقَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ قَطْرَةً مِّنْ بَحْرٍ لَّطِيفٍ هِمْدٌ وَ دُرٌّ ثَمَّةٌ مِّنْ عَيْنَا يَا تَهِيْمُ وَالطَّاهِرِيْمُ

ع وَ يَرْحَمُ اللَّهُ عَبْدًا قَاتَلَ أَمِيْنًا

مخدوم نادہ سعادت مند کلمات داریں محملے باشند۔ والسلام

مکتوب ہشتم و دوم یکم نام یکے از اصحاب طریقت و رفیقیت محبت اہل اللہ واد  
 خال سرور برادر سلم۔ حَمْدُ اللَّهِ وَ نَفْسِي عَلَى حَبِيْبِهِ وَ عَلَى اٰلِهِ۔ حضرت حق سبحانہ در  
 مراتب کمال و کمال ترقیات سے اندازہ کرامت فرماید۔ بِحَمْدِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَ حُسْنِ  
 تَوْفِيْقِهِ احوال بعافیت مقرون است۔ ہمارہ سلامتی ذات بابرکات مسلت سے نماید بغیر  
 اجابت مقرون یاد۔ ہر چند حسب صورت بعد ابدان است اما اوقات حسہ کہ مظان استجاب  
 دعا است، کم است کہ از یاد و دعا خیر ایشاں فارغ باشد۔ ظاہر است کہ آن ثمرہ و فوہ محبت  
 ایشاں بفقرا و باب اللہ است و بموجب حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ اُمِید و شرکت است  
 بمقامات ہر چند تفصیر سے رود۔ عَنْ اَبِي رَضِيٍّ اَللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَحَابَّ رَجُلَانِ فِي اللَّهِ تَعَالَى اِلَّا كَانَ أَحَبَّهُمَا اِلَى اللَّهِ تَعَالَى  
 أَشَدَّ هُمَا أَحَبَّ اِلَيَّ حَبِيْب۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ وَ عَنْ مَعَاذِ رَضِيٍّ اَللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَلْمُحِبُّ يُوْنُ فِي اللَّهِ تَعَالَى فِي حِلِّ الْعَرَشِ يَوْمَ  
 لَا حِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ، يُسَبِّحُهُمَا الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الشَّهَدَاءُ وَ الْقِدِّ يَقُوْنَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي

صحيحه - وعن أبي ذر رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ يا أبا ذر أنت مع من أحببت  
ولا يستطيع أن يعمل بعملهم قال يا أبا ذر أنت مع من أحببت  
رواه أبو داود - عن ابن عباس رضي الله عنهما أن رجلاً جاء إلى رسول الله ﷺ  
عليه وسلم فقال أحب الأعمال إلى الله بعد الغزاةن إدخال السرور على المسلمين  
وعن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما أن رجلاً جاء إلى النبي ﷺ عليه  
وسلمة قال يا رسول الله أي الناس أحب إلى الله تعالى؟ قال أحب الناس إلى الله  
تعالى أنفهم بناس وأحب الأعمال إلى الله تعالى سرور تدخله على المسلمين  
ككيف عنه كونه أو تقضي عنه ديناً أو تطرد عنه جوعاً ولأن أمشي مع أخي  
في حاجة أحب إلى أن أعترك في هذا المسجد وفي مسجد المدينة شهراً ومن  
كظم غيظه وكوشاء أن يفضيه أمضاه ملاً الله تعالى قلبه رضى ومن مثلي مع  
حيه في حاجة حتى يفضيها له ثبت الله قد ميه يوم تزل الأقدام رواه الإصبهاني  
صدق الله وسد لي الرسول والسلام على من اتبع الهدى -

مکتوب شتاد و دوم بنام اوزنگ زیب سلطان هند و را میاد احدیث شریفه در  
صالح اعمال صالحه از سر نوح - اَحْمَدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ  
سَلَامٌ وَغُفِرَ لِمَنْ قَبْلُ وَامِنَهُ بِحَقِّ جَسِيْمٍ - اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى جُلَسَاءُنَا خَيْرٌ  
مِّنْ ذَكَرَ اللّٰهُ رَزَقَ يَتَهُ ، وَنَادَى فِي عَمَلِكُمْ مَنَظِقَةً ، وَذَكَرَ كُمْ بِالْاِخِرَةِ عَمَلُكُمْ -  
وَقَالَ اَوْ يَبْعَثُنِي ، وَفَتَنَهُ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْ  
حَسَنًا لِّيْ - قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا خَلَعَاؤُكَ ؟ قَالَ الَّذِيْنَ يَأْتُوْنَ مِنْ بَعْدِي وَيَزُوْنُ  
حَدِيْثِي وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ - وَرَأَاهُ الطَّبْرَاْنِيُّ - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ  
مَنْ لَسِي صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رُوِيَ عَنْ رَبِّهِ حِلٌّ وَعَلَا اِنَّهُ قَالَ وَخِثْرَتِي  
وَالْجَنَّةُ عَلَى عَمْدٍ خَوْفَانٍ وَلَا اَمْتَانٍ - وَرَأَاهُ ابْنُ جَبَانَ فِي مَعْجَمِهِ - وَعَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ  
عَنْهُ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ اَنْفِيَاةٍ جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فِي مَعْبُدٍ وَاحِدٍ ،  
سَمِعْتُ اَلْمَلَايِكَةَ يَقْسَرُوْنَ وَاصْفُوْنَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِيُجَبِّرُوْنِي اَمْنًا بِجَهَنَّمَ قِيَّاتِيْ بِهَا  
وَيَسْبِعِيْنَ زَمَانًا حَتّٰى اِذَا كَانَتْ مِنَ الْاَخْلَاقِ عَلَى قَدْرِ مِائَةِ عَامٍ زَفَرَتْ زَفْرًا



طَارَتْ بِهَا أَمْرَةٌ فَخَلَّتْ فِي ثَمَرَةٍ فَزَوَّجَتْ ثَانِيَةً فَلَا يَبْقَى مَلَكَ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ  
 مَرْسَلٌ إِلَّا حَبْنِي عَلَى رُكْبَتَيْهِ. ثُمَّ تَزَوَّجْتُ ثَالِثًا فَتَبَعَ الْقُلُوبُ الْحَتَا حُرُوتًا هَرَّةً  
 الْعُقُولُ. فَيُفْرَعُ كُلُّ أَمْرٍ مَعَ عَلَيْهِ حَتَّى أَنْ إِجْرَاهُمْ يَقُولُ يُخَلِّي لَا أَسْأَلُكَ إِلَّا  
 نَفْسِي. وَيَقُولُ عَيْسَى بَنَ آكَزْمَتِي لَا أَسْأَلُكَ إِلَّا نَفْسِي وَلَا أَسْأَلُكَ مُؤَيِّمًا أَمِّي وَنَدِي  
 وَنَحْمَدُكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَّتِي أَمَّتِي لَا أَسْأَلُكَ نَفْسِي. يُعَيِّنُهُ الْجَلِيلُ  
 عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ أَوْلِيَّائِي مِنْ أُمَّتِكَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ لَا يَرَوْنَ  
 عَيْنَكَ فِي أُمَّتِكَ. ثُمَّ تَقِفُ السَّلَاسِكَةُ مَبِينٌ يَدَيْهِ يَنْتَظِرُونَ مَا يُؤْمَرُونَ. رَوَاهُ  
 أَبُو نَعِيمٍ. وَ عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آتَى مُجَاهِدًا  
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ عَادِيًا فِي عَشِيرَتِهِ أَوْ مَكَتَبًا فِي رِقَّتِهِمْ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي يَوْمٍ لَا ظِلَّ  
 إِلَّا ظِلُّهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ. وَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْلَى الْعَادِلِ السُّوْءُ ظِلُّ اللَّهِ  
 وَ رَحْمَتُهُ فِي الْأَرْضِ. ثُمَّ نَفَحَهُ فِي نَفْسِهِ وَ فِي عِيَادِ اللَّهِ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا  
 ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ. رَوَاهُ الْإِسْبَاهِيُّ وَ ابْنُ شَاهِينَ. وَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ يَا ذِي الْأَرْحَامِ يَا هَلِكِ الَّذِينَ  
 تُوَدِّيهِمْ فِي ظِلِّ عَوْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ. قَالَ هُمُ الظَّاهِرُونَ كَوْنُهُمُ الْبَرِيَّةُ  
 أَيْدِيَهُمْ يَتَحَايَرُونَ بِحَبْنِي الَّذِينَ إِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرُوا بِي. وَإِذَا ذُكِرُوا ذُكِرْتُ بِهِمْ  
 الَّذِينَ يُسْمِعُونَ أَوْ مُنْعَ فِي الْمَكَارِهِ وَيُنَبِّئُونَ إِلَى ذِكْرِي. يُعْمَلُونَ لِيَحَارِبُوا وَيَكْفُرُونَ  
 بِحَبْنِي كَمَا يُكَلِّفُ الصَّبِيَّ حَبَّ النَّاسِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزَّهْدِ. وَ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ أَغْلَزْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا  
 لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أَذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ. وَ مَوْضِعٌ سَوِطِي فِي بَيْتِي خَيْرٌ  
 مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ. وَ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ  
 أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَا بَيْنَ الدَّجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ  
 رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَارِ مِثَالُ  
 الْحَيَّةِ مِنْ دَرَجَةٍ تُحْبَبُ مَنْ حُولَاهَا فَرَسٌ وَ عَوْصُهَا فَرَسٌ وَ لَهَا أَلْفُ بَابٍ مِنْ ذَهَبٍ

تَوَلَّاهَا سَرَّادِي وَدَوَّهَا خُشُون تَوَخَّيْدَ حُلِّ مِنْ حِلِّ بَابِ تَيْنَهَا مَلَكٌ بِهَدِيَّةٍ  
مِنْ عِشْدِ اللَّهِ عَزَّ وَحَلَّ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا. وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ عَرَفَاتٍ يُدْرَى ظَاهِرُهَا مِنْ  
بَاطِنِهَا مِنْ ظَاهِرِهَا. فَقَالَ أَبُو مَالِكٍ الْإِسْفَرِيُّ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ  
لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَبَاتَ قَائِمًا وَالتَّامُّ نِيَامًا. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي  
دَاوُدَ كَيْفَ وَقَالَ صَبِيحٌ عَلَى شَرِّ ظِلْمًا. وَرُوِيَ عَاكِسٌ بِهِ مَقْدَارَ بَعْدِ إِذْ لَادُوا مَا يَحِبُّ عَلَى الْفَقْرَاءِ  
بِعِزِّ بَارِيَا فَتَسْكَانُ مَحَلِّ عَالِي مَسَانِدِ كُورِي أَيْامِ ضَعْفٍ مَرَامِ اسْلَامِ حِينَ تَأْسِيْدُ أَرْكَانِ  
عِلَّتْ بِضِيَاءِ وَتَقْوِيَّتِ الْحُكْمِ شَرِيعَتِ نَفَرًا وَابْتِهَاجِ ذَاتِ اشْرَافِ اسْت. بِرِكَافَةِ اَهْلِ اسْلَامِ عُمُومًا  
وَبِرَائِي فَقَرَاءِ وَخُصُوصًا عَادِ اسْلَامَتِ وَاسْتَقَامَتِ اِشْيَاءِ اِذَا جَمَعَ مَهَامُ وَاعْلَمَ وَاجِبَاتِ اسْت. نَاجِيَارِ  
مِنْ كَامِ سَحَرِ وَاقَاتِ حَسَنَاتِ اِذَا نَافِغِ نَيْتِ حِينَ وَجِبَ اِشْدَاسُ اِمِيْدِ اشْرَافِ قَبُولِ اسْت. دِي  
وَلِ اسْتِمَاعِ بَايْتِ كِ حِينَ اَهْلُ كَوْلِ كُنْهٍ سِرِّ اِذْ رَقِيْعَةِ اِطَاعَتِ وَاجِبِ شَيْدِ اَنْدِ لَقْصِ عَمْدِ نُوْدِ وَاضِلِ  
حَرْكِ سَيِّفُضُونِ عَمَلِ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيْنَايَتِهِ وَكَيْفَ طَعُونِ مَتَا اَمْرَ اللَّهِ يَبْهَ اَنْ تَوْصِلِ  
كُشْتِ اَنْدِ اَنْ قَلْبِ كَا هِيَ اَزْ رُودِ عَمِيَّتِ دِيْنِ وَغَيْرِ اسْلَامِ تَوْجِبَ اَنْ صَوْتِ تَاْفَتِ سَمِيْرَا  
بِرِ تَحْزِيْبِ اَنْ جَمَاعَةِ تَا هِنَجَارِ كَمَا شُكْتُ وَفُورِ دِيْدِ سُلْطَنَتِ وَاقِبَالِ شَاْ زَاوَةِ بِنْدِ اِقْبَالِ وَفَطْرَتِ اَلَا  
جَمِيَّتِ مَقْدَرِ لُشْكُرِ ظَرْفِ مَزِيْنِ سَاخَتْ اِذَا اِيْ مَرْخَا طَرَفَاتِ رُوعَا كُوِيَايِ زِيْرِ بَارِ اِنْشِطَارِ اَخْبَارِ نَفِخِ وَنَصْرَتِ اسْت  
وَدُورِ اَقَاتِ مُبَارَكِ وَامَكْنِ مُسْتَبْرَكِ وَرُخْلَا وَطَلَا اَجْتَمَعَ فَقَرَاءِ وَصَلَّاءِ بَدِ كَا هِ حَضْرَتِ مَجِيْبِ الدَّعَوَاتِ  
مُقْبِلِ وَتَفَرُّعِ اسْت. وَنَجْمِ خَوَاجِ مَقْدَسِ سِرْمِيْمِ نِ تَحْمِ خَوَانِ وَحُورِ اِيْ نَسَبَتِ دَعَا وَتَضَمَّنِ تَقْوِيَّتِ  
اسْلَامِ وَاهْلِ اسْلَامِ اسْت. وَتَحْزِيْبِ اَهْلِ بَدِ وَبُورِ كِ كَرِيْمِيَّةِ اِنَّ اَلْكَذِبِيْنَ قَوْلُوْا ذِيْكَ هُمْ وَكَانُوْا  
يَشِيْعًا اَلَّتْ مِنْهُمْ فِيْ شَيْئٍ نَّشَانِ حَالِ اِشْيَاءِ اسْت. اِنْشَاءِ اَللّٰهِ تَعَالٰى بِاَبَايْتِ مَقْرُونِ  
اسْت. مَبَاسِ اَنْ بُوْدِ كَا اِيْ فَيَقْرَ اَزْ مَرْتَمِ سَاخَتْ شَرِكِيْ اِيْ مَجَاهِدِ مِ شُدْ لَكِيْنِ ضَعْفِ بَدِ  
كِرْمُوهَارِ عَارِضِ اسْت. وَكَلَّتِ اسْتِعْمَالِ سَفَرِيْدِ عَادِ ظَهْرِ اَغْيَبِ دِلَالَتِ كِرْمُوهَارِ مَجِيْبِ تَوْكُوْدِ اَوْ  
اَعْيِيْنَهُمْ تَقِيْفُ مِنْ اَللّٰهِ مَعَ حَزَنَاتِ اَنْ لَا يَحِيْدُوْا اَمَّا يَنْفَقُوْنَ بِاَرْسَالِ تِيَا زَا كُتْلَا وَنُورِ زِيَادِ  
بِرِ سِتَاخِيْ نَرَفَتِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَآخِرًا اَوْ اَفْضَلُ اَوْ عَلَى رُسُوْلِهِ اَلْاَسَاءُ وَسَرْمَكَا.  
مَكْتُوبِ شَتَا وَوَسُومِ بِنَامِ سَعَادَتِ نَشَانِ خَاں وَرَبِّيَانِ اَنْكِهْ وَجُوْدِ مَفْتَاخِ مَرْخِيْرِ  
بِرِكْتِ وَعَدَمِ مَادَا مِرْ شَرِّ وَنَقْصَانِ اسْت. اَلْحَمْدُ كَا وَنَفْسِيْ عَلَى حَبِيْبِيْ وَآلِيْهِ. حَضْرَتِ



حق سبحانه ذات باریکات جناب مخدوم زادۀ عالی قدر متعالی منزلت شفق محرم فقراد مشرق  
 غایات بی غایت داشتہ باعلی مراتب کونین سر بلند دارو۔ بحمد اللہ سبحانہ احوال فقہ  
 این حدود مقدون بجائیت است۔ ہمارہ خاطر فرزند بر بار اشکار اخبار فرخندہ آئینہ باشد۔  
 این ولایت قاصد سرکار عالی رسید و نامہ گرامی کہ متضمن خیر سلامتی فتح و قیروزی بود رسانید۔ انون  
 مسرت و بہت روداد۔ اللہ تعالیٰ بدین مزال جمیع مشکلات آسان ساختہ مورد الثفات اعطاف  
 خود دارد۔ بالنسبہ الیہ و الیہم الا انجاء علیہ و علیہم الصلوٰات و البرکات الی یوم  
 التناو۔ وجود مفتوح بر خیر و برکت است۔ و چون نصیب ممکن عدم است کہ ما واد بر سر نقصان است۔ ہم  
 خیر مسلم بحضرت واجب الوجود است تعالیٰ و تقدس۔ غایۃ الامر حول عدم مرآت وجود است و شرفینہ  
 دار کمال۔ اذ بینتی ہا تشبہتین الاشیا۔ ممکن مظهر خیر آمد و محذورات واجب تعالیٰ گشت۔ آنچہ  
 جنس حسن و کمال و را و ہرید اگر دو ہمد را منسوب بحضرت مجلی علی الاطلاق داشتہ آئینہ عدم را خالی از  
 غیر تصور نماید۔ بلکہ ما واد مشر داند و امانت باہل امانت سپارد۔ قال اللہ تعالیٰ ان اللہ یبأمرکم  
 ان تؤدوا الایمان الی اہلہا۔ درین وقت بموجب من تو اصنع للہ و رغبہ اللہ بحقیقت  
 فنا۔ متعل شدہ از دولت بقاء نصیب خواہد یافت و در راہ کمال بندگی و انگندگی بدولت آزادسی و مرتب  
 مستعد خواہد گشت۔ رزقنا اللہ و رایاکم شیوہا بین ہذی و الذی ولیۃ انقضوی و السعۃ و لا تنسوا  
 و یوحسما للہ عبد امتا امینا و السلام اذ لا اخی و ظاہرا و باطنا  
 و السلام۔

**مکتوب ہشتاد و چہارم بنام از گزین سلطان منہور و اطہار داعیہ زیارت مرین**  
 شرفین زاد ہما اللہ تعظیما و شرفا۔ الحمد للہ العزیز العظام و الصلوٰۃ و السلام علی  
 خیر خلقہ محمد سید الانام۔ و علی الہم و محبہ ہذا فی الثامن الی دار السلام۔ اما  
 بعد فقد کون غزین قایل مآاتکم الرسول محمد و ما نھا کم عینہ فانتھوا۔  
 و قال علیہ و علی الہم افضل الصلوٰات و التحیات حاکما عن ربہم تعالیٰ اتاحسدا  
 علی عبدی فی ذاتہ اذ ذکر فی قیادہ کونی فی نفسہ و کونہ فی نفسی و ان  
 ذکر فی فی ملاء ذکرہ فی ملاء خیر منہم۔ و ان تقرت الی ذراعا تقرت الیہ  
 باعنا و ان اتانی نیشی آئینہ عذو لہ۔ و ذلہ الشیخان۔ و عن معاذ بن جبل رضی اللہ  
 عنہ۔ فان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلمہ علیکم یتقوی اللہ ما استطعتم

۱۰ اذْكُرُوا اللّٰهَ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَخُلُوْا مَعَ الْوَالِدَيْنِ وَرَبِّكَ اَتَىٰ بِكَ آيَاتٍ لِّتَذَكَّرَ  
 بِالسَّيْرِ وَالْعَلَانِيَةِ يَا اَعْلَانِيَّةَ دَوَاةُ الْيَتِيْمَانِ كَمَثَرِ فَقَرَاءِ دَعَاءِ مُحَمَّدٍ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدٍ مَعْصُومٍ  
 وَمُحَمَّدٍ يَحْيٰى بِعَرَضِ خَادِمَانِ عَلَيْهِ وَعَاكَفَانِ سَدَّةِ سِيَرَةٍ حضرت نامہ الملت والدين مَرْقِعُ لِمُسْلِمٍ  
 وَمُؤَيِّدُ الْمُسْلِمِيْنَ هِيَ اَقْلَامُ الْمُسْنَدِ الْبَيْضَاءِ مَا حَىٰ آثَارُ الْمِدَاعَةِ الْغِيَاةِ اَمَّا اللّٰهُ اَنْصَارُ  
 سُلْطَنِيَّتِهِ وَكَأَعْوَانُ دَوْلَتِهِ مِمَّنْ رَسَانِدُكَ اَزْدَتِ مَدِيْدِهِ اِيْنَ فَقَرَاءُ بَابِ اللّٰهِ اَدَا عِيْثَ زِيَارَتِ  
 مَرْمِيْنَ شَرِيْفِيْنَ زَادِهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَكَرَامَةً غَالِبُ يَوْمِ مَوَارِدِ فَتَقَرُّ دِرْيَانَتِ سَعَادَتِ عَظَمَتِهِ بِوَدْعِ يَتُوْنِ  
 قُوْصِيَّاتِهِ وَتُحْسِنُ تَوْفِيْقَتِهِ وَرَايِ سَالِ اَرْزُ وَبَحْصُولِ بِرِيْئَتِ وَاِزْدَادِ حُبُوْنِ اَشْتِيَاقِ تَرْكِ  
 مَقْدَمَاتِ عَقْلِيَّةٍ وَقَطْعِ نَظَرِ اَزْ حَصُوْلِ اسْتِطَاعَتِ شَرْعِيَّةٍ مُّوَدَّهٍ قَدَمِ وَرِيْ سَالِ بَزْدِ كُنْهٍ وَبَا مَجْمَعِ  
 اَزْ نَقِيْرِ زَادِهِ اَدُوْرُوْ بِيْثَايْ رَدَا نَا اَلْ صَوْبِ مَعْنٰى شَدِيْمِ دُرُوْرٍ سَعْدِيَّةٍ شَانِزْدِهِمْ شَرْيْعِ الْاَوَّلِ بِ  
 مَسْرُوْنِ رَسِيْدِيْمِ اَمِيْدَا اسْتِ كِهْ بَعْدِ اَزْ حَصُوْلِ بَايْ اَمَا كُنْ شَرْعِيَّةٍ وَطَبِيْعًا دَعَاءِ سَلَامَتِيْ وَمَزِيْدِ اِهْتِسَابِ اَقْبَالِ  
 اَلْ عَالِ حَضْرَتِ كِهْ مَقْنَنِ صَلَاحِ عَامِ وَتَقْوِيَّتِ اِسْلَامِ اسْتِ بِجَمِيْعِ حِمِيَّتِ وَتَعَامِيْ نَهْمَتِ اَشْتَغَالِ  
 نَمَائِدِ وَجُوْنِ دَعَاءِ ظَهْرِ الْغِيْبِ اَقْرَبِ اَبَا بَتِ اسْتِ عَلٰى الْخَصْمِ كِهْ مَقْرُوْنِ حِنْدِيْ اَمُوْرِ عَفَا مِ بَا شَدِ  
 غَايِبِ شَرَفِ اَبَا بَتِ يَا بَزْدِ زَايِدِ اَزْ اَلْ مُسْتَاغْنٰى نَرَفْتِ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اَدَا اَخِيْرًا وَ اَلصَّلَاةُ  
 عَلٰى رَسُوْلِهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ ا-

مکتوب شستا دو پنجم بنام شیخ احمد تبریزی خطیب مدینه منوره در بیان آنکه مدار طریقها  
بر عمل بعزیزیت و احترام از رخصت است و بر تاتبع صاحب شریعت است که آن بر هفت  
مراتب است. اَمَّا بَعْدُ حَمْدُ اللَّهِ الْعَظِيمِ الْمَتَّانِ، وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِهِ صَاحِبِ  
نُجَّةٍ وَالْبُرْهَانِ، وَعَلَى آلِهِ الْأَخْيَارِ وَصَحْبِهِ الْأَصْدِقَاءِ، وَلِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ  
فَيَبْلُغَ الْعَبْدُ الضَّعِيفُ مُحَمَّدٌ سَعِيدٌ فِي النَّقْشِ بَنَدِ عِ الْاَحْمَدِيِّ إِلَى التَّوَلَّى الْفَاضِلِ  
قُدْوَةِ الْأَمَّا جِدَا يُعْطَاهُ، وَزِينَةِ الْأَتَا صَنِيلِ الْكِرَامِ إِلَّا لِمَعْنَى اسْمِكَ خَطِيبِ سَعِيدِ  
سَيِّدِي تَحَفَّ النَّجَّيَّةِ وَهَدَايَا السَّلَامِ، وَإِنَّمَا يَتَوَكَّلُ عَلَى يَدَيْهِ تَعَالَى وَصَلْنَا بِاسْتِغَاثَةِ  
رُفْعِ نَبِيِّهِ إِلَى سُبُلِ رَحْمَتِهِ أَوْ خَيْرِ سُبُلٍ وَمَقَانٍ وَنُزُجُومٍ كَوْنِهِ تَعَالَى إِلَّا يُنْقَالَ  
مِنْهُ أَوْ اخِرُ ذِي الْقَعْدَةِ إِلَى نُورِهَا لَوْ كُنَّا نُوَفِّقُ بِالْعَافِيَةِ وَالْإِسْتِقَامَةِ لَكُنَّا لَكُمُ  
فِدَائِكُمْ وَفَرَاقِ يَتْلُكَ الْأَمَّا كُنِ الشَّرِيعَةِ مُحِيطٌ بِنَاءٍ وَحُزْنِ الْمُهَاجَرَةِ وَالْمُبَاعَدَةِ  
مِنْ يَتْلُكَ السَّعَادَةِ، لُطْفِي دَارِدٌ عَلَى مَثَلِهَا. وَرَدَّتْ اللَّهُ الْمَعَاوِدَةَ إِلَيْهَا وَالتَّشْرِفَ



بِأَنَّهُ مَوْلَى اللَّهِ.

ثُمَّ أَلَمَّا مَوْلَى مِنْ إِخْوَانِ الْهَرِيقَةِ الْمُدَاوِمَةِ عَلَى الذِّكْرِ الْمَأْخُذِ فِيهَا  
نِعْمَةً عَظِيمَةً وَدَوْلَةً جَسِيمَةً إِذْ ذُكِرَ الْقَلْبُ مِنْ أَعْلَى أَتْسَامِ الذِّكْرِ، إِذْ هُوَ  
يُنْبِغُ دَوَامَ الْحَقُورِ مَعَ اللَّهِ تَعَالَى وَيَتِمُّوا الْجَذِبَ إِلَى لَيْقِنِ الَّذِي هُوَ أَقْرَبُ طَرِيقِ  
الرُّمُوزِ إِلَى مَدَارِجِ الْعُرُوفَانِ وَالْإِسْتِعْرَاقِ فِي أَحَدِيَّةِ الذَّاتِ وَلَيْعَلَّمَا أَنَّ مَدَارِجَ  
صَرَفِيَّتِنَا عَلَى رِعَايَةِ السَّنَةِ وَالْإِحْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْعَسَلِ بِالْعَزِيمَةِ وَالْإِحْتِرَافِ  
مِنَ الرَّخْصَةِ مَهْمَا آمَنَ، وَفِي نَظَرِ الْبَاطِنِ عَنْ طَرِيقِ الْغَفْلَةِ وَالذِّكْرِ وَالْمُرَاقَبَةِ  
عَلَى الدَّوَامِ حَتَّى يَحْصُلَ الْمَلَكَةُ وَيَتَيَسَّرَ الْحُلُوفُ بِالْحَبْلَةِ وَيَرْتَفِعَ خُطُوبُ الْأَعْيَادِ  
عَنِ الْقَلْبِ وَكَهْ تَحْتَ الْإِخْطَارِ. وَهَذَا الدَّوْلَةُ مُخَصَّصَةٌ بِهَذِهِ الطَّرِيقَةِ  
الْعَلِيَّةِ مِنْ بَيْنِ عَامَّةِ الطَّرِيقِ. فَإِنَّ أَدَبًا بِهَا إِلَى الدَّوَامِ السَّنَةِ عَلَى مَا جَبَّهَا الْقَدَرُ  
وَالْحَيَاةُ صَادَتْ نِسْبَتُهُمْ كَنِسْبَةِ الْأَمْحَابِ الْكِرَامِ عَلَيْهِمَا الْإِضْمَانُ فَإِنَّهُمْ كَمَتْ  
مَا كَوَانِي أَوَّلِ مَحَبَّةِ خَيْرِ الْبَشَرِ مَا تَأْتُوا، كَذَلِكَ أَصْحَابُ هَذِهِ الطَّرِيقَةِ تَأْتُوا  
فِي أَوَّلِ أَتْدَابِهِمْ مَا تَأْتِي غَيْرُهُمْ فِي سِنِينَ. يَكُونُ سَيْرُهُمْ مُرَادًا وَسَيْرُ  
غَيْرِهِمْ مُرِيدًا، وَجَعَلَهُمُ الشَّرُوعَ فِي السُّكُونِ مِنَ عَالَمِ الْأَمْرِ، وَهُوَ الْقَلْبُ  
وَالْغَيْبُ مِنَ اللَّطِيفِ مِنَ الرُّوحِ وَالْبَرَّةِ وَالْحَقِيقِ وَالْآخِرِ، وَشَرُوعَ سَيْرِ غَيْرِهِمْ  
مِنْ عَالَمِ الْحَقِيقَةِ وَبَعْدَ نَجَاحِهَا وَرَبَّاهُنَّ يَتَوَسَّلْنَ إِلَى عَالَمِ الْأَمْرِ بِهَذَا  
صَادَرَ أَوَّلُ رَجْعِ النِّهَايَةِ الْمُبْدِئَةِ حَاصَّةً طَرِيقَتِنَا، وَرِجَالُهَا لَهُ تَلْهِيمُهُمُ الْآيَةَ  
نَقْدَ حَالِ أَهْلَانَا.

ثُمَّ لَيْعَلَّمَا أَنَّ دَرَجَاتِ مُتَابَعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعٌ عَلَى مَا  
حَقَّقَهُ شَيْخُنَا وَإِمَامُنَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

الْمَدْرَجَةُ الْأُولَى الْإِيتَانُ بِالْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَإِتْبَاعُ السَّنَةِ سَنِيَّةٍ بَعْدَ  
تَضْيِيقِ الْقَلْبِ وَتَقْبُلِ الْهَيْمَانِ النَّفْسِ الْمَوْطِئِ بِالْوَلايَةِ وَكَفَاةِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ  
مِنْ عُلَمَاءِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ وَالزُّهَادِ وَالزُّهْدِ لَمْ يَبْلُغُوا مَرْتَبَةَ الْإِصْبِيَانِ مُشْتَرِكُونَ  
فِي هَذِهِ الدَّرَجَةِ. وَكَأَنَّهُمْ فِي حَقِّ هَذِهِ السَّابِقَةِ الْقَوْرِيَّةِ مُتَسَاوُونَ.  
لِأَنَّ النَّفْسَ فِي هَذَا الْمَقَامِ لَمْ تَكُنْ تَخْلُصُ مِنَ الْكُفْرِ وَالْإِسْكَارِ لِأَجْزَمِ تَكُونُ هَذِهِ الدَّرَجَةُ

مُصَوِّمَةٌ بِصُورَةِ الْمَتَابِعَةِ. وَهَذِهِ الْمَتَابِعَةُ الْقُورِيَّةُ مُصَوِّمَةٌ مُوجِبَةٌ لِلْفَلَاحِ  
وَالْمُنْجِيَّةُ مِنَ النَّارِ. وَاللَّهُ مُجَاهِدٌ بِكَمَالٍ رَأْفَتِهِ كَمَا نَعْتَدُ بِإِكْرَامِ النَّفْسِ وَكَتْفِ  
يَحْزَنٍ وَتَصْدِيقِ الْقَلْبِ.

وَالدَّرَجَةُ الثَّانِيَّةُ مِنَ الْمَتَابِعَةِ إِتِّبَاعُ أَقْوَالِهِمْ وَأَعْقَالِهِمْ عَلَيْهِمُ الصَّوَرَةُ  
وَالسَّلَامُ الْمُتَعَلِّقَةُ بِأَبْطَانٍ مِنْ تَهْلِيلِ الْأَخْلَاقِ وَدَرْجِ رَدَائِلِ الصِّغَاتِ وَارَاكَةِ  
لَا مَرَامِي أَلْبَاطِيَّةٍ وَالْعِلَلِ الْمُغَيَّبَةِ. وَهَذِهِ الدَّرَجَةُ مُتَعَلِّقَةٌ بِمَقَامِ الْخَيْرِيَّةِ  
مُصَوِّمَةٌ بِأَدْبَابِ السُّلُوكِ الَّذِينَ يَأْخُذُونَ الْقُورِيَّةَ الْقُورِيَّةَ مِنَ الشَّيْخِ  
مُعْتَدِي وَتَقْطَعُونَ مَعَارِدَ السُّلُوكِ وَتُبَادِي السَّيْرِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى.

وَالدَّرَجَةُ الثَّالِثَةُ مِنَ الْمَتَابِعَةِ إِتِّبَاعُ إِذْوَابِهِ وَمَوَاجِيدِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
سَلَامُ السُّلُوكِ بِأُولَايَةِ الْخَاصَّةِ. وَهَذِهِ الدَّرَجَةُ خَاصَّةٌ مُصَوِّمَةٌ لِمَهَاجِبِ  
وَلَايَةِ مُجْزُؤِ بَابِ سَائِكَا أَوْ سَائِكَا مُجْزُؤِ بَابِ.

وَالدَّرَجَةُ الرَّابِعَةُ مُؤْتَبَةٌ لِطَبِئَتَيْنِ النَّفْسِ وَمَقَامِ الْإِسْلَامِ الْحَقِيقِيِّ. وَ  
فِي هَذِهِ الدَّرَجَةِ يُخْرَجُ عَنْ مُرُورَةِ الْمَتَابِعَةِ إِلَى حَقِيقَةِ الْمَتَابِعَةِ وَهُوَ تَعْيِيبُ الْعُلَمَاءِ  
وَالْمُحَلِّلِينَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَّةِ وَإِنْ تَحَقَّقَ خَطُّهُنَّ مِنْ إِطْمِئْنَانِ النَّفْسِ بَعْدَ تَمَكُّنِ  
تَعْيِيبِ لَكِنَّ كَمَالِ الْإِطْمِئْنَانِ يَحْصُلُ هَهُنَا فِي مُرُورَةِ كَمَالِ الدُّبُورَةِ وَتَقْدِيرِ أَعَارِفِ  
فِي هَذِهِ الدَّرَجَةِ يُفْهَمُ سَوَاءُ أَيْلِ الْقَطْعَانِ أَمْ قَدْرُ الْبَيْتِ وَتَأْوِيلِ مُتَشَابِهَاتِ الْكِتَابِ  
خُصَّةً. وَلَا يُعْتَمَدُ أَنَّ ذَلِكَ مِثْلُ تَأْوِيلِ السِّدِّ بِالصَّدْرَةِ وَالدُّبُورَةِ بِالدُّبُورَةِ  
سَائِرِ ذَلِكَ مِمَّا يَلْعَلُهَا لَطْفُ هَرِفِيهِ مَدْخُلٌ مَبْلُغٌ مِنَ الْأَسْرَارِ الْخَاصَّةِ وَهُوَ  
إِلْمَالِيَّةُ حَقِّقَةِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَتَتَّبِعِيَّتُهُمْ بِفَضْلِ كُلِّ مَنْ يُشَاءُ مِنْ  
عَبْدٍ يُعَيَّنُ وَالْأَوْسِيَاءِ. وَالتَّوَسُّلُ إِلَى هَذِهِ الدَّرَجَةِ الْبَهِيمَةُ بِطَرِيقِ الْوَلَايَةِ أَقْرَبُ  
مِنْ طَرِيقِ الْخَرِّ. وَهُوَ الْإِتِّبَاعُ الشَّيْخِيَّةُ وَالْإِجْتِبَاعُ عَنْ السِّدِّ عَلَيْهِ الْعَلَمُ الْمُؤْتَبَرُ  
سَوَاءُ بِالْكَلِمَةِ. ذَلِكَ فِي هَذِهِ الدَّرَجَةِ عَمِيْرٌ وَحِدٌ لِعِلْمِ السِّدِّ عَلَيْهِ وَشَيْئُهَا  
وَفَجْرُ السُّنَّةِ وَتَدْرِئُهَا.

وَالدَّرَجَةُ الْخَامِسَةُ مِنَ الْمَتَابِعَةِ إِتِّبَاعُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
كَمَالِ الْأَتِّبَاعِ لَا مَدْخُلَ فِي حُصُولِهَا لِلْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بَلْ حُصُولُهَا مُنَوَّلٌ بِمَجْرَدِ



الفصل والاحسان الذي في - وهذا الدرجة عالية جدا الامتنان لئلا  
التابعة بها هي بالامانة نصيب اولى العزم من الانبياء عليهم الصلوات والتسليم  
ويعطى لهم حظ لبعض الآداب.

والدرجة السابعة من المتابعة اتباعه صلى الله عليه وسلم في  
الكلمات المخصوصة بمقام التكميلية الخاصة. والخاصة الكليات في هذه  
المرتبة منوط بحجود المحبة التي هي فوق التفصيل والاحسان كما كان في  
الدرجة الخامسة بالتفصيل والاحسان. وهذا الدرجة وان كانت بالامانة  
مخصوصة به صلى الله عليه وسلم لكن لا حاد من الاوليات واوليات من الصديقين  
حظ منها يعطى لهم وتبعيتهم صلى الله عليه وسلم.

والدرجة الثامنة من المتابعة منوطه بالعبادة والنزول والدرجات  
السابقة كلها يسمى الاولى منوطه بالعبادة. وهذا الدرجة جامعة لجميع  
الدرجات السابقة لان فيها الصديق القلب مع تكميل واطمينان اسفل تركتها  
والمختار الى اجزاء القلب. كان الدرجات السابقة بمنزلة الاجزاء كلها وهذه  
كامل لها. وفي هذه المرتبة يشبه التابع بالمتبوع بحيث يتخيل الشاهد  
من بعيد انهما اتحدوا وقال المصنف بينهما. والتابع الكامل من يتخلى بهذا  
المراتب استمع رزقنا الله وايتاكم حقيقة اتباعه صلى الله عليه وسلم واستلام  
عليكم وعلى من اتبع الهدى والتزم متابعة المصطفى عليه وعلى اليه وصحبه  
من الصلوات افضلها ومن الخيرات اكملها.

مكتوب شتا وشمس بنام محمد وم زاد شيخ عبد الله مير خود در ترتيب بر حصول صلاح  
و محبت و بيان آنکه همه اشياء وسيله خداوندی از اثر محبت اند.

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى. يا بني سبل الله تعالى ان  
يجمع لك صالحا وهو يتولى الصالحين. واسئله ان يزدك الكسبية بحيث لا ينقص  
لحيت غيرك تعالى بحال حتى حب نفسك، فتفني عن مراد ايتك وتقوم بمراد ربه  
تعالى فلا يكون المنع والعطاء والعز والامانة الا تبعا لارادة ربه تعالى فتتظرو  
ببؤر داتيه الجلال في موداته الجمال والكمال، وتلك ذبا لسلام كما تتلذذ بالانعام

يُسْكِنُ مَلَأَ دُخَانِكَ وَ مُنْجَاءَ مَقَالِكَ خَبَابٌ قَدْ سَبَّهَ تَعَالَى وَ سُورَاتٍ كَثِيرًا وَ ذَاتِهِ -  
وَجَمِيعُ الْأَشْيَاءِ إِنْ شَاءَ وَ سَيَكُونُ إِلَى خَفَرَتِهِ تَعَالَى مِنْ حَيْثُ أَنْهَأَ ثَوْرًا مِنْ أَشَارِهِ -  
وَحِينَئِذٍ تَتَحَقَّقُ بِحَقِيقَةِ الْعُبُودِيَّةِ وَ تَتَحَلَّى بِكَمَالِ الْحُرِّيَّةِ وَ السَّلَامُ عَلَى مَنْ أَتْبَعَ الْعُدَى -  
**مكتوب هشتم و دهم بنام امام اسماعيل والى من در بيان بعض فضائل اعمال و**  
**مناقب اهل بيت نبوت -**

أَحْمَدُ لِلَّهِ الْعَزِيزِ الْفَقِيرِ وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَ عَلَى آلِهِ  
الْطَّاهِرِينَ وَ صَحْبِهِ الْأَخْيَارِ نَحْمَدُكَ بِالسَّلَامِ وَ الْقِيَّةِ الْخَفَرَةِ الَّتِي أَنْصَلَ نَسَبَهَا  
بِالسُّبُورَةِ الظَّاهِرَةِ وَ الْإِمَامَةِ الْبَاهِرَةِ وَ الشُّعْرَةِ الَّتِي تَسْتَكْبِرُ لِعُودَةِ الْوُثْقَى مِنْ  
وَلَايَةِ الْخِلَافَةِ الْقَاهِرَةِ مِنْ شَيْخِ آفَتِ الزَّمَانِ يَا دَامِ بِهِ الْقَائِدُ وَ أَوَّلُغَتْ  
عَلَامُ الْعَدَالَةِ وَ الْإِحْسَانِ بِأَحْكَامِهِ أَنْجَايَتِهِ هـ

حَقِيقَةُ مَلَكَ الْأَنْبَاءِ سَطَوَتُهُ وَ الْحَقُّ كَانَ مَسْدَادَ آيَةِ سَدَا  
يَوْمٌ حَوْلَ دَرَاةِ الْعَالَمُونَ كَمَا تَوَى الْخَبِيرُ بِبَيْتِ اللَّهِ مُفْتَرِكًا

عَنْهُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ إِمَامِ الْمُسْلِمِينَ ثَامِرِ الشَّرِيعَةِ الْقَوِيَّةِ سَائِلِ الطَّرِيقَةِ  
مُسْتَقِيمَةِ نَيْجَةِ النَّبِيِّ الْأَوْجِ سَيِّدِ الْأَنْبَاءِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ وَ صَفْوَةِ  
قَلْبِ الْبَيْتِ الْكَرَامِ سَيِّدِ نَاةٍ مَوْلَاتِ السُّوَحُلِ عَلَى اللَّهِ الْخَبِيرِ الْمُبِينِ الْإِمَامِ  
سَمَاعِيلِ بْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ لَا رَأَيْتُ رَأْيَاتٍ مَعْدِلَتِهِ مَشْهُورَةً وَ عَسَاكِرُ  
سُلْطَنَتِهِ مَشْفُورَةً مَشْهُورَةً أَمَا بَعْدُ فَلَمَّا مَنَّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْنَا بِإِحْرَارِ السَّعَادَةِ  
الْعَظْمَى وَ الْفُوزِ بِالنِّعَمَةِ الْقُصْوَى مِنْ حَوَائِجِ الْكَعْبَةِ الْعَظْمَى الْمَكْرَمَةِ زَيْنَةِ  
رُؤُوسَةِ الْمُطَهَّرَةِ الْمَشْهُورَةِ الَّتِي هِيَ رُؤُوسَةُ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ رَادِّهِمَا اللَّهُ  
بِمَحَانِهِ تَشْرِيفًا وَ تَكْرِيمًا وَ قَضَيْنَا أَوْ طَوَّيْنَا أَدَاءَ الْمَنَاسِكِ الْعَظَامِ فِي الْمَشَافِعِ  
الْكَرَامِ مَعَ إِيْتَارِ الْعَجْزِ وَ الْقُصُورِ عَنْ إِيْقَادِ الْحَقِّ الْمَأْمُورِ وَ دَرَجَاتِ إِمْتِنَانِ الْعُدَى  
مَأْثُورِ مِرَادِيهِ أَمَ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَ سَلَّمَ إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ حُجَّتَهُ فَلْيَجْعَلِ الرَّجُوعَ إِلَى أَهْلِهِ قِيَّةً أَعْظَمَ لِأَجْرِهِ -  
خَوَّجَهُ الْحَاكِمُ وَ الْبَيْهَقِيُّ - وَ رَوَيْنَا إِلَى هَذَا الْيَوْمِ الْمَعْمُورَةِ الْمَكْرَمَةِ بِبِشَارَةِ  
سَيِّدِ الْمُسْلِمِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَى مَا رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ



أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَمْتٌ مِّنْكُمْ وَأَرْقَى أَعْيُنُهُمْ أَفِئَةُ يَمَانٍ وَاجِبَةٌ  
 أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ، مَشْمُولَةً عَلَى أَنْوَاعِ أَنْصَالِكُمْ وَأَكْرَامِكُمْ مَقْنُونَةً بِمَوَاسِنِ  
 وَجْهَاتِكُمْ وَالْفَيْتَا أَهْلَهَا بِلِ كُلِّ عَاكِفٍ وَبَابُ دَوْ مَقِيمٍ وَوَارِثَتُهَا شَاكِرِينَ  
 إِحْسَانِكُمْ وَأَعْلَامِكُمْ وَحَامِدِينَ عَلَى مَكَارِمِ أَخْلَاقِكُمُ الْحَسَنَةِ الْمَوْثُوقَةِ مِنْ حَيْثُ  
 كَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْغُوفِينَ بِحُبِّكُمْ إِذْ تَدَوَّدَ فِي الْخَيْفِ  
 الْمَوْثُوقِ بِرَدِّ آيَةِ ابْنِ مَسْرُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَبَلَتِ الْقُلُوبُ عَلَى حَبِّ مَنْ أَحْسَرَ  
 النَّاسُ إِلَيْهَا. رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَابْنُ نَعِيمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَكَانَ لَوْ أَنَّ أَحَدًا تَمَرَّجَ  
 الْكَلَالَاتِ بِحَسَدِ ابْنِهَا وَكَذَلِكَ تَمَرَّجَ بِحَسَبِ الْأَوْصَانِ بِشَرِّهَا مِنْهَا تَبَذَّرَ  
 الْمَشْدَى وَكَفَتْ الْأَذَى وَتُجْهِلُ الثَّوَابِ وَتَأْخِيَرُ الْعِقَابِ وَتَعْدِيَةُ الْعَدَالَةِ الْإِسْرَافُ  
 يُغَوِّدُ صَاحِبَهَا بِالْبَشَادَةِ النَّبَوِيَّةِ عَلَى مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ السُّفْهَانَ عِشْدُ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 عَلَى مَنْ بَرَّ مِنْ تَوْفِيقِ تَبِيحِ الرَّحْمَنِ وَكَلَامِ يَدِيهِ يَبِينُ. رَوَاهُ أَبُو مُسْلِمٍ وَابْنُ عَدِيٍّ  
 وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ تَنْزِيلِ إِمَامٍ عَادِلٍ  
 أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِينَ سَنَةً. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ  
 الشَّرِيفِيَّةُ وَتَقْبِيلُ أَيْدِيكُمْ الْمُنِيعَةُ عَلَى أَنْ تُحْبَسَكُمْ وَاجِبَةٌ عَلَى الْمُسْلِمِينَ  
 كَمَا مَثَلُ لِقَوْلِهِمْ عَزَمِينَ قَائِلٍ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى وَ  
 يُبَادِرُ مِنَ الْبَرِّ أَوْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عَدِيٍّ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ وَابْنِ أَبِي حَتْمٍ  
 قَالَ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي كَمَثَلِ سَفِينَةٍ تَوَجَّ مِنْ رَكِبِهَا نَجَّى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَوِيَ  
 وَنَزَّجُوا مِنَ اللَّهِ الْكَرِيمِ أَنْ يُخَشِّرَنَا بِفَضْلِهِ مَعَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ  
 السَّلَامُ. وَذَلِكَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. رَوَاهُ الشَّيْخَانِ  
 وَغَيْرُهُمَا وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهَدَى.

**مكتوب هشتاد و ششم** تمام خواجہ محمد صلاح کا بی در نصائح۔ اے محمد اللہ و سلام  
 علی عبادہ الذین اصطفی حضرت حق سجادہ آں شلوب ارا بحصول سعادت دارین کرم دار  
 احوال فقر استوجب حمد است بهوارہ خاطر فاتر منتظر اخبار سلامت آل قرزند اعز می باشد اللہ  
 تعالی بر جاوہ شریعت استقامت کرامت فرماید و انا نحبہ ز مرضی مولاد حقیقی است تعالی شاد

معروض دارد بکتاب مرغوب شما که از فواید لاهور مرسل بود رسید، باعث مسرت افرادان گردید  
 چون چشم انتظار در راه است همیشه از احوال مطلع می باشد که موجب جمعیت است  
 باید که اوقات عزیزه با امور لا طائل صرف نشود. و بیاوردت حبیل تعالی ثناء بگذرد که حیات دنیا  
 دنیای بسیار به اعتبار و دار العز و راسته قیام العز و پرداختن و از مهلت آخر فارغ نشستن از  
 عقل و در اندیش دور است بی غایت که نماز پنجگانه بجماعت ادا یابد و بخت و مقرر بود  
 وقت مستحب از دست نرود و صدقات به صراف صالحه صرف شود. خدمت گاری و رضا مندی  
 و لاله خود از انجم مهلت تصور نموده در انصرام آن جد تمام بحب آرند و بجزئی ایشان را افضل عبادت  
 دانند و از صحبت مخالف پرهیز نمایند که از رفیق سود و زود می رسد و آئینه استعداد را فاسد می  
 گردانند. و همواره تجدید توبه و استغفار عظمی بحضرت حق سبحانه باشد که کثرت استغفار موجب نجات  
 بیات داری است. و نماز تجدید راسعی نمایند که متعاقب شود که دولت حقیقت وابسته با حیات آن  
 وقت است. و ذکر باطنی را خصوصاً در آن وقت مداومت نمایند و بعد صبح و عصر نیز که معمور دارند که  
 ثمرت عظیم دارد. و باجمد از امور مهمه غافل و بی کار نباشند. **و السلام علی من اتبع الهدی و الذین**  
**مَتَابَعْتَهُ اَلْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ** و تَحْبِبُهُ مِنْ الْقَلَوَاتِ اَفْنَعُهَا مِنَ النِّجَاتِ اَكْمَلُهَا.  
**مکتوب هشتم و نهم بنام شیخ عبد المجید در فضائل سوره یاسین و سوره تبارک الملک**  
**بِسْمِ اللّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہٖ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا** و تَحْبِبُهُ مِنْ الْقَلَوَاتِ اَفْنَعُهَا مِنَ النِّجَاتِ اَكْمَلُهَا.  
**رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنْ لَیْکُمْ شَیْءٌ فِی قُلُوبِکُمْ  
**تَبَّ الْقُرْآنِ** لَیْسَ رَوَّاعٌ قَرَأَ لَیْسَ کَتَبَ اللّٰهُ لَہٗ بِقِرَآءَتِہَا قِرَآءَةً کَا الْقُرْآنِ عَلَیْہِ رَوَّاعٌ  
**وَنَافِعٌ** رَوَّاعٌ رَوَّاعٌ لَیْسَ رَوَّاعٌ التَّوْحِیْدُ شَیْءٌ قَالَ هٰذَا اَحَدُ ثَلَاثٍ عَوْنِیَّ وَ عَنْ  
**حَدِیْثٍ** رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ قَالَ مَنْ قَرَأَ لَیْسَ فِی لَیْلَہٗ اَبْتِغَاءً وَ حُبًّا اللّٰهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَہٗ.  
**رَوَّاعٌ مَا لَیْسَ وَ ابْنُ السَّیْنِیَّ وَ ابْنُ حِیَّانَ فِی مَحَبَّتِہٖ** وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰهُ  
**عَنْہُ** قَالَ مَنْ قَرَأَ تَبَارَکَ الَّذِیْ یَسْبِیْہُ الثَّلَاثُ کُلُّ لَیْلَہٗ مَنَعَہُ اللّٰهُ بِہَا مِنْ عَذَابٍ  
**تَعْبِیْرٌ** کُنَّا فِی عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نُسَمِّیْہَا التَّالِیْعَہُ وَ  
**نَحْنُ** مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ، سُوْرَةُ الْمَلِکِ، مَنْ قَرَأَ بِہَا فِی کُلِّ لَیْلَہٗ فَقَدْ اَتَتْہُ  
 طَلَات. **وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی**.

**مکتوب نهم بنام خواجہ محمد صلاح کابل در موعظه حسد و ضروریات طریقت** **بِسْمِ اللّٰهِ**



اللَّهُ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى. فرزند ارجمند خواجه محمد صلاح کلمات دارین سر  
 بلند بوده بعاقبت باشد احوال فقراء این حدود مستوجب حمد است مدتی است که از آن سعادت مند  
 خبری نرسیده، و کتابی که مشعر کیفیت احوال باشد و اصول نیافته، خاطر فائز زیر بار انتظار است  
 الله تعالی آن اعتراف بحقیقت داشته بحسب مرضیات خویش موفّق دارد، و بموجب لَاقُظُّنْهُ  
 مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ زنده آں فرزند از عنایت بے غایت مایوس نشود. اگر بعض احوال ظاهر نشود،  
 سبب بے درنگمرد، که حصول احوال علم در کار نیست. با بحد کار بندگی افتخار است، همیشه یاد کار  
 انکار و طاعت حسنه متوجه مولد و حقیقی باشند، موبیت بدست این کس نیست، مثالی الخواپ و  
 رَبِّ لَا دُيُوبَ. فقراء را از بهار غافل ندانند و در اوقات حسنه از توجه و دعا فارغ نکنند. چو  
 محبت خان میر راه بودند به و کلمه مصدع شد. وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْقُدُوسِ  
 وَالتَّوَّابِ الْمُتَّبِعَةِ الْمُصْطَفَى عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ مِنَ الصَّالِحِينَ أَفْضَلُ  
 وَمِنَ النِّجَاتِ أَكْثَرُهَا.

مکتوب نود و یکم نیز خواجه محمد صلاح کابل در آنکه این نشاء را بے مزگی و بے حسد و تنی  
 لازم است و ایلام محبوب به انا نعم او تصور باید کرد. اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى.  
 فرزند سعادت مند کلمات پناه خواجه محمد صلاح بعاقبت باشد مکتوب مرغوب رسید چو  
 شعر سلامتی آن محب بود فرحت بخشید. الله تعالی آن مخلص را بیا و خویش سرگرم داشته خوش  
 وقت دارد معلوم آن سعادت آثار یاد که چو حکیم علی الاطلاق تقسیم مؤکد در کلام مجید سروده است  
 لَعَلَّ خَلْقَنَا الْإِنْسَانَ فِي كَيْدٍ. اگر سختی روزگار مشهود گردد تنگدل نباید بود که وضع شی در مرتبه  
 خداست، چه لازم این نشاء بے مزگی و بے حسد و تنی است.

غرض از عشق تو ام چاکشنی درد و غم است      در دیر فلک اسباب تنگم چه کم است  
 مجھے کہ محبت ذاتیہ شرف یافتہ اند ایلام محبوب را به انا نعم تصور نموده بآن خورسند اند  
 قَاتِلِي فِي أَوْصَالِ عُبَيْدٍ قَتِيلِي      وَفِي الْيَحْيَىٰ إِنْ مَوْتِي لَمَمْتُ إِلَيْ

بندگی تنگدل را بر نتابد، باید که میراد محبوب تا غم بوده جمال و جلال را پرده دار ذات بے چون باید  
 دانست. زیاده بر آن الطاب نرفت. تا صید شکار در وقت تنگ رسید فرصت تفصیل نشد.  
 وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْقُدُوسِ.

مکتوب نود و دوم بنام خان خانان در محل حدیث کنت نبیاً و آدم بنی الما

وَحُطِّبَ حَضْرَتِ قِ سَبْحَانَهُ ذَاتِ الْبَرَكَاتِ نَوَافِلِ مُسْتَطَابِ مَلَاذِ طِبَاءِ اَهْلِ اِسْلَامٍ رَا دِرْگَاهِ  
 بِمُقَارَقِ فَقَرَاءِ دَعَاءِ کَشِشِ کِبَالِ عِزِّ وَاقْتِشَامِ دَاوَرِ بِخُذْمَةِ الْمُنْتَقِي وَآلِهِ الْآخِرِ عَلَيْهِ  
 وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ الْخِيَاتُ إِلَى دِيَمِ التَّنَادِرِ اَمِيدِ گَاوِ چُونِ خِدْمَتِ مَعَارِفِ پَنَاهِ شَيْخِ اَحْمَدِ نِي مَكْرَارِ شَنْفِ  
 نِشِ اِسْتِغْنَانِ اِسْ طَائِفَةِ نَوْشْتَهْ اَنْدُو نَمُودَهْ کِهْ نَبُزِ مِیدِ نِیَابِ اِیْنَ بَحْثِ کَلِمَةِ حُرْتِ نَمُودَهْ چُونِ دَرِ اِیْنَ اَیْمِ  
 حَدِیثِ نَبَوِی عَلَی مَصْلَحَةِ الْعِلْوَةِ وَالنَّجْوَةِ کُنْتُ نَبِيًّا وَ اَدَمُ بَلِیْنُ الْکِتَاوَةِ الْیَطِیْنِ دَرِ مِیَانِ دَاوَرِ  
 مَطَرِی چِنْدِ دَرِ مِلْ اَلْ نَوْشْتَهْ شَدَ کَمَرِ مَاجِدِ اَرْوَاحِ سَابِقِ اَسْتُ بِرِ دُجُودِ اَجْسَادِ وَگُفْتَهْ اَنْدَ کَرْدَشْ  
 شِ اِنْ مَقَارِنِ فَلَکِ اعْلَمُ اَسْتُ کِهْ اَمِتْدَادِ خَلْقِ زَمَانِ اَسْتُ وَفَاوَرِ مَخَارِرِ رُوحِ مَحْمَدِی رَا عَلَیْهِ  
 وَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ السَّلَامُ قَطْبِ اَرْوَاحِ دَمِیدِ مَخَاصِ اَنَهَا گِرْدَانِیَهْ بُوَدِ وَ دَرِ اَلْ نَشَاءِ اَرْوَاحِ  
 رَا دُجُودِی بُوَدَهْ اَسْتُ دَرِ عَالَمِ غِیْبِ زِ شَهَادَتِ وَ دَرِ مَیْاَنِ عَالَمِ رُوحِ طَیِّبِ مَحْمَدِی رَا عَلَیْهِ وَ عَلَیْ  
 اِلَیْهِ اَفْضَلُ السَّلَامُ بِدَوْلَتِ نُبُوْتِ وَ ارشَادِ وَ تَکْمِیلِ مَشْرِفِ وَ مُتَّسَعِ مَخَافَتِ پَسِ دَرِ مَهْمِ مَرْسِی  
 حَقِیْقَةِ دَعْوَتِ اَلْ مَسْرُودِ بُوَدِ اِیْنَ اَمْرِ جَبَلِ الْعَتِدِ بِطَیْنِ اَقْدَسِ اَوْ مَفُوضِ وَ مَجِیْعِ اَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ  
 السَّلَامُ وَ الْقَسَائِدِ اَلْکَرَامِیَّاتِ گُویَا نَیْمَا یَا وَ مَعْبَرَا یَا بُوَدَنْدِ اَزْ اَلْ مَبِطْنِیَوْضِ وَ رَنْصِ قُرْآنِ وَ چُنْا پَاکِ  
 عَلَی هَذَا وَاِلَا شَهِیدُ اِشَارَتِی اَسْتُ بَا یَا چِ اِدَارِ شَهَادَتِ رَا مَحْضُورِ شَاهِدِ دُرْگَا اَسْتُ  
 وَ نِیزِ حَدِیثِ مَشْهُورِ اَللّٰهُ تَوَكَّلْ اِنْ کَانَ مُؤَسَّلِی حَیْثَا کُنَّا وَ سِیَعُهُ اِلَّا اِتِّبَاعِی رَمَزِ اَسْتُ بَا یَا  
 بِعِنِّی مَوْسَی عَلَیْهِ السَّلَامُ بِرِ دُجُودِ مَعْصُومِ اَکْثَرِ مَسْبُوقِ دُجُودِ مَنِّی بُوَدِ سِرِّ اَنْصِبِ مَتَابَعَتِ مَعْمَدِ  
 مَرْتَرَانِی رَا کِهْ مَرْبُوطِ بُوَدِ مَعْصُومِی مَنِّی چِیْنِ نَمِ تَبْرُوعِ بَا طِنِ مَنِّی بُوَدِ کَرِیمِی تَعْمَدِ اَوْ حَیْثَا اِلَیْکَ اِنْ اَتَّبِعْ  
 مِیْمَةً اَبْرَاهِیمَ حَنِیْفًا وَ کَرِیمِی فَبِهْدِ هُمَا قَسْدِیَهْ اَیْ اَتَّبِعْ مِیْلَتِکَ الَّتِیْ اَنْزَلْتَا هَا  
 عَلَی لِسَانِ اِبْرَاهِیمَ وَ سَاخِرِیَا لَا یَنْتَبِیْا وَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَ کَمَرِ قَطْبِ اَتَّبِعْ اَبْرَاهِیمَ  
 وَ بِهْمَا قَسْدِیَهْ کَمَا قَالَ نَبِیُّنَا عَلَیْهِ وَ عَلَی اِلَیْهِ اَكْمَلُ الْبَرَکَاتِ فِی الْخَلْدِ نَبِیِّ  
 السَّابِقِ لَمَّا سِیَعُهُ اِلَّا اِتِّبَاعِی اَشَارَی اَسْتُ کِهْ جَمِیْعِ اَنْبِیَاءِ رَا نَسَبِی مَتَابَعَتِ اَسْتُ  
 بَا یَا مَسْرُورِ بَدُوْنِ عِکْسِ دَاوَرِی بَیَانِ حِلِّ حَدِیثِ مَشْهُورِ کِهْ بِاَقْلَاقِ مَعْرُوفِ اَسْتُ اِنَّ الذَّمَّ مَیْنِ  
 قَدِ اَسْتَدَارَ کَهْ یُنْفِیْهِمْ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ شَمْدًا سِیْدَ اَرْشَدِ اِیْدِهَا وَ دَوْرَتِیَهْ بِاِلَاسْمِ  
 الْبَاطِنِ وَ اَبْتِدَاءِ دَوْرَتِیَهْ الْاُخْرَی بِاِلَاسْمِ الظَّاهِرِ الَّذِیْ بِهْ مَتَا دَ الْحُکْمُ کَهْ عَلَیْهِ  
 السَّلَامُ ظَاهِرًا اَوْ نَسَخَ مَتَا اَبُوْرَ الْاِسْمِ الْبَاطِنِ قِصَّةِ اَخْتِلَافِ الْاَسْمَاءِ فَقَالَ  
 عَلَیْهِ وَ عَلَی اِلَیْهِ السَّلَامُ اِسْتَدَارَ کَهْ یُنْفِیْهِمْ یَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ فِی نِسْبَةِ الْحُکْمِ لَنَا



ظَاهِرًا كَمَا كَانَ مَشْهُوبًا إِلَيْنَا بِنَاطِنِهَا وَإِنْ كَانَ فِي الظَّاهِرِ مَشْهُوبًا إِلَى مَا نُسِبَ  
إِلَيْهِ كَمَا بَرَّاهُنَا مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ - وَازِيزِ حَقِيقِ نِزَامِ حَقِيقَةِ عِلْمِ  
الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَأَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، آدَمُ وَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ بَوَائِي كَمَا حَسِبَ  
ظَاهِرُ أَشْكَالِ اسْتِلَاحِ كُشْتٍ وَمَعْنَى مَجْمُوعِ بَيْتِ أَوْعَالِيهِ أَكْمَلُ التَّسْلِيْمَاتِ وَاضْعُ شِدَّةِ  
وَمِنْ بَعْدِ هَذَا مَا يَدْرِي مِيقَاتُهُ وَمَا كَثَرَتْ أَخْطَى لَدَائِهِ وَأَجْمَلُ  
بَقِيَّةِ أَمْرٍ كَمَا فَدَمْتُ كَمَا لَاتِ بِنَاءِ حَقَائِقِ دَسْتِ گَاهِ خَوَاجِ مَحْمَدِ نَاشِئِ كَرَمِ الْأَنْوَاعِ اشْفَاقِ  
بِهَرِ گَانِ اسْتِ مَقْبُولِ مَقْبُولِالِ بِنَا كَمَا شُدَّ أَنْ سَبْعِ شَرَفِ رَسِيدِهِ بَاشِدِ چُونِ مُتَعَلِّقَاتِ دَوِ  
كَمَا مَرِ حَسْبِ اذِ مَهْمُ رَوَاقَةِ مَطْلَبِ كَمَا دَرِشِ دَارِ مُشْتَقِلِ اسْتِ اِنَا چَا رَمَزِ اَحْمَدِ مِ شُونَدِ - وَچُونِ  
وَعَادِ اِيں قِسْمِ صَلَاحِ وَتَحْصِيلِ كَمَا لَاتِ صَوْرِي وَمَعْنَوِي دَخَلِ عَظِيمِ دَارِ دِنَا بَرَا مَصْدَرِ خِدْمَتِ عِلْمِ  
مِ گَرِ دَكِ اِگَرِ وَظِيْفِهِ اَزِ سَرِ كَارِ عَالِي مَقَرَّرِ فَرَا مِشَدِ اِنْشَاطِ مَجْمُوعِ غَفِيرِ اَزِ دُرُوشِ اِيَاں مِ شُودِ زِيَادِهِ  
پَرَا مِ مَصْدَرِ نِ شُدِ - وَاسْلَامُ عَلَيْنِكُمْ وَعَلَى سَائِرِ مَعْنِي اَتَّبِعِ الْعَدَى -

مَكْتُوبِ نَوَدُوسُومِ بِنَامِ مَرْتَبَتِي خَالِ دَرِ عِلَاجِ وَازَالَةِ نَكْرَةِ دَوْنِ اَللّٰهِ تَعَالٰی -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ وَ  
آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ تَرْقِيَاتِ ظَاهِرِي وَبَاطِنِي وَعُرُوجَاتِ صَوْرِي وَمَعْنَوِي اِيَاں رَا اَزِ  
حَضَرَتِ وَاجِبِ الْعَطَا يَا جَلِ بَرَّانِيهِ مُسَلَّتِ نَمُودِهِ سَیِّدِ اَبِدِ بَا جَابِتِ قَرْنِ بَادِ بِخَرُ مَسِيحِ جَلِي كُودِ  
الْأَوَّلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الصَّلَوَاتُ وَالْبَرَكَاتُ مع اَزِ مَرِ چَرِ مِيرِ دُخْنِ دُوسْتِ خُوشِ تَرَا سَتِ -  
آدَمِي تَا زَمَانِ كَرِ گَرِ تَرَا رَا دَوْنِ اَدَمِ تَعَالٰی وَسَاحَتِ سَمِيْعَةِ دُوسْتِ نِقُوشِ مَاسُومِ مُنْقَشِ بِرِضِ بَاطِنِ  
گَرِ تَرَا سَتِ وَازِ قَرِبِ اَوْتَعَالِي دُورِ وَمَهْمُورِ نَكْرَةِ اَزَالَةِ اِيں مَرَضِ دَرَا مِ فَرَسْتِ مِ سِيرِهِ اَزِ اَهْمِ شَأْنِ  
اسْتِ وَعِلَاجِ دَفْعِ اِيں عِلَّتِ مَعْنَوِي دَرِ مَدَّتِ تَقْلِيلِ اَزِ اَعْظَمِ مَقَاصِدِ - اَزَالَةِ اِيں مَرَضِ مَرْبُوطِ بِنَدِ كَرِ  
كَثِيرِ دَاشْتِه اَنَدِ وَطَهَارَتِ بَاطِنِ رَا اَزِ لُوثِ مَاسُومِ مَنُوطِ بِيَادِ اَوْتَعَالِي گَرِ دَانِيْدِهِ - يَا أَيُّهَا السَّادِقُ  
أَمَّنُو اَذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَأَصِيْلًا ذِكْرِ كَثِيرِ وَتَقْتِ مَحَقِّقِ گَرِ دُورِ غُفْلَتِ  
دَرِ تَعَادِ اَنِ نَبُو دَكِ دَرَا مِ رَا هِ سَمِ قَاسِلِ اسْتِ وَنَمُودِ مَرَضِ بَاطِنِ - عَزِيزِ مِ فَرَا مِ يَدِ كُودِ اَقْبَلِ مُقْبِلِ  
عَلَى اللّٰهِ مَسْكًا اَعْتَبُوْهُ ثُمَّ اَعْرِضْ لِحُطَّتِهِ لَكَ اَنْ تَكُنْ مِمَّنْ تَالَهُ - وَكَمَا  
اِيں ذِكْرِ اَنِ اسْتِ كَرِ مَاسُومِ نَدِ كُورِ اَزِ سَاحَتِ سَمِيْعَةِ رِخْتِ بَرِ بِنَدِ وَكُوسِ رِخْلَتِ زَنَدِ اَزِ جَمِيعِ بَاسْتِيْنَا  
پَاكِ وَصَفَا شُودِ نَازِ شَادِي دُنْيَا خَا دَمَاں گَرِ دُورِ نَازِ عَمِي اَنِ غُلْغُلِيْنِ بِجَدِ كِيهِ اِگَرَا زِ مَحْلُفِ اَحْضَارِ

ما سوا نماید غیر نماید، بواسطه تنبیانی که باطن را از ماسوا حاصل گشته است. و بدون این نسیان  
 ذکر او سبحانه، یا یا و ما سوا مخلط است، بر چه در او شرکت غیر است، شایان جناب قدس او  
 تعالی نیست. اَلَا يَتَّبِعُ الْخَالِقُ قَالِ اللهُ تَعَالٰى كَاذِبًا وَتَبْلُغُ اِذَا تَسَبَّحْتَ اَعَا  
 مَا سِوَاكَ تَعَالٰى. این حالت معتبر بقیام و قدم اول است در این راه میرانی الله اینجا بانجام می رسد  
 بعد از آن شروع در سیر فی الله و سیر در کمالات، سماء و صفات اوست تعالی، این سیر را سیر معشوق  
 در عاشق نیز گویند. چه عاشق درین موطن از سیر سیر گشته است. سه

آئینه صورت از سفر دور است کمال پذیرا و صفت از نور است

و کمال این سیر نشاء اخروی است. معاملات این نشاء فانی نسبت به معاملات آن نشاء شبیه می  
 نیست، حکم شبیه دارد نسبت به ریاء محیط. پس نظر عالی بر آن مقصود بر نشاء اخروی است و کمالات  
 این نشاء مغفرت و سیراب نمی گردند. لهذا از حال آن سرور انس و جان خبر داده اند. كَانَ رَسُولُ اللهِ  
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّحْوِيْنَ، مَسْتَوَا صِلَ الْفِكَوْ. با وجودیکه این همه کمالات که او را  
 عَلَيْهِ و عَلَى اَلِيهِ الصَّلَاةُ بودند خورشید نبود و در رقیق این نشاء اعراض نموده اَللَّهُمَّ اَلتَّرَفِيقِ  
 اَلَا لَعَلَّيْ كَوَيَا رَحْمَتِ بَاخِرَتِ بَرْد، و در آخرت ظاهر است که این حزن مرتفع خواهد شد اِنشَاء الله  
 تَعَالٰى. چه آن موطن معرض حزن نیست، موطن حزن دنیا است. کریم و لَسُوْتُ يُعْطِيْنِكَ وَ تَبْلُغُ  
 مَتَوَضَعِيْ مُرْتَدِ اِيْن مَعْنٰی است. و شروع معامله که با آخرت موعود است از موت است اَللُّوْتُ  
 بِحَسْبُوْهُ صِلَ الْجَبَلِ اِلَى الْجَبَلِ، کریم که کَانَ يَذُوْلُفًا و اللهُ فَيَا اَحْبَلِ اللهُ لَا ت.  
 ایامی است از آن در مریه. اذال معامله اگر بعضی کامل را در نماز که معراج مومن است و از دنیا  
 گسستن و با آخرت پیوستن است، رو بدو گنجایش دارد. در حدیث آمده است که در وقت نماز  
 حجابی که برین بنده خدا است حَبْرٌ و عَلَا مَرْتَفَعٌ می گردد، وَاِذَا رَجَعْتَ يَابِلَا لَمْ تَقْدَرْ عَلَى عَيْنِيْ  
 فِي الصَّلَاةِ نِيْزًا اِشَارَتِ است بآی. بالجمله عمل رضا و شادی آخرت است و عمل در دو نقد ان  
 دنیا بهتری امتعه این موطن در دو داده است و گوارا نعم این مانده سوز و گداز است و آرام  
 اینجا در بے آرامی است و ساز و در سوز و صل این جا طلبیدن دریا را در کوزه حستن است و آفتاب  
 را در طشت آب دیدن. این نشاء پیش از مریه نیست مر آن نشاء را بهر تدرافزونی که در رحمت  
 نموده آید، توقع ثمرات بے اندازه است. این دار و دار عمل است، دار اجر در پیش است. و وقت  
 عمل عیزا طلبیدن بے حاصل است. اَلَا مَنْ اَعْطَا اللهُ مُبْتَحَاتَهُ لِيْلَهُ نِيْآةٌ حُكْمَةٌ اٰخِرَةٌ



فَيَجُوزُ أَنْ تَتَوَضَّعَ عَلَيْهِ مِنْ آخِرِ الْمَعْدَةِ فِي هَذِهِ الشَّادَةِ وَالْمُرْتَقِصُ مِنْ جِهَةٍ  
فِي الْآخِرَةِ كَمَا كَانَ تَعَالَى فِي شَأْنِ خَلِيلِهِ عَلَى بَيْتِنَاذَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَآلِهِ  
فِي الدُّنْيَا وَآلِهِ فِي الْآخِرَةِ تَوَلَّى الصَّالِحِينَ هـ

اگر چه این محظ مسکن کار شب نیست زینت مقبلان این هم عجب نیست

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ فقرادینان، باخوی  
معارف آگاهی خواجہ محمد لاشم کہ از جملہ مفتیان روزگار اند و از خوردی و رخصت و تربیت اہل  
کمال شد و ہمواره اوقات ظال مصروف طاعات است بواسطہ قلت اسباب معیشت و  
کثرت متعلقان خبلی مشوش باشند چون احوال این قسم مردم بایشان کہ مرل و مہربان تر باین  
جماعہ از ایشان دیگرے ظاہر نہ شود، از جملہ ضروریات جہت نمودہ گستاخی سے نماید کہ اگر از سرور  
علیہ اہل اوسے بتعلقانش سے شدہ باشد موجب ترقی دنیا و آخرت است، چہ نعتے است کہ در پیشے  
توان اذایشان بخورد، و توت آن مامرف عبادات و طاعات خداوندی نماید، و السلام  
أَوْلَادًا أَخَوًا۔

مکتوب نو و چہارم بنام سعادت نشان خاں در مرغیہ بر عدل و احسان و رعیت  
پر دہی و دیگر اعمال صالحہ۔ تَحْمَدُكَ عَلَى الْآيَةِ وَنَصْرِي عَلَى الْكُذْمِ أَنْتَ يَا شَيْخَ دَائِمِ ذَرَّةٍ حَقِيرٍ  
بعد ادا و ما یحب علی الفقر او من اذ آو و ظالیف الذ کا یحی رساند کہ احوال شکستہ بال این  
مفقر بجا فیت مقرون است حَسَدٌ تَبُوْا مُنْعَاكَ مَا حَسَدُ الْخَامِدُ ذَنْ بِمَوَارِءِ خَاطِرٍ تَر  
زیر بار انتظار اخبار فرخندہ آثار است۔ ممتے ست کہ خبر سے از آن قرہ باصرہ خاندان کرامت  
باین مشتاقان نرسیدہ است موانع تجریدار از حضرت محبوب الدعوات تعالے مشلت سے نماید کہ  
ظاہر ایشان را بطن ہر شرع محلی دارد و باطن را بحضور بے غیبت و دوام آگاہی کہ خامہ طریقیہ علیہ  
است رسانیدہ بکمالات مودتہ بزرگان مستعد گرداند۔ اِنَّهُ خَوِيْتُ بِحَبِيْبٍ۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى  
اِنَّ اللَّهَ يَأْتِي الْمُؤْمِنَ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِنِّي أُوْذِي الْقَوْلَ الْآمِيَّةُ امید کہ بمقصدیان سرکار  
انتہام فرماید کہ در ترتیب لوازم عدالت و انصاف و رعایت احوال منقاد و مساکین جہت تمام  
نمایند کہ عَدْلٌ سَاعَةِ تَوَادُّعِي عَمَلُ الْمُتَّقِينَ۔ و ابواب احسان برابر ابواب حاجات مساکین  
مفتوح دارند کہ وعدہ موکد از مؤسس قواعد حقہ علیہ و علی الصلوات رفتہ، و اللہ مَا لَقِصَّ  
مَا لُ الْوَدُوعِي تَبِيْنُ صَدَقَةٍ قَطُّ۔ ہر چہ دلالت بر خیرات ایشان تحصیل حاصل است کہ ذل

و طبع ایشان است. و چون نماز رکن اعظم اسلام است بعد از ایمان بالله، در محافضت آن شریک  
 تاکید فرمایند که سرور از آن تجاوز نشود که وارد شده آن صلوات عباد الدین کثرت آقاها آقام  
 الدین. و با بجز شکر منعم باندازه نعمت است، هر چند نعم بیشتر و جلیل تر، شکرانه آن زیاده تر،  
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَئِنْ شَكَوْتُمْ لَا أَبْزِلَنَّكُمْ. و نیز سعی نمائید که صحبت با خیار و صلحا و وایران  
 بیشتر شود. بموجب کونوا مع الصادقین. مصاحبت مجرب که معاضد ایشان با حق سبحانه راست  
 داست و در زبان صدق و دل با آهنگ نفاق و شقاق، مغتتم دانسته، از صحبت آنان که از طریق  
 حق و صواب که شریعت مطهره بآل ناطق است منحرف اند، احتراز لازم شمرند که وارد شده دین المود  
 دین خلیفیم. زیاده بر آن جرئت اطلاق نموده. بدت است که صلاح آثار ملامت علیل را با بعض  
 تبرکات حرمین شریفین روانه خدمت ساخته بودم معلوم نشد که وسیله یانه. فقیر زاده سعد الدین  
 محمد صالح مشتاق خدمت است، لیکن چون ضعف عظیم کشیده احوال صحت یافته و برسات غلبه  
 نموده. عاجز است که مقرب روانه حضور شود والسلام علیکم وعلی من اتبع الهدی.  
 وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ الْمَطْلُوبُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ السَّلَامُ وَالتَّوَكُّلُ عَلَى اللَّهِ

مکتوب نو و پنجم. بنام خان سعادت نشان خاں در آنکه ادا نمک باندازه نعمت است  
 و فضائل نماز پس حمد الله الرحمن الرحیم و تحمداً و نصرتی علی حبیبیه و آیه.  
 حضرت حق سبحان ذات بابرکات مخدوم زاده عالی قدر متعالی منزلت کرم فقراء را بحسب ذاتیه  
 خود سر بلند داشته بتابعیت سید الکونین علییه و علی آیه الصلوات علی من یرحمه الله  
 و حسن افتخار آیه. احوال فقراء قرین عافیت و صلاح است، همواره خاطر فارتزیر بار انتظار  
 انظار فرخنده آثار است. متع است که بنام و پیام یاد آوری نفرموده اند. موانع بخیر یا و احوال  
 انتظار از حد گذشت و نیز توجه ایشان بجانب گول کنده سبب مزید تعلق خاطر فارتزیر شد. تا چار تقاصد  
 مخصوص روانه خدمت ساخت تا بزودی از بهبودی احوال خیر مال مطلع سازد. عنده ما کما چول  
 حیات دنیا به مقدار است و عیش آن به اعتبار و آخرت و انا لقرار، نشاید که عاقل مغفون  
 مرغرات فانیه گردد بر مرضیه او تعالی که منعم حقیقی است، مقصود آن را آفرینید و چون شکر منعم  
 باندازه نعم واجب است. هر چند نعم زیاده تر. ادا شو شکر زیاده تر. اَعْلَمُوا أَن لَّذَا وَ شَكَوْا لَدَا  
 قَلِيلٌ عِینَ عِبَادِی الشَّکُورُ حضرت رب العالمین از روی کمال و اُفت خورشید وین متین در  
 کمال سیر و آسانی ساخت و از اعشار و اغلال که در احم ساقیه بود این امت مرحومه را آزاد گردانید



ومع ذالك بخطاب كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ سر بلند ساخت امید آن در  
 که بارگان غمناک از همه شکر بآیند. و چون نماز متفمن جمیع ابواب خیر است، اتهام نماید  
 که حق آن بجا آید که وعده نبوی علیه و تحلی الیه الصلوة مرقه که هر که حق آن ادا نماید بر خدا  
 است که او را بدولت مغفرت رساند و جمیع ذلالت او عفو شد باید حق عباد حق بن الصلوة  
 رَمِنَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَسَّ صَلَاةً  
 اخْتَارَ صَلَاتَهُ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ، مَنْ أَحْسَنَ صَلَاةً هُوَ وَصَلَاةً هُوَ وَأَتَمَّ دُكُوعَهُ عَقَلَهُ  
 وَجُودَهُ هُوَ وَخَشَوُ عَقَلَهُ كَانَ لَهُ عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ  
 فَكَفِّرْ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدَانِ شَاءَ عَقَلَهُ وَإِنْ شَاءَ عَقْدَ بَيْتِهِ وَهُوَ الْإِبْرَاهِيمِيُّ وَهُوَ  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَوْطِيبٍ عَنِ اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَوَّلُ مَا يَحَاسِبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ فَإِنْ صَلَحَتْ صَلَحَتْ سَائِرُ عَمَلِهِ  
 وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَتْ سَائِرُ عَمَلِهِ. رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ. وَ عَنْ عُثْمَانَ رَمِنَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا سَبَّحَ الْأَوْصِيَاءَ  
 مَشَى إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَصَلَّاهَا مَعَ الْإِمَامِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ. رَوَاهُ الْإِسْنَدُ  
 خُذِيْتَهُ فِي مَنَاجِيهِ. وَ السَّلَامُ أَوَّلًا وَ آخِرًا.

**مکتوب نود و ششم بنام میرزا ابوالقاسم در آنکه در تابع مشریت عزاء نموده**  
 باطن را به دام افتار و انجاء بجناب قدس خداوندی متعلق باید داشت الحمد لله و سلام  
 علی عباد الله الذین اصطفی حضرت حق سبحانه ذات شریف برادر اعز رفعت و سعادت  
 آنرا میرزا ابوالقاسم را بحصول اعلی مقاصد سر بلند داشته بعافیت و استقامت دارد. بخند  
 الله سبحانه احوال فقراء بعافیت مقرون است همواره خاطر فائز نگران منتظر اخبار فرخنده  
 آثار می باشد توقع آن است که بار سال صحائف متفمن اخبار سلامت سرور می داشته باشند  
 باید که نظر بر تابع مشریت عزاء داشته و باطن را به دام افتار و انجاء که مشر دولتی تجلیه و تجلیه  
 است، منور دارد. و از آنجای مستحق با سواست، ویدیه باطن را از آن معرض داشته بجلیه متوجر  
 ذات احدیث باشد که آفتاب هجرت از پس غمام ظلال اسما و صفات متجلی نموده از نادار  
 ربانده السلام علی من اتبع الهدی.

**مکتوب نود و هفتم بنام شیخ محمد خاله زاده خود در حل کلمه مشوره امام اعظم ابو حنیفه کوفی**

عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ مَعَ ذِكْرِ مَسَائِقِهِ وَكَمَالِ لَاتِهِ - الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى  
 عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى - اخوی عزیزی میاں شیخ محمد پرسیدہ بودند کہ مجھے بر قولِ اِمَامِ اَسْلَمِ  
 مِمَّا يَرْجِيهِ مَسْئَلَتُكَ عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ اِنْ اعْتَرَضَ اَنْ يَدْرُكَهُ اَيْشَاءُ بِرَحْمَةٍ وَرِعْتِ  
 قَدَمِ عَالِي دَاشْتَهُ بَاشَدَ بِدَرْجِ حَضْرَتِ خَاتِمَتِ عَلَیْهِهِ وَعَلَى اَيْلِهِ الصَّلَاةُ تَوَاضَعُ رُسُلُهُ وَآلُ  
 سِرْوَعِيَا سَلَامٌ فَرَمُودَهُ مَسْأَلَتُكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ مَعْلُومٌ اَنْ يَدْرُكَهُ بِرِغَاةٍ تَذَكَّرُ  
 بَآيَاتِ رَبَّانِي حَيْثُ وَغَلَا مَحْصُومٌ بِدَوْرَتِ بُوْدِهِ بَاشَدَ چنانکہ کریمِ اِنِّ فِي ذَالِكَ لَآيَاتٌ لِّمَنْ  
 كَانَ لَهُ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ - اشعار بہ اہل دارد و آثار سلف نیز بوجہ اول  
 کہے کہ از ایں دو وقت خالی ست شایاں مخاطب نیست - یہی ست کہ معترض بکنہ مقال نارسیہ  
 بحث کردہ است و از حد مناظرہ برآمدہ است بکا برہ پیش آمدہ - یہاں شد کہ بر تقدیر محبت پیش  
 سُبْحَانَكَ مَسْأَلَتُكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ و سلامتی از نسخ کُتُبَاتِ ایں دو مقدمہ از محالات است  
 گویم کہ مے تواند کہ مراد اہم از حق معرفت حصول حیرت باشد و تحقق عجز از درک ادراک مطلوب  
 لِأَنَّ كَمَالَ الْمَعْرِفَةِ فِي ذَاتِ اللَّهِ انْتَحَى فِيهِ، كَمَا قَالَ وَاحِدٌ قَيْنَ الْاَكْبَادِ  
 اِنَّ اَكْمَلَ مَعْرِفَةٍ فِي ذَاتِ اللَّهِ اَشَدُّ كُمُوحِدًا فِيهِ وَدَرِی حَضْرَتِ صَدِيقِ اَكْبَرِ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَمُودَهُ اَنْ يَجُوزَ عَنْ ذَالِكَ اِلَّا ذَالِكِ اِذَا ذَاكَ مِمَّنْ عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ  
 عَرَفْنَاكَ بِأَنَّكَ لَا تَسْبِيحُ لِلْمَعْرِفَةِ إِلَيْكَ - و مناسب ایں معرفت ادراک بسیط است  
 کہ اہل کمال تحقیق نمودہ اند و فرمودہ اند ۔

از حضرت ذات بہرہ استلگ است استلگ کہ کہ مراد ادراک است

ادراک است بسیط کا نچاچہ محل دانش ادراک است

و مے تواند کہ مراد از نفی حق معرفت در حدیث نفی معرفت کہ ذات است، و مراد از اثبات حق  
 معرفت در قولِ اِمَامِ اعْلَمَ غَیْرَ اَنْ اَزْ مَعْرِفَتِ کِمَالَاتِ و آثار کَلَامِ الْاَشْکَالِ - و نیز مے تواند کہ نفی در  
 حدیث نبوی عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ باعتبار انتساب باشد بمکمل نہ نفی اصل معرفت چنانکہ  
 مَا دَ مَنِيَّتْ اِذَا مَنِيَّتْ دَلِيلُ اَنْ اَسْتَ - یعنی حق معرفت تو نبوی تو اداء باید و سالک راجز  
 استلگ نصیب نیست - فَهُوَ الْعَارِفُ وَالْمَعْرُوفُ، کریمِ اَحْمَدُ شَرَحَ اللَّهُ صَلَاةُ  
 بِلَا سَلَامٍ فَهُوَ عَلَى تَوَدُّقِ رُبِّهِ - نیز ایا و بدلان دارد - و ایں مقام نہ دال تحقیق بقضاء معتبر  
 است و مجمع و مجمع المعروف و تفصیل در کتب قوم مشروح - و اثبات حق معرفت از امام اَسْلَمِ



باعتبار وجود محبوب حقانی است نه وجود فانی امکانی. و محصول این دفع تناقض اختلاف مورد  
 معرفت است. و نیز می تواند که حق معرفت باعتبار اختلاف استعدادات مختلفه باشد و باعتبار  
 وسعت و عوارضی متنوع ممکن است که امام المسلمین رضی الله عنه مبتداء و مقادیر  
 استعداد بخود و معرفت رسیده باشند. و چون صدر مبارک سروری بخطاب آنکه تشریح کند  
 صدق آن در تشریح وسعت بر تبه کمال رسیده است. همواره بنهاد و دیت ز دین علیاً مناجی  
 ست و هسل من میزیدنا لقد وقت اشرف او. و از تمامی سیر استعدادی سید باب فیض را  
 نیاید زیرا که در حرکت طبعی حرکت قسری هم درین راه ثابت است و از راه معیته که محبت با محبوب  
 است و حدیث التواضع من احب و مل آن است. محبت همیشه شریک الدوله محبوب است  
 که خادم را از خوشه خدمت نصیب است و تابع را از اوش قیوم خط وافر که نصیب اصابتی تر  
 پیش آن خط تبعی حکم قطعه دارد نسبت به ریاء محیط تفاوت اقدام اولیاء و تقرب کلی حد  
 و علاقه با اندازه تفاوت محبت بآن محبوب رب العزت است که علامت آن صحت اتباع است  
 مرآل سرور دین و دنیا را عکسیه السلام تصور باید نمود و کمال متابعت او را آن باید دانست  
 که نماز بست ساله بظهور ترک اولی از آداب و ضوابط عاده شده بود و دقیقاً از وقایع متابعت  
 فرموده داشت. و اندا سواد اعظم است مذرب او اختیار نمودند و اکابر او بیا تلمذ و تقلید او را  
 اختیار کردند از آن جمله ابو یزید بسطامی و ابراهیم اوهم و فضیل عیاض و عبداللہ بن مبارک  
 و بشر حافی و داؤد طائی و شفیق غنوی و حکیم ترمذی و حکیم ابوالقاسم سمرقندی و ابوسیمان دارانی و  
 یحیی بن معاذ رازی و جمیع غیر از اهل سلاسل مثل حضرات خواجہ ناد حضرات حشت و اکثر سروریه  
 و قادریه و مجاور کبری و عامه کیسویه و شطاریه متابعت او را گزیده اند و محققان اہل طریقت مثل  
 مولاء ردی و شیخ فرید الدین عطار و حکیم سنائی غزنوی و شیخ علی جویری و شیخ زین الدین ابی  
 تاشبادی و امیر قوم محبتانی و امیر حسینی و غیر شان جہت تبعیت و تعبد و خدمت را تعقیب  
 او می نمودند. و اعظم از محدثین مثل وکیع بن الجراح و یحیی بن معین و طحاوی و برقی و معلی صفانی  
 و غیر جمیع جماعیہ فقہاء و متکلمین که شمس ہدایت اند و بدور درایت و قعد او شان جز تطویل نیست  
 و معتقدین اہل نقد قدیاً و جدیداً ہمہ بر مذہب او فرستہ اند و شیوخ معتزلہ بآن قوت جدید  
 و استدلالیہ در فروع دین تسلیم او را گزیده اند و از خاکساران سرور افادہ او گشته اند چنانکہ  
 توالیف حافظ و قار اللہ و مطرزی و غیرہ دلالت بر آن دارد شمر از مناقب شریفی اش و نجات

متوب ایراد خواهد یافت انشاء الله سبحانه و درین مقام اشتغال بتحقیق مرام از اتم مرام  
 داشته عثمان بیان جلال مصروف می دارد و بداند که علامه ابن حجر شافعی که از اکابر محدثان  
 است در کتاب الخیرات الخیرات فی مناقب الایمان اثنی خنیفة النعمان گفته  
 لا یکن فی ما نقل عنه ان وقع من قوله عرفناک حق معرفتک ما قال غیره  
 نعلمک ما عرفناک حق معرفتک، لان مراد الایمان عرفناک حق معرفتک  
 لا لائق فی و انتھی الیه علی، فیه تمکون و مراد غیره ان حقیقة المعرفة  
 لا یقتضی بها حق لا یمکن لاحد ان یصل الیها و هو حقیقة انتھی ازین عبارت  
 شریفه استفاده چند معنی شد. یکی آنکه نقلی که از امام اعظم نموده اند یقینی الثبوت نیست. دوم  
 آنکه قول سبحانک ما عرفناک حق معرفتک حدیث پیغمبر صلی الله علیه و آله نیست، بلکه  
 قول دیگران است و بدانکه یتعجب من ان لا شکال. سوم آنکه اثبات حق معرفت در  
 قول امام اعظم باعتبار عارف است و نفی حق معرفت در آن قول باعتبار از حق معرفت است  
 پس اشکال مرتفع شد چه حق معرفت باعتبار حق بشریت ممکن است بل واقع. و نسبت حضرت  
 قدس خداوندی حبل و علا محال. و نیز می تواند که مراد از اثبات حق معرفت معرفت تطبیق  
 استدلالیه باشد که مصفاست از کمالات و شکوک و او امام و مؤید است نورانی حبل و علا  
 که کریمه آقاسی شرح الله صدره فی الاسلام فهو علی کون حق در مرتبه است  
 جلال و این معرفت اعلی اقسام ایمان است که اهل تقلید از ظن به یقین در سینه اند و با حیل  
 استدلال نبر آمده. و عامر عوام داخل این جبرگه اند و اهل استدلال صرف که از تأییدات آسمانی  
 حبل و علا که نتیجه تنذیب اخلاق و تصفیة باطن است معری است و بهواس نفسانی و  
 دسوس شیطان که محبت اجمال قوت عملیه و تربیت قوت شعوریه و غضبیه استیلا یافته مظلوم  
 و اکثر علماء و کرام که اهل قیل و قال اند و خداوندان خصوصیت و جدال داخل این فرقه اند، ازین  
 معرفت به نصیب اند و ازین سعادت محروم. یعنی معرفت که بمناسبت ادراک است از جمله اقسام  
 آن قسم اعلا دارد و قسم ناقص آن رسم. و نیز می تواند که حق معرفت عبارت از مرتبه حق الیقین باشد  
 چه که معرفت یقین مساویانست بلکه یقین اکمل است. و چون اهل تحقیق یقین را بشه مرتبه قسم  
 ساخته اند علم الیقین عین الیقین حق الیقین اول و نصیب مبتدیان داشته اند و ثانی و التوسل  
 بل کاملان نیز مقرر نموده اند و ثانی و نصیب اکملان ساخته اند ممکن است که امام ائمه ازین



مرتب نشد که نصیب اخص الخواص است خبر داده باشند و بموجب آما بیغته و تکت  
تحتکات انظار این نعمت کبری نموده. و درین گفتن از سواد اعظم عرفان برآمده، فلک الاشکال  
و نیز می تواند که مراد از حق معرفت معرفت حقه باشد یعنی خداوند بعقیده حقه در باب معرفت حق  
مکرم ساختی بے آنکه مزج باطل داشته باشد، و این نیز نصیب کرم عباد الله است و الا از  
خلط باطل و امتزاج بهائیه حق خلاص یافتن در کمال است کمالاً لا یخفی. و نیز می تواند که مراد  
از اثبات حق معرفت آنکه معرفت باشد و آن ایمان تفصیل است با دلیل، و  
تحصیل آن نصیب خواص است زیرا که فرائض شرعی نمیدان و شعب ایمانی تفصیل دانستن  
جز عالم نهر بریا میسر نیاید. ولیکن امام سبقتی شعب ایمان را در مجلدات جمع نموده است و بذل  
عمود تحصیل و تحقیق آن فرستاده. و نیز می تواند که مراد از حق معرفت تحقیق ایمان باشد بے  
تقید استثناء و اشارت است باین که آن مؤمنین حقا چنانکه تحقیق آن در کتب کلامیه مفصل  
است و احراز است از قول بعض علماء آما مؤمنین انشاء الله که موهم شک است در حصول  
دولت ایمان که آن در کمال استتبار است و کذب و بدعت و قین فتنای یلید و متاثره. و رضی الله  
عنه باید دانست که عمده و در درک حقائق تخلیه و عباد باطن است از اتغال نفسانی و مکائد شیطان  
که نتیجه آن ستمنا فذ بصیرت است بنشانه عناد و عصیت فساد برسی است که حصول مراتب عقل  
مستعداً فی الفاعل موقوف بعقل هویدانی است که قابلیت بخش استعداد است بغیر من رحمانی. هر که  
بعقل مستقیم و عقل قلب سلیم موصوف است اگر مبداء نور اطوار و آثار آن مطلع انوار امام الابرار تا تل  
نماید و اند که صاحب این قسم علم و افراد در کمال و قسم ادنی و ذکاء است و خداوند چنین شمای نصیب  
و فضائل شریفه و زید و تقوی و صبر بنور الهی موی است و تشریفات خداوندی مکرم. تا چار و جمیع  
احوال و اقوال او بجز ادب راه نخواهد رفت، و جز من من پیش نخواهد آمد چه معارض را مساوات  
معارض و کار است و کرا طاعت همسری است بآن کوه معرفت و ولایت و بآن علم نور و هدایت.  
در سند امام مذکور است که پانصد هزار مسئله فقهیه و بیک روایت ده صد هزار استقرا ج نموده  
است و بآن وقت و غموض و بآن رعایت اصول بجز یک مسئله از آن رسیدن از مشکلات  
است. پس کسیکه در تحقیق یک مسئله مستخرج از میان پانصد هزار مسئله عاجز باشد و در رعایت یک  
ادب بے ادب موریه و محتوی ادقاصر، و عواد معارفت و مکابرت و مراغت از دین غایت مکابر  
است و نهایت مستنکر اندیشه صائب را کار نموده بر عقل لازم است که شخصی که علوم خلاق و

جمهور انام از خواص و عوام با وجود سرکشی که در نهاد علماء و فضلا است و با وجود تکلم و ریاست که  
 در جمیع سلاطین و احرار است سر از رقیه انقیاد تقلید او نمی کشند و گردن تسلیم در قیام و نهاده  
 بر قسم شخص از کمال اولیاء است و از خلص عبدا الله تغییر قهرمانی که محکوم احکام نفس اند و  
 مغلوب کلام شیطان نقص بجانب اکریم او را نخواهد یافت. **مَدِينَةُ فَتَى أَنْ يُطْفِقُوا تَوَدَّ اللَّهُ**  
**يَا قَوْمِ اهْبِطُوا لِلَّهِ مُسْتَمِرُّونَ وَلَا تَكُونُوا كَالْكَاذِبِينَ** پیغمبر خدا فرموده **عَلَيْكُمْ بِالتَّوَادُّ**  
**الْأَعْظَمِ** تا هر آن است سواد اعظم از این است بل نوع انسان بعد طایفه صحابه و تابعین اتباع  
 بر حنیفه اندر منی الله عنه روم بآل کثرت دشوکت و مساو ذاء النشأ بآل عظمت و بنده وستان بآل  
 وسعت که اکثر جنود الله اند و کاشغر و خوارزم و بلاد ترک بآل صفاء اعتقاد و کثرت و بدخشاں بآل  
 لطافت سیرت و بسیاری از دیار خراسان و عراق بآل نبیاست شان و جلالت برهان بر منی از  
 دیار عرب بآل رفعت و ایهت حنفی المذهب اند پس با شاره نبوی علیه و علی الیه الصلوٰة  
 اختیار این مذهب لازم باشد و در تذکره الاولیاء مذکور است که یحیی بن معاذ قدس سره گفته که رسول  
 الله صلی الله علیه و سلم را خواب دیدیم گفتیم **أَيْنَ أَهْلُكَ** فقال **عِشَّةٌ عَمِلُوا أَيْ حَنِيفَةً** و نیز  
 گفته که آنجا به سر رود سید المرسلین علیه الصلوٰة والسلام آمد آنحضرت فرمود **أَسَلَّمَ عَلَيْكَ**  
**يَا إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ** امام عدل ابو الفضل احمد بن حنبل و یحیی در سند خلف بن ابی یوسف روایت کرده  
 که علم از خدا تعالی بمحمد علیه السلام آمد و از او باصحاب او علیهم السلام **الْوَضْأَانُ** آمد پسر تبایین  
 پسر ابی حنیفه و اصحاب او هر که خواهد راضی شود و هر که خواهد سخط گردد و در سند امام علیه السلام  
 از علی بن میمون آورده اند که از امام شافعی شنیده ام که می گفت به رستی که من بآل حنیفه برکت می  
 جویم و بختبر او می آیم و از خدا تعالی طلب حاجت خود می کنم و بغیر اجابت قرین می گردود  
 علامه سیوطی در کتاب تبیيض الصحیفه بناتق الامام ابی حنیفه گفته **قَدْ كُنَّا الْأَفْئِدَةُ**  
**أَنَّ شَيْئًا مَسَّنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَشْرِبُ بِالْإِمَامِ مَا لَكَ فِي حَدِيثٍ يُوشِكُ أَنْ**  
**يَضُوبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ وَلَا يَجِدُونَهُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ**  
**السَّيْئَةِ** و **نَشْرِبُ بِالْإِمَامِ الشَّافِعِيِّ فِي حَدِيثٍ لَا تَسْبُحُوا تَوَنِيذَاتِ عَالِمِهَا**  
**يُكَلِّدُ الْأَوْفَنَ عِلْمًا قُلْتُ وَقَدْ بَشَّرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِمَامِ ابْنِ حَنِيفَةَ**  
**فِي الْحَدِيثِ الَّذِي أَخْرَجَهُ أَبُو نَعِيمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**  
**كَأَنَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا**



مِنْ أَبْنَاءِ قَارِسَ . وَأَخْرَجَ السَّيِّدُ إِذْ شَأْنِي فِي الْأَلْقَابِ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الشَّيْخِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَوْنَهُ كَانَ الْعِلْمُ بِالنُّزُولِ لِقَاءَ لَهُ تَوْمٌ مِنْ أَبْنَاءِ قَارِسَ  
وَعَدِثُ آيَةٍ هَذِهِ أَمْلَهُ فِي صَحِيحِ الْمُسْلِمِ وَالْبُخَارِيِّ ، كَوْنَهُ كَانَ إِلَّا لَيْسَانُ مُعْتَدٍ  
بِالنُّزُولِ لِقَاءَ لَهُ تَوْمٌ مِنْ أَبْنَاءِ قَارِسَ . وَفِي مُتَجَمِّعِ الطَّبَقَاتِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ  
مَرَّ تَوْمًا فِيهِ كَوْنَهُ كَانَ الْقَدِيمُ . وَكَانَ الْعَلَامَةُ ابْنُ تَجْرِيدٍ تَقْلًا عَنْ بَعْضِ تَلَامِيذِهِ  
السَّيِّدِ طَيِّبٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ مَا خَرَجَ بِهِ الشَّيْخَانِ أَنَّ الْإِمَامَ أَبَا حَنِيفَةَ هُوَ سُرَّ  
بِهَذَا الْحَدِيثِ لَا شَكَّ فِيهِ ، لِأَنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ أَحَدًا زَمَنِهِ مِنْ أَبْنَاءِ قَارِسَ فِي  
الْعِلْمِ مَبْلُغَهُ وَلَا مَبْلُغَ أَفْعَابِهِ وَفِيهِ مُجَنَّدَةٌ ظَاهِرَةٌ لِلْيَسِيرِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَخْبَرَ بِمَا سَمِعَ . ثُمَّ قَالَ وَمِمَّا يَفُضِّلُ لِلْإِسْتِزْلَالِ بِهِ عَلَى  
عَظِيمِ شَأْنِ ابْنِ حَنِيفَةَ وَضَى اللَّهُ عَنْهُ مَا رَوَى عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
قَالَ تَوَفَّعُ زَيْنَةَ الدِّينِ سِتَّةَ خَمْسِينَ وَمِائَةً رَحْمَةً لِمَنْ سَمِعَ الْآيَةَ الْكُودِرِيَّ  
( بِمَثَلِهَا ) هَذَا الْحَدِيثُ فَحُومٌ عَلَى ابْنِ حَنِيفَةَ وَضَى اللَّهُ عَنْهُ لِأَنَّهُ مَاتَ  
ثَلَاثَ السَّنَةِ إِنْقَلَبَ . وَازْدَلَّ مُرَحَّبُهُ نَدَبُ أَوَّانِ اسْتَكْرَامُ طَبَقَاتِهِ اسْتَكْرَامُ  
صَادِقٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خَيْرٌ بِصِدْقٍ وَخَيْرِيَّتٍ أَوْدَادِهِ اسْتَكْرَامُ كَسِ اسْتَكْرَامُ  
تَبَوَّعِينَ ، مَيَّسَّرَ اسْتَكْرَامُ وَاسْتَكْرَامُ بَنِ مَالِكٍ خَادِمِ بَغِيرِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَادِدِهِ ، وَبِكِ رَوَايَتِ بَنِي  
مَعَاذِهِ رَادِدِهِ وَازْدَلَّ اسْتَكْرَامُ كَرْدِهِ . چنانکه در مسانید تفصیل ذکر یافتند . و علامه سیوطی و غیر  
اواز محققان تحقیق تابعی بودن او نموده . و از دلائل مرعیه است که علامه ابن حجر گفت که چون  
امام شافعی داخل بغداد شد ، خانه که در بے رفیع یدین با آنکه از سنن است نزد او رفته الله  
علیه ، و قنوت فجر با وجود مسنونیت آن ترک کرد و او منمود آذیناً قَمَعَ هَذَا الْإِمَامُ أَنَّ أَظْهَرَ  
خِلَافَةً بِحَضْرَتِهِ قَالَ تَفْصِيلُ بْنُ عِيَاظٍ وَتَاهِيَّتُ بِهِ حِلَالَةُ وَنَزَلَ امَامُ شَافِعِي  
نَقَلَ كَرْدِهِ كَرْدِهِ امَامُ مَالِكٍ پَرَسِیدِمُ كَرْدِهِ ابُو حَنِيفَةَ رَادِدِهِ ؟ فَرَمُودُ مَرُودِ كَرْدِهِ كَرْدِهِ كَرْدِهِ كَرْدِهِ كَرْدِهِ  
از علامه است البتہ محبت آن اقامه نموده و اثبات می کرد . و نیز امام شافعی نقل کرده اند که  
فرموده که کسی که فقه را می خواند ، ملازم ابو حنیفه شود . خطیب بغدادی که از اکابر شافعیه است و از  
مقدمان اهل حدیث است از امام شافعی با ستاد روایت کرده که آنکس که فقه را می خواند ، ملازم  
ابن حنیفه فی الفقه . وَكَانَ الْعَلَامَةُ ابْنُ تَجْرِيدٍ كَانُ ابْنِ حَنِيفَةَ يَحْيَى كُلَّ اللَّيْلِ بَعْدَ

أَن كَانَ يُحْيِي نَفْسَهُ، قَالَ أَنَا أَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ مُجَابَتَهُ أَن أَوْصَفَ بِعِبَادَةٍ لَيْسَ  
 فِيهِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَادَّةٌ نُبِتَ أَصْبَرُ عَلَى الطَّوَاتِفِ وَالْمُتَوَاتِفِ وَالْقِيَامِ بِمَكَّةَ مِنْ  
 فِي حَنِيفَةٍ لَأَنَّهُ كَانَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي طَلَبِ الْآخِرَةِ. وَسَمِعَ هَاتِفًا فِي الْمَنَامِ  
 وَهُوَ فِي الْكُعْبَةِ يَقُولُ يَا أَبَا حَنِيفَةَ أَخْلَصْتَ حِذْمِي وَأَخْصَلْتَ مَعْرِفَتِي فَقَدْ  
 غَفَرْتُ لَكَ، أَمْ لَيْسَ كُنْتَ عَلَيْهِ مِنْ إِخْلَاصٍ أَخْلَصْتَهُ بِاخْتِيَارٍ كُلِّ لَيْلٍ وَمِيسَامٍ  
 كُنْتَ أَلَدَ هُوَ وَبَدَلِ الْجُهْدِ فِي تَشْرِيعِ الْعِلْمِ عَلَى الْحُبِّ الْأَكْمَلِ وَإِحْسَانِ الْمَعْرِفَةِ  
 وَاتِّقَانِ الْعِلْمِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ وَإِخْلَاصِ الْوَسْطِ فِيهَا وَرَفْعِ الدُّنْيَا وَ  
 لِأَعْرَاضِ عَنْهَا سَاءَ وَالْإِثْبَالِ عَلَى الْآخِرَةِ وَبَدَلِ الْوَسْطِ فِي تَحْصِيلِ أَسْبَابِهَا وَلَمَّا  
 تَبَعْتَ بِبُورِكَ إِخْلَاصِكَ وَاخْتِصَانِكَ الْمَدَنِيَيْنِ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ. وَفِي هَذَا  
 بَشْرَى لَهُ وَلَا تَبَاعِدُ مَا يُجْمَلُ الْمُؤْتَقِ مِنْهُمْ عَلَى بَدَلِ صَاقَتِهِ فِي أَتْقَاءِ أَسْبَابِ  
 مَا بِهِ فِي مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْأَخْلَاقِ الْعَلِيَّةِ وَالصِّغَاتِ الظَّاهِرَةِ وَالذَّكِيَّةِ  
 لَقِيَ قَلَمًا تَجَمُّعَ إِلَّا بِنَعَارِفَيْنِ وَالْأَلِفَةِ الْمُجْتَهِدِينَ. وَتَلَمَّذَ لَهُ كِبَارُ عِلْمِ الشَّارِحِ  
 وَالْأَلِفَةِ الْمُجْتَهِدِينَ وَالْعُلَمَاءُ وَالرَّاجِحِينَ كَالِإِمَامِ الْجَدِيدِ الْمُجْتَمِعِ عَلَى جِلَالَتِهِ وَ  
 بَرَاعَتِهِ وَتَقَدَّمَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَكَالِإِمَامِ الْبَيْتِ بْنِ سَعْدٍ وَكَالِإِمَامِ  
 مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَتَابِعِيكَ بِهَوْلٍ لَّا إِلَهَ إِلَّا هُوَ. وَكَالِإِمَامِ الْيَسْعَدِيِّ كَذَلِكَ أَوْ رَفَعَا  
 وَأَبَى يُوسُفَ وَخُتَمًا وَغَيْرِهِمْ. وَتَحَقَّقَ فِي تَعَلُّدِ الْقَضَاءِ وَكَذَلِكَ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ  
 نَيْبِ الْهَيْلِ مَا تَحْتَمِلُ مِنَ الْعُقُوبَةِ وَالضَّرْبِ الشَّدِيدِ وَإِنْ شَارِعًا ابْنِ الدُّنْيَا عَلَى  
 تَعَلُّدِ الْآخِرَةِ. وَمِنْ ثَمَرَاتِهِمَا ذِكْرُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَسْبَابِ تَلَمَّذَ كَوْنُ  
 رَجُلًا عَوُضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا بِحَدِّ أَنْ يَرَهَا قَائِمًا عَنْهَا، وَمَا خَالَطَ الظُّلُمَةَ  
 وَمَا قَبِلَ مِنْهُمْ شَيْئًا. وَمِنْ ثَمَرَاتِهِمَا أَرْسَلَ إِلَيْهِ أَبُو مُصَوِّرٍ بِعَشْرَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ  
 وَلَمْ يُبَكِّكْهُ رَدُّهَا، أَوْصَى ابْنَهُ حَمَادًا أَنَّهُ إِذَا مَاتَ يَرُدُّهَا، فَفَعَلَ. وَمَا  
 شَغَلَ يَدَ عُمُوِّ النَّاسِ إِلَى مَدِّهِ إِلَّا بِإِشَادَةِ التَّجْوِيدِ فِي الْمَنَامِ لِيَدَّ عَوُضَهُ  
 إِلَى مَدِّهِ بَعْدَ مَا قَصَدَ الْإِنْبَاءَ وَأَمَّا تَوَاضَعًا وَاجْتِهَادًا لِنَفْسِهِ. فَلَمَّا جَاءَهُ الْإِذْنُ  
 عَلَى أَنَّ ذَلِكَ حَقُّهُ، فَذَمَّ النَّاسَ إِلَيْهِ حَتَّى ظَهَرَ مَدُّهُ وَانْتَشَرَ وَكَثُرَتْ  
 أَتْبَاعُهُ وَخَدَلَتْ حَمَادَةُ شَرَفَ وَغَرَبَ تَجَرُّدَ وَغُوبًا، وَتَذَقَّ حَقًّا وَافِدًا فِي



اتباعه فقاموا بتحرير مذهبهم وفروعه وأمعنوا النظر في معقوليه حاشا  
 مناد بحمد الله سبحانه بحكماء أقواما معيدان القواشيد ويؤيدون ذلك  
 ما حكاه بعض أصحاب المناقب أن ثابتاً واليداً بن حنيفة أتى به وهو صغير  
 إلى علي كرم الله وجهه فدعاه إلى بيته فجلس معه وكان ما أوتي أبو حنيفة  
 من بركة تلك الدخول وما استظفل بمناظرته من حين أكاه متفانياً  
 وتصلت ما لا آتى به وكيفية لما خلط من كواب معيب ببيع حال كونه مخفياً  
 كان المال ثلاثين ألفاً ترك لهما الغنم لما فقدت شاة بالكوفاة إلى أن  
 علم موته لا أنه سئل عن أكثر ما يعيش فقيل له سبع سنين، وتوفاه في  
 أهل الأربع ما سبقوا به غيره إلا من توارى القلوب وتأهلهم بشهود الحج  
 وقبائهم في خلد منته بحسب طاعتهم وليس ما ذكر في مناقب هذا الإمام  
 يزيد خصومة فيه بل هو قتلوا من بعده لا ساحل له من غيرهما أنه  
 منى العجز يومئذ والعشائر أربعين سنة فقيل له ما الذي توالى على هذا  
 فقال إني دعوت الله باسمائه على حروف النجاسات في جموعة في كل من  
 هاتين الآيتين فحمدوا رسول الله إلى آخر سورة الفاتحة والثاني ثمانون على كل  
 من تسبى النعمة الآية في سورة آل عمران، وإياه يجتمع في رمضان ستين ختمه  
 بالسبيل والنهار انشأ كلام العلامة ابن حجر - در كنز خفي از عبد العزيز ابن داود  
 روايت کرده که گفته ابو حنیفه آزمائش است که که او را دوست دارد، او شتی ست و که  
 که با او کینه دارد متبرع است. و از محذات الرجال می بن معین حکایت کرده قروت نزد من قوت  
 حمزه است، و قد فقه الی حنیفه، مردم را بری یافته ام. و از ابو عاصم بسیل نقل کرده که اسید وار  
 که هر شب برائے ابو حنیفه ثواب پیغمبری بردارند. و از امام احمد بن حنبل آورده از ابن المبارک  
 رأیت الحسن بن عمارة أخذاً بیدکابی حنیفة و هو یقول و الله ما أذکرت  
 أحداً کلمة فی نفسه أبلغ ولا أخبر ولا أخضر بحوابیاتک فیاک سید  
 لیمن کلمة فی نفسه فی وقتک غیر ما أفع. قال أبو الحسن بن علی الوراق سألت  
 أبا عبد الله محمد بن نصر المودعی سنة سبعة و ستين و مائتين عن أبي حنيفة  
 فقال هو فی القطب القطب الذی علیہ نزل دأمر الفقه، و هو فیہ بارع إلى

فِي يَوْمِ السَّيِّئِينَ. وَقَالَ أَبُو النَّبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ شَرِيحٍ كُنَّا الْقِيَامَةَ  
 فِي مَسْجِدِ كِنْدَةَ مَسَاءً لَيْقُمَ أَفْقَةُ النَّاسِ لَا يَقُومُ إِلَّا أَبُو حَنِيفَةَ وَكَامِلُهُ وَ  
 قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو النَّزَاهِدُ النَّيْسَابُورِيُّ كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ فِي الْعُلَمَاءِ كَأَحْلَيْفَةِ  
 فِي الْأَمْثَالِ. وَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ مَنْ دَخَلَ فِي أَبِي حَنِيفَةَ كَانَتْهُوَ كَأَنِّي تَكْرُوتُ  
 عَمْرٍو وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ ذَكَرُوا أَبُو حَنِيفَةَ بَيْنَ يَدَيْ دَاوُدَ الطَّائِلِ. فَقَالَ هُوَ تَوَدُّ  
 يُعْتَدِ شَيْئًا بِهِ النَّاسُ وَاعْلَمُوا يَقْبَلُهُ قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ. وَكُلُّ عِلْمٍ لَيْسَ مِنْ عَلَيْهِ  
 فَهُوَ بَلَاءٌ عَلَى حَامِلِهِ مَعَهُ. وَقَالَ الْعَلَّامَةُ السَّيِّحِيُّ دَرَوَيْشُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنُ جَحْشٍ وَابْلَغِي فِي مُقَدِّمَةِ مَسْنَدِهِ قَالَ وَكَفَيْكَ اللَّهُ كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ عَظِيمَ  
 الْأَمَانَةِ وَكَانَ يُؤْتِي مَنَاءً وَدِيَةً عَلَى كُلِّ شَيْءٍ لَوْ أَخَذَتْهُ الشُّيُوفُ فِي اللَّهِ  
 لَا خُتْمَ. وَرَوَى عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الشَّصْرِ بْنِ شَيْخِلٍ كَانَ النَّاسُ نِيَامًا فِي اللَّيْلِ  
 حَتَّى أَقِظَهُمْ أَبُو حَنِيفَةَ. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ يَقُولُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ إِذَا جَاءَ  
 الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ وَإِنْ كَانَ مِنْ  
 صَحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ تَخْرُجُ مِنْ قَوْلِهِمْ وَإِنْ كَانَ مِنَ التَّابِعِينَ  
 رَأَيْنَاهُمْ. وَعَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَهْيَا قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ أَسْأَدَ التَّابِعِينَ مَا  
 مَلَكَ عَيْنِي مِثْلَ أَبِي حَنِيفَةَ. وَعَنْ عَفَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ وَذَكَرُوا  
 أَبَا حَنِيفَةَ فَقَالَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ قُرْآنًا. وَعَنْ الْأَوْزَاعِيِّ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ أَعْلَمُ  
 النَّاسِ بِبَعْضَلَاتِ الْقُرْآنِ. وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ عَامِرٍ كَوْنَهُ عَقْلُ أَبِي حَنِيفَةَ يَعْقِلُ  
 بَصِيرَةً هَلْ الْأَذَى كَرَجَ بِهِمْ. وَقَالَ نَعِيمٌ سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ عَجَبًا لِلنَّاسِ  
 يَقُولُونَ إِنِّي أَقْبَرُ بِالْوَأْيِ مَا أَقْبَرُ إِلَّا بِالْأَثَرِ. وَقَالَ ابْنُ جَحْشٍ وَأَنْشَدَنَا  
 الْقَاضِي الْأَوْثِيُّ أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ لِنَفْسِهِ هـ

خَسْبِي مِنَ الْخَيْرَاتِ مَا أَعَدَّ اللَّهُ  
دِينِ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرَى

يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَحْمَةِ الرَّحْمَنِ  
ثُمَّ أَعْتَقَ دِيَّ مَذْهَبِ النُّعْمَانِ

وَعَنْ نَوْحٍ قَالَ قُلْتُ لَأَبِي حَنِيفَةَ مَا تَقُولُ فِيمَا أَخَذَكَ النَّاسُ مِنَ الْكَلَامِ فِي الْأَعْمَالِ  
وَالْأَجْسَامِ. فَقَالَ مَقَالَاتُ الْعَلَايِفَةِ عَلَيْكَ يَا لَأَثَرِ وَطَرِيفَةِ السَّلَفِ وَإِيَّالِ  
وَكُلِّ مُعَذِّبٍ نَبَاتَهَا يَدْعَةُ. وَفِي تَارِيخِ ابْنِ خَلِّكَانٍ كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ عَالِمًا عَامِلًا



زَاهِدًا وَرِعًا قَيِّمًا كَثِيرًا الْخَشْيَعِ، وَانْبَغَى التَّضَرُّعَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى. أَرَادَ الْمَنْصُورُ  
 يُؤْتِيهِ عَلَى الْقَضَاءِ قَائِي تَخَلَّفَ عَلَيْهِ لِيَقْعَلَنَّ. تَخَلَّفَ أَبُو حَنِيفَةَ أَنْ لَا يَقْعَلَنَّ  
 فَقَالَ لِلرَّبِيعِ حَاجِبِ الْمَنْصُورِ، أَسِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْدَرُ عَلَى كَقَارَةِ يَسْتِيهِ مِنْهُ  
 وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعٍ أَقْبَلْتُ عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ خَمْسَ سِنِينَ، فَمَارَ وَثِيَّتَ أَطْوَلَ صَفَرٍ  
 قَبْلَهُ، إِذَا سُئِلَ عَنِ الْفِقْهِ سَأَلَ كَأَنَّهُ لَا يَدْرِي. وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ حَسَنَ الْوَجْهِ وَرُبَّ  
 وَقِيلَ كَانَ حِلْوًا لَا يَكْتَلُوهُ السُّمُورَةُ. وَكَانَ وَلَدَتْهُ سَنَةُ ثَمَانِينَ لِلْهِجْرَةِ وَدُوهُ  
 فِي رَجَبٍ وَقِيلَ فِي شَعْبَانَ مِنْ خَمْسِينَ وَمِائَةٍ. وَقِيلَ أَحَدَ عَشَرَ بَيْتَةً خَلَّتْ  
 مِنْ جَسَادِي الْأُولَى. قِيلَ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ الَّذِي وُلِدَ فِيهِ الشَّافِعِيُّ. وَكَانَتْ وَدَّتْ  
 بِبَغْدَادَ وَدَفِنَ بِبَغْدَادَ الْخَيْرَ ذَانِ. وَبُيُوتُهُ هُنَاكَ شَهِيدٌ تَزَارُهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ  
 سِتُّ مَرَاتٍ وَلَمْ يُقَدَّرْ عَلَى دَفْنِهِ إِلَى الْعَصْرِ لِكَثْرَةِ الزُّحَامِ. وَعَنْ سُؤْيِدِ بْنِ  
 سَعِيدٍ الْمُرُوزِيِّ تَخَلَّفَتْ عَيْنُ اللَّهِ بْنِ أُمِّ بَدَلٍ يَقُولُ ۝

لَقَدْ زَانَ الْمَبْلَاةَ وَمَنْ عَلَيْهَا	إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ أَبُو حَنِيفَةَ
بِشَارٍ وَفَعْلٍ فِي حَدِيثٍ	كَاتِبَاتِ الزُّبُرِ عَلَى الْعَجْفَةِ
فَمَا فِي الْمَشْرُوتَيْنِ لَهُ نَظِيرٌ	وَلَا بِالْمَقْرُوبَيْنِ وَلَا بِكَوْفَةٍ
وَنَيْكَ الْعَارِضَيْنِ لَهُ سَفَاهَا	خِلَافَ الْحَقِّ مِنْ مَجْجِ مَعِيفَةِ
قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ الشَّرْقِيُّ ۝	
وَضَعَ الْقِيَاسَ أَبُو حَنِيفَةَ كَلِمَةً	فَأَتَى بِأَوْضَحِ مُحِبَّةٍ وَقِيَاسٍ
وَبَنَى عَلَى الْأَشَارِ مَنْ يَتَابِعُهُ	فَأَبْنَتْ مَا مَنَعُوا عَلَى الْأَسَاسِ
وَالنَّاسُ مُتَّبِعُونَ فِيهَا قَوْلَهُ	لَمَّا اسْتَبَانَ ضِيَاءُ لِلنَّاسِ
أَقْدَمَ الْإِمَامُ أَبَا حَنِيفَةَ الَّذِي	هُوَ عَالِمٌ بِالشَّرْعِ وَالْقِيَاسِ
سَبَقَ الْأَمَّةَ وَالْجَمِيعَ عِيَالَهُ	فَمَا تَحْسَرُاهُ بِحُسْنِ قِيَاسِ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ عِلْمَ الشَّرْعِ نِعْمَةً وَدَشِيَّةً أَبَوِيًّا، ثُمَّ تَابَعَهُ  
 مَا لَيْكَ فِي تَرْتِيبِ الْمُوَطَّأِ لَمْ يَسْبِقْ أَبَا حَنِيفَةَ أَحَدًا. إِنَّهُ كَلَامُ الْعَلَامَةِ  
 الشَّيْخِ طُحَيْ. وَقَالَ الْعَلَامَةُ ابْنُ عَجْرٍ الْقِيَمَاتِ الَّتِي تَمِيزُ بَيْنَهُمَا الشَّرْعُ وَنَهَا آتَهُ  
 نَأْيَ جَمَاعَةٍ مِنَ الْفَخَّاهِ وَمِنْهَا مَا اتَّفَقَ لَهُ مِنَ الْأَصْحَابِ مَا لَمْ يَتَّفِقْ لِأَحَدٍ.

قَالَ رَحِيلٌ عَمِيدًا وَكَيْفَ أَخْطَأَ أَبُو حَنِيفَةَ نَزَحَ بِهِ. فَقَالَ وَكَيْفَ مِنْ تَقْوَالِ فَهَوَ  
 كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمَا مِثْلُ سَيْبِلَا. كَيْفَ يُخْطِئُ وَحَمْدُهَا أَيْتَةُ الْفِقْهِ كَأَبِي نُؤْسُفَ  
 وَحَمْدُهَا وَذَكَرَ وَأَيْتَةُ الْحَدِيثِ وَغَدُوهُمْ وَأَيْتَةُ الْفِقْهِ وَغَدُوهُمْ وَأَيْتَةُ  
 لَدُّهُنَّ وَالْوَرَعِ كَالْفَضِيلِ وَدَاوُدَ الطَّالِبِ. وَمِنْهَا أَتَتْهُ أَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ الْفِقْهَ وَرَبَّيْتَهُ  
 عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَتَبِعَهُ مَا لَكَ وَمِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا يُعْتَمِدُونَ عَلَى حِفْظِهِمْ  
 وَهُوَ أَوَّلُ مَا صُنِعَ كِتَابُ الْقَوَائِمِ وَكِتَابُ الشُّرُوطِ. وَمِنْهَا أُتِيَ شَارِهُنَّ فِي الْأَقَالِيمِ  
 لَيْسَ فِيهَا غَيْرُهَا كَالْهَيْدِ وَالسِّنْدِ وَالرُّومِ وَمَا دَرَأَ النَّهْرُ. وَمِنْهَا انْفَاقَتْ عَلَى  
 عَالِمِهِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَمِنْ كَسْبِ نَفْسِهِ وَلَمْ يُقِيلْ بِجَارِئَةٍ. وَمِنْهَا مَا كَانُوا اتَّزَمُوا  
 كَثُورَةَ عِيَادَتِهِ وَرَهْدِهِ وَكَثُورَةَ مُجْتَمَعِهِ وَإِعْتِمَادِهِ. وَمِنْهَا أَتَتْهُ مَاتَ مَطْلُومًا مُجْتَمِعًا  
 وَرَدَّ عَلَى الْمُخْطِيبِ عَنْ نَفْسِ أَيْتَةِ الرَّهْدِ، يُحِبُّ عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ أَنْ يَدُلَّ عُمَايِلِي  
 حَنِيفَةً فِي صَلَاتِهِمْ بِحِفْظِهِ عَلَيْهِمَا سُنَّةُ الْفِقْهِ. وَقَالَ يَسْخَرُ بَعْضُ كُتَّابِهِمْ مِنْ  
 جَعْلِ أَبِي حَنِيفَةَ بَيْتَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ أَرْجُو أَنْ لَا يَخَافَ. قِيلَ لَهُ لِمَ تَوَكَّلْتَ رَأَيْتَ  
 أَفْعَالَهُمْ وَأَخَذَتْ بِذَاتِهِمْ قَالَ لِمُجْتَمَعِهِمْ فَأَتَوْا بِأَمْعٍ مِنْهُ لَا لِقَبْ مِنْهُ إِلَيْهِ. قَالَ  
 ابْنُ الْبَيَّادِ رَأَيْتُ مِسْعَرًا فِي خَلْوَةٍ إِيَّيْ حَنِيفَةً يُسْأَلُهُ وَيَسْتَفِيدُ مِنْهُ. قَالَ  
 مَا دَرَيْتُ أَفْعَالَهُ مِنْهُ. قَالَ مَعْمُورٌ. هَذَا آيَةُ وَجْهًا يُحْسِنُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي الْفِقْهِ  
 وَيَسْعُهُ أَنْ يَقْبَلُ وَيُشْرَحَ الْحَدِيثَ أَحْسَنَ مَعْرِفَةٍ مِنْ إِيَّيْ حَنِيفَةَ. وَقَالَ يَحْيَى  
 بْنُ مَعِينٍ هَلْ حَدَّثَ سَفْيَانُ عَنْهُ. قَالَ نَعَمْ كَانَ ثِقَةً وَمَدُّ وَقَافِي الْفِقْهِ  
 وَالْحَدِيثِ مَا مَوُتَ عَلَى دِينِ اللَّهِ. قَالَ الدَّهْلِيُّ كَذَلِكَ أَوْ قَرِيبًا مِنْهُ بِاللَّيْلِ وَ  
 تَعَبُودًا وَتَعَبُودًا. وَمِنْ ثَمَّ كَانَ يُسَمَّى الْوَحِيدَ مِنْ كَثُورَةِ قِيَامِهِ بِإِحْيَائِهِ الْقُرْآنَ  
 فِي دُكْعَةِ ثَلَاثِينَ سَنَةً. قَالَ أَبُو مُطْعِمٍ مَا دَخَلْتُ الطَّوَاتِ إِلَّا وَرَأَيْتُ أَبِي حَنِيفَةَ  
 وَسَفْيَانَ فِيهِ. وَقَالَ الْفَضِيلُ رَأَيْتُ جَمَاعَةً مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ فَمَا  
 رَأَيْتُ أَحْسَنَ صَلَاحًا مِنْ إِيَّيْ حَنِيفَةَ. وَقَالَ الشَّرِيدُ كُنْتُ مَعَهُ سَنَةً. فَمَا  
 رَأَيْتُهُ وَمَنْعَ جَنْبِهِ عَلَى الْغَوَاشِ. وَقَالَ أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو كَانَ يُبَاغِدُ إِيَّيْ حَنِيفَةَ  
 يُسَمِّعُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يَدْرَحَمَهُ حَيْرَانَةً. وَقَالَ غَيْرُهُ وَاحِدًا إِنَّهُ كَانَ أَكْثَرُ النَّاسِ  
 مُجَالِسَةً وَكَثُرَ هُمْرُ أَكْرَامًا وَمَوَاسَاةٌ لَا تُغْنِيهِ وَلَمَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ قَالَ أَبُو



يُوسُفَ كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَغْتَمِرُ لِيَنْ شَكْرَهُ عَلَى شَيْءٍ أَوْ غَطَاةٍ آيَةً وَيَقُولُ شُكْرُ  
لِلَّهِ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقُ اللَّهِ إِنِّي لَمِنَ الْعَاثِرِينَ وَكَانَ يَقُولُ لِي عِشْرِينَ مَسْنَةً، مَسْرَدَةً لِي  
أَجْمَعَ الْخِصَالِ الْمَحْمُودَةِ كَامِلَةً. وَكَانُوا يَقُولُونَ أَبُو حَنِيفَةَ أُمْنِيَّةُ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ  
وَالشَّعْأَةِ وَالْبَدَلِ وَالْخَلْقِ الْقُرْآنِ. قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ  
عَنْ أَزْهَدِ أَهْلِهَا فَقَالُوا أَبُو حَنِيفَةَ. وَعَنْ هَارُونَ الرَّشِيدِ أَنَّهُ ذَكَرَ عَمْدًا  
يَوْمًا فَرَحِمَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ، كَانَ يَنْظُرُ بَعْضُ عَقْلِهِ مَا لَا يَنْظُرُ غَيْرُهُ بِعَيْنِ نَاسِهِ  
وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ عَلَى قَبْرِهُ كُنْتُ لَنَا خَلْفًا وَمَتَاعًا هُنَا، وَمَا تَرَكْتُ خَلْفًا  
بَعْدَ أَنْ خَلَعْتُ فِي الْعِلْمِ الَّذِي عَلَّمْتَهُمْ، وَلَنْ يَخْلُقُوا فِي الْوَرَعِ إِلَّا بِتَوْفِيقِ اللَّهِ  
سُبْحَانَهُ. عَنْ فَضْلِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَلَّتْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي عِلْمِ أَبِي حَنِيفَةَ فَقَالَ ذَاكَ يَخْتَارُ النَّاسُ إِلَيْهِ. وَعَنْ  
مُسَدَّدِ الْبَصْرِيِّ أَنَّهُ نَامَ بِمَكَّةَ بَيْنَ الزُّكُوفِ وَالْقَدَامِ فَبَسِلَ النَّبِيُّ، لَمَّا رَأَى رُؤُوسَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُولُ فِي هَذَا الرَّحْبِلِ الَّذِي بِالْكَوْفَةِ التَّعْمَادِ  
بَيْنَ ثَابِتِ الْخُذَمِ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذَمٌ مِنْ عِلْمِهِ  
وَأَعْمَلٌ بِعِلْمِهِ تَنْعِمُ الرَّحْبِلُ هُوَ. قَالَ فَقُمْتُ وَكُنْتُ أَكْثَرُ النَّاسِ لَيْعَانًا وَإِنِّي أَسْتَغْفِرُ  
اللَّهَ يَمَّا كَانَ مَيْتًا. وَحَكَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَا حَاصِلُهُ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ لَمْ يُفِيدَ بِالنُّقُولِ  
بِالْقِيَامِ بَرُّ عَلَى ذَاكَ فَقَهَاءُ الْأَمْصَارِ. اسْتَعْنَى كَلَامُ الْعَلَامَةِ ابْنِ حَجَّو. بَعْدَ ذَلِكَ  
كَتَبْتُ كَرَمِهِ إِمَامَ أَبُو حَنِيفَةَ رَا از مرجیه شمرده اند و آن خلاف حق است بلکه عسان مرجی بهجت ترویج  
مذهب باطل خود نسبت بای چنین امام جلیل شمیر نموده است. و نیز معتزله مخالفان خود را مرجیه می  
نامند. و نیز ابو عمرو بن عبد البر که از اکابر محدثان است، گفته که ابو حنیفه مسود بوده است و با و  
منسوب ساختند آنچه لائق جناب او نبود. و این دلیل ناپاکیست شان اوست که شرکت بزرگان  
گذشته بهم رساند. و اندام سرورین علیه و علی الیه الصلوة فرموده مر علی را کرم الله وجهه که  
در تود و گروه پاک گشته اند. اول محب مفرط، دوم ماسدان پس از طعن قاصران منقصت  
با و سائده نشود و تصور و رعایت او نرود. امام علی بن المدینی نسبه نموده که از ابو حنیفه سفیان ثوری  
و ابن مبارک و محمد بن زبید و شمیم و کعب و عباد بن عوام و جعفر روایت کنند و اوثقه است و شعبه  
در باب او حسن را سه بود و آنچه خطیب بغدادی در تاریخ خود بعضی از موجبات تدرع نقل کرده

عرض خطیب آن است که اکابر از حد حشا و خلاص نیافتند نه جهت طعن و رامام، با آنکه  
 اسانید آن مشتمل بر مجروحین و مناکیر است، و لہذا در مدح امام مسلمین فضائل جمیلہ و فضائل جلیلہ  
 چندان نقل کرده است کہ دیگران نمک و دروسند آورده کہ تواتر پیوستہ است از امام ابن شریح  
 کہ از اکابر اصحاب شافعی است رضی اللہ عنہ کہ او شنید مروی را کہ عیب ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ  
 کرد۔ ابن شریح گفت عیب کسے کہ سب و بیع ظلم اور اسلم است۔ آن کس پر سید چگونہ  
 باشد! گفت بحجت آنکہ علم سوال است و جواب و ابو حنیفہ اول کسے است کہ وضع اصول را کردہ  
 است پس نصف باو تسلیم شد، و جواب داد مخالفان را در نصف جواب باو مخالفت کرد پس سب و بیع  
 باو تسلیم شد و ربع رابع قنارہ فیہ است مخالفان و عولائے حقیقت و رآں مے نمایند و ابو حنیفہ  
 مسلم کسے دارد و نیز در سند از یزید بن ہارون حکایت نمودہ کہ گفت یہی کس را از ابو حنیفہ اعلم نیافتہ  
 ام۔ و نیز در سند از شقیق طحی حکایت کردہ کہ ہمراہ ابو حنیفہ در راہ بودم، مردی سے اورا از درد دید  
 غل غشتہ المیتاد۔ چون ابو حنیفہ بدان مطلع شد از حقیقت حال او پرسید، عرض کردہ کہ وہ ہزار درہم  
 از تو قرض بردہ می است، و زمان اہمال تبطل انجا رسیدہ و قدرت او ادا آن نہام۔ ابو حنیفہ  
 رضی اللہ عنہ فرمود کہ تمام قرض خود را تو بخشیدم و ترسے کہ در دل تو را ایافتہ از من اورا  
 عفو کن شقیق گوید کہ دانستم از آن کہ ابو حنیفہ زابطہ حقیقی است۔ و نیز صاحب مسند از صدیکے  
 خوارزمی روایت نمودہ کہ دسے چنین انشاء کردہ است س

هَذَا مَذْهَبُ الشَّعْبَانِ خَيْرُ الْمَذَاهِبِ . كَمَا تَقَرَّرَ تَوَصَّلَاجَ خَيْرِ الْكَلَامِ  
 تَفَعَّلَ فِي خَيْرِ الْقَوَدِ مَعَ التَّوَلَّى هَذَا هَبَةُ لَا شَكَّ خَيْرُ الْمَذَاهِبِ

و نیز در جامع مسند گفتہ است کہ امام ابو حنیفہ را غسل دادم، بر جیبہ مبارک او نوشتہ یا فتم  
 يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اذْجِیْ إِلَى رَبِّكَ دَاخِلَةً مُّرْفُوعَةً و بردست راست او  
 نوشتہ یا فتم، اَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ و بردست چپ او نوشتہ دیدیم اِنَّا  
 لَا نُفْصِمُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا و بر شکم او نوشتہ دیدیم نَبَشِّرُكُمْ هُمْ رَتَّبَهُمْ بِوَحْيِهِ مَبْنِيَّةٍ  
 وَ رَفَعُوْنَ دَجَاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ خَلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ  
 أَجْرٌ عَظِيمٌ و چوں بر جنبہ زہ نہام، آواز سے شنیدند از هاتف کہ گفت س

يَا قَائِمَةُ اللَّيْلِ حَوْلَ الْقِيَامِ يَا مَائِدَةُ الْيَوْمِ خَيْرُ الْقِيَامِ  
 أَبَاحَ لَكَ اللَّهُ مَشَا قَشَرَبَ مِنْ جَمَّةِ الْخُلْدِ دَايِرَ السَّلَامِ



و نیز آورده اند که ابو حنیفه گفته است که رب العزة را نود و نه بار در خواب دیده ام - چون  
 نوبت صوم دیدم، پرسیدم ای رب عزّ شأنک و عظمت بڑھانک بچہ چہ خلقتی را  
 عذاب تو نجات حاصل شود و جواب فرمود، ہر کہ در بچہ این کلمات بگوید، سُبْحَانَ اللَّهِ لَا  
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْقُدُّوسِ الْقَمَدِ، سُبْحَانَ اللَّهِ ذَا الْجَلَالِ  
 الْإِكْرَامِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي لَمْ يَخْلُقْ مِثْلًا مِثْلَهُ وَلَا دَلًّا، سُبْحَانَ اللَّهِ  
 الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ - در این ہیم شایہ آورده است کہ  
 قطب مظفر قدس سرہ کا گوید کہ از حضرت علیہ السلام شنیدم کہ چون فرائض قیامت میان  
 نفس و شیطان غماصت شود نفس گوید خداوند از من استعما دمن مصفا بود، شیطان در آن غمہ  
 معصیت کا مشتمل حکم حضرت جبار جل جلالہ وارد شود کہ مفتیان مرا ابو حنیفہ و شافعی طلب نمایند  
 تا حکم کنند - ابو حنیفہ گوید أَلَا أُرِى دَرَجَتَی زُرْعَتَی اِذْ زُرْعَتُكَ اِذْ زُرْعَتُكَ كُنْتُمْ اَمْتًا بَحْكَمِ كُنْتُمْ  
 كُنْتُمْ اَدَمِي بِرِشْطَانِ تَمْلِیْ تَمْلِیْ اَمَامِ شَافِعِيْ كُوْبِدَ وَ لَوْبِ الْاَدْنِ اُخْرَةُ الْيَمْلِیْ، یعنی  
 خداوند زمین را اجرت امثل است! حکم حضرت قهار صمد ریاید کہ حسانت شیطان را با آدمی  
 عطا فرمایند - هَذَا اِخْوَمَا اُوْدِيْنِيْ مَنَاقِبِهِ، وَ مَا هُوَ اِلَّا قَطْرَةٌ مِّنْ بَحْرٍ  
 كَمَا يَثْلِيْهِ وَ حَيَاتِهِ خَمَاتِيْهِ - كَذَّيْبُیْ فِیْ ذِكْرِ بَعْضِ مِّنْ اَسَاوِدَتِهِمْ وَ جَمْعُ مِّنْ تَلَاوِدَتِهِمْ  
 وَ اَصْحَابِهِ - جامع مسند از خلیفہ خوارزمی نقل می کند کہ ادا از امام ابو حنیفہ کبیر امام احمد شریف  
 روایت کرده کہ اصحاب امام ابو حنیفہ و اصحاب امام شافعی در باب تفضیل غایب با ہم مناظرہ  
 کردند - امام ابو حنیفہ فرمود کہ مشایخ امام شافعی را بشمارند، شمرند، ہشتاد و پنج بہ آمد گفت مشایخ  
 امام ابو حنیفہ را بشمارند، شمرند، چار ہزار و پنجاه و پنج بہ آمد گفت امام ابو حنیفہ را  
 شافعی جزو سے تالیف نموده در روایت امام ابو حنیفہ از صحابہ، گفتہ کہ امام ابو حنیفہ فرمودہ  
 است، ہفت کس از اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را ملاقات نمودم، انس بن مالک عبد اللہ بن  
 اُمیس عبد اللہ بن جریر، جابر بن عبد اللہ و معقل بن سبیر و دائلہ بن الاصمغ، و عائشہ بنت  
 عمرہ رضی اللہ عنہم - و صاحب کنز خفی با سند خود روایت کردہ از محمد بن سماعہ از ابو یوسف  
 از ابو حنیفہ و در آن لقاء و سماع ست از عبد اللہ بن جریر صحابی - و مجھے از اہل حدیث و رحمت  
 این روایت توقف دارند چنانچہ دارقطنی شافعی گفتہ کہ لَمْ يَكُنْ أَحَدًا مِّنَ الصَّحَابَةِ إِلَّا  
 أَمَّتْهُ رَأْسِيْ أَوْ بَعْضُ يَدَيْهِ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ - و امام ابن اثیر در جامع الاصول گفتہ کہ چار کس

از صحابه در زمان ابو حنیفه بوده اند که تقا و اخذ حدیث از آنها بشیرت پیوسته است را تا  
ابن خسر و یحیی و قاضی مرسانی و علوان از حنفیه و ابو معشر از شافعیه و ابن نجار صاحب تاریخ و غیرهم  
روایت اخذ و تقا از صحابه ثبت ساخته اند و جرعه در آن نیاروده اند و الله سبحانه اعلم  
بحقیقه الحال و تقدیر از امام محمد بن سلیمان که از کبار فقهاء بوده است، گفته است، در جامع  
لاصول گفته است که کان اعلم الناس بدائی ابراهیم النخعی و گفته است سمیع عن  
ابراهم النخعی و سعید بن جبیر، و روی عنه منصور و النبی و الحکم  
و شعبه و الثوری و مات سنة عشرين و مائة و استاد امام محمد در فقه ابراهیم نعمی  
است، در جامع الاصول گفته، هو ابو عمران ابراهیم بن یزید النخعی، الفقیه  
الکوفی، أحد الأئمة الأعلام المشهورین، تابعی جلیل القدر و روی عنه ثمان  
و لم یثبت له منها سماع و سمیع و علقمة و الأسود، و روی عنه الحکم و منصور  
و لا عثم، مات سنة ست و ثمان و اربع و قیل ثمان و خمسون،  
و الأول آصح و استاد ابراهیم نعمی علقمة است، در جامع الاصول گفته، هو علقمة بن قیس  
بن مالک النخعی و روی عن عمر و ابن مسعود، و روی عنه ابراهیم و الشافعی و ابن  
سیرین. و هو تابعی کبیر، اشتهر بحديث ابن مسعود و صحبه، مات سنة  
خمس و ستين. و استاد علقمة عبدالله بن مسعود است رضی الله عنه، که از اکابر صحابه است و  
از عمول علماء و فقهاء و نبیاء معتبرین و صاحب فطائل جمیل و شمائل جزیه و مقامات علییه و کمالات  
جلیله که در کتب احادیث و تواریخ مشروع است، در جامع الاصول گفته، کان اسلام عبد الله  
تدینها قبل عمر، و قیل کان سادسا و ثمة الشی، صلی الله علیه و سلم،  
فی عمره و کان من خواصه، و قال الشی، صلی الله علیه و سلم، رزیت لا یتبی  
ما رزیت لها ابن آدم عبدا، یعنی ابن مسعود. شهد بلاءا و الشاهد، و صلی الی  
القبیلین، و شهد له رسول الله صلی الله علیه و سلم بالجنة، مات بالمدينة  
سنة اثنين و ثلاثين و له یقع و ستون سنة، و روی عنه ابو بکر و عمر و  
عثمان و علی و من بعدهم من الصحابة و التابعین. و نیز از اساتذہ امام ابو حنیفه  
ست عطاء بن ابی رباح که او را سید التابعین گفته اند، و ابو اسحق سبیعی و می رب بن  
دثار و محمد بن المنکدر و نافع مولی ابن عمر و سماک بن حرب چنانکه امام ابن الاثیر گفته است، و قال



العلامة الشيرازي نقل عن الحافظ جمال المزي، روى أبو حنيفة رضي الله  
عنه عن إبراهيم بن محمد بن محمد بن المنصور السعدي بن عبد المطلب والحارث  
بن عبد الرحمن الصمداني والفضل بن عبد الله والحسين بن عبيدة وخالد  
بن علقمة وربيعة بن أبي عبد الرحمن وربيعة بن علقمة وربيعة  
بن علقمة بن مسروق التميمي وسليمة بن كهيل وشاذل بن عبد الرحمن وشاذل  
بن عبد الرحمن التميمي وهو من أجدادهم وكاوس بن كيسان كسا قيل وطريق  
أبي سفيان السعدي وطلحة بن تافع وقاصم بن كليب وقاصم الشامي وعبد  
بن أبي حنيفة ومحمد بن دينار وعبد الرحمن بن هوزم لا يخرج وعبد الرحمن  
بن ربيع وعبد الكوفي بن أبي أمية البصري وعبد الله بن عمير وعبد  
ثابت الأنصاري وعطاء بن أبي رباح وعطاء بن السائب وعشبة بن سعد  
العوالي وعكرمة مولى بن عباس وعلقمة بن موشد وعلي بن الأقرع وعلي الرزاز  
وعمر بن دينار وعون بن عبد الله وقابوس بن أبي قبيان والقاسم بن عبد  
الرحمن بن عبد الله بن مسعود وقتادة بن دعامة وثيب بن مسلم ومحمد  
بن زبير الخطلي ومحمد بن السائب الكلبي وأبي جعفر محمد بن علي بن حنبل  
بن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنهم ومحمد بن قيس الهمداني والزهري  
ومحمد بن المنكدر ومحمد بن راشد ومسلم البطين ومنصور وموسى بن أبي  
عائشة ويحيى بن سعيد الأنصاري وكثير بن وهب القتيبي وقد عو جامع السعدي  
شيوخ أبي حنيفة رضي الله عنه على حروف المعجمين يطول ذكره وأذكر  
طائفة منهم جعفر الصادق حسن بن حسن البصري وحسن بن حسن بن علي  
الموتقي وحسن بن محمد بن علي الموتقي وحسن بن سعد مولى علي بن أبي  
طالب ومحمد الطويل وداود بن زيار ومحمد بن علي الموتقي ومحمد بن علي بن  
الحسين بن علي بن أبي طالب ومحمد بن أسلم مولى عمر بن الخطاب رضي الله  
عنه ومحمد بن وليد ومحمد بن ميسرة مولى ابن عباس ومحمد بن جهم ومحمد بن  
الديلمي ذلك ثمانية عشر صحابيا وسالما بن عبد الله بن عمرو وسليمان بن  
مهران الأنصاري وسعيد بن المقبري وسعيد مولى حذيفة وشريح بن هانئ

كوفي و شريح القاضي و طلحة بن مضرب و عبد الرحمن الأعمش و عبد الله  
 بن ثابت و عاصم بن كليب و عبد الله بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب  
 رضي الله و عمرو بن شعيب و عاصم بن مسمار القرظي و روى عنه الإمام و روى هو  
 عن الإمام و أخذ يقول و قال جزاك الله يا أبا حنيفة أتيتنا صغيراً و أتيناك  
 كبيراً و عبد الله بن حسين بن علي بن أبي طالب و عمران بن موسى بن مسعود و عمار  
 بن عروة و انتهى و تاهيتك يهملوا إلا كاهيه من كان لهؤلاء شيوخة مع ذلك  
 إلا ثقتان فالله في الدنيا كيف يخطئ و ما ذكرنا إلا شذوذة قليلة منهم  
 و الله أعلم و ها أنا أشوع في بيان حال جماعة من أصحابهم و شذوذة من  
 عمالهم و مذهبهم و قد مر فينا نقلت من كلام العلامة ابن حجر أن الإمام مالكاً  
 من تلاميذهم و كذلك الثوري بن سعيد نقيه البصري و قد قال العلامة ابن  
 لا يفر عن يحيى بن بكير مارة و ثبت أصل من الثوري بن سعيد و قال الشيخ ابن  
 حجر العسقلاني ثقة ثبت إمام مشهور فقيه مات في شعبان سنة  
 خمس و سبعين و مائة و مائة سنة أربع و ثمانين و كذلك مر أن مسعراً  
 من تلاميذهم قال العسقلاني ثقة ثبت فاضل مات سنة ثمان و خمس  
 و خمسين بعد أبا حنيفة ثلث و أكتبر أصحاب الإمام أبي حنيفة الإمام أبو يوسف  
 القاضي في جامع الأصول هو القاضي أبو يوسف بن سعيد بن إبراهيم صاحب  
 الإمام أبي حنيفة كوفي سمع أبا إسحاق و سليمان بن يسير و يحيى بن سعيد  
 الأنصاري و الأعمش و هشام بن عروة و عطاء بن محمد بن إسحاق و ثبت من  
 سعد و أبا حنيفة و روى عنه محمد بن الحسن الشيباني و بشير بن الوليد  
 الكندي و علي بن جعفر و أحمد بن حنبل و يحيى بن سعيد و أحمد بن منيع و غيرهم  
 سكن بعد أدولاً الهادي القضاة و بعد الراشدين و هو أول من دعي بقضاة  
 قضاه في الإسلام كان إماماً عالماً حافظاً كبيراً لقد رفقها فاضلاً عظيماً عمل  
 في الفقه و الحديث و له سنة ثلاث و عشرة و مائة و مات سنة اثنين و ثمانين  
 و مائة و في تاريخ الإمام أبي يعقوب قال يحيى بن معين كان القاضي أبو يوسف  
 يصلي بعد ما ولي القضاء كل يوم مائة ركعة و تولى القضاء لثلاث من الخلفاء



المحدثي والهادي والتشيد كبره . وكان يحيى بن معين سمعته يقول عنه  
 انونا كل ما اُفتيت به فقد رجعت عنه الاما واقن الكتاب والسنة سمع  
 من كبار الاشيعة وجالس محمد بن ابي ليلى ثم الامام التواتر محمد بن الحسن  
 الشيباني . قال الامام ابن اثير جابج الاول هو ابو عبد الله محمد بن الحسن  
 بن محمد الشيباني مؤلا همد صاحب الامام ابي حنيفة وامام اهل الزمان .  
 ومشي من قونية تسمى قونية خروستا سمع ابا حنيفة ومسعرا والتوري ومالك  
 بن معمر وكتب عن مالك بن انس والاذناني وابي يوسف القاضي سكن بغداد  
 وحديث بهار ذي عنه الشافعي وهشام بن عبيد الله التاذي و ابو عبيد القاسم  
 بن سلام واسماعيل بن زينة وعلي بن مسلم وغيرهم كان التشيد ولا  
 انقضاء فخرج معه الى خراسان مات بالدي ودفن بها . ولد سنة اثنين وثلاثين  
 ومائة ونظر في الدنيا فغلب عليه وموت به وتوفي سنة تسع ومائتين ومائة  
 وهو ابن ثمان وخمسين سنة . وقال محمد قول ابي ثلثين الف درهم فافت  
 خمسة عشر الف على النخوة الشعر وخمسة عشر الف على الحديث والفقه واثنت  
 على باب مائة عشر سنين . ويبلغ الشافعي في مدحه والثناء عليه . قال الامام  
 الشافعي لما توفي هو والكساني ابي في سنة كاحد قال التشيد دفنا الفقه والنخ  
 بالزني . وقال ايضا لقي جماعة من اعلام الاشيعة وحضر مجلس ابي حنيفة ومضى  
 عنه وتفقه على ابي يوسف ونشر علمه ابي حنيفة . وكو من الدين الجندي . كان  
 محمد فقيها محققا في الفقه والزهد والتقوى وله تصنيفات في ادب العلوم  
 وصحب الشوازي . وقال النعل فاعلم من علامات السعادة والبصيرة بيانته . ومن  
 تلاميذه الكورخي والهادي و ابو حفص الكبير . كان الكساني القاري النخوي ابن  
 خالته . انتهى . ومن تلاميذه وخلفاء أصحاب القاضل وقوف الهداي صاحب  
 الدكا والوافي والفهر الطاهي . استاذ الشيخ الكبير الولي الشهير شيعي البليغ قال  
 الكيا في مات سنة ثمان وخمسين ومائة . وهو احد المعتز بن المعول على قولهم  
 بعث الامام وصاحبيه . ومنهم فقيه الفقهاء الامام حسن بن زياد اللؤلؤي .  
 قال الامام ابن الاثير الحسن بن زياد احد اصحاب ابي حنيفة رضي الله عنه

حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعَةَ الْقَاضِي وَمُحَمَّدُ بْنُ نَجَّاحٍ  
 أَنَّهُ لَمَّا كَانَ بَعْدَ إِذْ قَالَ كُتِبَتْ عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ اثْنَتَا عَشَرَ أَلْفَ حَدِيثٍ كُلُّهَا  
 يَخْتِجُ إِلَيْهَا الْقُتُوبُ مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَمِائَتَيْنِ قَالَ الثَّانِعِيُّ وَهُوَ سَنَةُ وَقَاتِ  
 ثَانِيَةِ رَمَضَانَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الذَّهَبِيُّ كَانَ رِئِيسًا فِي لُغَتِهِ مِنْهُمْ إِمَامُ ابْنِ الْأَثَامِ  
 حَبَّادُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ رَوَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَلْيَا فِعْيُ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْفَلَاحِ وَالْخَيْرِ  
 مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَسَبْعِينَ وَمِائَةٍ قَالَ الْعَلَامَةُ السِّيُوطِيُّ فِي ذِكْرِهِ مَنْ رَوَى عَنْ  
 أَبِي حَنِيفَةَ رَمَضَانَ اللَّهُ عَنْهُ، إِبْرَاهِيمُ الطَّهْمَانِيُّ قُلْتُ هُوَ أَبُو سَعِيدٍ الْخَرَّاسَانِيُّ  
 سَكَنَ نَيْفَ بُورٍ قَالَ الشَّيْخُ أَبُو جَعْفَرٍ بْنُ الْإِمَامِ ثِقَةٍ مِنَ التَّالِيَةِ مَاتَ سَنَةَ  
 ثَمَانٍ وَسِتِّينَ بَعْدَ الْمِائَةِ وَعَدَّةٌ مِنْ شَيْخِ السَّيُوطِيِّ قَالَ الْعَلَامَةُ السِّيُوطِيُّ  
 فِي الْأَخْبَارِ الصَّاحِبُ السُّقْرِيُّ قُلْتُ هُوَ الثَّمِينِيُّ مَوْلَاهُمْ قَالَ الْعَلَامَةُ ثِقَةٍ  
 مِنَ السَّادِسَةِ وَعَدَّةٌ مِنْ شَيْخِ أَبِي دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ قَالَ السِّيُوطِيُّ  
 وَأَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ قُلْتُ هُوَ أَبُو مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ مَوْلَاهُمْ قَالَ فِي تَقْرِيْبِ  
 التَّهْذِيبِ ثِقَةٍ ضَعْفُهُ الثُّرَيْدِيُّ مِنَ التَّالِيَةِ مَاتَ سَنَةَ مِائَتَيْنِ وَعَدَّةٌ مِنْ  
 مَشَافِجِ السَّنَةِ قَالَ السِّيُوطِيُّ وَاسْمُهُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ قُلْتُ هُوَ إِسْمَعِيلُ  
 الْخَزَّازِيُّ مَوْلَا سِطِّي قَالَ الْعَلَامَةُ مِنَ التَّالِيَةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَسَبْعِينَ  
 بَعْدَ مِائَتَيْنِ وَلَهُ ثَمَانٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً وَعَدَّةٌ مِنْ شَيْخِ السَّيُوطِيِّ قَالَ  
 السِّيُوطِيُّ وَأَسَدُ بْنُ عَمْرٍو النَّخَلِيُّ قَالَ الذَّهَبِيُّ مَحَبَّبُ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ رَمَضَانَ  
 اللَّهُ عَنْهُ وَثِقَةٌ عَلَيْهِ، فَقَدِمَ بَعْدَ إِذْ وَلِيَ قَضَاءَ اشْرَقِيَّةٍ قَالَ النَّسَائِيُّ لَيْسَ  
 بِالْعَوِيِّ، قَالَ الدَّارِقُطِيُّ يُخْتَارُ بِهِ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ لَمْ أَرَ لَهُ مُنْكَرًا وَآرَجُ  
 أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو لَا بَأْسَ بِهِ وَ عَنْ يَحْيَى لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ أَحْمَدُ  
 الصَّدُوقُ قَالَ مَوْلَا صَالِحٍ الْحَدِيثِ مَاتَ سَنَةَ تِسْعِينَ وَمِائَةٍ قَالَ السِّيُوطِيُّ  
 وَاسْمُهُ بْنُ يَحْيَى الْقُصَيْرِيُّ قُلْتُ كَأَنَّهُ اسْمُهُ الشَّيْبَانِيُّ الَّذِي عَدَّ الشَّيْخُ  
 ابْنُ جَعْفَرٍ مَوْثِقَةً الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ وَضَعْفُهُ وَعَدَّةٌ مِنْ شَيْخِ التِّرْمِذِيِّ وَاللَّهِ  
 سُبْحَنَهُ أَعْلَمُ قَالَ السِّيُوطِيُّ وَأَيُّوبُ بْنُ هَارِيٍّ الْجَعْفِيُّ قُلْتُ هُوَ كُوفِيٌّ قَالَ  
 الْعَلَامَةُ فِي صَدُوقٍ رِوَايَةٍ مِنَ السَّادِسَةِ وَعَدَّةٌ مِنْ شَيْخِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ



السَّيُّوْطِيُّ وَالحِجَارِيُّ وَبْنُ يَزِيدَ النَّيْشَابُورِيُّ. قَالَ الدَّهْلِيُّ قَبِيلُ كُنْيَةٍ  
 أَبِي الْقَحَّاتِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُمْ. مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَمِائَتَيْنِ. وَجَعْفَرُ بْنُ  
 عَمْرٍو. قُلْتُ وَهُوَ أَخُو دُرَيْمٍ قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ مَدُّو قَاتَيْنِ التَّاسِعَةِ مَاتَ  
 سَنَةَ سِتٍّ أَوْ سَبْعٍ وَمِائَتَيْنِ وَمَوْلَاكَ عِشْرُونَ وَتَبِيلُ ثَلَاثُونَ بَعْدَ الْمِائَةِ  
 قَالَ السَّيُّوْطِيُّ وَحَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ. قُلْتُ هُوَ الْعَزْزِيُّ بِفَتْحِ الْعَيْنِ وَالتَّوْنِيُّ تَحْمِلُ الزَّوْ  
 أَبُو عَلِيٍّ الْكُوفِيُّ. قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ ضَعِيفٌ وَلَهُ نَفْسَةٌ وَفَضْلٌ مِنَ الثَّامِنَةِ  
 مَاتَ سَنَةَ إِحْدَى وَارْبَعِينَ بَعْدَ الْمِائَةِ وَلَهُ سَبْعُونَ سَنَةً وَغَدَاةٌ مِنْ  
 شَيْخُوخِ ابْنِ مَاجَةَ. قَالَ الدَّهْلِيُّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَبِيبِ وَمَارَةُ بِنْتُ قَيْسٍ هِيَ الْكُوفِيَّةُ  
 أَفْضَلُ مِنْ حَبَّانَ. وَقَالَ ابْنُ مَعِينٍ حَبَّانُ مَدُّو قَاتٍ مَاتَ سَنَةَ إِحْدَى وَسَبْعِينَ.  
 قَالَ السَّيُّوْطِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ قُلْتُ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ فَرَاتٍ الْقَدَانِيُّ قُلْتُ هُوَ الْقَمِي  
 الْكُوفِيُّ. قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ مَدُّو قَاتٍ يَهْمُ وَغَدَاةٌ مِنْ شَيْخُوخِ مُسْلِمٍ التَّوْمَرِيَّةِ  
 قَالَ السَّيُّوْطِيُّ وَالْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَطِيَّةٍ الْعُومِيُّ كَانَ مِنْ نَدَسَاءِ الشَّيْخَةِ قَرِ  
 ابْنُ عَدِيٍّ لَا يُشَبِّهُ حَيْثُ خَلِيفَةُ الثَّقَاتِ، وَخَفَضَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَلْخِيُّ قُلْتُ  
 هُوَ الْفَقِيهُ النَّيْشَابُورِيُّ قَاضِيهَا قَالَ الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ مَدُّو قَاتٍ غَابِدٌ وَدُرَيْمٌ بِالْإِرَاقِ  
 مِنَ التَّاسِعَةِ، مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ، وَغَدَاةٌ مِنْ شَيْخُوخِ أَبِي دَاوُدَ  
 وَالتَّسَائِيَّ وَابْنِ مَاجَةَ. قَالَ الدَّهْلِيُّ تَفَقَّهَ بِأَبِي حَنِيفَةَ وَغَنَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ  
 وَسَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ وَجَاعَةٌ. قَالَ التَّسَائِيُّ مَدُّو قَاتٍ قَبِيلٌ كَانَ ابْنُ الْمُبَارَكِ  
 يَزُورُ كَلْبَ بَيْتِهِ وَتَعَبَّدَ. قَالَ الْحَكَمُ خَفَضَ أَفَقَّهُ أَصْحَابُ أَبِي حَنِيفَةَ وَابْنُ الْقَفَّ  
 ثُمَّ مَاتَ وَأَقْبَلَ عَلَى الْعِبَادَةِ، مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ. قَالَ الشَّيْخَانِيُّ  
 وَفِيهِ تَخَرُّجٌ. قَالَ السَّيُّوْطِيُّ وَحَكَّامُ بْنُ سَلَمَةَ الزَّارِقِيُّ. قُلْتُ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ  
 يُونُسَ. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ نَفْسَةٌ لَهُ غَرَابِيءُ، مَاتَ سَنَةَ تِسْعِينَ وَمِائَةٍ وَغَدَاةٌ  
 مِنْ شَيْخُوخِ الْأَذْيَعَةِ. وَقَالَ السَّيُّوْطِيُّ وَابْنُ مُطِيعٍ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّبُخِيُّ  
 قُلْتُ هُوَ مِنْ أَكْبَرِ تَلَامِيذِهِ، وَدُوسِي عَنْهُ الْفَقْهُ الْأَكْبَرُ، مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ  
 بَعْدَ الْمِائَةِ. كَذَا فِي بَعْضِ التَّوَارِيخِ. قَالَ الدَّهْلِيُّ أَبُو مُطِيعٍ الْبَلْخِيُّ صَاحِبُ أَبِي  
 حَنِيفَةَ دُوسِي عَنْ ابْنِ عَمْرٍو وَهَشَامٍ وَغَنَّهُ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَخَلَادُ الصِّعْدَادِ وَجَاعَةٌ

تَفَقَّهَ بِهِ أَهْلُ ذَلِكَ الدَّيَّارِ وَكَانَ بَصِيرًا بِالرَّأْيِ، عَلَّامَةً كَبِيرًا الشَّانِ وَالْبَلَدِ  
وَأَبَاهُ فِي مَنَاطِيقِ الْأَثَرِ انْقَهَى ذِكْرُ مَا يَدُلُّ عَلَى كَمَالِ زُهْدِهِ وَاسْتِقَامَتِهِ بِمَنْثَرٍ لَا يَخَافُ  
فِي اللَّهِ كَوْمَةً لَا يُعْرِقُ قَالَ السَّيُّوْطِيُّ وَهَمَّادُ بْنُ أَبِي حَنِيفَةَ دَمَنِي اللَّهُ عَنْهُ - قُلْتُ  
تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ وَحَمْدُهُ بْنُ جَبِيْبِ النَّوَيَّاتِ قُلْتُ هُوَ الْقَارِي الْمَعْرُوفُ أَحَدُ الْمُفَرِّدِ  
السَّبْعَةِ الْمُتَوَاتِرِ قِرَاءَةً تَهْمًا تَجْمَعُ عَلَى جَلَالَتِهِ وَإِمَامَتِهِ وَهُوَ فِي الْقِرَاءَةِ وَالتَّلْمِيْذِ  
عَاصِمٌ أَسْتَاذُ الْكَسَائِيِّ وَشَيْخُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ - قَبِيلٌ كَانَ يَخْتِمُ فِي كُلِّ شَهْرٍ خَمْسًا  
وَمِثْرَيْنِ خَمْسَةً - قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ مَاتَ سَنَةَ مِثْرٍ أَوْ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ  
بَعْدَ الْيَاسَةِ - وَكَانَ مَوْلِدُهُ سَنَةَ ثَمَانِينَ - قَالَ الدَّهْلِيُّ وَلِدَهُ هُوَ وَأَبُو حَنِيفَةَ  
فِي سَنَةِ - قَالَ ابْنُ فَضِيلٍ مَا أَحْسَبَ أَنَّ اللَّهَ يَدْفَعُ الْبَلَاءَ إِلَّا بِخَيْرَةٍ - وَقَدْ وَثَّقَهُ  
ابْنُ مَعِينٍ - وَ قَالَ النَّسَائِيُّ لَا بَأْسَ بِهِ - وَ قَالَ السَّاجِي صَدُوقٌ لَيْسَ مُتَقِنًا - وَقَدْ  
تَقَدَّمَ أَنَّ عَاصِمًا الْقَارِيَّ أَيْضًا كَانَ يَتَمَنَّى اسْتِفَادَ مِنْ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ - وَ  
خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ السَّوْحَنِيُّ، قُلْتُ كُنِيَّتُهُ أَبُو الْحُجَّاجِ، عَدَدُ الْعُسُقَلَانِي مِنْ  
شَيْخُوخِ ابْنِ مَاجَةَ وَالتَّوَمِيْنِي - وَضَعْفَةُ مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَمِثْرَيْنِ  
بَعْدَ الْيَاسَتَيْنِ - قَالَ الدَّهْلِيُّ خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ الْفَقِيهَ، وَهَاشَا أَحْمَدُ - قَالَ  
ابْنُ عَدِي هُوَ يَمُنُّ بِكُتُبِ حَدِيثِهِ وَكَانَ لَهُ جَلَالَةٌ بِخَرَّاسَانَ - قَالَ السَّيُّوْطِيُّ  
وَدَاوُدُ بْنُ نَصِيرٍ الطَّائِي، قُلْتُ هُوَ دَاوُدُ بْنُ نَصِيرٍ بِمَنْثَرِ الثَّوْرِيِّ - أَبُو سُلَيْمَانَ الطَّائِي  
الْكُوفِيُّ - قَالَ بَعْضُهُمْ فِي ذِكْرِهٖ نَفِيْهُ الْفُقَهَاءِ، عَالِمٌ قَانِي فِي الزُّهْدِ وَالتَّقْوَى وَلَمْ  
يَكُنْ فِي وَقْتِهِ مِثْلَهُ - وَهُوَ يَتْلُمِيْذُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُتَقَدِّمُ جَبِيْبِ الْعَجَمِيِّ، أَسْتَاذُ  
مَعْرُوفِ الْكُوفِيِّ، اخْتَارَ الْخَلْقُ دَاوُدَ الْعَزَلَةَ وَتَوَكَّلَ الْبُشَاسَةَ، وَكَانَ يَكْسِرُ  
الْخُبْزَ وَيَدُلُّهُ وَيَجْعَلُهُ فَيَتَنَاثَرُ يَبْلُغُهُ بِالنَّارِ وَيَشْرِبُهُ وَيَقُولُ بَيْنَ شَرْبِ  
الْعَشِيْتِ مَا كُلُّ الْخُبْزِ قِرَاءَةً خَيْرٌ مِنْ آيَةٍ - فَصَائِلُهُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تَحْصِيَ - كَانَ إِمَامًا  
كَبِيرًا غَارِبًا شَهِيدًا، جَلِيلُ الْقَدْرِ عَظِيمُ الْحَلِي فِي الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ - قَالَ  
الْعُسُقَلَانِي تَفَقَّهَ نَفِيْهُ دَاهِدٌ مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةَ سِتِّينَ وَقَبِيلُ خَمْسِيْنِ سِتِّينَ  
وَمِائَةٍ وَعَشْرَةٍ مِنْ مَشَاجِجِ الْكَسَائِيِّ وَحَمَّةُ اللَّهِ عَلَيْهِ - قَالَ السَّيُّوْطِيُّ وَرُفْرُ -  
قُلْتُ قَدْ مَرَّ ذِكْرُهُ قَالَ وَدَمِيْدُ بْنُ الْحَبَّابِ الْعُكْلِيُّ بِمَنْثَرِ الْمُهْمَلَةِ وَكَوْنِ الْكَافِ



أَصْلُهُ مِنْ خُرَّاسَانَ. وَكَانَ بِالْكُوفَةِ وَدَخَلَ فِي الْحَدِيثِ نَبِيًّا فَأَكْثَرَهُ مِنْهُ. قَالَ فِي  
تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ مَدُونٌ. وَفِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ مِنَ الثَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثِينَ  
مِائَتَيْنِ. قَالَ الذَّهَبِيُّ وَثِيْدُ بْنُ حَبَابٍ الْعَابِدُ الْفَقِيهَ مَدُونٌ جَوَالٌ وَقَدْ وَثَّقَهُ  
ابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ الْمَدِينِ. وَقَالَ أَبُو حَاشِمٍ مَدُونٌ. وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ مِنْ أَثْبَاتِ  
الْكُوفِيِّينَ لَا يَشْكُ فِي صِدْقِهِ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَسَائِرُ التَّوَقُّفِ. قُلْتُ هُوَ سَائِرُ  
عَبْدِ اللَّهِ. قَالَ الذَّهَبِيُّ رَوَى عَنْ أَبِي خَلْفٍ وَرَوَى عَنْهُ جَمَاعَةٌ. قَالَ السِّيُوطِيُّ  
وَمَعْدُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ قَامَتْ شِيرَازَ وَمَعْدُ بْنُ أَبِي جَهْمٍ الْقَابُوسِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ  
سَلَامٍ الْبَصْرِيُّ وَسَلَامُ بْنُ سَالِمٍ الْمُبَلَّغِيُّ وَسُلَيْمُ بْنُ عَمْرٍو التَّخْلِيفِيُّ وَسَهْلُ بْنُ  
مُزَاهِمٍ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مَشْقُوقٌ. قُلْتُ هُوَ شُعَيْبُ الْأُمَوِيُّ مَوْلَاهُمُ الْبَصْرِيُّ  
ثُمَّ لِدِ مَشْقُوقٌ. قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ ثِقَةٌ رَوَى بِإِلْدُبَارٍ مِنْ كِبَارِ الثَّاسِعَةِ  
وَعَدَاءُ مِنْ مَشَافِعِ ابْنِ عَدِيٍّ وَمُسْلِمٍ وَأَبِي دَاوُدَ وَالتَّنَائِي. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَالْقَبَائِلُ  
بْنُ مُحَارِبٍ قُلْتُ هُوَ أَيْضًا الْقَمِيئِيُّ الْكُوفِيُّ يُؤْمِلُ التَّوَقُّفِ قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ عَجْرٍ مَدُونٌ  
وَمِمَّا خَالَفَ مِنَ الثَّاسِعَةِ وَعَدَاءُ مِنْ شَيْخِ ابْنِ مَاجَةَ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَصَلَتْ بَنُو  
عَجَّاجٍ وَأَبُو عَاصِمٍ فَتَعَالَى بَنُو مُحَمَّدٍ هُوَ أَبُو عَاصِمٍ السَّبِيلُ الْبَصْرِيُّ الشَّيْبَانِيُّ.  
قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ ثِقَةٌ ثَبَتَ مِنْ ثَلَاثِينَ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَوْ بَعْدَهَا  
وَمِائَتَيْنِ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَعَامِرُ بْنُ الْفَرَاتِ الْقَنْزِيُّ وَعَامِدُ بْنُ حَبِيبٍ قُلْتُ هُوَ أَبُو أَحْمَدَ  
الْكُوفِيُّ وَيُقَالُ أَبُو هِشَامٍ بَيْعَ الْهَرَوِيِّ عَلَى تَقْدِيرِ الْمُصَنِّفِ إِلَيْهِ. قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ  
عَجْرٍ مَدُونٌ رَوَى بِالتَّنَائِي مِنَ الثَّاسِعَةِ وَعَدَاءُ مِنْ شَيْخِ النَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ  
قَالَ السِّيُوطِيُّ وَعَبَادَةُ بْنُ عَوَّامٍ قُلْتُ أَبُو شُعَيْرٍ الْوَاسِطِيُّ. قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ  
ثِقَةٌ مِنْ الثَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ أَوْ ثَمَانِينَ أَوْ بَعْدَهَا وَمِائَتَيْنِ وَلَهُ نَحْوُ مِائَةٍ  
سَبْعِينَ. وَقَالَ السِّيُوطِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَبَّازٍ قُلْتُ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ ابْنِ بَارِزٍ الْمُحْظِيُّ مَوْلَاهُمُ دَلِ ابْنُ الْأَثِيرِ فِي جَمَاعَةِ الْأَمْوَالِ، كَانَ مِنَ الرَّبَّانِيَيْنِ  
إِسْمًا مَاتَ نَقِيضًا جَانِظًا زَاهِدًا وَرِعًا إِذَا مُتَبَّعًا. وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبَّاسٍ مَا عَلَى وَجْهِ  
الْأَرْضِ مِثْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَّازِ وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَصْلَةً مِنْ خِصَالِ الْخَيْرِ  
إِلَّا جَعَلَهَا فِيهِ. قَدَامَ بَعْدَ إِذْ غَيْرَ مَرَّةٍ وَحَدَّثَ بِهَا، وَلَيْدٌ فِي سَنَةِ ثَمَانِيَةِ عَشَرَ وَ

وَقِيلَ تِسْعَ عَشْرَ وَمِائَةَ وَمَاتَ سَنَةَ إِحْدَى وَثَمَانِينَ وَمِائَةَ. وَفِي تَابِخِ الْإِمَامِ  
 أَبِي جَعْفَرٍ صَنَّفَتْ تَصَانِيفَ كَثِيرَةً وَحَدِيثُهُ نَحْوُ مِائَتَيْنِ أَلْفَ حَدِيثٍ. قَالَ أَحَدُ  
 بَنِي حَنْبَلٍ لَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِ ابْنِ الْمُبَارِكِ أَهْلِبُ لِلْعُلَمَاءِ مِنْهُ وَقَالَ شُعْبَةُ مَا قَدَّمَ  
 عَلَيْنَا مِنْهُ. وَقَالَ أَبُو اسْمَعِيلَ الْفَرَّازِيُّ ابْنُ الْمُبَارِكِ إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ وَمَنْ شُعْبَةُ بْنُ  
 حَرْبٍ مَا يَقُولُ ابْنُ الْمُبَارِكِ مِثْلَ نَفْسِهِ. وَقَالَ غَيْرُهُ كَانَ لَهُ تِجَارَةٌ وَأَسْعَدُهُ وَكَانَ  
 يَنْفِقُ عَلَى الْفُقَرَاءِ فِي كُلِّ سَنَةٍ مِائَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ وَكَانَ يُخْجِجُ سَنَةً وَيَغْزُو سَنَةً  
 عَنْ الثَّوْرِيِّ وَدُوَّتِ أَنْ عُمَرُوهُ كُلَّهُ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ ابْنِ الْمُبَارِكِ وَقَدْ ذَكَرَهُ  
 الْعَسْكَلَانِيُّ فِي شُيُوخِ الْمِثَقَةِ. قَالَ مَاتَ وَلَهُ ثَلَاثُونَ أَوْ سِتُونَ سَنَةً. رَوَى  
 عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَابْنِ مَهْدِيٍّ  
 وَابْنِ وَهْبٍ وَعَبِيدُ الرَّزَّاقِ السَّكَنِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَكُلُّ هَؤُلَاءِ  
 مِنَ الْأَثَمَةِ الْعُلَى. وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارِكِ بَايَعُ الْعَبَّةِ بِأَبِي حَنِيفَةَ مَتَدَامَا  
 لَهُ شِدِيدٌ عَلَى مَنْ عَادَا عَلَى مَا مَرَّ فِي الْحَالِ ثَمَّةَ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
 يَزِيدٍ قُلْتُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدٍ الْمَكِّيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرَّبِيُّ أَمَلُهُ مِثْرُ  
 الْبَصْرِ. وَالْأَهْوَاؤُ قَالَ الْحَبْرُ الْمَدَنِيُّ ابْنُ جَعْفَرِ ثَمَّةَ قَاضِي قُرَّةِ الْقُرْآنِ نَيْفًا  
 وَسَبْعِينَ سَنَةً مِنَ الثَّاسِعَةِ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ بَعْدَ الْبَاسْتِينَ وَفَتْحِ  
 قَارِبِ الْمِائَةِ وَهُوَ مِنْ كِبَارِ شُيُوخِ الْبُخَارِيِّ وَقَدْ قَالَ الْعَلَّامَةُ السِّيُوطِيُّ إِذَا  
 حَدَّثَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شَاهُشَاهُ قَالَ السِّيُوطِيُّ عَبْدُ الْكُوشَيْمِ بْنُ  
 مُحَمَّدٍ الْجَوْجَانِيُّ قُلْتُ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ مَقْبُولٌ مِنَ الثَّاسِعَةِ. مَاتَ فِي  
 حَدُودِ الثَّمَانِينَ وَمِائَةٍ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَعَبِيدُ الْحَبِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبِي رَوَادٍ  
 قُلْتُ الْوَدَّ أَذْهَبَ الرَّأْيُ وَتَشَدِيدُ الْوَادِ. قَالَ الْعَسْكَلَانِيُّ صَدَّقَ يُخْطِئُ وَعَدَّ  
 مِنْ شُيُوخِ الْأَرْبَعَةِ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَعَبِيدُ الْوَادِ بْنِ سَعِيدٍ. قُلْتُ هُوَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
 السِّيُوطِيُّ الْعَنْبَرِيُّ مَوْلَاهُمُ الْبَصْرِيُّ. قَالَ ابْنُ جَعْفَرِ ثَمَّةَ ثَبَّتَ مِنَ الثَّاسِعَةِ  
 وَمَاتَ سَنَةَ ثَمَانِينَ وَمِائَةٍ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ رَبِيعِ الْقُرَشِيِّ. وَ  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ التَّوَّاقِي. قُلْتُ هُوَ أَبُو وَهْبٍ الْأَسَدِيُّ. قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهْذِيبِ  
 ثَبَّةَ ثَمَّةَ رَبَّاهُمُ مِنَ الثَّاسِعَةِ. مَاتَ سَنَةَ ثَمَانِينَ بَعْدَ مِائَةٍ وَهُوَ ثَمُونُ



الْأَسَنَةُ وَغَدَاةٌ مِنْ شَيْخُوخِ السَّنَةِ. قَالَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى. قُلْتُ هُوَ  
أَبُو مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ الْعَبْسِيُّ. قَالَ السَّيِّحُ بْنُ جَعْفَرٍ ثِقَةٍ رُبَا وَهَمٌ مِنَ  
الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةً ثَلَاثَ عَشْرَ وَمِائَتَيْنِ. قَالَ السَّيُّوْطِيُّ وَغَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
عَلِيُّ بْنُ خَبْيَانَ قُلْتُ هُوَ عَلِيُّ بْنُ خَبْيَانَ بِمَعْجَمَةِ مَفْتُوحَةٍ ثُمَّ مَوْحَدَةٌ سَاكِنَةٌ  
فِي هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ بِالْمَوْحَدَةِ قَاصِي بَعْدَ إِدَاةٍ مِنَ السَّابِقَةِ مَاتَ سَنَةً اِثْنَيْ عَشَرَ  
تِسْعِينَ بَعْدَ مِائَةِ عَدَّةٍ الْعَسْقَلَانِيُّ مِنْ شَيْخُوخِ ابْنِ مَاجَةَ. قَالَ السَّيُّوْطِيُّ  
عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ. قُلْتُ هُوَ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ الْقُشَيْرِيُّ مَوْلَا هُمَا لَوَا سِطْرِي مِنَ السَّابِقَةِ  
مَاتَ سَنَةً أَحَدًا وَمِائَتَيْنِ وَتَلَدَ جَاوَزَ تِسْعِينَ. عُدَّ مِنْ شَيْخُوخِ أَبِي دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ  
وَأَبْنِ مَاجَةَ. قَالَ السَّيُّوْطِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ سَمِيرٍ وَغَمْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُشَيْرِيُّ وَأَبُو تَغْلِبٍ  
غَمْرُ بْنُ هُشَيْمٍ الْقَطْنِيُّ. قُلْتُ هُوَ مِنْ صِغَارِ طَبَقَتِهِ الثَّامِنَةِ مَاتَ عَلِيُّ بْنُ رَأْسٍ الْبَلْبَازِيِّ  
فِي تَقْوِيَةِ التَّهْذِيبِ قَالَ السَّيُّوْطِيُّ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قُلْتُ هُوَ الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى  
الْبَلْبَازِيُّ بِمُهْمَلَةٍ مَكْسُورَةٍ وَكَوْنَيْنِ الْمُرُوزِيِّ. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ ثِقَةً ثَبَتَ مِنْ  
كِبَالِ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةً اِثْنَيْنِ وَتِسْعِينَ فِي رَبِيعِ الْأَوَّلِ وَعُدَّ مِنْ شَيْخُوخِ السَّنَةِ  
قَالَ السَّيُّوْطِيُّ وَالْقَاسِمُ بْنُ حَكِيمٍ. قُلْتُ هُوَ الْقَاسِمُ الْقُرَنِيُّ بِضَمِّ الْمُهْمَلَةِ وَ  
فَتْحِ الْوَاوِ بَعْدَ هَاوُونَ. أَبُو أَحْمَدَ الْكُوفِيُّ قَاصِي هُنْدَانٍ. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ مَدُّوهُ  
فِيهِ لِيْنٌ وَغَدَاةٌ مِنْ شَيْخُوخِ السَّنَةِ مَاتَ سَنَةً ثَمَانٍ وَمِائَتَيْنِ. قَالَ السَّيُّوْطِيُّ  
الْقَاسِمُ بْنُ مَعِينٍ. قُلْتُ هُوَ الْقَاسِمُ بْنُ مَعِينٍ هَجَعَ الْيَمِيمُ وَكُنْ لُحْمَلَةٌ ابْنُ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْعُودٍ الْكُوفِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْقَاصِي قَالَ الْحَافِظُ أَبُو  
جَعْفَرٍ ثِقَةً قَاصِلٌ مِنَ السَّابِقَةِ مَاتَ سَنَةً خَمْسَ وَتِسْعِينَ وَمِائَةً مِنْ شَيْخُوخِ  
أَبِي دَاوُدَ وَالتَّنَائِي قَالَ الْعَلَامَةُ السَّيُّوْطِيُّ وَتَيْسُ بْنُ رَبِيعٍ قُلْتُ هُوَ أَبُو مُحَمَّدٍ  
الْكُوفِيُّ مَاتَ سَنَةً بَقِيعَ وَتِسْعِينَ وَمِائَةً. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ مَدُّوهُ تَغْيِيرَ لَمَّا كَبُرَ  
وَأَدْحَلَ عَلَيْهِ ابْنُهُ مَالِيْنٌ مِنْ حَدِيثِهِ مُخَدَّثٌ بِهِ مِنَ الطَّبَقَةِ السَّابِقَةِ. قَالَ  
السَّيُّوْطِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ لُقْمٍ الْعَبْدِيُّ. قُلْتُ هُوَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْكُوفِيُّ  
قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ ثِقَةً حَافِظٌ مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةً ثَلَاثَ وَمِائَتَيْنِ وَعُدَّ مِنْ  
شَيْخُوخِ السَّنَةِ. قَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ قُلْتُ تَقْدَامُ وَكُومَةٌ.

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الذَّهَبِيُّ وَحَمْدُ بْنُ عَمِيْدٍ اَللّٰهُ اَلْاَنْصَارِيُّ، ثُبُتَ لَعَلُّهُ  
 اَبُو مُسْلِمَةَ الْبَصْرِيُّ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ مِنْ شَيْخُوخِ ابْنِ مَاجَةَ. قَالَ السِّيُوطِيُّ  
 وَحَمْدُ بْنُ فَضْلِ بْنِ عَطِيَّةٍ قُلْتُ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلِ الْكُوْفِيِّ نَزِيلُ بَخَّارٍ مِنَ الثَّامِنَةِ  
 وَمِنْ شَيْخُوخِ اَبِي دَاوُدَ وَابْنِ مَاجَةَ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَحَمْدُ بْنُ الْقَاسِمِ اَلْاَسَدِيُّ قُلْتُ  
 هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْكُوْفِيُّ. قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّحْذِيْبِ صَدُوْقٌ مِنَ السَّابِقَةِ.  
 قَالَ وَحَمْدُ بْنُ مُسْرُوْقٍ الْكُوْفِيُّ وَحَمْدُ بْنُ يَزِيْدٍ الْوَاسِطِيُّ قُلْتُ هُوَ اَبُو سَعِيْدٍ وَ  
 يُوْزَيْمِيْدٌ وَابُو اِسْمٰعِيْلَ اَمْلَهُ شَامِيٌّ. قَالَ اَلْعَسْكَلَانِيُّ ثَبُتَ عَابِدٌ مِنْ كِبَارِ  
 الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةً تِسْعِيْنَ اَوْ قَبْلَهَا اَوْ بَعْدَهَا وَمِائَةً. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَمُرُوْدَانُ  
 بْنُ سَالِمٍ قُلْتُ لَعَلُّهُ مُرُوْدَانُ بْنُ سَالِمٍ اَلْغَفَارِيُّ اَبُو عَبْدِ اَللّٰهِ بْنِ اَلْحَضَرَةِ مِنْ كِبَارِ  
 الثَّامِنَةِ وَمِنْ شَيْخُوخِ اَبِي دَاوُدَ. وَقَالَ السِّيُوطِيُّ وَصَعْبٌ بْنُ مُقَدَّمٍ اَلْمَعَانِيُّ  
 بْنُ عُمَرَ اَلْمَوْصِلِيُّ وَمَكِّيٌّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ هُوَ اَوَّلُ السَّكَنِ اَلْجَمِيْعِيِّ اَلْبَلْخِيُّ قَالَ  
 اَلْحَافِظُ ابْنُ حَجْرٍ ثَبُتَ مِنْ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةً عَشْرَةَ مِائَتَيْنِ وَلَهُ تِسْعُونَ  
 سَنَةً. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَبُزْهَلُ نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْكُوَيْمِرِيِّ اَلْبَلْخِيُّ اَلْمَعُوْدِيُّ اَلْقَسْبَلِيُّ  
 وَنَصْرُ بْنُ عَبْدِ اَللّٰهِ اَلْعَسْكَرِيُّ وَالنَّضْرُ بْنُ عَبْدِ اَللّٰهِ اَلْاَزْدِيُّ. قُلْتُ هُوَ اَبُو غَالِبٍ  
 الْكُوْفِيُّ نَزِيلُ اَصْبَهَانَ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَالنَّظَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
 الْمُرُوْدِيُّ قُلْتُ هُوَ اَبُو مُحَمَّدٍ وَابُو عَبْدِ اَللّٰهِ مَوْلَى نَبِيْ عَامِرٍ. قَالَ اَلْعَسْكَلَانِيُّ صَدُوْقٌ  
 رُبَّمَا وَهَمَ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ وَمِنْ شَيْخُوخِ النَّسَائِيِّ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَاَلشَّعْمَانُ  
 بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ قُلْتُ هُوَ اَبُو الشَّذِيْءِ اَلْاَصْبَهَانِيُّ اَلْجَمِيْعِيُّ. قَالَ اَلْحَافِظُ ابْنُ حَجْرٍ  
 ثَبُتَ عَابِدٌ نَفِيْهُ مِنَ الثَّامِنَةِ وَعَدٌ مِنْ شَيْخُوخِ اَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ. قَالَ  
 السِّيُوطِيُّ وَتَوْعُ بْنُ دَنَاجٍ اَلْقَاهِنِيُّ قُلْتُ هُوَ تَوْعُ بْنُ دَنَاجٍ اَلتَّخَمِيُّ مَوْلَا هُجْرٍ اَبُو  
 مُحَمَّدٍ الْكُوْفِيُّ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ وَمِنْ شَيْخُوخِ ابْنِ مَاجَةَ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَتَوْعُ  
 بْنُ اَبِي مَرْيَمَ قُلْتُ هُوَ اَبُو عِيْصَةَ الْمُرُوْدِيُّ اَلْقَوْشِيُّ وَبَغْرُثُ بِاَلْجَامِيعِ يَحْمِلُهُ  
 اَلْعُدُوْمُ لَكِنْ مَعْنَاهُ اَهْلُ اَلْحَدِيثِ مِنَ الطَّبَقَةِ السَّابِقَةِ مَاتَ سَنَةً ثَلَاثَ وَسَبْعِيْنَ  
 وَمِائَةً. قَالَ السِّيُوطِيُّ هُرَيْمُ بْنُ سَفِيْنٍ وَحَزْزَاةُ بْنُ خَلِيْفَةَ، قُلْتُ هُوَ اَبُو اَلْاَشْهَبِ  
 اَلشَّقِيْ اَلْبَكْرِيُّ اَلْبَصْرِيُّ اَلْاَصَمُّ نَزِيلُ بَغْدَادَ. قَالَ اَلْحَافِظُ ابْنُ حَجْرٍ صَدُوْقٌ مِنَ



الثانية وعشرون عن عبد بن شيوخ ابن صاحب مات سنة ست عشر و مائتين قال  
السيد طي و النجاشي قلت هو الفياج بن بسطام النخعي البصري نفسه لمؤيد و  
الحسين بن عمار و ساكنة أبو خالد السعدي من الطبقة السابعة مات سنة سبع  
و ستين و مائة قال السيد طي و وكيع بن جراح قلت قال الإمام ابن الأثير في  
الأصول و أبو سفيان و وكيع بن جراح ابن مبيع ابن عبد الوادعي الكوفي من قيس  
غيلان و قيل أمه قومية من قواش النخشاوية جمع إسماعيل بن أبي خالد و هو  
بن عروة و سليمان الأعشى و ابن جرج و الأوزاعي و شعبه و دعي عنه و ابن السكيت  
و ثيبة بن سعيد و أحمد بن حنبل و يحيى بن معين و علي بن السديني و خلق  
كثيراً يرواهم قدم بغداد و حدث بها و هو من مشايخ الحديث الثقات السوي  
يحدثهم المروزي إلى قولهم كبير القدر قال يحيى بن معين ما رويت أن  
من و وكيع و كان يفتي بقول أبي حنيفة و كان يجمع بينه شيئاً كثيراً و ولد سنة  
سبع و قيل ثمان و عشرين و مائة و مات سنة سبع و تسعين و مائة و مائة و مائة  
و عدد العتقاني من مشايخ الستة و قال ثقة حافض عابد من كبار السبعة  
و في الأثر ما في شرح البخاري قال أحمد بن حنبل ما رويت أذرع للعلم ولا أخف  
من و وكيع و قال يحيى بن أكثم كان يقوم الدهر و يخيم القرآن كل ليلة و يفتي  
بقول أبي حنيفة انتهى قال السيد طي و يحيى بن أبي أيوب البصري و يحيى بن  
بن صاحب و يحيى بن يمان و يزيد بن ذريح قلت هو أبو معاذة البصري قال في  
ترويض القلوب ثبوت من الثامنة مات سنة اثنين و ثمانين و مائة و  
عد من مشايخ الستة و كان يزيد بن هارون قلت هو أبو خالد الواسطي السوي  
مؤلاً لهم قال الحافظ بن حجر ثقة متفق عابد من السابعة مات سنة ست  
و مائتين و قد قارب التسعين و في جامع الأصول و دعي عنه أحمد بن حنبل و  
علي بن السديني و أبو بكر بن أبي شيبة و أحمد بن منيع و الحسن بن عرفة و غيره  
قدم بغداد و حدث بها و ولد سنة ثمان و عشرين و مائة قال ابن السديني له  
أحمد و أخف من ابن الهارون كان عالماً بالحدوث حافظاً ثقة عابداً غنياً زاهداً  
قال الزعفراني ما رويت أحداً تطهر من ابن يزيد بن هارون قال السيد طي و يونس

بَنِي بَكْرِ الشَّيْبَانِي قُلْتُ هُوَ أَبُو بَكْرٍ الْجَبَالِيُّ الْكُوفِيُّ مِنَ النَّاسِ سِتَّةَ مِائَاتٍ سِتَّةَ تِسْعٍ  
 وَتِسْعِينَ وَمِائَةً وَهُوَ مِنْ شَيْبُوخِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَالتَّوْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ. قَالَ  
 السِّيُوطِيُّ وَأَبُو إِسْحَاقَ الْفَرَّائِيُّ قُلْتُ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ الْإِمَامُ كَانَ  
 الْحَافِظُ ابْنُ حَجْرٍ ثَلَاثَةَ تِسْعِينَ مِنَ الثَّامِنَةِ مِائَاتٍ سِتَّةَ خَمْسِينَ وَثَلَاثِينَ  
 وَمِائَةً وَقِيلَ بَعْدَ هَذَا قَالَ السِّيُوطِيُّ وَأَبُو حَمْزَةَ الْيَشْكُرِيُّ قُلْتُ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ  
 مَيْمُونِ الْمَوْزِقِيِّ قَالَ ابْنُ حَجْرٍ ثَلَاثَةَ تِسْعِينَ مِنَ الثَّامِنَةِ مِائَاتٍ سِتَّةَ سَبْعِينَ أَوْ ثَمَانِينَ  
 وَسِتِينَ وَمِائَةً وَعَدَّ مِنْ شَيْبُوخِ ابْنِ مَاجَةَ. قَالَ السِّيُوطِيُّ وَأَبُو مَعِينٍ الْقَطَّاعِيُّ  
 وَأَبُو شَيْبَانَ الْحَبِيبِيُّ وَاسْمُهُ مُوسَى بْنُ مَسْنَعٍ الْأَسَدِيُّ وَقِيلَ الْهَدَنِيُّ.  
 قَالَ فِي تَقْرِيبِ التَّهَذُّبِ مَكُونٌ مِنَ السَّادِسَةِ وَعَدَّ مِنْ شَيْبُوخِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ  
 وَالتَّوْمِذِيِّ قَالَ السِّيُوطِيُّ وَأَبُو مُقَاتِلٍ الشَّوْقَنْدِيُّ قُلْتُ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجْرٍ  
 مَقْبُولٌ مِنَ الثَّامِنَةِ وَعَدَّ مِنْ شَيْبُوخِ التَّوْمِذِيِّ قَالَ السِّيُوطِيُّ الْقَاضِي أَبُو يُوسُفَ  
 قُلْتُ هُوَ الْإِمَامُ نَقِيْبُهُ الْقَطَّاعِيُّ وَقَدْ رَوَى الْعُلَمَاءُ يَقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَوْ يُوسُفَ  
 الْقَاضِي قَتَادَةَ ذَكَرَهُ أَوَّلًا. إِنْتَهَى كَلَامُ السِّيُوطِيِّ وَلَا يَخْفَى أَنَّ مَا ذَكَرَهُ السِّيُوطِيُّ  
 يَتَوَدَّعُ مِنْ أَهْلِ مَاجَةَ وَأَنَا أَذْكَرُ جَعَلْتُ مِنْ مُعْتَمِدِي أَهْلِهِ. قَالَ الْعَلَّامَةُ  
 ابْنُ حَجْرٍ فِي رِسَالَتِهِ السُّنَنَاتِ بِخَيْرَاتِ الْحِجَابِ إِنَّ مِنْ أَهْلِ مَاجَةَ ابْنَ حَنِيفَةَ عَبْدَ  
 الرَّزَّاقِ. قُلْتُ ذَكَرَ فِي جَامِعِ الْأَصُولِ هُوَ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ شَافِعٍ بْنُ حُسَيْنٍ  
 مَوْلَا هُجْرٍ مَعْنَاهُ مِنَ الْيَمَنِ وَهُوَ أَحَدُ الشُّهُورِيِّينَ الْمَكْتُوبِينَ بِالْوَدَائِعِ صَاحِبُ  
 ثَلَاثِينَ كِتَابًا وَكَانَتْ الْوَحْلَةُ إِلَيْهِ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ سَمِعَ مَعْنَى وَالثَّوْرِيَّ وَ  
 غَيْرَهُمَا رَوَى عَنْهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِئُودٍ وَغَيْرُهُمْ  
 وَلَهُ سِتَّةَ سِتِّينَ وَمِائَةً وَمِائَةً وَثَلَاثِينَ سِتَّةَ خَمْسِينَ وَمِائَةً وَثَلَاثِينَ. قَالَ  
 الْحَافِظُ ابْنُ حَجْرٍ هُوَ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ مِائَاتٍ وَلَهُ خَمْسُونَ وَثَمَانُونَ سِتَّةَ وَمِائَةً  
 يَحْيَى بْنُ ذَكْوِيَّانِ ابْنِ زَاهِدٍ عَلَى مَا فِي مُسْنَدِ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ عَدَّةُ الْعُقَلَانِيَّ  
 مِنْ شَيْبُوخِ التَّسْعَةِ وَقَالَ مُتَّقِنٌ مِنْ كِبَارِ الثَّامِنَةِ مِائَاتٍ سِتَّةَ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعَةَ وَثَلَاثِينَ  
 وَمِائَةً. قَالَ الْإِمَامُ بَشَائِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَثَمَانِينَ وَمِائَةً عَلَى الْأَصَحِّ. تَوَفَّى عَالِمُ  
 أَهْلِ الْكُوفَةِ يَحْيَى بْنُ ذَكْوِيَّانِ ابْنِ زَاهِدٍ الْحَافِظُ عَاشَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ سِتَّةَ.



قَالَ ابْنُ الْمَدِينَةِ انْتَهَى الْعِلْمُ إِلَيْهِ فِي زَمَانِهِ وَكَانَ لِعَدْلِ الثَّوْرِيِّ أَثْبَتَ مِنْهُ  
 وَكَوْنُهُ الْجَزْدِيُّ فِي طَبَقَاتِ الثَّوْرِيِّينَ وَرَوَاتِهِمْ وَأُوَيْحِي الْحَسَانِيُّ وَهُوَ  
 الْحَسِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو يَحْيَى الْكُوفِيُّ ثَبَتَهُ شَهِيدٌ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ وَمَاتَ  
 سَنَةَ ثَمَانِينَ وَمِائَتَيْنِ وَعَدَاةَ الْعُسُقَلَانِي مِنْ شَيْخُوخِ الْبَغْدَادِيِّ وَمُسْلِمٍ وَأَبِي دَاوُدَ  
 وَالتِّرْمِذِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَمِنْهُمْ أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَلَى مَا رَوَاهُ الْإِمَامُ أَبُو  
 بِاشْتَادٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الطَّيَالِسِيِّ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ وَلِذَلِكَ سَنَةُ ثَمَانِينَ نَقَبَ  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ الْكُوفِيُّ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ سَمِعْتُهُ وَأَنَا ابْنُ عَشْرَةٍ سَنَةٍ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبَّكَ الشَّيْءُ يُعْصِي وَيُصِرُّ وَبُودَ وَهُوَ  
 هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ جَادٍ وَالتَّيَالِسِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ الْحَافِظُ بْنُ جَوْثِمَةَ حَدَّثَنَا  
 مِنَ الثَّامِنَةِ مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَمِائَتَيْنِ وَهُوَ مِنْ شَيْخُوخِ الْبَغْدَادِيِّ وَمُسْلِمٍ وَغَيْرِهِمْ  
 وَمِنْ جُمْلَةِ رَوَاتِهِ الْإِمَامُ أَبُو جَرِيرٍ وَالتَّعْمِيدِيُّ الْحَافِظُ النَّاقِدُ الْعَظِيمُ افْتَرَدَ  
 كَثِيرًا مُتَوَلِّئَةً إِمَامُ الْأَيْمَةِ الْأَعْلَامِ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ عَلَى مَا رَوَاهُ أَبُو مَعْشَرٍ  
 عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ بِنْتَ عَجْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ جُنْدِ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ الْبُحْرَاءُ أَدْلَا أُمَّةً وَلَا أُخْرَاهُ  
 قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ جَوَّيْهِ بْنِ مَعِينٍ الْفُطَيْمِيُّ مَوْلَاهُمَا أَبُو ذَكْوَيْتٍ الْبَغْدَادِيُّ بَعْدَ  
 حَافِظِ إِمَامِ أَبُو جَرِيرٍ وَالتَّعْمِيدِيُّ مِنَ الْعَاشِرِ مَاتَ بِالسَّيْدِيَّةِ وَغُسِّلَ عَلَى الْأَعْوَرِ  
 غُسْلًا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَتَبْتُ بِسْمِ اللَّهِ هَذَا سِتْرِي  
 أَلِفَ حَدِيثٍ قَالَ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ رَوَى عَنْهُ كَثِيرًا الْأَيْمَةُ مِنْهُمْ الْمُسْلِمُ وَ  
 الْبَغْدَادِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَمِنْ تَابِعِي الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُتَّفِقِي الْأُمَامِ يَحْيَى  
 بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَمِثْلُ عَلَى مَا رَوَاهُ الْخَطِيبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ سَمِعْتُ  
 يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ يَقُولُ مَا سَمِعْنَا أَحْسَنَ مِنْ نَأْيِ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَدْ أَخَذَ  
 أَكْثَرَ أَقْوَالِهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يَذْهَبُ فِي الْقَوَالِ إِلَى  
 قَوْلِ الْكُوفِيِّينَ وَيَحْتَدُّ قَوْلَ أَبِي حَنِيفَةَ مِنْ أَقْوَالِهِمْ وَيَتَّبِعُ رَأْيَهُ مِنْ بَيْنِ أَفْخَاهِ  
 قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ الْأَثِيرِ فِي جَامِعِ الْأَمْوَالِ رَوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ عَبْدُ  
 الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَلِيُّ بْنُ السَّيْدِيٍّ وَمُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ بْنُ

خُسَيْلٌ وَبَحْيِيُّ بْنُ مَعِينٍ وَحَمْدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَغَيْرُهُمْ قَدْ تَمَّ تَعْدَادُ وَحَدِّثُهَا  
 وَهُوَ إِمَامٌ كَبِيرٌ ثِقَةٌ حَافِظٌ عَالِمٌ عَارِفٌ بِالْحَدِيثِ مَشْهُورٌ مُكْتَبٌ وَلِدَ سَنَةَ عِشْرِينَ  
 وَمِائَةً وَمَاتَ فِي صَفَرِ سَنَةِ ثَمَانٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةً. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَمْ  
 يَرَّ عَيْنِي مِثْلَ بَحْيِيِّ بْنِ سَعِيدٍ. قَالَ ابْنُ أَبِي هَيْثَمٍ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ مَا رَوَيْتُ عَالِمًا  
 بِالرِّجَالِ مِنْ بَحْيِيِّ بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ. قَالَ الْعَلَّامَةُ ابْنُ خَبْرٍ سُئِلَ ابْنُ مَعِينٍ  
 هَلْ رَوَى صَفْوَانُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَحِكْمٌ عَنْ أَبِي يُوسُفَ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ أَشَدَّ  
 سَبْعَةً وَتِسْعِينَ لَاحِقِي خَنِيفَةَ. قُلْتُ ظَهَرَ مِنْ هَذَا أَنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ مِنْ أَصْحَابِ  
 أَبِي خَنِيفَةَ وَمَنْ أَخَذَ الْعِلْمَ مِنْهُ. قَالَ ابْنُ خَبْرٍ الْعَلَّامَةُ قَالَ الثَّوْرِيُّ لَمَّا  
 قَبِلَ حِثُّ مِنْ عِنْدِ أَبِي خَنِيفَةَ، لَحَدَّ حِثُّ مِنْ عِنْدِ أَهْلِ الْأَرْضِ. وَكَانَ  
 أَهْلُ الْأَرْضِ إِذَا رَأَوْهُ يَخْلَعُ نَحْوَهُ يَتَحَمَّلُونَ أَنْ يَكُونَ أَعْلَى مِنْهُمْ قَدْ دَاوَدَ وَفَرَّ عِلْمًا وَتَوَاتُرًا  
 مَا يُؤْخَذُ ذَلِكَ وَلَمَّا كَانَ بَيْتَهُ مِنْهُ وَنَشِئَتْ خَلْفَهُ وَلَا يَحْبِبُ إِذَا سُئِلَ حَتَّى يَكُونَ  
 أَبُو خَنِيفَةَ هُوَ الْحَبِيبُ إِلَيْهِ. فَمَا عَكَسَ بَعْضُ الْبُحْرَانِيِّينَ لَا يَقْبَلُهُ، نَعَلَ مِنْ وَضَعِ  
 الْحَاسِدِينَ لَهُ. قَالَ فِي جَامِعِ الْأَصُولِ فِي ذِكْرِ سُفْيَانَ هُوَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سُفْيَانُ بْنُ  
 سَعِيدٍ مِنْ مَسْرُوقِ الثَّوْرِيِّ الْكُوفِيِّ، إِمَامٌ السُّلَمِيِّينَ وَحُجَّةٌ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ أَجْعَلَنِي  
 فِي رُسُلِهِ مِنَ الْعِلْمِ وَالْإِجْتِهَادِ وَالْحَدِيثِ وَالزُّهْدِ وَالزُّجَّاجِ وَالنُّفُوسِ وَالْمِيهِ  
 الْمُسْتَقْبَلِ فِي عِلْمِ الْحَدِيثِ وَغَيْرِهِ مِنْ الْعُلُومِ وَهُوَ أَحَدُ الْأَشْخَةِ الْمُتَجِدِّينَ وَ  
 أَحَدُ أَقْطَابِ الْإِسْلَامِ وَأَزْكَانِ الدِّينِ وَلِدَ فِي أَيَّامِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ سَنَةَ  
 سِتِّينَ وَتِسْعِينَ وَمَاتَ بِالبَصْرَةِ سَنَةَ إِحْدَى وَتِسْعِينَ وَمِائَةً فِي خِلَافَةِ الْمُهَدِّثِ  
 وَرَوَى عَنْهُ مَعْمَرُ بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَشُعْبَةُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَفَضِيلُ بْنُ عِيَّازٍ  
 وَبَحْيِيُّ الْقَطَّانُ وَوَكَيْعٌ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهُمْ وَجَمَعَ أَبُو إِسْحَقَ وَغُرُورُ بْنُ مُسْرَةَ  
 وَمَنْصُورٌ وَغَيْرُهُمْ وَتَمَّ مَرَعُهُ مَرَّةً أَنَّ الْإِمَامَ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ تَمَّ تَعْدَادُ  
 الْإِمَامِ أَبِي خَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ لَاحِقٍ هُوَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَالِكُ  
 بْنُ أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ بْنِ عَامِرٍ مِنْ بَنِي حَمِيرٍ بَنِي سَبَأٍ الْأَكْبَرِ ثُمَّ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ  
 بْنِ قَطَّانٍ وَفِي نَسَبِهِ خِلَافَتٌ غَيْرُ هَذَا وَلِدَ سَنَةَ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ وَمَاتَ بِالمَدِينَةِ  
 سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةً وَلَهُ أَرْبَعٌ وَثَمَانُونَ سَنَةً. قَالَ الْوَاقِدِيُّ مَاتَ



وَلَهُ تِسْعُونَ سَنَةً وَلَهُ وَلَدٌ اسْمُهُ يَحْيَى وَلَا يَعْلَمُ لَهُ غَيْرُهُ وَهُوَ إِمَامٌ بِ  
 بَيْتِ الشَّامِ فِي الْفَقْهِ وَالْحَدِيثِ وَكَفَاهُ قَدْ رَأَى أَنَّ الشَّافِعِيَّ مِنْ أَصْحَابِهِ أَخَذَ الْعِلْمَ  
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَمَنْ بَعَثَ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ  
 الْمُشْكِلَةِ هِشَامُ بْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَذَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ وَسَعِيدُ الْقُبَيْرِيُّ وَخَبَرَهُ  
 كَثِيرٌ مِمَّنْ أَخَذَ الْعِلْمَ عَنْهُ خَلَفَ كَثِيرٌ لَا يُحْصُونَ كَثُرَتْ وَهُمُ اثْنَتَا  
 الثَّلَاثُونَ مِنْهُمْ الشَّافِعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ وَابْنُ هِشَامٍ بْنُ الْغَفِيرِ  
 عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عَمِيْنٍ وَهَلْوَ لَا نَقُولُ أَهْلُ أَصْحَابِهِ وَمَعِينُ بْنُ  
 عَمِيْنٍ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ الْقُضَيْمِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ وَأَصْبَحُ  
 وَغَيْرُهُمْ لَا يُحْصَى عَدَدُهُمْ وَهَذَا لَوْلَا مَشَايِخُ الْجَارِي وَمُسْلِمَةُ وَأَبُو  
 دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ آثِمَةَ الْحَدِيثِ  
 قَالَ مَالِكٌ قُلْتُ مَنْ كَتَبْتُ عَنْهُ الْعِلْمَ مَا مَاتَ حَتَّى يَجْعَلَنِي وَلَيْسَتْ فُتَيْتَنِي وَكَانَ  
 مَالِكٌ بِالْعَاقِبَةِ تَعْلِيمُ الْمُجْلِسِ وَالِدَيْنِ حَتَّى كَانَ إِذَا آدَا أَنْ يَحْكُمَ قَوْمًا وَ  
 جَلَسَ عَلَى صَدْرِهِ فَرَأَى شَيْئًا وَسَرَّحَ بِحَيْثُ وَاسْتَعْمَلَ الطَّيِّبَ وَتَمَكَّنَ مِنَ الْمُجْلِسِ  
 عَلَى قَارِءٍ هَيْبَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ يَقُولُ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ أَحِبُّ أَنْ أُعْظِمَ حَدِيثَكَ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ قَطَّانٍ مَا فِي الْقَوْمِ أَصَحُّ حَدِيثًا  
 مِنْ مَالِكٍ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ إِذَا دُرِيَ الْعُلَمَاءُ عَمَّا لَكَ التَّجَمُّعُ وَقَالَ الشَّافِعِيُّ رَأَيْتُ  
 عَلَى بَابِ مَالِكٍ كَوْمًا عَامِرِينَ أَفْرَاسَ خَرَّاسَانَ وَيُقَالُ مِضْرَ مَا دُرِيَتْ أَحْسَنَ مِنْهُ يُقَالُ  
 لَهُ مَا أَحْسَنَهُ فَقَالَ هُوَ هَدِيَّةٌ مِمَّنِي إِلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْتُ دَعْ لِنَفْسِكَ  
 مِنْهَا دَابَّةً تُوَكِّبُهَا فَقَالَ أَنَا أَسْتَحْيِي مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ أَهْلًا تُوَكِّبُهَا مِنْهُ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَافِرَةِ ابْنَةٍ وَكَثُرَ مِثْلُ هَذِهِ الْمَتَابِقِ لِهَذَا الْقَوْلِ  
 الْأَشَقِيَّةِ الْبَحْرُ الَّذِي أَجْرُهُ قَالَ الْحَاظِلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْإِمَامِ الْجَارِي أَصَحُّ الْأَسَانِيدِ  
 مَالِكٌ عَنْ تَابِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ مِنَ السَّابِقَةِ مَاتَ سَنَةً تِسْعَ وَسَبْعِينَ وَكَانَ مَوْلًى  
 سَنَةً ثَلَاثًا وَتِسْعِينَ وَذَكَرَ الْعَلَّامَةُ الْحَبَذَرِيُّ فِي طَبَقَاتِ الْقُرَّاءِ قَالَ رَأَى  
 عَنْ تَابِعٍ وَرَأَى عَنْهُ الْأَوْزَاعِيُّ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَالْحُلَوَانِيُّ وَمِنْ جُلَّةِ أَصْحَابِ  
 الْإِمَامِ الشَّيْخِ الزَّاهِدِ الْفَقِيهِ ابْنِ أَبِي رَبِيعٍ الْعَامِرِيُّ أَبُو سَعِيدٍ الْبُلْبُلِيُّ الْحَنْفِيُّ قَالَ

الذ هبى خلف بن أيوب أبو سعيد البجلي أحد نقباء الإسلام ببلغ - وهو من  
تخريب و معمر و جماعة عنه أحمد و أبو كريب و خلف . قال ابن حبان في الثقات .  
و قال ابن معين ضعيف . قلت و كان ذا عيلة و عمل و قال له مات سنة خمس و  
مائتين على الصحيح و روى عنه جماعة . انتهى . و قال بعضهم إنه روى أب  
حنيفة و تكلم على أبي يوسف و قال هو إمام نقيه فائق في الإسلام في الديانة  
و صلاح و القوام و محبوب الثوري أيضا و عنه في توقيف التهذيب و شيوخ الترمذي  
و قال من الثابتة مات سنة خمس عشر بعد المائتين و في كثر النسخة خلف  
بن أيوب كان من كبار العلماء و العاملين بالعلم ببلغ من الزهد . قاله  
تصريح عنه أخراجه و أمثاله . و كان لا يخاف في الله لومة لائم . قيل قام إبراهيم  
بن يوسف يوم مات من المجلس و دخل مسكنه فانتصبت إمرؤة لا بين يديه فقال  
لها تكلمي بها بتدريج . فقالت ألتستمعون أن الله المظوف و حبه العالم عباد و  
فبكى إبراهيم حتى صفت العبر . فقال غلطت أولئك الذين أصبحوا في أطباق  
السوى منذ كذا . و إن أردت فهذا قبر خلف بن أيوب و شقيقين بن إبراهيم  
نعم و كذا من كرامات خلف ما يهول و كذا . و من جملته روى الإمام الأعظم  
حماد بن زيد على ما روى . قال العسقلاني حماد بن زيد بن وهب الأديني البجلي  
أبو إسماعيل البصري ثقة ثبت نقيه . قيل إنه كان مريضا أو لعله طوى عليه  
لأنه صمغ الله كان يكتب من كبار السابعة . مات سنة تسع و سبعين و مائة و  
له أحد و ثمانون سنة و عنه من مشايخ السبعة . و في جامع الأصول حماد بن  
زيد أحد الأعلام الأماط و روى عنه ابن المبارك و يحيى بن سعيد بن مهدي  
مات سنة تسع و سبعين و مائة و من روايته إسماعيل بن عياش على ما روى  
بو معمر بإسناده . و هو من شيوخ أبي داود و النسائي و الترمذي و ابن ماجة  
و حكي الإمام عبد العظيم السدي عن ابن معين أنه ثقة . قال الحافظ ابن  
عزيم في الثامنة . مات سنة أحد و اثنين و ثمانين بعد مائة و تسع  
و تسعون سنة . و من روى الإمام الكبير و تولى الشيعي و روى المناقب النجاشي  
و النقا مات النجاشي . و هو من روى الله عنه . حكي أنه كان يحضر مجلس



أَبِي حَنِيفَةَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ بِظُلْمِ لِحْيَتِهِ فَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يُعْظِمُهُ وَيُحَرِّمُ  
يَأْتِيهِ كَأَنَّهُ إِبرَاهِيمُ وَعَمَّا قَالَ الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَةِ  
مِنْ مَشَاحِيخِ الصُّوفِيَّةِ وَفَضَائِلِهِ وَمَنَاقِبِهِ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحْصَى - مَاتَ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ  
وَسِتِّينَ بَعْدَ الْمِائَةِ بِالنِّصْفِ - وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْمُجَنَّبُ وَالْإِمَامُ السَّجِيدُ أَبُو عَبْدِ  
الْقَاسِمِ بْنِ عِمْرَانَ أَخُو سَافِيٍّ وَكَانَ مَقَامَاتٍ وَكَوَامَلَاتٍ سَنِيَّةً مُشْرُوحَةً  
الْكَتَبُ - وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مِنَ الطَّبَقَةِ الْأُولَى مِنْ أَكْبَرِ الصُّوفِيَّةِ  
يُذَكَّرُ - قَالَ إِبرَاهِيمُ بْنُ شَيْخٍ سَمِعْتُ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُولُ وَبَدَأْتُ بِ  
وَرْدٍ - وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ إِنَّهُ بَخَّارِيُّ الْأَصْلِ مَاتَ فِي النُّجُومِ سَنَةَ ثَمَانٍ  
وَعِشْرِينَ وَمِائَةً وَتِسْعِينَ قَبْلَهَا - وَمِنْهُمْ قُطُبُ الْأَوَّلِيَّةِ وَقُدَّةُ الْأَثَرِ  
الْمُحِبُّونَ الْقَمَدَانِي أَبُو يَزِيدَ الْبُطْهَانِيُّ عَلَى مَا ذَكَرْتُ فِي تَارِيخِ مُشَاهِدَةِ الْأَمَةِ  
إِلَّا حُورَانَ الْعَلِمَةَ الصَّغِيرَةَ عَنْ بَعْضِهِمْ مَاتَ بِأَيُّوبَ سَنَةَ إِحْدَى وَسِتِّينَ  
مِائَتَيْنِ - وَسَمِعْتُ حُسَيْنَ بْنَ عَمْرِو بْنِ أَنَسٍ مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ  
أَمَلَهُ - وَمِنْهُمْ شَيْخُ الْبَلْغِيِّ وَمِنْهُمْ شَيْخُ بْنُ إِبرَاهِيمَ أَبُو عَلِيٍّ الْأَزْدِيُّ مِنْ  
أَهْلِ بَلْعَ حَسَنِ الْبُزْجِيِّ عَلَى مَبْنِئِ التَّوَكُّلِ وَحَسَنِ الْكَلَامِ فِيهِ وَهُوَ مِنْ مُشَاهِدَةِ  
حُورَانَ وَأَخْلَقَهُ أَذَلَّ مِنْ تَكَلُّمِهِ بِكُلِّ الْأَحْوَالِ بِكُلِّ حُورَانَ - كَانَ أَسْتَاذَ حُورَانَ  
الْأَمَةِ مَحَبِّ إِبرَاهِيمَ بْنِ أَذْهَمَةَ أَخَذَ عَنْهُ الطَّرِيقَةَ - ائْتَلَى - قُلْتُ هُوَ  
تَلْمِيزُهُ وَقَدْ قَدْ مَحَبِّ أَبَا حَنِيفَةَ وَصَوَّى اللَّهُ عَنْهُ - أَهْلًا - وَمِنْهُمْ تَلْمِيزُ الْإِمَامِ  
الْأَعْظَمِ بِأَوَاسِطَةِ الْإِمَامِ الْهَامِ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْإِنَامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَوَّلِيُّ  
الْمُحْكِمُ التَّوَكُّلِيُّ صَاحِبُ نَوَادِرِ الْأَمْوَالِ وَالْمَقَامَاتِ الْعَلِيَّةِ وَالْكَوَامَلَاتِ الْمُجَنَّبِ  
مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ الشَّيْخُ السُّلَمِيُّ لَقِيَ أَبَا تَوَابٍ الْغَنَشِيَّ  
وَمَحَبِّ عَمْرِو بْنِ حَبْلَاءَ وَأَخْمَدَ حَضَرَ وَبَدَأَ هُوَ مِنْ كِبَارِ مَشَاحِيخِ حُورَانَ وَمَحَبِّ  
النَّصَائِبِ الْمُشْهُورَةِ وَكَتَبَ الْحَدِيثَ الْكَثِيرَ - قُلْتُ هُوَ يَزِيدِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ  
بْنِ الْحَسَنِ - وَمِنْهُمْ بِأَوَاسِطَةِ نَيْمَانَ أَخُو أَبُو حَمْرَةَ الْبَغْدَادِيُّ - قَالَ الشَّيْخُ  
السُّلَمِيُّ مَحَبِّ الشَّوَيْحِ الرَّقْطِيُّ وَكَانَ مِنْ رُفَقَاءِ أَبِي تَوَابٍ الْغَنَشِيِّ فِي أَصْفَارِهِ  
هُوَ مِنْ أَوْلَادِ عَمْرِو بْنِ أَبَانَ وَمَحَبِّ أَيْضًا بِشَرٍّ - تُوِيَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَلَاثِينَ بَعْدَ

أَبَا مُتَيْمُنٍ إِنْ تَلَى تِلْكَ عِشَى بَنِ آدَانَ مِنْ أَعْيَانِ قَهْقَرٍ أَوْ أَيْ حَنِيفَةٍ، قَالَ مَاتَ  
قَبْلَ جَنَيْدٍ رَفِئَ اللَّهُ عَنْهُ

تَمِيمٌ فِي ذِكْرِ جَمِيعٍ مِنْ أَيْمَةِ مَذْهَبِهِ مِنَ الْعُقَلَاءِ وَالْمُحَرِّثِينَ وَالْعُلَمَاءِ  
الْمُعْتَمِدِينَ مِنْهُمْ الْأَمَامُ الْفَقِيهُ الْحَدِيثُ الْقَارِي أَبُو نَعْلٍ مَعْلَى بْنُ مَنصُورٍ  
لُقَابُهُ الْبَخَّارِيُّ نَزِيلٌ بَعْدَ إِدْوَةَ عَدْلٍ الْحَافِظُ ابْنُ جَعْفَرٍ شَيْخُ الْبَخَّارِيِّ وَ  
مُسْلِمٍ وَالتَّوَمِذِيُّ وَآبِي دَاوُدَ وَالتَّسَاتِي وَابْنُ مَاجَةَ قَالَ ثِقَّةٌ سَيِّئُ نَفْسِهِ  
طَلِبَ الْقَضَاءَ مَا مَنَعَ، مِنْ الْعَاشِرَةِ مَاتَ سَنَةَ إِحْدَى عَشَرَ وَمِائَتَيْنِ وَ  
ذِكْرُ الْعَلَامَةِ الْبُزْجَرِيِّ فِي طَبَقَاتِ الْقُرَاطَةِ قَالَ إِنْ مَعْلَى بْنُ مَنصُورٍ الْفَقِيهُ  
لَمْ يَخْفِ ثِقَةً مَشْهُورَةً رَوَى الْقَوَادِمُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي يُوسُفَ وَعَدَّ  
عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ رَوَى الْقَوَادِمُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ وَسَمِعَ مِنْهُ  
يَحْيَى بْنُ السَّرِيِّ وَأَبُو نَكْرَةَ ابْنُ شَيْبَةَ. وَقَالَ النُّعْمَانِيُّ ثِقَةً ذَكِيلٌ صَاحِبُ الشُّبُهَاتِ  
طَلَبُوا عَلَى الْقَضَاءِ غَيْرَ مَدَّةٍ. تِلْكَ كُنْتُ الْحَدِيثُ بِوَدَايَةِ مَعْلَى عَنْ أَبِي يُوسُفَ  
مَشْهُورَةً. وَمِنْهُمْ مَا بَنَى يَحْيَى بْنُ مَعْلَى بْنُ مَنصُورٍ أَبُو عَوَانَةَ الرَّازِيُّ نَزِيلٌ  
بَعْدَ إِدْوَةَ عَدْلٍ الْعَسْكَلَانِيُّ فِي خِيَوْخِ بْنِ مَاجَةَ وَقَالَ مَلَكُوتٌ صَاحِبُ حَدِيثٍ  
مِنْ الْحَادِثِي عَشَرَ. وَمِنْهُمْ بَشِيرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ تَلَمَّذَ الْأَمَامَ أَبِي يُوسُفَ  
رَوَى عَنْهُ الْبَغَوِيُّ أَبُو نَعْلٍ وَحَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ. قَالَ الدَّهْلِيُّ ثِقَّةٌ بِأَبِي  
يُوسُفَ، كَانَ وَاسِعُ الْفَقْهِ مُتَعَبِدًا، وَرَدُّهُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مِائَتًا رَكْعَةً كَانَ  
يَكُونُهَا بَعْدَ مَا يَدْعُو وَشَاخ. قَالَ مَالِكُ صَدُوقٌ وَكَانَتْهُ لَا يَفْقَهُ. وَعَنِ الدَّارِ  
قُطَيْبٍ ثِقَةً مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَلَاثِينَ ابْنُ مَاجَةَ مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ. مَاتَ  
سَنَةَ تِسْعٍ وَثَمَانِينَ بَعْدَ الْمِائَةِ. قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ هُوَ مِنَ الْعُقَلَاءِ الْحَنِيفَةِ. وَمِنْهُمْ  
الْأَمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ سَامَةَ. قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ الْأَثِيرِ هُوَ أَبُو هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى  
ابْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ كَثِيرٍ ابْنِ رِفَاعَةَ بْنِ سَامَةَ ابْنِ عَامِرٍ الْكُوفِيُّ. وَلِي الْقَضَاءُ بَعْدَ إِدْوَةَ  
وَرَوَى عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ وَآبِي بَكْرٍ عِيَّاشَ رَوَى عَنْهُ  
الْبَخَّارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَارْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ. رِفَاعَةُ  
يَكْسِرُ الرَّاءَ وَتُخَفِّفُ الْفَ وَالْعَيْنُ الْمُهْلَبَةُ وَسَامَةُ بِفَتْحِ السِّينِ وَتُخَفِّفُ



الميعة هذا. ولكن ذكر الحافظ ابن حجر. محمد بن سماعة عن عبد الله بن  
 هلال التميمي الكوفي القاضي الحنفي صدوق من العاشرة. مات سنة ثلاث  
 وثلاثين بعد الياسين وقد جاوز المائة. قلت هو تلميذ الإمام الحسن بن  
 زياد اللؤلؤي. ومنهم الحارث بن مرة أو مرة الحنفي النخعي ثم البصري  
 قال ابن حجر صدوق من التاسعة. قال ابن أبي شيبة عن إسماعيل بن هشبة  
 الحنفي. ومنهم الإمام العالم الفقيه محمد بن شعيب بن عبد الوهاب  
 تلميذ الإمام الحسين بن زياد. قال الإمام الشافعي مات سنة ست وستين  
 ومائتين. وقال الحافظ ابن حجر من النخعي عشر مات وله خمس وثلاثون سنة  
 وعشرة العلامة الجوزي في طبقات القراء. قال محمد بن شعيب أبو عبد الله  
 النخعي البغدادي الفقيه الحنفي عالم صالح مشهور كان يقال من أخمد  
 ينقص الشافعي ولما حضرته الوفاة رجع عن ذلك كله وذكرنا تبليغه  
 ومات يوم عرفة وهو ساجد في آخر تحبذ في صلاة العصر سنة أربع و  
 ستين ومائتين وقيل سنة ست وستين في عاشر ذي الحجة. ومنهم الإمام  
 الطحاوي. قال الإمام ابن الأثير هو أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة الأديني  
 الطحاوي إليه انتهت رئاسة أبي حنيفة بالبصرة. أخذ العلم عن جعفر  
 بن عمران وأبي حازم عبد الحميد بن عبد العزيز كان شافعيًا يتفقه على النوفلي  
 فانتقل منه إلى جعفر بن عمران وبلغ الغاية في العلم وصنف الكتب ولدا سنة  
 ثمان وثلاثين ومائتين ومات سنة إحدى وعشرين وثلاث مائة. قال  
 الإمام الشافعي صنف كتبًا مفيدة. منها أحكام القرآن واختلاف العلماء و  
 معاني الآثار والشروط وله تاريخ كبير وعيون الأئمة ونسبته إلى توبة يعقود  
 مضر. قال الجوزي أخذ الطحاوي بهذا هب أبي حنيفة عن محمد بن سنان  
 عن عيسى الشيرازي وهو عن محمد بن الحسن الشاذلي. أخذ القواعد عن موسى  
 بن عيسى وهو عن خلف وهو عن يحيى وهو عن حمزة بن أيمن الشافعي الطحاوي  
 وعيون جعفر بن عمران. قال العسقلاني هو جعفر بن محمد بن عمران  
 الشاذلي الكوفي كذا ينسب إلى حمزة صدوق من النخعي عشر. عتقه من

شيوخ النساطري وابن ماجة ومنهم شيخ النحاشي وعبد الله بن عبد  
 الحسين بن عبد العزيز الخنفي قال الإمام الشافعي تافى القضاة له  
 أحب رذوخا من مات سنة خمس وتسعين ومائتين ومنهم الإمام أبو  
 عصمة عصام بن يوسف البلخي شيخ الحنيفة قال أبو مطيع لو كان العصام  
 في زمن القادوق لثاد ومات سنة خمس عشرة ومائتين عن أدبته ومائتين  
 ومنهم الإمام أبيه القدي، فقيه الفقهاء وعبد الله بن عبد الله بن الشيخ الشيعي  
 أبو حفص الكبير البخاري وشيخ ما رواه الشهرستاني الإمام الزباني محمد بن  
 حسن الشيباني، مات سنة سبع عشرة بعد المائتين من سبع وستين بخلافه  
 ومطبعة الإمام البخاري في مسئلة رتبة القدي من ثدي غير الأدهي  
 وإخراج البخاري من أجل ذلك معروفا في الكتب ومنهم القاضي بكاء بن  
 قتيبة شيخ النحاشي وعبد الله بن الإمام الشافعي كان من أباين العالمين  
 يكتب الله تعالى، بقي مشجونا مدة سنين وكان يحدث في السجن مات سنة  
 سبعين ومائتين ومنهم عبد الله بن الباري الخنفي الكوفي شيخ أبي عبد الله  
 الكوفي من شيوخ الترمذي من الثامنة كذا في تقريب التهذيب ومنهم  
 عبد الله بن محمد بن القدي وأما حافظ القاضي أبو العباس أحمد بن محمد بن عيسى  
 الكوفي الفقيه الحافظ صاحب السنن قال الإمام الشافعي كان بصيرا بآفته  
 عارفا بالحدوث وعده فاهدا كبيرا القدي من أعين الحنفية مات سنة  
 ثمانين ومائتين ومنهم الشيخ العالم الحكم بن العبد الخزازي الفقيه  
 الأصمغاني قال الإمام الشافعي كان من كبار الحنفية وثقاتهم مات سنة  
 خمس وتسعين ومائتين والكوفي نسبة إلى المبرق وهو بيت كبير من خادزم  
 انتقلوا إلى بخارى وبرق أصله به كذا في الأنساب ومنهم أبو الحسن علي  
 بن موسى القتي صاحب أحكام القوان وإمام الحنفية مسلم بن محمد بن شعاع  
 شيخ أحمد بن سعد بن كذا في الأنساب السمعاني مات سنة خمس وثلاث  
 مائة ومنهم القاضي شاعر بن حماد بن أبي حنيفة رضي الله عنه قال  
 الإمام الشافعي كان مؤثرا بآفته العبدية والعدل في الأحكام ولي



الْقَضَاءُ بَعْدَ إِذْ ثَمَّةٌ بِبَصْرَةَ مَاتَ سَنَةٌ اثْنَتَيْ عَشَرَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ الْعَقْلَانِي  
 مِنَ الطَّبَقَةِ الثَّامِنَةِ مَاتَ فِي خِلَافَةِ السَّامُونِ قَالَ الدَّاهِي حُدِّثَ عَنْ عُمَرَ  
 بْنِ دُرَيْدٍ وَمَالِكِ بْنِ مَعُوذٍ وَابْنِ أَبِي زَيْدٍ وَطَائِفَةٍ وَغَنَّةٍ سَهْلُ بْنُ عَمَّانَ وَغَرِ  
 السُّومِيَّ الدَّارِيَّ وَجَمَاعَةً وَهُوَ مِنْ كِبَارِ الْفُقَهَاءِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
 الْأَنْصَارِيُّ مَا دَلَّى قَضَاءُ الرَّسَالَةِ مِنْ لَدُنْ عُمَرَ إِلَى الْيَوْمِ أَعْلَمَ مِنْ إِسْمَاعِيلَ  
 بْنِ لَا الْحَسَنِ قَالَ وَلَا الْحَسَنِ الْبَصْرِيُّ وَ مِنْهُمْ الشَّيْخُ الْفَقِيهُ عَبْدُ الْكَبِيرِ  
 بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَصْرِيُّ أَبُو بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ قَالَ الْعَقْلَانِي ثَلَاثَةٌ مِنَ الطَّبَقَةِ  
 الثَّامِنَةِ وَهُوَ مِنْ شَيْوُخِ الْبَغْدَادِيِّ وَمُسْلِمَةُ ابْنُ دَاوُدَ وَالتَّوَمَدِيُّ وَالتَّسَائِي وَابْنُ  
 مَاجَةَ مَاتَ سَنَةٌ أَرْبَعٌ وَمِائَتَيْنِ وَ مِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَصْرِيُّ الْحَنْفِيُّ مِنْ  
 شَيْوُخِ أَبِي دَاوُدَ وَالتَّسَائِي وَالتَّوَمَدِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَكَوْثَرُ الْحَافِظَانِ بَحْبُورِ  
 الْعَاشِرَةِ وَ مِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ مَبْشَرٍ أَبُو سَعِيدٍ الْقَاسِمِيُّ الْبَلْخِيُّ الْحَنْفِيُّ قَالَ  
 ابْنُ خَبْرٍ مِنَ الثَّامِنَةِ وَهُوَ مِنْ شَيْوُخِ التَّوَمَدِيِّ وَ مِنْهُمْ الشَّيْخُ أَبُو بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ  
 أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْحَنْفِيُّ قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ خَبْرٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الثَّامِنَةِ وَهُوَ مِنْ شَيْوُخِ  
 أَبِي دَاوُدَ وَمُسْلِمَةَ التَّسَائِي وَ مِنْهُمْ يُونُسُ بْنُ قَاسِمٍ أَبُو عُمَرَ الْيَمَانِيُّ الْحَنْفِيُّ قَالَ  
 فِي تَقْرِيبِ التَّقْدِيرِ ثَلَاثَةٌ مِنَ الثَّامِنَةِ وَهُوَ مِنْ شَيْوُخِ الْبَغْدَادِيِّ وَ مِنْهُمْ الْفَقِيهُ  
 أَبُو حَبِيبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ الدَّارِيَّ مِنْ أَصْحَابِ الْحَنْفِيَّةِ عِنْدَ الْعَقْلَانِي مِنَ  
 الطَّبَقَةِ الْحَادِي عَشَرَ مِنَ التَّحْدِيدِ وَ مِنْهُمْ الْإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْخُ  
 الْحَنْفِيُّ بَعْدَ إِذْ قَالَ الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ تَا فَزَا وَدَاوُدَ الظَّاهِرِيُّ مَوْلَى لُقَطِيعَ مَاتَ  
 سَنَةٌ سِتُّ عَشَرَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَ مِنْهُمْ الْفَقِيهُ الْقَتَالِجِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ  
 بْنُ دِينَارٍ الشَّيْخُ أَبُو رِيحٍ فِي تَارِيخِ الْيَافِعِيِّ مِنَ الْحَاكِمِيِّ قَالَ قَالَ كَانَ يَصُومُ النَّهَارَ  
 وَ يَقُومُ اللَّيْلَ وَيَقْرَأُ عَلَى الْقَبْرِ مَا دَوَّمَ فِي مَسَاجِدِنَا أَصْحَابُ الرَّأْيِ عَبْدُ مَنِئَةٍ  
 مَاتَ سَنَةٌ ثَلَاثِينَ وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَ مِنْهُمْ عُمَدَةُ أَهْلِ الْعُقُولِ بِشَرِّ  
 الْمَرْبُوعِيِّ تَلْسِينُ الْإِمَامِ أَبِي يُوسُفَ مَاتَ سَنَةٌ ثَمَانٌ عَشَرَ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ وَ  
 مِنْهُمْ الْعَاوِيَةُ الْكَبِيرَةُ أَبُو الشَّيْخِ مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ الدَّارِيَّ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّنَ أَهْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ عِنْدَ عَلَمٍ أَبِي حَنِيفَةَ

قَالَ الشَّيْخُ خَرَجَ يَحْيَى إِلَى بَلْعَ وَأَقَامَ بِهَا مَدَّةً ثُمَّ خَرَجَ إِلَى نَيْشَابُورَ وَمَاتَ  
 بِهَا سَنَةً ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ. قُلْتُ فَهَاسِنَةُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تَحْفَظَ. مَنْ أَرَادَ  
 الْإِطْلَاعَ عَلَيْهَا فَلْيَرْجِعْ إِلَى السُّطَّةِ لَا يَتَّعِزُّ مِنْهُمْ قَدْ وَفَّاهُ أَهْلُ النَّفْعِ الْحَاضِرُ  
 الْبَصِيرُ تَحَى فِي الْأُمُورِ الْخَفِيَّةِ وَفِي الْفُرُوجِ. فَصَائِلُهُ مَذْكُورَةٌ فِي التَّوَارِيخِ مَا يَحْتَوِيهِ  
 فِيهِ الْكَافِرُ مِنْ بَرَاءَتِهِ فِي الْقُرُونِ الْأَدْبِيَّةِ وَنُكُوتُهُ الدَّرَجَةِ الْقُصْوَى فِي الْعُلُومِ  
 الْقُرْبَنِيَّةِ. مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ بَعْدَ الْيَاسْتَيْنِ. وَمِنْهُمْ الْقُصْبِيُّ أَبُو بَكْرٍ يَحْيَى  
 بْنُ نَصْرِ الْمَلِكِيِّ الْقُوشَنِيِّ. مَاتَ سَنَةً ثَمَانٍ وَسِتِينَ وَمِائَتَيْنِ. وَمِنْهُمْ الْعَلَّامَةُ  
 شَيْخُ الْفَقِيهَةِ مَسَاوِدُ النَّهْرَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيِّ. قَالَ الْإِمَامُ  
 الْيَافِعِيُّ كَانَ مُحَمَّدًا ثَارًا فِي الْفِقْهِ. صِنْفُ الثَّمَانِيَّةِ. مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعِينَ وَثَلَاثَ  
 مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ عَلَى الْإِطْلَاقِ شَيْخُ الْفَقِيهَةِ بِالْبَغْدَادِ أَبُو الْحَسَنِ  
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ قَالَ الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ خَرَجَ لَهُ الصَّحَابُ آمَنَتِهِ وَكَانَ  
 إِمَامًا ثَائِفًا مُتَعَفِّفًا مِلًّا صَوَامًا قَوَامًا مَالِكِيًّا الْقَدِيرَ. مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعِينَ وَثَلَاثَ  
 مِائَةٍ عَنْ ثَمَانِينَ سَنَةً. وَمِنْهُمْ قَاضِي الْخُزُمَيْنِ شَيْخُ الْفَقِيهَةِ فِي وَثَنِهِ أَبُو الْحَسَنِ  
 أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّيْشَابُورِيُّ. قَالَ الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ تَفَقَّهَ عَلَى الْإِمَامِ أَبِي الْحَسَنِ  
 الْكُوفِيِّ وَبَرَعَ فِي الْفِقْهِ. مَاتَ سَنَةَ أَحَدٍ وَخَمْسِينَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ  
 الْفَقِيهَةُ وَالْعَلَمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَامِعُ الْبَلْعِ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدٌ فَضِيلُ الْبَغْدَادِيِّ الْخَمِينِ مَاتَ  
 سَنَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ الْعَابِدُ وَالْفَقِيهَةُ الْوَاحِدُ  
 أَبُو بَكْرٍ طَرِخَانُ الْبَغْدَادِيُّ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ  
 الْإِمَامُ عَلَمُ الْعَدَايِ قَدْ وَفَّاهُ أَهْلُ الْمُعَقُولِ وَالْمُنْقُولِ أَبُو مُصَوِّرٍ الْمَازَنْدَرَانِيُّ  
 الْمُتَكَلِّمُ الْفَقِيهَةُ الْخَمِينِ الْفَصِيحُ الْمَعْرُوفُ. وَأَهْلُ مَا وَدَّ النَّهْرَ عَنْهُمْ هَلْجَتِ  
 الْمُخَنِيَّةُ يُطْلِقُونَ أَهْلَ السُّنَّةِ عَلَى آتِبَاعِهِ وَنَحْوِهَا مَذْهَبُهُ فِي الْكَلَامِ. قَالُوا  
 كَانَ أَبُو مُصَوِّرٍ شَدِيدَ الْإِتْبَاعِ بِالْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ. مَاتَ بِبَصْرَةَ سَنَةَ خَمْسٍ  
 وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ. قَالَ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ الْإِسْلَامِيُّ فِي عَقَائِدِهِ. كَانَ أَبُو مُصَوِّرٍ  
 الْمَازَنْدَرَانِيُّ السَّمُوقِيَّ مِمَّنْ وَفَّاهُ أَهْلُ السُّنَّةِ صَاحِبُ كُتُبٍ حِكْمِيَّةٍ الشَّيْخُ  
 الْإِمَامُ وَابِدِيُّ عَنْ حَبِيبٍ الشَّيْخِ الْإِمَامِ الزَّاهِدِ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مُوسَى كَرَامَاتِهِ.



قَالَ حَدَّثَنَا أَخَذَ مِنِّي كُتُبَ أَحْمَدَ بْنِ كَثِيرٍ التَّوْحِيدِ وَكِتَابَ التَّائِبَاتِ مِنَ الشَّيْخِ  
 أَبِي مَرْثُومٍ إِتْمَلَى. وَهَذَا فِي الْكِتَابَيْنِ مِنْ تَوَالِيفِ الشَّيْخِ أَبِي مَرْثُومٍ وَفِيهِمَا الْفَقِيهَةُ  
 الْأَهِدُ مُحَمَّدُ بْنُ الْبَصْرِ تَمَّى الْمَيْدَانِي الْحَنْفِيُّ مَاتَ بِجَنَّةِ سَنَةِ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثِينَ  
 مِائَةً. وَفِيهِمَا الْعَلَامَةُ الْفَقِيهَةُ الْأَهِدُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْحَنْفِيُّ الْجَبَلِي مَاتَ  
 سَنَةِ أَرْبَعِينَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ. وَفِيهِمَا الْعَلَامَةُ الْفَقِيهَةُ الْوَحِيدَةُ أَبُو عَمْرٍو  
 الْبَصْرِيُّ شَارِحُ الْجَامِعِينَ لِلإِسْلَامِ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ مَاتَ سَنَةِ  
 أَرْبَعِينَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ. وَفِيهِمَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَ الْعَلَامَةُ الْجَزِيرِيُّ فِي طَبَقِ  
 الْقُرَاطِيِّينَ مُحَمَّدُ بْنُ كَاشٍ الْحَنْفِيُّ الْبَغْدَادِيُّ الْحَنْفِيُّ قَدْ فُتِيَ بِمَشْرِ آدِلٍ مِنْ دُونِ  
 مِنَ الْفَقِيهَةِ مُطَهَّرًا. رَوَى الْقِيَادَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَفَّانَ وَحُمَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ  
 بْنِ عَطِيَّةٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ وَحُمَيْدِ بْنِ خَلْفٍ رَوَى الْقِيَادَةُ عَنْهُ عَبْدُ الْأَعْلَى  
 بْنُ عَمْرٍو وَالْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو. وَفِيهِمَا الشَّيْخُ الْفَقِيهَةُ مُحَمَّدُ بْنُ  
 الْقُتَيْبِ عَيْسَى بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو مُوسَى الْحَبَشِيُّ الْمَعْرُوفُ بِالشَّيْبَانِي. قَالَ  
 الْجَزِيرِيُّ عَيْسَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَنْفِيُّ مَقْرُوءٌ عَالِمٌ نَحْوِي مَعْرُوفٌ. قَالَ سَبْطُ الْخَيَّاطِ  
 كَانَ حَبَشِيًّا ثُمَّ انْتَقَلَ إِلَى الشَّيْبَانِيَّةِ وَأَقَامَ بِهَا إِلَى أَنْ مَاتَ أَخَذَ الْقِيَادَةُ عَنْهُ  
 عَمْرٍو مَاتَ سِتْمِائًا عَنِ الْكِسَائِيِّ وَلَهُ عَنْهُ أَنْبَاءُ وَأَخَذَ الْفَقِيهَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
 الْحَسَنِ صَاحِبِ أَبِي حَنِيفَةَ وَفِيهِ اللَّهُ عَنْهُ وَرَوَى الْحَمْدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ  
 وَافِيٍّ جَعْفَرٍ وَشَيْبَةَ رَوَى الْقِيَادَةُ عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَيَّانَ الشَّيْبَانِيُّ وَمُوسَى  
 بْنُ شُعَيْبٍ وَحُمَيْدُ بْنُ عَامِرٍ الْقُدْسِيُّ وَالْحَارِثُ بْنُ سَعِيدٍ الْبَغْدَادِيُّ كَانَ مِنْ قَدَمِ  
 أَصْحَابِ الْكِسَائِيِّ كَانَ نَحْوِيًّا عَالِمًا بِمَجَرَّةِ الْقِيَادَةُ وَكَانَ مُحَمَّدًا. دَخَلَ الْعَوَاقِفَ  
 قَدِيمًا وَكُتِبَ عَنْهُمْ ثُمَّ دَخَلَ إِلَى الشَّامِ وَكَتَبُوا عَنْهُ عِلْمًا كَثِيرًا. وَفِيهِمَا أَبُو  
 سَيَّانَ بْنُ سَرَجٍ أَبُو جَعْفَرٍ الشَّيْبَانِيُّ الْقُتَيْبِيُّ قَاضِي شَيْبَانٍ. قَالَ  
 الْعَلَامَةُ الْجَزِيرِيُّ مَقْرُوءٌ صَابِغٌ أَخَذَ الْقِيَادَةُ عَنْ عَيْسَى الشَّيْبَانِيِّ صَاحِبِ  
 الْكِسَائِيِّ وَأَحْمَدُ الْأَنْطَاكِيُّ وَغَيْرُهُمَا. رَوَى الْقِيَادَةُ عَنْ ابْنِ شُبْرُودَ وَابْنِ هَيْمٍ  
 بْنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِي وَعَبْدُ الْقَمَلِ بْنُ سَعِيدٍ الْحَنْفِيُّ وَ  
 مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ وَرَوَى عَنْهُ الْحَمْدُ وَالطَّبْرَانِيُّ عَنْهُ

أَخَذَ الظَّاهِرِيُّ مَذْهَبَ أَبِي حَنِيفَةَ زَيْدِيًّا ثُمَّ عَمَّنَهُ وَهُوَ عَنْ عِيْسَى الشَّيْخِ إِذِي وَ  
هُوَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بِثَلَاثِ سَنَةٍ ثَلَاثَ وَ مِائَتَيْنِ وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ  
بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَسْعُودٍ أَبُو سَعِيدٍ السَّيِّدِيُّ يُدْرِي الْقَاضِي الْخَنَّاسِي قَالَ الْقَلَّامَةُ  
الْجَوَازِي رَوَى الْخُرُوفَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ رَوَى عَنْهُ الْحَافِظُ  
أَبُو عَلَاءٍ الْهَمْدَانِيُّ وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْفَقِيهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ أَبُو عِيْسَى الْقَوْرَشِيُّ  
مِنْ أَهْلِ بَلَدِ الْخَنْقِيَّةِ وَتَقَاتِيهِمْ فِي طَبَقَاتِ الْقُرَاءَةِ مَقْرُوءٌ كَرَّ عَلَى عِيْسَى بْنِ  
سُلَيْمَانَ الشَّيْخِ إِذِي تَوَدَّ عَلَيْهِ أَمْنَهُ وَمِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَامِرٍ الْقَوْرَشِيُّ قَالَ  
الْجَوَازِي تَوَدَّ عَلَيْهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَسَنِ الْخَنَّاسِي الْقَصَلَانِيُّ وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْقَوْرَشِيُّ  
مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصِ الْخَنَّاسِي الْكُوفِيُّ قَالَ فِي طَبَقَاتِ الْقُرَاءَةِ أَخَذَ الْقُرَاءَةُ عَنْ خَلْفَةٍ وَهُوَ  
عَنْ أَحْمَدَ الَّذِي خَلَفَهُ بِإِلْقَامٍ بِأَكُوفَةِ الْقُرَاءَةِ وَهُوَ رَوَى الْخُرُوفَ عَنْ حَفْصِ بْنِ  
عَامِرٍ رَوَى الْقُرَاءَةَ عَنْهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْأَحْمَدِ وَتَمَّجَ الْخُرُوفَ مِنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ خِصْلَةَ الْكُوفِيِّ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ حَفْصِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيِّ  
جَامِعٍ وَعِيْسَى بْنُ زَكْرِيَّا وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْجَمْعِيُّ الْكُوفِيُّ  
الْقَاضِي الْخَنَّاسِي الْفَقِيهُ قَالَ فِي طَبَقَاتِ الْقُرَاءَةِ مَقْرُوءٌ ثِقَةٌ يُعْرَفُ بِأَ  
لَهُوَ إِبْنُ بَيْتُجٍ أَمَّا وَالزَّادُ أَخَذَ الْقُرَاءَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُونُسَ وَغَيْرِهِ  
وَعَمَّنَهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي الْبَغْدَادِيِّ وَأَبُو عَلِيٍّ خَلَامُ الْهَرَّاسِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ  
حَسَنِ الْعَلَوِيِّ وَأَبُو الْفَضْلِ الْخَمَّاسِيُّ قَالَ الْخَطِيبُ كَانَ ثِقَةً حَدَّثَ بِبَغْدَادٍ وَكَانَ  
مَنْ عَامَرَ لَا بِأَكُوفَةِ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ بِأَكُوفَةِ مِنْ زَمَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ إِلَى وَاتَّهِمَ أَحَدًا  
أَنَّهُ مِثْلُهُ وَقَالَ الْعَقِيقِيُّ مَا رَأَيْتُ بِأَكُوفَةِ مِثْلَهُ وَقَالَ أَبُو عِيْسَى الْمَازِينِيُّ  
كَانَ مِنْ أَجَلَةِ أَهْلِ حَفْصِ الْحَدِيثِ ثِقَةً عَلَى مَذْهَبِ الْعِرَاقِيِّينَ جَلِيلُ الْقُدْرَةِ قَالَ  
أَبُو آخِرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْاسٍ كَانَ الْجَمْعِيُّ جَلِيلًا فِي زَمَانِهِ يُوحَلُّ إِلَيْهِ فِي طَلَبِ الْقُرْآنِ  
وَالْحَدِيثِ مِنْ كُلِّ مَكَلَدٍ وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَأْخُذُ بِأَعَادَةِ سُورَةِ الْإِحْلَامِ ثَلَاثَ  
مَرَّاتٍ عِنْدَ الْمُخْتِمِ الْقُرْآنِيِّ فِي دَوَائِيهِ الْأَعْيَاءِ وَالظَّاهِرِيُّ أَنَّ ذَلِكَ اخْتِبَارٌ  
مِنْهُ وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْجَمِيلُ مُحَمَّدُ بْنُ هُرُونِ بْنِ مَالِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْخَنَّاسِيُّ الْبَغْدَادِيُّ  
الْمَعْرُوفُ بِتَمَارِيقِ مَقْرُوءٍ بِبَصْرَةٍ قَالَ فِي طَبَقَاتِ الْقُرَاءَةِ ضَائِعٌ مَشْهُورٌ أَخَذَ



ابن قزوين عن ابي ابي طالب قال المدايني هو اجدل اصميه واصبطهم وقال غيره قزوين  
على ابي ابي طالب وعشرين حمة وثلاثا عشرين من مقطعات وروى ابي ابي  
عن ذر والاذريه وابن الفتح النخعي وغيرهم وروى القزوين عنه عن مائة من  
احمد بن محمد البجلي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر  
بن النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي  
نحوه من نوريه وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي  
كما ذكره الخطيب وقال انه في ثمانين في الامم سبع ابي بكر النخعي وابي بكر  
هنا وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر  
محمد بن سنان وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي  
كثيرا في النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي  
في النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي  
ابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي  
وغيره الامم وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي  
يقال له ابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي  
سنة اثنين وستين وثلاث مائة قلت هو اجدل اصميه وابي بكر النخعي وابي بكر  
في النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي  
صومنة وحمد بن عقيل البجلي الكندي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر  
النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي  
اليه رياسة المدح وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر  
سنة سبعين وثلاث مائة وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي  
بن محمد بن خنجر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي  
مائة وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي  
محمد النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي  
الاشعار وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي وابي بكر النخعي  
بليت في يوم وليه مات سنة اثنين واربعين وثلاث مائة وروى عن محمد

بَيْنَ عَمْرٍاءَ الْمَوْزِيَّاتِ وَغَيْرِهِمْ وَمِنْهُمْ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ الشَّيْخِ  
السُّفْهَانِيُّ الْقَوْلُ فِيهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ

إِذَا ذُكِرَ الْقَصَّةُ وَأَنْتَ فِيهِمْ تَحْيَاتِ الشَّبَابِ عَلَى الشُّيُوخِ

وَلَهُ كِتَابٌ قَرِيجٌ بَعْدَ الشَّدَّةِ، وَنَشِئَانُ الْحَاضِرَةِ وَكِتَابُ الْمُسْتَجَابِ وَدُرُيُّ الشُّعْرِ  
أَكْبَرُ مِنْ دُرِّيٍّ لَيْسَ بِهِ وَتَمِيعُ بِالْبَصْرِ لَا مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْأَنْدَلُسِيِّ وَتَبَقُّهُمُ  
تَزَلُّ بَعْدَ إِذْ وَحَدَّثَ بِهَا إِلَى حَبِيبٍ وَنَاتِهِ وَلَهُ كَانَ فَاضِلًا يَتَّعَبُ إِلَى لَعْلَةٍ  
الْمُقَرَّبِيٍّ وَأَخَذَ عَنْهُ كَثِيرًا وَكَانَ يَرْوِي الشُّعْرَ الْكَثِيرَ وَهُوَ أَهْلُ بَيْتِ كَلْبُهَا وَأَبَا  
فُزَّانٍ فَضْلًا وَهُكَذَا فِي تَارِيخِ الْيَافِعِيِّ وَتُوفِّيَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَثَمَانِينَ وَثَلَاثَ  
مِائَةٍ وَمِنْهُمْ أَبُو لَيْثٍ نَصْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ السَّمُرْقَانِيُّ تَزِيلٌ بُلْغُ  
تَلْمِيزِ الْإِمَامِ أَبِي جَعْفَرٍ الْهَنْدِيِّ إِلَى أَحَدِ الْأَيُّمَةِ لِأَعْلَامِ، صَاحِبِ التَّصَانِيفِ  
الْمُفِيدَةِ وَرَوَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِمْرَانَ وَهُوَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ وَ  
هُوَ عَنْ أَبِي مُطِيعٍ تَلْمِيزِ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ وَهُوَ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ عَنْ  
أَبِي الْحَسَنِ الْقَوَّادِ الْفَقِيهِ السَّمُرْقَانِيِّ وَهُوَ عَنْ أَبِي مَكْرُومٍ الْخَوَزَجَانِيِّ تَلْمِيزِ الْإِمَامِ  
الزَّيَّاتِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَهُوَ عَنْ مُتَّصِرِ بْنِ جَعْفَرٍ أَبِي تَمِيمٍ الدُّبُوسِيِّ الْإِمَامِ  
الْعُرْوَةِ وَهُوَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِمْرَانَ وَهُوَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَحْمَدَ وَهُوَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ  
عَاصِمٍ تَلْمِيزِ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَيْضًا يَرْوِي عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَارِسِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضْلِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ  
الْمَذْكُورِ وَأَيْضًا يَرْوِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضْلِ وَخَلِيلِ بْنِ أَحْمَدَ وَغَيْرِهِمْ مِنْ  
الْعُلَمَاءِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسِينَ أَوْ سَبْعِينَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَرَوَى عَنْهُ أَبُو الْقَاسِمِ  
بُنُيُوتُ السَّمُرْقَانِيُّ وَغَيْرُكَامِنِ الْأَعْيَانِ وَمِنْهُمْ الْفَقِيهُ الْحَنْفِيُّ أَبُو  
الْقَاسِمِ النَّصْرِيُّ أَيْدِي مَاتَ سَنَةَ سَبْعِينَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ  
السَّيِّدُ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ إِسْمَاعِيلُ صَاحِبُ الرِّوَايَةِ وَالْقَدَرِ أَيْتِهِ  
الْفَقِيهُ الْحَنْفِيُّ شَيْخُ الْإِمَامِ الْأَمْدِيِّ وَبَيْتِي صَاحِبُ رَدِّهِ الْعُلَمَاءِ وَتُوفِّيَ سَنَةَ  
أَرْبَعٍ وَثَمَانِينَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ بِخَارَازِ وَمِنْهُمْ أَبُو الْكَبِيرِ الْعَارِفُ الشَّيْخُ  
أَبُو الْقَاسِمِ السَّمُرْقَانِيُّ الْفَقِيهُ الْعَالِمُ الْحَنْفِيُّ وَفِي فَضْلِ النُّحْطِ وَ



وَكَانَ الشَّيْخُ أَبُو الْقَاسِمِ الْحَكِيمُ شَرِيكَ الشَّيْخِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
 السَّنَةِ وَالْجَمَاعَةُ ابْنُ مَنْشُورٍ الْمَازِينِيُّ وَاسْطُحِبَّ إِلَى أَنْ قُوتِيَ الْمَوْتُ بَيْنَهُ  
 وَقَدْ تَمَلَّكَ ابْنُ وَصْفٍ الشَّيْخُ أَبِي الْقَاسِمِ الْحَكِيمِ لَمْ يَكُنْ نَظَرًا مِنَ الْعَرْشِ إِذْ  
 انْتَرَى إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَكَانَ مُعَامَلَتُهُ مَعَ الْخَلْقِ طَلِبًا بِحُظُوظِهِمْ دُونَ  
 خَطِيمٍ. وَفِي الْأَنْبَاءِ كَانَ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ وَمِمَّنْ تَضَرَّبَ بِهِ الْعُسْرُ  
 وَقَدْ دَوَّنتُ حِكْمَتَهُ وَاسْتَشَرْتُ ذِكْرَهُ فِي شَرَفِي الْأَرْضِ وَمَحْرَبِهَا. وَقَدْ تَوَفَّى  
 فِي الْمَحْدَمِ يَوْمَ عَاشُورَاءِ سَنَةِ اثْنَيْنِ وَأَرْبَعِينَ وَثَلَاثَ مِائَةٍ بِسَمْتٍ قُنْدَ دُفَرٍ  
 بِمَقْبَرَةِ جَاكُودِ نَزَلًا وَذُرْتُ قَبْرَهُ مَرَّةً وَفِي الشَّعْرِفِ خَتَمَ الْبَابَ بِذِكْرِهِ. وَمِنْهُمْ  
 الْإِمَامُ قُنْدُوقُ الْأَيْمَةِ الْإِسْلَامِ أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهَ الْحَافِظَ  
 الْقُدُّوسِيَّ قَالَ الْإِمَامُ الْيَافِعِيُّ إِنَّهُتُ إِلَيْهِ رِيَاسَةَ الْخَفِيَّةِ بِالْعِرَاقِ كَانَ  
 حَسَنَ الْعِبَادَةِ فِي النُّظُورِ سَمِعَ الْحَدِيثَ بِشَرَاوِي عَنْهُ الْمُطِيبُ أَبُو بَكْرٍ الْقُدَّادِي  
 لَيْسَةَ إِلَى عَمَلِ الْقُدَّادِي. مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ  
 الْإِمَامُ صَاحِبُ الْوَلَايَةِ الْفَقِيهَ الْحَدِيثُ أَبُو شُعَيْبٍ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُخَّارِيُّ  
 أَسْتَاذُ ثَمَنِي الْأَيْمَةِ الْحَدَّثَ ابْنُ تَوَفَّى سَنَةَ أَرْبَعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ  
 الْحَمَّادِيُّ قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ الْأَثِيرِ هُوَ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَمَّادِيُّ  
 الْفَقِيهَ الْإِمَامُ عَلَى مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ، لَمْ يَكُنْ بَعْدَ أَدْوَمِ سَمْعٍ فِيهَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ  
 الشَّافِعِيِّ وَغَيْرِهِ وَدَرَسَ الْفِقْهَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّازِي وَتَلَمَّثَ إِلَيْهِ  
 رِيَاسَةً فِي مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ. حَدَّثَ عَنْهُ أَبُو بَكْرٍ الْبُزْجَانِيُّ كَانَ غَالِبًا حَسَنَ  
 الْإِعْتِقَادِ وَجَبِيلَ الطَّرِيقَةِ. مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ  
 قُتُوبُ الدِّينِ قَالَ ابْنُ الْأَثِيرِ هُوَ الْقَاضِي الْإِمَامُ قُتُوبُ الدِّينِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ  
 الْأَسَدِيَّ بَنِي الْمَوَدَّةِ عَلَى الْفَقِيهَ عَلَى مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ لَهُ ذِكْرٌ فِي مَنْ كَانَ  
 عَلَى رَأْسِ الْيَاثَةِ الْخَامِسَةِ. وَمِنْهُمْ الْقَاضِي أَبُو الْقَاسِمِ التَّمِيمِيُّ شَيْخُ الْخَفِيَّةِ  
 بِجَوَاسَانَ، مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَقِيقِيُّ  
 أَحَدُ الْأَعْلَامِ فِي مَذْهَبِ أَبِي حَنِيفَةَ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَأَرْبَعِ مِائَةٍ. وَ  
 مِنْهُمْ الْإِمَامُ الْعَدِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ التُّرْمِذِيُّ الْحَقِيقِيُّ مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَأَرْبَعِينَ

وَأَرْبَع مِائَةٍ وَمِئَتُهُمْ عَلَى مَا أَفْتَى الْمُحَافِظُ أَبُو سَعِيدٍ اسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ  
 لَوْ أَنَّهُ قَالَ أَكْثَرُ فِي كَلَامِ مَنْ أَخْطَطَ بِكَيْفٍ رَغَابٌ أَوْ أَهْدَى سَمِيعٌ مِنْ أَرْبَعَةِ أَلْفٍ  
 شَيْخٍ كِبَارِئِلَ فِي الْقَوْلِ وَهُوَ وَأَقْبَهُ وَالحَدِيثُ بِصِيغَةِ ابْنِ هِشَامٍ فِي حَيْفَةٍ وَتَقَابُحٍ  
 لَيْسَتْ مِنْ وَدُورِ السُّعْرَةِ مَاتَ سِتَّةَ سِنِينَ وَارْبَع مِائَةٍ كَذَا فِي تَارِيخِ الْيَمِينِ  
 وَمِنْهُمْ لَفَقِيهٌ الْكَبِيرُ أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ يُونُسَ تَلْمِيزُ الْفَقِيهِ أَبِي اللَّيْثِ التَّمُومِيُّ  
 صَاحِبُ كِتَابِ الْبَهْجَةِ فِي مَنَاقِبِ أَبِي حَنِيفَةَ مَاتَ سِتَّةَ دَعِ عَشَرَ وَارْبَع مِائَةٍ  
 وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو زَيْدٍ الدَّجَوِيُّ صَاحِبُ الْأَسْوَارِ وَالتَّقْوِيمِ وَالْمَدَائِنِ  
 وَغَيْرِهَا مِنْ أَشْهَارِ نَفَائِصِ الْجَلِيلَةِ شَيْخُ الْحَنْفِيَّةِ بِسَادَرَاءَ النَّهْرِ قَبِيلٌ هُوَ أَوَّلُ مَنْ أَخْرَجَ  
 الْخِلَافَ مَاتَ بِجَدَارٍ عَنْ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سِتَّةَ سِنِينَ وَثَلَاثِينَ وَارْبَع مِائَةٍ وَدُونَ يَتَرَبَّعُ  
 الْإِمَامُ أَبِي بَكْرٍ طَرِيقَانِ وَمِنْهُمْ قَاضِي الْقَسَاةِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الدَّامِغَانِيُّ تَقَفَهُ بِجَدَارٍ  
 ثُمَّ يَبْقَدُ عَلَى الْقَدْرِ وَرَبِّي سَمِيعٌ مِنْ التَّوَرِيقِ وَجَمَاعَةٍ كَانَ تَطِيرُ فِي يَوْسُفَ فِي  
 الْحَبَاةِ وَدُونَ فِي الْقَبْرِ إِلَى جَنْبِ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ مَاتَ سِتَّةَ سِنِينَ وَثَلَاثِينَ وَارْبَع مِائَةٍ  
 مِائَةٍ وَمِنْهُمْ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ أَبُو نُصَيْرٍ الْحَنْفِيُّ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ شَيْخُ الْإِسْلَامِ مَاتَ  
 سِتَّةَ أَشْهُنَ وَثَمَانِينَ وَارْبَع مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ الشَّامِيُّ وَهُوَ عَصْرُ الْأَنْفَلِ  
 الْحَنْفِيَّةِ وَأَعْمَرُ فِيهِ بِالْمَدِينَةِ وَأَوْجَعُهُمْ فِي الْمَنَافِقَةِ مَعَ حَقِّهِ وَارْبَعِينَ الْأَدَبِ  
 وَالطَّبِيعَةِ مَاتَ سِتَّةَ أَرْبَعٍ أَوْ ثَمَانٍ وَارْبَع مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْعَالِمُ الْقَاضِلُ أَبُو الْحَسَنِ  
 عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ لَطِيفُ الشَّيْخِ الْحَنْفِيَّةِ بَبَلُغَ مَاتَ سِتَّةَ أَشْهُنَ وَثَلَاثِينَ وَارْبَع مِائَةٍ  
 مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْفَقِيهُ الْمَذْكُورُ الْإِمَامُ الْمُعِزُّ أَبُو مَالِكٍ نُصَيْرُ بْنُ حَمْدَةَ الْحَنْفِيُّ  
 صَاحِبُ كِتَابِ اللَّطَائِفِ وَغَيْرِهِ مَاتَ سِتَّةَ أَشْهُنَ أَوْ ثَلَاثٍ وَارْبَع مِائَةٍ وَمِنْهُمْ  
 الْإِمَامُ الْإِسْمَاعِيلِيُّ الشَّيْخُ الْحَنْفِيَّةِ بِسَادَرَاءَ الشَّهْرِ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَلْفُ  
 بِشَمْسٍ الْأَيْمَنُ الْحَمْدُ إِلَى أَسْتَاذِ قَوْمِ الْإِسْلَامِ الشَّرْحِي مَاتَ بِجَدَارٍ سِتَّةَ سِنِينَ وَارْبَع مِائَةٍ  
 وَارْبَعِينَ وَارْبَع مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْعَالِمُ الْمُتَقَدِّسُ قَدْ وَفَّقَ الْحَنْفِيَّةِ أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ  
 الرَّحْمَنِ الرَّؤُوفِيُّ مَاتَ سِتَّةَ سِنِينَ وَارْبَعِينَ وَارْبَع مِائَةٍ وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ الْقَوِيُّ أَبُو  
 غَالِبٍ أَبُو سُلَيْمٍ الْمُعْرُوفُ بِابْنِ الْحَالَةِ الْحَنْفِيُّ مَاتَ سِتَّةَ أَشْهُنَ وَثَلَاثِينَ وَارْبَع مِائَةٍ  
 وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ أَبُو مُصَوِّرٍ مُحَمَّدُ السَّمْعَانِيُّ الْحَنْفِيُّ صَاحِبُ الصَّنْعَاتِ مَاتَ سِتَّةَ



تِسْعَ وَارْبَعِينَ مِائَةً مِنْهُمْ أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْأَحِيدِ بْنُ بُرْهَانَ بْنِ  
النَّبَاةِ الْخَوَاطِي مَاجِبُ الصَّانِعَاتِ قَالَ الْخَطِيبُ كَانَ مُتَضَلِّعًا بِعُلُومٍ كَثِيرَةٍ مِنْهَا  
الْفُجُورُ وَاللُّغَةُ وَالنَّسَبُ وَلَهُ أُنْسٌ شَدِيدٌ بِعِلْمِ الْحَدِيثِ كَانَ فِقْهًا حَفِيفًا أَخْبَرَهُ  
الْكَلَامَ مِنْ أَبِي الْحَسَنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرَهُمَا الْعَارِفُ الْكَبِيرُ الْأَوَّلِيُّ الشَّهِيدُ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ  
الْعَزِيزِ بْنِ الْمُجَوِّدِ مَاجِبُ كِتَابِ كَشْفِ السُّجُومِ وَغَيْرِهِ قَالَ رَوَى بَشِيرُ بْنُ  
مُحَمَّدٍ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَسَائِمٍ يُحْمِلُ شَخْصًا فِي حِجْرِهِ كَمَا يُحْمِلُ الْفُطْلُ يُفْتَلُ  
مَنْ هُوَ بِأَرْسُولِ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ إِمَامُكُمْ أَهْلُ دِيَارِكُمْ مَاتَ سَنَةَ  
أَرْبَعٍ وَثَمَانِينَ وَارْبَعِ مِائَةٍ بِلَا حُزْنَ وَتَبْرَهُ هُنَاكَ مُشْهُورٌ بِإِرَادَةِ تَبْرَكُ بِهِ وَمِنْهُمْ  
الشَّيْخُ اسْتَقَى عَبْدُ الْكَلِيمِ الْأَزْرَقِيُّ الْفَقِيهَ الْحَنَفِيَّ تَلْمِيزُ الْخَوَاطِي مَاتَ سَنَةَ  
إِحْدَى وَثَمَانِينَ وَارْبَعِ مِائَةٍ مِنْهُمْ إِمَامُ الْأَبْنَةِ الْأَعْلَامِ الْوَرِيعُ الْكَامِلُ نَحْوُ  
الْإِسْلَامِ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ الْبُزْدَوِيُّ مَاجِبُ الْأُمُورِ الْمَعْرُوفِ وَالْمَحْذُورِ وَاللِّتَابِ  
تَلْمِيزُ الْخَوَاطِي وَهُوَ أَخُو الْإِمَامِ صَدْرِ الْإِسْلَامِ وَكَانَ نَحْوُ الْإِسْلَامِ يَكْنَى بِأَبِي  
الْعَبَّاسِ يُعْسِرُ كَلَامَهُ وَهُوَ صَدْرُ الْإِسْلَامِ بِأَبِي الْيُسُوفِ يُفَوِّدُهُ كَلَامُهُ تَوَفَّى بِسَوْدَةَ  
يَوْمَ الْخَمِيسِ خَامِسَ رَجَبٍ سَنَةِ إِثْنَيْنِ وَثَمَانِينَ وَارْبَعِ مِائَةٍ وَفِيهَا كَوْنُ مِنْ  
مَنْبَاحِ مَجَارِدِهِ مِنْهُمْ الْفَقِيهُ الْخَلِيلُ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ خَدَاةُ هُزْ دَعَا ابْنَ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيَّ  
مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَارْبَعِ مِائَةٍ مِنْهُمْ الْإِمَامُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْغَفَرِ  
لَوْ مَذْهُبِي مَاجِبُ كِتَابِ كَوْنِ الْعُلَمَاءِ رَوَى عَنِ الْإِمَامِ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ قُصَيْرِ  
الْبُخَارِيِّ وَالْإِمَامِ أَبِي بَكْرٍ إِسْحَاقَ عَمِيلٍ وَغَيْرِهِمَا كَانَ فِي حُدُودِ رِسْمٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ  
وَمِنْهُمْ الْعَلَامَةُ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ الْعَلَامَةُ أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ  
بْنِ عَلِيٍّ أَبُو الْفَضْلِ الْغَزَوِيُّ الْخَنَفِيُّ مَعْرِفَةُ تَأْقِيدِ صَفِيهِ فَقِيهٌ وَلِدَ سَنَةَ إِثْنَيْنِ  
عِشْرِينَ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَتَمِيمٌ فِي صِغَرِهِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ تَأْفِي مَارِسَانٍ وَغَنَ أَبِي مُنْصُورِ  
خَيْرُ بْنُ تَمِيمٍ الْوَدَائِيَّ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ سِبْطِ الْحَيَّاطِ وَأَبِي الْكَوْنِ الشَّهْرُورِيِّ قَرَأَ عَلَيْهِ  
الْعَلَامَةُ أَبُو الْحَسَنِ السَّخَاوِيُّ وَأَبُو عَمْرٍو بْنُ حَاجِبٍ رَوَى عَنْهُ لَكَمَالُ ابْنِ زَيْدٍ  
وَالْحَافِظَانِ ابْنُ خَلِيلٍ وَالضَّيَّافَةُ لَوْ سَيِّدُ الْعَفَّةِ مَاتَ بِالْقَاهِرَةِ نِصْفَ رَمَضَانَ  
سَنَةِ ثَمَانِينَ وَخَمْسِ مِائَةٍ مِنْهُمْ الْإِمَامُ الْكَبِيرُ الشَّانِ نُصْرَةُ اللَّهِ قَالَ

أَجَزَ رَأَى لِقَاءَ اللَّهِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَنُصُورٍ وَ نَفْسُهُ بَيْنَ كَيْتَالٍ أَمَّا سِطْرُ الْمُتَّقِينَ أَسَافَةُ غَارِثٍ  
نَفِيَّةُ إِمَامٍ قُرَّةٌ عَلَى ابْنِ شَرَّاقٍ وَ سِطْرُهُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَارِعِ بِغَدَادَةٍ وَ رَأَى  
الْعَوَاذَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّبِيِّ وَ تَفَقَّهَ عَلَى الْقَاضِي أَبِي عَلِيٍّ الْعَارِ فِي شَمَةِ  
عَلَى الْحَسَنِ بْنِ سَلَامَةَ السَّجَّي وَ قُرَّةُ الْخِيَلَاتِ وَ تَأَلَّفَ وَافَقَ وَ سَمِعَ مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ  
الْمُحَصِّنِ وَ فِي قَضَاءِ الْبَصَرِ شَمَةُ قَضَاءِ وَاسِطٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْخَافِي كَانَ ثَقَّةً  
سَمِعْتُ مِنْهُ كَثِيرًا مَاتَ بِوَاسِطٍ فِي جِهَادٍ الْأَخْوَى سَنَةَ سِتٍّ وَ ثَمَانِينَ وَ خَمْسٍ مِائَةٍ  
وَ هُوَ فِي سَبْعٍ وَ ثَمَانِينَ وَلَهُ كِتَابٌ مُفِيدٌ فِي الشُّعْرِ وَ مِنْهُمْ لَحَافُظُ عَمْرٍو بْنِ مُحَمَّدٍ  
الْقَسْبِيُّ الْقَلْبُ بِمَقَرِّ الثَّقَفَيْنِ شَيْخُ الْحَقِيقَةِ وَ إِمَامُ الْيَلَةِ الْمُتَّقِينَ قَالَ الْإِمَامُ أَلِيَّافِي  
يُقَالُ لَهُ مِائَةٌ مِائَةٍ مَاتَ سَنَةَ سَبْعٍ وَ ثَلَاثِينَ وَ خَمْسٍ مِائَةٍ عَنْ أَرْبَعٍ وَ ثَمَانِينَ  
سَنَةً وَ مِنْهُمْ إِمَامُ الرِّبَايَةِ وَ الْقُطْبُ الْعَمَلِي أَبُو يَحْيَى بْنُ يَوْسُفَ بْنِ أَبِي بَر  
الْهَنْدَايِي الْمُتَّقِينَ الْحَبِيعُ بَيْنَ الْكَلَامِ وَ الْحَقِيقَةِ وَ صَاحِبُ الْقَامَاتِ الْفَارِثِي الْعَلِيَّةُ  
الْمَعْرُوفَةُ الْمَشْهُورَةُ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَ ثَلَاثِينَ وَ خَمْسٍ مِائَةٍ عَنْ خَمْسٍ وَ ثَمَانِينَ  
سَنَةً وَ مِنْهُمْ إِمَامُ السَّعِيدِ الْمَدِينِي الشَّهِيدُ مَاجِبُ التَّصَانِيفِ الْعَالِيَّةِ  
الشَّهِيدُ الْبَيْهَقِيُّ مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَ ثَلَاثِينَ وَ خَمْسٍ مِائَةٍ وَ مِنْهُمْ الْعَلَامَةُ  
جَارُ اللَّهِ الذَّخِيرِيُّ قَالَ الْإِمَامُ ابْنُ الْأَثِيرِ هُوَ أَبُو الْقَاسِمِ سَمِعْتُ مِنْهُ عَشْرَ  
أَلْفٍ مِائَةٍ عَشْرِينَ عَشْرًا مِنْ الْمُتَّقِينَ مَذْهَبًا وَ صَاحِبُ التَّصَانِيفِ الْعَالِيَّةِ وَ الْقَامَاتِ  
الْعَرَبِيَّةِ مِثْلُ لُغَاتِهِ فِي عُيُوبِ الْحَدِيثِ وَ الْكُتُبِ فِي تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ وَ الْفَقْهِ فِي  
النُّجُومِ وَلَهُ الْبَيْدُ الْبَسِطَةُ وَ التَّلَاسُ الْفَصِيحُ فِي عُيُوبِ الْأَدَبِ وَ إِلَيْهِ انْتَهَتْ هَذِهِ الْقَضَائِلُ  
مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَ ثَلَاثِينَ وَ خَمْسٍ مِائَةٍ قَالَ الْإِمَامُ أَلِيَّافِي عَاشَ أَحَدًا وَ ثَمَانِينَ  
سَنَةً تَمَثَّلَتْ فِي التَّحْقِيقِ وَ الْحَدِيثِ وَ النُّجُومِ وَ التَّلَاسُ الْفَصِيحُ فِي عُيُوبِ الْأَدَبِ وَ إِلَيْهِ  
لَهُ التَّصَانِيفُ الْبَدِيعَةُ الْكَثِيرَةُ الْمُسَدَّدَةُ حَسَنُ الشَّهِيدِ عَدَدُ بَقِيَّةِهَا  
نَحْوُ ثَلَاثِينَ مِثْقَالًا فِي التَّحْقِيقِ وَ الْحَدِيثِ وَ الْأَدَبِ وَ الْعِلْمِ الْفَرَاغِي وَ النُّجُومِ وَ الْفَقْهِ  
وَ اللَّغَةِ وَ الْأَمْثَالِ وَ الْأُمُورِ وَ الْعُرُوفِ وَ الشُّعْرِ وَ كَانَ شَرُوعُهُ فِي تَأْلِيفِ الْفَصَائِلِ  
فِي عَشْرِ أَوْ شَهْرَيْنِ سَنَةً ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَ خَمْسٍ مِائَةٍ وَ قَرَعَ مِنْهُ فِي عُرْوَةِ الْخَدِيمِ  
سَنَةَ خَمْسٍ عَشْرَةَ وَ خَمْسٍ مِائَةٍ وَ كَانَ قَدْ جَاوَزَ مَكَّةَ زَمَانًا فَصَادَ يُقَالُ لَهُ



بِحَازِ اللَّهِ لِيَذَّالِكَ حَتَّى مَسَارَ هَذَا اللَّقَبِ عَلَّمَا عَلَيْهِ. وَكَانَتْ إِحْدَى رِجْلَيْهِ - وَفِي  
 وَكَانَ يَتِيثِي فِي خَشَبٍ وَكَانَ سَبَبُ سُقُوطِهَا أَنَّهُ آصَابَهُ فِي بَعْضِ أَشْفَادِهِمْ بِرُؤْسِهِ  
 وَشَلَّجَ كَثِيرًا. إِنَّمَا قُلْتُ قَدْ مَاءُ الْمُعْتَزِلَةِ إِتَّخَذُوا مَذْهَبَ أَبِي حَنِيفَةَ وَتَفَقَّهُوا  
 عَلَى ذَلِكَ كَمَا فِي شَرْحِ الْمُوَاتِقِ. وَ مِنْهُمْ لِإِمَامٍ قَدْ دَوَّى الْأَثَامَ الشَّيْخُ بَرْدُ  
 الدِّينِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُحَنِّي الْقَيْدِيُّ الْمُؤَيَّنِيُّ صَاحِبُ الْكَوَامِلِ وَالْمَقَامَاتِ  
 مُمْتَنِعُ الْهَدَايَةِ فِي الْفِقْهِ الْقِيَّامُ كَمَا كَانَ عَيْنُ الزَّمَانِ بِمِثْلِهَا. شَتَّعَلَّ آيَتُهُ  
 الْفَقْهَاءُ وَالْمُحَدِّثِينَ بِشَرْحِهَا وَخَلَّهَا وَبَعْدَهُ لَطَائِفُ أَشْرَافِهِ تَحْتَ الْإِسْتِزَاةِ  
 فَجُودِيَّةٌ وَدَقَّ بِقُفْهَا مَسْئُورٌ. مَاتَ بِمَرْقُومٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ وَخَمْسِينَ  
 عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ. وَ مِنْهُمْ أَبُو الْفَضْلِ التُّوْكُسْتَانِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُودٍ شَيْخُ الْخَفِيَّةِ  
 بِالْعَوَالِي وَمَدْرَسُ مُسْنَدِ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ مَاتَ سَنَةَ عَشْرٍ وَتِسْعِينَ مِائَةً  
 كَذَا فِي تَارِيخِ الْيَاقُوبِيِّ. قُلْتُ مَسَانِيدُ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ الَّتِي دَوَّاهَا أَكْثَرُ الْأَجْمَعِ  
 كَثِيرٌ لَا وَدَقَّ جَمْعُ مِنْهَا بَعْضُ الْأَقَانِيلِ خَمْسَةَ عَشَرَ مُسْنَدًا أَوْ جَعَلَهَا مُسْنَدُ  
 وَاحِدًا مَعَ حَذْفِ الْأَسَانِيدِ وَأَمَّا إِلَيْهَا بَعْضُ مَنَاقِبِهِ وَدَقَّ جَمْعًا مِنْ شَيْئِهِ  
 فَالْمُسْنَدُ الْأَوَّلُ نُسْخَةُ أَبِي يُوسُفَ، وَالْمُسْنَدُ الثَّانِي نُسْخَةُ مُحَمَّدٍ وَالثَّالِثُ  
 أَيْضًا لَهُ وَهُوَ الْأَشَارَةُ وَالْمُسْنَدُ الرَّابِعُ كَمُسْنَدِ الْخَامِسِ لِلْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ وَالْمُسْنَدُ  
 السَّادِسُ لِلْحَارِثِيِّ وَالْمُسْنَدُ السَّابِعُ لِابْنِ خَيْرٍ وَالثَّمَانِي لِلْمُسْنَدِ الثَّانِي مِنَ ابْنِ الْمُظْفَرِ وَالْمُسْنَدُ  
 الْكَاسِبُ لِلْأَشْجَانِيِّ وَالْمُسْنَدُ الْعَاشِرُ لِبَطْنَةِ وَالْمُسْنَدُ الْحَادِي لِبْنِ الْقَاضِي الْمُرْشِدِ  
 وَالْمُسْنَدُ الثَّانِي عَشَرَ لِابْنِ حَبِيبٍ وَالْمُسْنَدُ الثَّلَاثُ عَشَرَ لِابْنِ أَبِي الْعَوَّامِ وَالْمُسْنَدُ  
 الرَّابِعُ عَشَرَ لِابْنِ عَدِيٍّ وَالْمُسْنَدُ الْخَامِسُ عَشَرَ لِأَبِي نَعِيمٍ الْأَمْبَاقِيِّ وَ  
 مِنْهُمْ مُعَلِّمُهُ أَبُو الْقَاسِمِ تَامِرُ بْنُ أَبِي الْكَاسِمِ الْمُطَوِّدِيُّ الْفَقِيهُ الْخَوَّاصِيُّ الْأَدَبِيُّ  
 الْمُحَنِّي الْخَوَّازِمِيُّ. قَالَ الْإِمَامُ الْيَاقُوبِيُّ كَانَتْ لَهُ مَعْرِفَةٌ تَامَّةٌ فِي النُّجُودِ  
 اللَّغَةِ وَالشُّعْرِ وَالْفَرَاجِ الْأَدَبِيِّ، تَوَدَّ عَلَى جَمَاعَةٍ وَتَمِيعَ الْحَدِيثِ مِنْ هَافِئَةٍ  
 كَانَ تَأْسَفُ فِي الْإِعْزَازِ دَائِمًا إِلَيْهِ مُتَّحِلًا مَذْهَبَ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ وَرَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ فِي الْفُرُوعِ فَصِيحًا مِثْلًا فِي الْفِقْهِ لَهُ عِدَّةٌ تَمَازِينُ نَافِعَةٌ مِنْهَا  
 شَرْحُ الْمَقَامَاتِ لِلْخَوَّازِمِيِّ وَعَلَى وَجَادَتِهِ مُخَيَّدٌ مُخَصِّلٌ لِلْمَقْصُودِ وَلَهُ كِتَابُ

أُسْغِرَ بِتَكْلَمَةٍ فِي الْأَلْفَاظِ الَّتِي يَسْتَعِيْنُهَا الْفُقَهَاءُ مِنَ الْغَرِيبِ وَهُوَ لِلْعَنْفِيَّةِ  
 بِمَنْزِلَةِ كِتَابِ الْأَذْهَرِيِّ لِلشَّافِعِيِّ. وَمَا قَصَرَ فِيهِ قِيَّاسُهُ أَوْ جَامِعًا لِلْمَقَاصِدِ  
 وَلَهُ عِبَادَةُ ذَلِكَ، وَانْتَفَعَ الشَّامِ بِهِ وَبِكُتُبِهِ، وَدَخَلَ بَعْدَهُ حَاجًا وَجَوِي  
 لَهُ هُنَاكَ مَبَاحِثٌ مَعَ جَمَاعَةٍ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَلَقِيَ أَنَّ كَانَ بِخَوَازِمِ خَلِيفَةِ  
 الْأَنْدَلُسِيِّ وَالسُّطُورِيِّ لِنِسْبَةِ إِلَى مَنْ يُطَوِّدُ الثِّيَابَ وَيُرْقِمُهَا أَمَا هُوَ أَوْ أَحَدُ  
 أَبْنَائِهِ. انْتَهَى. مَاتَ سَنَةَ عَشْرٍ وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ الْعَبَّاسِيُّ الْفَقِيهُ  
 جَمَالُ الدِّينِ، مَاتَ بِجَنَازَا سَنَةَ ثَلَاثِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ الْقَاهِرُ  
 الْفَقِيهُ الْعَبِيدُ مَوْلَانَا جَمَالُ الدِّينِ الْكَلْبِيُّ مَاتَ بِجَنَازَا سَنَةَ إِحْدَى وَثَلَاثِينَ  
 وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ بَقِيَّةُ السَّلَفِ جَمَالُ الدِّينِ أَحْمَدُ الْحَصْبِيُّ. وَفِي  
 قُصْرِ الْخَطَّابِ، هُوَ مَدْفُونٌ فِي مَقْبَرَةٍ وَمَشَقٌّ وَكَانَ أَسَازِ مَوْلَى الشَّامِ. وَكَانَ  
 اقْتِسَاحُهُ إِمْلَاءَ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ عِنْدَ مَشْهُدَاتِي بِرَبْدَةٍ وَالْحُكْمُ مَسَاجِدِي  
 رَسُولِ اللَّهِ. صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اخْتِصَامِ كِتَابِ شَرْحِ الْمَبْسُوطِ لِلشَّافِعِيِّ  
 الْإِمَامِ الْأَحْبَلِ الزَّاهِدِ شَمْسِ الْأَيْمَةِ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَطْلَحٍ الشَّرْحِيُّ فِي  
 يَوْمِ الْأَحَدِ لِعِشْرِينَ مِنَ التَّهَرُّاتِ الْبَارِكِ وَحَبَّ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ  
 الْمُسْلِمِ الشَّيْخِ الْإِمَامِ الْعَالِمِ الزَّيْنِيِّ بِجَامِعِ الْأَمَةِ حَازِمُ الدِّينِ الْبُخَّارِيُّ. وَمِنْهُمْ  
 سُلْطَانُ الشَّامِ الْكَلْبِيُّ الْكَامِلُ ثَوَاتُ الدِّينِ عِيْسَى بْنُ أَيُّوبَ شَارِحُ الْجَامِعِ الْكَلْبِيُّ الْحَمْدُ  
 بِنِ حَسَنِ صَاحِبِ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ لِلْإِمَامِ أَبِي حَنِيفَةَ، مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَثَلَاثِينَ وَسِتِّ  
 مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ كَمَالُ الدِّينِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَصْبِيُّ شَيْخُ الْحَنْبَلِيَّةِ بِالشَّامِ  
 مَاتَ سَنَةَ سِتِّ وَثَلَاثِينَ وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ الْفَقِيهُ الزَّاهِدُ شَمْسُ  
 الدِّينِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّامِ الْكُودِرِيُّ، مَاتَ بِجَنَازَا سَنَةَ اثْنَيْنِ وَارْبَعِينَ وَسِتِّ  
 مِائَةٍ عَنْ ثَمَانٍ وَثَمَانِينَ سَنَةً. وَمِنْهُمْ الْفَقِيهُ أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
 مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَمْدِيُّ الْحَمْدِيُّ الشَّامِيُّ الْقُرْدِيُّ، كَانَ إِمَامًا فِي فِرْقِ الْخَلَّافَةِ وَهُوَ ذُو  
 مِنْ أَقْوَدَ وَبِالتَّصْنِيفِ وَمِنْ تَعْدَادِهِ كَانَ يُنْزِجُهُ، وَمِنْ تَصَانِيفِهِمْ أَيْضًا كِتَابُ الْفَقَائِ  
 اخْتَصَرَ شَمْسُ الدِّينِ أَحْمَدُ الشَّافِعِيُّ وَمَتَا غَوَاثِ الْمَنَاسِكِ، وَكَانَ كَوْنِيًّا لِأَخْلَاقِ  
 كَثِيرًا وَأَجْعَ طَبِّبَ نَعَامًا، مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ عَشْرَةَ وَسِتِّ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ



عن عيسى بن علي بن كبا أبو الزوج سيف الدين الحلي تلميذ الشيخ الحلي قال العلامة  
نجدري تلميذ مشهور متاخر مبداء السبع بحلب على الشيخ أبي عبد الله القاسمي و  
يد مشر على التتار في سنة ست وثلاثين وسيت مائة وتولى تعليل قانوديه  
وقد عليه يؤمن بن يوسف الطنبوري وتولى إلى ما بعد تسعين وسيت مائة ومنهم  
الإمام محمد بن الحسين بن محمد بن يوسف أبو عبد الله القاسمي قال في طبقات  
القرآن الإمام كشيروا ستاد كامل علامة ولد بفارس بعد ثمانين وخمس مائة  
توفي على أبي القاسم عبد المظنين بن سعيد الشافعي وأبي موسى بن عيسى المقدسي  
عن قراءتها على الشافعي وعلى القاضي يوسف بن كافع ولحقه على مذهبا في حنيفة  
قال الذهبي كان إماما متقنا ذكيا واسع العلم بصيرا بالقرآن وعلما  
مشهورا وشا حنفي بالغة ملبغ الكتابة وإير الفتايل مؤطرا الأكتاف  
كشيروا الدنيا حجة انتهت إليه رياسته القرآن وبدا حلب أخذ عنه خلق  
كثيرون منهم الشيخ بهاء الدين محمد بن نحاس والشيخ علي بن السنبل والشيخ  
بهاء الدين محمد بن أيوب الحافني والشيخ أبو بكر بن يوسف وجمال الدين  
الظاهر بن دحافظ وغيره وشرح الشافعية في غاية الحسن وكان من  
يعرف كلامه على طريقتيه الشيخ أبو الحسن الأسنبري توفي أحد أو اثنين سنة  
سيت وخسين وسيت مائة وكان بشارته مشهورة ومنهم المحقق الكامل  
محمد بن أيوب بن عبد القاهر أبو عبد الله الشافعي الحلي قال العلامة  
نجدري تلميذ مشهور متاخر مبداء السبع بحلب على الشيخ الحلي تلميذ العلامة  
بقرية تادف ولزم الإمام أبي عبد الله القاسمي حتى تفق عليه القرآن وعلما  
جمع منه الكثير من صاحب ومحمد بن أبي القاسم تولى إلى مصر ثم  
مدايت دالمات وأخذ الشافعية عن أبي الأذرق واستشهر بالإنسان وأقروا  
الثامن وهو وأحكم العرفي وشاد اللغة والحدائث وقدم ومشي بعد ثمانين  
لجمع من الإمام عبد الرحمن وأقروا جماعة ثم انتقل إلى الحجاز وقا قروا عليه  
غير واحد قال الذهبي حضرته عيشة وكثرت عنه ولما انشط للجميع عليه وكان  
خازنا بالحق ثم انتقل إلى حجاز لقروا بها وتيدرس إلى أن توفي في رمضان سنة

خمس وتسعين وست مائة - ومنهم الإمام العارف محمد بن حسين  
بن فضيل المعروف بولانا جمال الدين الساجي الفقيه الحنفي مات بمجاء سنة  
أربع وأربعين وست مائة - كذا في فضيل الخطاب - ومنهم القائم الأديب  
الفقيه الحبيب المحدث السبيل الشيخ الجليل الإمام الأديب في الحسن بن محمد  
الصفا في الحنفي صاحب التصانيف الكثيرة الشهيرة، منها مشارق الأذواق وجمع  
البحر في القباب واللباب، مات سنة خمس وست مائة من ثلاث وتسعين  
سنة بعد اذ مات ثعلب إلى مكة الحرة سنة - ومنهم الفقيه الوجهي بدر  
الدين الكوردي مات سنة أحد وخمسين وست مائة - ومنهم العلامة السرخي  
أبو المنصور يوسف التوحي الحنفي، سبط ابن الجوزي صاحب التفسير وشروح الجامع  
ومقامات أبي حنيفة وتاريخ مرات الزمان، مات سنة أربع وخمسين وست مائة  
ومنهم الإمام الجليل أبو حسين يحيى بن عبد المعطي بن عبد النور اذ داوى الفقيه  
الحنفي النخعي صاحب الألفية - وأقرأ العربيه وأقام يد مشق شعر بصرى وروى  
عن ابن عساكر وتوفي - بصرى وكان أحد أئمة عصره في النجوة للغة اشتغل عليه  
خلق كثير وانتفعوا به وصنف تصانيف مفيدة، توفي بها سنة ثمان وعشرين  
وسبت مائة وفي قبره توبة الإمام الشافعي وقبره هناك ظاهره الأذواق  
نسبه إلى دواذ وهي قبيلة كثيرة بظاهر نجابة، من أعمال أفراسية  
ذات بطون وأخذ كذا في تاريخ الياقوت - ومنهم العالم الكامل أبو البركات  
المبارك بن أبي الفتح الملقب بابن المستوفى الحنفي الأديبي - قال الإمام  
الياقوت كان رئيسا جليل القدر كثير التواضع والوسع الكرم، لم يصل إلى أربل  
أحد من الفضلاء إلا ودوا له إلى زيارته وحمل إليه ما يكره بحالهم وتقرب  
إلى قلبه بكل طريق، خصوصا أديب الأدب، فقد كان شوقهم لداره كافعا  
وكان جباة عفتين عريف بعيد فتون، منها الحديث وعلم الرجال وجميع  
ما يتعلق به، وكان إماما فيه وكان ماهر في فنون الأدب من النجوة والنجدة والنور  
والأدب وعلم المعاني وأشعار العرب وأخبارها وأخبارها وقت لونها وأمثالها  
كان تبارعا في علم الدين وإن وصايه وصبط قرآنه على الأوساع استبكره عند همة



أَقْبَرُ تَارِيخًا فِي أَرْبَعٍ مُجْتَمَعَةٍ أَيْ وَلَهُ كِتَابٌ مُكْتَرَبٌ عَلَى آثَارِ السُّعْفِ مَاتَ سَنَةٌ  
سَبْعٌ وَثَلَاثِينَ وَسِتٌّ مِائَةٌ . وَمِنْهُمْ أَلَمَامُ الْقِيَمَةِ حَافِظُ الدَّرَجَةِ الْخَبِيرُ  
شَيْخُ الْحَقِيقَةِ مَاتَ بِمَجَارِ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ مَاتَ مِائَةٌ . وَمِنْهُمْ الْقِيَمَةُ الْإِمَامُ  
مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ السَّعُودِيَّ بِأَبِي السَّامِعِ الْحَقِيقَةِ . مَاتَ الْإِمَامُ  
الْحَبِيبِيُّ كَانَ يُقَرَّبُ بِهِ السُّنَّةُ فِي الدَّلَالَةِ وَالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ الْخَطِّ لَهُ مُصَنَّفَاتٌ فِي الْقِيَمَةِ  
وَالصُّوْلَةِ وَفِي الْأَوَّلِ مُجَادِلَةٌ مُعَيَّنَةٌ وَكَانَ مُدَارِسَاتٍ لِقَابِهِ الْحَقِيقَةِ بِالسُّنَنِ  
فِي بَعْثَادَةِ مَاتَ سَنَةٌ أَرْبَعٌ وَسِتِّينَ مِائَةٌ . وَمِنْهُمْ أَلَمَامُ التَّسْلِيمِ  
بُزْهَانُ الدَّرَجَةِ مُحْتَضِرُ النَّسَبِ الْمُتَكَلِّمُ الْحَقِيقُ مَاتَ سَنَةٌ أَرْبَعٌ وَثَمَانِينَ وَسِتٌّ مِائَةٌ  
وَمِنْهُمْ السُّلَيْكُ الشَّامِيُّ دَاوُدُ بْنُ مُعْتَمِرِ بْنِ الْعَادِلِ صَاحِبِ الْكُوْنِ أَحْبَابُهُ مُؤَقِّدٌ  
السُّلَيْكِيُّ وَجَمْعٌ بِبَعْثَادَةِ كَانَ حَقِيقًا مِمَّا ظَلَمَ دَلِيلًا بِصِيَانِهِ بِالْأَوَّلِ مَبْلُغٌ  
النَّظَرِ مَدَنٌ وَمُسْتَقْبَلٌ بَوْدُكَ أَجْبَدُ مَا أَخَذَ مَا مِثْلَهُ عَمَّةُ الْأَشْرَفِ مُخَوَّلٌ إِلَى مَدِينَةِ  
الْكُوْنِ وَتَمَلَّكَهَا أَخَذَ وَبَعَثَ بِنِ سَنَةٍ وَكَانَ حَوَادِثُهَا مَاتَ سَنَةٌ سِتٌّ  
خَمْسِينَ وَسِتٌّ مِائَةٌ . كَذَا فِي تَارِيخِ الْيَافِي . وَمِنْهُمْ الْقِيَمَةُ الْعَمْرُ أَبُو بَكْرٍ هَلَالُ  
الْأَوَّلِ مَاتَ سَنَةٌ سَبْعٌ وَسِتِّينَ مِائَةٌ وَمِنْهُمْ الْقِيَمَةُ الْوَرَعُ أَبُو الْعَلَاءِ  
مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْجَنْدَارِيُّ الْحَقِيقُ مَاتَ سَنَةٌ سَبْعٌ مِائَةٌ . وَمِنْهُمْ الْعَلَامَةُ  
سَنَةُ الْحَقِيقَةِ وَبُزْهَانُ السُّنَنِ قَعْنُ قَطْبِ الدَّرَجَةِ مُعْتَمِدٌ بِنِ ضِيَاءِ السُّلَيْكِيِّ  
الْحَقِيقِيِّ دَاوُدُ الْحَقِيقُ صَاحِبُ الْقَصَائِدِ الْكَلْبِيَّةِ وَالتَّوَالِيدِ الشَّيْخِيَّةِ فِي تَرْكُومِ الْعُلُومِ  
مِنْ الْعُقُولِ وَالنُّقُولِ تَلْدِينُ الْحَقِيقِ الطُّوسِيِّ مَاتَ بِخَبْرٍ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ عَشَرَ  
سَبْعٌ مِائَةٌ . وَمِنْهُمْ السُّنَةُ الْعَالِمُ الْإِسْخَانِيُّ أَبُو بَكْرٍ الْخَلْقِيُّ أَبُو الْخَيْرِ  
الْحَقِيقُ سَبْعٌ أَبْنُ يَعْمِيشَ وَابْنُ مَهْرُوقٍ وَابْنُ دَوَاهِدَةٍ مَاتَ سَنَةٌ عَشْرٌ وَسَبْعٌ مِائَةٌ فِي  
رَمَعَانِ تَحْقِيقِ سَبْعِينَ أَوْ ثَمَانِينَ كَذَا كُتِبَ الْإِمَامُ الْيَافِي وَمِنْهُمْ أَلَمَامُ  
الْعَلَامَةُ تَامِي الْقَصَا وَالْحَقِيقُ السَّابِغُ الْعَلَامَةُ السَّنَاظِرُ يُقَرَّبُ بِدَلَالَتِهِ وَمَتَّظَرَتِهِ  
الْمُكَلِّمُ لَأَن مَاتَ بِأَرْبَعًا مِائَةً خَرَجَ بِهِ الْأَمْعَاتُ بِغُيُوتِ السُّدْهِينِ الْحَقِيقِ وَالشَّافِعِيِّ  
أَفْرَدَ هَمًّا وَتَمَتَّتَ بِهِمَا دَاوُدُ الْأَمُومُ وَالْمَعْمُولُ تَقَرَّرَ وَبَيْنَهُمَا بِالْإِمَامَةِ وَلَهُ  
قَصَائِدُ بِخَارُجِ الْفَائِدَةِ فِي الْفِقْهِ الشَّافِعِيِّ وَشَرَحَ بِهَا الْبَيْضَانِي وَتَمَّتْ الْبَيْضَانِيَّةُ

وَالْأَمَانِي وَالشَّعَالِي وَوَلِي بَيْتِهِ وَأَمَّا بَقَا إِلَى أَنْ تُوْتِي. وَكَانَ أَسْتَاذًا لَأَسْتَاذَيْنِ  
 فِي وَتَنِهِ، وَوْتِي سَنَةٌ ثَلَاثٌ وَرَبْعِينَ وَسَبْعِينَ مِائَةً. وَمِنْهُمْ أَعْلَامُهُ شَيْخُ  
 الدِّينِ مُحَمَّدُ الْخَنَّافُ شَيْخُ أَهْلِ وَتَنِهِ وَوَلَدُهُ الْحَرْثِيُّ. مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِينَ وَسَبْعِينَ  
 مِائَةً. وَمِنْهُمْ قَاضِي الْقَضَاةِ أَشْرَفُ الدِّينِ أَحْمَدُ الْخَنَّافِيُّ. كَانَ أَعْلَامُهُ الْخَزَرِيُّ  
 كَانَ أَعْلَمَ النَّاسِ أَسْتَاذًا، مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِينَ وَسَبْعِينَ مِائَةً. وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ  
 الْحَقِيقِيُّ الْفَقِيهِيُّ الْخَنَّافِيُّ فَخْرُ الدِّينِ أَبُو مُحَمَّدٍ عُمَانُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّسَيْلِيُّ صَاحِبُ تَبْلِيغِ  
 شَرْحِ الْكُتُبِ وَتَعْلِيمِهِ، مَاتَ بِأَنْقَارِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ وَسَبْعِينَ مِائَةً. وَمِنْهُمْ  
 الْأَمَامُ الْأَعْلَامَةُ حَاوِي السُّعُوفِ وَالْمُنْقُولِ، عَبْدُ اللَّهِ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ صَاحِبُ  
 التَّحْقِيقِ وَالتَّوَضُّعِ وَشَرْحِ النُّوْقَانِ وَغَيْرِهَا مِنَ الْكُتُبِ مَاتَ بِجَنَّةِ أَسَنَةِ سَبْعِينَ  
 وَأَرْبَعِينَ وَسَبْعِينَ مِائَةً. وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الصَّلَاحِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْمِصْرِيُّ  
 تَلَقَّى الْمَعْرُوفَ بِالْحَوْزِيِّ قَالَ فِي طَبَقَاتِ الْقُرَآنِ وَمَقَرُّهُ لَا بَأْسَ بِهِ، وَلَدَهُ بَعِيدُ  
 الْعِشْرِينَ وَسَبْعِينَ مِائَةً وَتَوَلَّى أَعْرَافَ السَّبْعِ عَلَى السَّبْعِ إِذَا هِيَ الْعُسْكُوتِي  
 وَتَمَّعَ الْمَوْطَأَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ وَوَلَّى أَمَامَ الْمَدْرَسَةِ الْفَرْغَانِيَّةِ وَتَبَا شَرَا الْقَضَاءِ  
 تَصَدَّرَ لِلْقُرَآنِ، وَمَاتَ بِعَدَنَ ثَمَانِينَ وَسَبْعِينَ مِائَةً وَتَوَلَّى سَنَةَ تِسْعِينَ فِيهَا أَقْبَلَ. وَمِنْهُمْ  
 الشَّيْخُ الْمُقَرَّبِيُّ بَدْرُ الدِّينِ الْخَنَّافِيُّ أَسْتَاذُ الْأَعْلَامَةِ الْخَزَرِيُّ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسَبْعِينَ  
 وَسَبْعِينَ مِائَةً. وَمِنْهُمْ الْفَقِيهِيُّ الْكَبِيرُ أَسْتَاذُ الْأَعْلَامِ أَبُو لَمَّا حَبِيدُ الدِّينِ الشَّاشِيُّ  
 الْخَنَّافِيُّ، مَاتَ بِجَنَّةِ أَسَنَةِ أَحَدٍ وَثَمَانِينَ وَسَبْعِينَ مِائَةً. وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْمَكُونُ الْمُعْظَمُ  
 الْحَادِثِيُّ زَيْنُ الدِّينِ أَبُو بَكْرٍ التَّائِبِيُّ الْخَنَّافِيُّ، الْوَلِيُّ الشَّهِيدُ الْوَلِيُّ قَالَ فِيهِ قُطْبُ  
 الْأَوْسِيَاءِ وَالشَّيْخُ بِهَذَا الدِّينِ الْفَقِيهِيُّ أَتَمَّهُ وَصَلَ بِطَرِيقِ الْعِلْمِ إِلَى اللَّهِ بِجَنَّةِ  
 حَيْكَ آتَهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَمِنْهُمْ الْعَالِمُ الْكَامِلُ عَبْدُ اللَّهِ  
 الْخَنَّافِيُّ الْأَبِيدِيُّ، مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَمَانٍ مِائَةً. وَمِنْهُمْ الْعَاقِلُ بْنُ طَاهِرٍ  
 الْحَلَبِيُّ الْخَنَّافِيُّ الشَّهِيدُ بِابْنِ حَبِيبٍ، مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَمَانٍ مِائَةً. وَمِنْهُمْ  
 الْفَقِيهِيُّ ابْنُ الرَّمَاقِيِّ صَاحِبُ عَالِمِ مَدَارِيسٍ، أَخَذَ الْفِقْهَ عَنِ الشَّيْخِ صَدِّيقِ الدِّينِ مُحَمَّدِ  
 بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مَنصُورٍ وَبَرَعَ فِيهِ وَشَارَكَ فِي الْعُلُومِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقِرَاءَةِ وَهُوَ كَبِيرٌ.  
 تُوْتِي شَهْرُ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ أَحَدٍ وَثَمَانٍ مِائَةً كَهَذَا بِحُطَا الشَّيْخِيَّةِ وَوَدُنِ بِأَلْقَرِبِ



مِنْ جَامِعِ الْأَقْوَامِ مِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - قَالَ أَبُو ذَرٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ  
 الرَّحْمَنِ شَيْخُنَا الْإِمَامُ الْعَلَامَةُ شَمْسُ الدِّينِ بْنُ الصَّانِعِ الْحَنْفِي - سَأَلْتُ عَنْ تَوَفِّي  
 مَا خَبَرَنِي أَنَّ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَسَبْعٍ مِائَةٍ بِالْقَاهِرَةِ - وَتَوَفَّى الْقَوَادِمُ إِفْرَادًا وَجُمُعًا  
 لِلشَّيْخَةِ وَالْعَشْرُونَ عَلَى الشَّيْخِ تَقِي الدِّينِ الصَّانِعِ بَعْدَ الشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّانِعِ  
 الْعَوَيْتَةِ عَلَى الشَّيْخِ ابْنِ حَبَّانٍ وَأَخَذَ الْعَمَّانِي وَالْبَيْهَقَانِي عَنِ الشَّيْخِ عَلَاةِ الدِّينِ الْقَوَادِمِ  
 وَأَمَّا قَاضِي جَلَالِ الدِّينِ الْقَوَادِمِ وَبَنِيهِ وَأَخَذَ الْفَقْهَ عَنِ الْقَاضِي بَرْهَانَ الدِّينِ وَمَعَهُ  
 فِي الْعُسُوفِ وَدَقِيقٍ وَتَقَدَّمَ فِي الْأَدَبِ وَلَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِهِ حَتَّى أَخْلَعَ مِنْهُ بَعْدَ وَفَاتِهِ  
 وَتَدَرَّجًا وَفَهْمًا وَتَقْوًى وَأَدَبًا وَرَحَلْ إِلَى دِمَشْقٍ فَمَاتَ فِيهَا وَتَوَفَّى فِي ثَمَانٍ وَ  
 سَبْعٍ مِائَةٍ وَلَمْ يَحِلِّقْ بَعْدَ وَفَاتِهِ وَدَرَسَ فِي عِدَّةٍ مِنْ مَسَاكِينِ دَوْلَتِ إِيَّانَ دَارِ  
 الْمَعْدِلِ مَرَقَمًا وَالْعَسْكَرِ - مِنْهُمْ الْقَاضِي الْكَامِلُ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
 أَبُو عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ الْحَنْفِيُّ الْقَلْبُ مَدْرَسِ الْأَعْيُنِيَّةِ وَدَلِي الشَّيْخَةِ الْكُتُبِيَّةِ  
 بِالْقَاهِرَةِ بِدِمَشْقٍ وَتَوَفَّى وَفَاتِهِ وَتَوَفَّى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْبَاهِي وَفَاتِهِ  
 مِائَةٍ وَتَوَفَّى سَنَةَ بَعْضٍ وَأَرْبَعِينَ وَسَبْعٍ مِائَةٍ وَتَوَلَّى بَعْدَ سِتِّينَ وَفَاتِهِ مِائَةٍ  
 وَمِنْهُمْ الْعَلَامَةُ مَوْلَانَا شَمْسُ الدِّينِ الْأَنْصَارِيُّ الْحَنْفِيُّ صَاحِبُ الصَّانِعِيَّةِ مِنْهَا  
 كَتَبَ فِي أُمُورِ الْبُزْجِ الْأَهْلِيَّةِ الْوَقْفِيَّةِ وَكُتُبَ كَذَائِي تَارِيخٍ مُشَاهِدَةٍ لَا مِصْفِيَاءَ وَفَاتِهِ  
 سَنَةَ أَرْبَعٍ وَثَلَاثِينَ وَثَمَانٍ مِائَةٍ - مِنْهُمْ الشَّيْخُ الْإِسْهَاقِيُّ أَبُو يَزِيدَ الْبُزْجِيُّ مَاتَ  
 فِي سَنَةِ اثْنَيْنِ وَسِتِّينَ وَثَمَانٍ مِائَةٍ - مِنْهُمْ الْعَلَامَةُ مِيرَانُ شَاهِ الْقَاهِرَةِ الْحَنْفِيُّ  
 صَاحِبُ التَّصْلِيحَاتِ مَاتَ سَنَةَ اثْنَيْنِ وَسِتِّينَ وَثَمَانٍ مِائَةٍ - مِنْهُمْ الْعَلَامَةُ سَنَةَ  
 اَلْحَمْدِ عَيْنِ سَيِّدِ الْعَدَدَيْنِ السَّيِّدِ شَرِيفِ أَبُو حَبَّانٍ يُزِيدُ سَمَوْتَهُ الْحَسَنِيُّ  
 اَلشَّيْخُ الْمَدِينِيُّ كَذَا سَمِعْتُ مِنْ بَعْضِ التَّحْقِيقَاتِ وَكَيْدُ شَرْحِهِ عَلَى اسْتِزَاجِيَّةٍ عَلَى نَفْسِهِ  
 اَلْحَمْدِيَّةِ مَعَ الْبَرَاهِينِ اَلْمَوْجِدَاتِ لَا يَلْزَمُ هَبِ لَا كَتَلُومِ الْعَلَامَةِ اَلْمَعْتَادِ فِي رَأْيِهِ  
 وَإِنْ كَانَ شَرْحًا لَا مَوْلَى اَلْحَمْدِيَّةِ لَكِنَّهُ تَأْيِيدٌ لِبَدَاهِ السَّافِرِيَّةِ مِنَ اَلْمَعْتَرِفِينَ  
 لِلدَّلِيلِ اَلْحَمْدِيَّةِ وَهُوَ دَلِيلٌ وَاصِعٌ عَلَى كَوْنِ الشَّارِحِ شَائِعِيًّا وَذَلِكَ لَا يَحْفَظُ عَلَى اَلْمَعْتَرِفِ  
 فِي اَلْكِتَابَيْنِ وَكَذَلِكَ مَا وَقَعَ فِي ذَلِكَ - وَقَدْ تَوَفَّى اَلْعَلَامَةُ سَعْدُ الدِّينِ مَسْعُودُ  
 بْنُ عَمْرٍو اَلْمَعْتَادِ فِي عَنْ سَبْعِينَ سَنَةً يَسْمُوْتَهُ سَنَةَ اَثْنَيْنِ وَسَبْعِينَ وَسَبْعٍ مِائَةٍ

وَتُوفِّي الْعَلَامَةُ سَنَةً ثَمَنِينَ بِشِيرَازَ سَنَةً سِتِّ عَشَرَ وَثَمَانِ مِائَةً وَ  
 مِائَتِ السَّيِّدِ الْمُتَعَقِّقِ أَشْهُدُ مِنْ أَنَّ شَيْدَا كَوْنَهُ وَتَوَالِيَهُ الْإِثْقَةُ الْبَلِيغَةُ فِي تَقْوِينِ أَعْلَامِ  
 مِنَ الْمُتَعَقُّولِ وَاسْتِقْوَالِ الْفُرُوعِ وَالْأَصُولِ وَاللُّغَةِ وَالْعَرَبِيَّةِ وَالْبَيِّنِ وَالْأَدَبِيَّةِ  
 ظَهَرُ مِنْ أَنَّ تَعَقُّقَ جَزَاءِ اللَّهِ عَمَّا دَعَنَ سَائِرِ الْمُحْصِيَيْنِ خَيْرُ الْجَزَاءِ ثُمَّ دَانِيَتْ فِي  
 طَبَقَاتِ الْمُتَفَيِّتَةِ فِي مَتِّ قَبِيهِ قَدَرِ مِثْرٍ لَا وَتَكْثِيفِ كَوْنُهُ خَفِيفِ مُسَلِّمٍ مَا وَرَدَتْ  
 فَضْلًا مِنْهَا تَمِيمًا بَلْفَايِدًا قَالَتْ رَحِمَهُ اللَّهُ لَهُ مَوْلَانَا كَثِيرَةٌ مِنْهَا مَا هُوَ مُشْهُودٌ  
 مُتَدَاوِلٌ وَمِنْهَا مَا لَيْسَ بِمُتَدَاوِلٍ وَمِنْهَا تَقْصِيرُ أَزْوَاجٍ وَشَرْحُ قَوَائِمِ السَّوَابِغِ  
 وَشَرْحُ الْوَقَايَةِ وَشَرْحُ الْمَوَاقِفِ وَشَرْحُ الْمِفْتَاحِ السَّكَّانِي وَاسْتِدْكَوَّةُ التَّصْبِيرِ الطُّوسِيِّ وَ  
 الْخَمْسِيَّةُ فِي الْهَيْئَةِ وَشَرْحُ الْكَافِيَةِ بِالنَّارِ سِتِّيَّةُ وَلَهُ مِنَ الْمَوَاضِي خَاشِيَةٌ عَلَى  
 الْكُتُبِ وَالْمُسْكُوتَةِ وَالْخُلَاصَةُ بِالطُّوسِيِّ وَالْمَوَارِثُ وَخَاشِيَةٌ عَلَى الْهَيْدَايَةِ فِي لُفْقِهِ  
 وَتَقَاتُ عَلَى دَاوِدِ عَلَى شَرْحِ الْخَبَرِ نِدَى لِلْمُصَفِّحَانِي وَ عَلَى شَرْحِ الطُّوسِيِّ عَلَى الْمَطَاعِ  
 وَشَرْحِ التَّمْيِيزِ عَلَى الْعَطِيبِ الرَّازِي وَ عَلَى السُّطُورِ وَ عَلَى الْمُتَقَرَّرِ وَ عَلَى شَرْحِ هَيْدَايَةِ  
 الْيُحْكِيَّةِ وَ عَلَى شَرْحِ حِكْمَةِ الْعَيْنِ وَ عَلَى حِكْمَةِ الْأَشْرَاقِ وَ عَلَى الْحَفَّةِ وَ عَلَى الْوَضْعِي فِي  
 السُّوَرِ يُقَالُ إِنَّهُ حَوْرُ الْوَضْعِي وَاسْتَخْلَصَهُ مِنَ السُّوَرِ وَبَعْدَ أَنْ كَانَ فِيهِ مَقَامٌ كَثِيرًا  
 وَلَهُ خَاشِيَةٌ عَلَى شَرْحِ نَقْرَةِ كَارِ وَ عَلَى السُّوَرِ مِطْرٍ وَ عَلَى تَلْخِيصِ التَّخْفِيفِ وَ عَلَى عَوَامِلِ  
 الْخُرُجَانِي وَ عَلَى رِسَالَةِ الْوَضْعِي وَ عَلَى شَرْحِ رِثَايَاتِ الطُّوسِيِّ وَ عَلَى السُّلُوكِ وَ الْقَوَائِمِ  
 وَ عَلَى نَصَابِ الْفَارِسِيَّةِ وَ عَلَى أَشْكَالِ السَّامَنِيِّسِ وَ عَلَى شَرْحِ نَعَضِدَا وَ عَلَى الْخُرُوجِ قَلْبِدَرِ  
 لِلطُّوسِيِّ وَ عَلَى قَصِيدِ الْكَعْبِ بْنِ زُهَيْرٍ وَلَهُ مَقْدَامَةٌ فِي بَشَرِ الْفَارِسِيَّةِ وَ أَجْوِبَةٌ  
 أَسْئَلَةِ السُّلْطَانِ سَيِّدِ رِصَالَةِ الشَّيْخِ زِيَادِ الرِّسَالَةِ الْوُجُودِيَّةِ بِالْفَارِسِيَّةِ وَ أُخْرَى  
 لِلْوُجُودِ فِي الْوُجُودِ بِحَسَبِ الْقِسْمَةِ الْعَقْلِيَّةِ وَ أُخْرَى فِي عِلْمِ الْخُرُوفِ وَ أُخْرَى فِي  
 الصُّوَرِ وَ أُخْرَى فِي عِلْمِ الْأَدْوَارِ وَلَهُ الصُّغَرَى وَالْكَبْرَى فِي السُّنَنِ وَ هِيَ بِالْفَارِسِيَّةِ  
 تَوَالِيهَا كَدَا السَّيِّدِ مُحَمَّدٌ وَلَهُ رِسَالَةٌ فِي مَنَاقِبِ خَوَاجَةِ بَهَاءِ الدِّينِ النَّقْشَبَنْدِ  
 وَ رِسَالَةٌ شُكْرِ تَبَيُّنَةٍ فِي الْوُجُودِ وَ الْعَدَامِ رِسَالَتٌ (وَ لَا أُخْرَى فِي الْأَوَاقِ  
 وَالْأَنْفُسِ) وَ كَوْنَهُ هَذَا سَوَالَتِ الْحَافِظِ الشَّارِحِ فِي الصُّوَرِ اللَّامِجِ وَ قَالَ كَانَ  
 إِمَامًا عَلَامَةً زَاهِدًا وَ عَمَامَةً فِي الْمَدَاوِلِ وَ الْفَهْمِ وَ هَلَاكَةِ الْعِبَارَةِ شَيْخًا أَبْيَنَ



التلخيص في رد المحتار في فقه حاشية ونبأ عنه وعبارة شريفة وموسومة بطريق كشاف  
 والمباحث والاحتجاج في عقول تامة ومداومت على الاشتغال والاشتغال به  
 محمد شراح في عبادته وعلوم ومات وله مبلغ الأربعمائة وثمانون سنة إلى أن  
 غاب فصار النبلاء من جميع الأقطار من ثلاث مائة وثلاثين سنة وثمانين  
 كتمته في السداس وخذ منه العلماء وأقبل الناس على كلامه يعزبه من القلوب  
 بمتانتهم وجزالتهم بحيث يقال كلام السيد سيد الكلام رحمة الله عليه وعلى  
 آله العظام وأجمعين. إنهم كرامته. ومنهم العلامة حماد المارديني الحنفي  
 شارح مختصر ابن الصلاح في الأصول والحديث. مات سنة تسع عشر وثمان  
 مائة. ومنهم المؤلف الكامل والعالم الفاضل الأميني توفاهم الدين الخاف في  
 صاحب جنون الحنابلة مات سنة عشرين وثمان مائة عن مائة وستين سنة  
 ونفايته أكثر من أن يحصى ومتابته أشهر من أن تحصى. ومنهم العلامة  
 الأعظم أحمد بن محمد الشاذلي الحنفي، مات سنة إحدى وستين وثمان  
 مائة. ومنهم العلامة التميمي الأسكندري صاحب التصانيف الجليلة.  
 منها حاشية التفسير البيضاوي والتواقيع والعقود في المطول وشرح مختصر  
 الوقاية. مات سنة اثنين وسبعين وثمان مائة. ومنهم العلامة المروغشي  
 أحمد الحلبي الحنفي صاحب كنون الفقه وتكملة مات سنة اثنين وسبعين و  
 ثمان مائة. ومنهم العلامة الحسن الحلبي التصديقي صاحب الحواشي المفيدة  
 الشهيرة في حاشية المطول والتلويح وشرح التواقيع، مات سنة ست  
 وثمانين وثمان مائة. ومنهم الفاضل مؤلفات عبد الرزاق الشمس قندلي صاحب  
 حاشية التلويح ومطلع السعديين مات سنة ثمان وثمانين وثمان مائة. ومنهم  
 العلامة الحسين الخطيب والعلامة أحمد بن حنبل في مات سنة ثمان و  
 ثمانين وثمان مائة. ومنهم العلامة أحمد الشرجي صاحب كتاب الفوائد  
 ونزهة الأعيان مات سنة ثلاث وتسعين وثمان مائة. ومنهم العلامة  
 الكركي إبراهيم الحنفي صاحب حاشية التواقيع مات سنة اثنين وعشرين  
 وتسعين مائة. ومنهم العلامة إبراهيم الطرابلسي صاحب كتاب لإسحاق



و مواعيد التواريخ و شرح جملة الاسماء بالبرهان مات سنة اثنين وعشرين و تسع  
 مائة و منهم القاضي الكامل ثقة السيد حسن الطرا بلسي الخنقي صاحب كتاب  
 مختار الاختيار مات سنة ثمان و عشرين و تسع مائة و منهم العلامة قدوة العرفان  
 جامع المتقولات و المتقولات مولانا عبد العلي البو جندى الخنقي صاحب التصانيف  
 الجليلية منها شرح التذكرة و شرح التوراة و شرح الشمسية و شرح مختصر الوقاية  
 تليد القاضي الشيرازي و منهم العلامة التوراني مولانا أحمد الجندى صاحب  
 التوقيعات و التذكريات و التصانيف السديعة و التوا ليعب العجيبية مات سنة ثمان و  
 ستة احدى و ستين و تسع مائة و واعلم ان مثل الائمة الخفية كمثل النجوم  
 في السماء يراها الناظر في الدجى لا يمكن احصاءهم و يستحيل عدلهم و ما و كونا  
 منهم ليسوا الا كقطرة من البحر الدخا و الا في بلاد ما وراء النهر و بلاد خشان و الهند  
 و الروم و كاشغر و خوارزم و بخارا و غصرا اوت اوت من العلماء و العرفاء  
 و حباة و يفتنون لا يذكروهم الا الله و ما انت اذ كويتمنا طائفة من اكاريا و ليا  
 بها و آة التهر و العهد و اختمة الرسالة حينئذ فمنهم الامام الرباني القطب  
 القمي ابي عبد الحارث الجندى و ابي قاسم ميرزا ديشي السلسلة العلية المعروفة  
 بسلسلة خواجها قاسم اسرارهم مناقبه اكثر من ان يحصى و معارفه اشهر من  
 ان تحصى و هو مؤيد الشيخ الامام ابي يعقوب يوسف الهند ابي قاسم ميرزا قاسم  
 مؤيد مؤيد شيخ الاولياء و كبارهم العارف الكامل خواجه عارف التوراني و كوي و  
 خواجه أحمد الصديقي و خواجه اوليا كلاس و منهم اوت في المشهور خواجه محمود  
 الخبيرو فغزوي مؤيد الشيخ التوراني و كوي و منهم الشيخ الجليل اوت في السبيل  
 و د المقامات و المذكورات خواجه علي التراميني المعروف به عزيدان  
 هو مؤيد الشيخ محمود الخبيرو فغزوي السد كوي و منهم الامام الفسدة و  
 خواجه محمده بابا و السماقي قاسم ميرزا مؤيد الشيخ التراميني السد كوي  
 و منهم السيد ذوالكفالي و الاكمال امير كلاس مؤيد خواجه محمد بابا و السد كوي  
 و شيخ قطب الاولياء امام العرفاء بها و الحق والدين المعروف بنقشبند و هي  
 الله عنه توفي سنة اثنين و سبعين و تسع مائة و منهم قطب الاقاي و اوت في



عَلَى الْإِطْلَاقِ مُجْتَمَعَةً الْأَوَّلِيَّةُ وَبُزْهَانُ الْعُرْوَةِ وَالْأَذْكِيَاءُ وَالَّذِي هُوَ مَعْرُوفٌ  
بِنَقْشِبَنْدِ الْبُخَارِيِّ قُدَّسَ سِرُّهُ، مَقَامَاتُهُ الْخَبِيرَةُ الْوَقِيعَةُ مِمَّا عَجَزَ الْعَمَلُ  
عَنْ تَضَمُّنِهِ، كَلَّمَ الْأَلْسُنَ عَنْ بَيَانِهِ. تُوُفِّيَ بِجَنَازَةِ يَوْمِ الثَّمَانِينَ، ثَلَاثَ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ،  
سَنَةِ إِحْدَى وَتِسْعِينَ وَسَبْعٍ مِائَةٍ عَنْ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً. وَمِنْهُمْ الْقُطُبُ  
الْأَبْوَادُ أُولَى الْمُتَعَارِفِ عَلَاءِ السَّيِّدِ عَطَّارِ حُسَيْنِ مُوَيْدِ الشَّيْخِ الْإِمَامِ بِهَاءِ  
السَّيِّدِ النَّقْشِبَنْدِ قُدَّسَ سِرُّهُ. كَانَ مِنْ أَكْبَرِ الْأَوَّلِيَّةِ وَاللَّهِ تَعَالَى. تُوُفِّيَ فِي لَيْلَةِ  
الْأَذْبَعَاءِ الْمُؤَقَّتِيَةِ عِشْرِينَ مِنْ رَجَبِ سَنَةِ اثْنَيْنِ وَثَمَانٍ مِائَةٍ وَتَمَزَّقَ الْقُرْآنُ  
بِصَفَانِيَانِ. وَمِنْهُمْ قُدَّسَ سِرُّهُ الْعُرْوَةُ الْحَقِيقَةُ وَأُمُّهُ الْعُلَّةُ الْمَدَائِقِيَّةُ،  
سَيِّدَةُ الْمُحَدِّثِينَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَافِظِيُّ الْبُخَارِيُّ الْمَعْرُوفُ بِهِ بِإِسَاتِدَائِهِ  
سِرُّهُ مِنْ أَكْبَرِ مُطَابِقِ الشَّيْخِ الْإِمَامِ بِهَاءِ الْحَقِّ وَالسَّيِّدِ النَّقْشِبَنْدِ قُدَّسَ سِرُّهُ  
وَلَهُ تَعْنِيقَاتٌ جَلِيلَةٌ مِنْهَا نُصَلُّ الْخُطَابَ وَالْمُحْكِمَاتُ وَالْعُمُومُ الْبَسِيطَةُ وَالنَّظِيرُ  
تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ الطَّيِّبَةِ سَنَةِ اثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ وَثَمَانٍ مِائَةٍ. وَمِنْهُمْ أُولَى  
ابْنِ أُولَى خَافِظِ السَّيِّدِ أَبُو نُصَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِإِسَاتِدَائِهِ الْبُخَارِيُّ كَانَ جَامِعًا بَيْنَ عِلْمِ  
الشَّرِيعَةِ وَالطَّرِيقَةِ تَارِيخًا عَلَى أَسْرَارِ الْحَقِيقَةِ، تُوُفِّيَ فِي شَهْرِ رَجَبِ سَنَةِ خَمْسٍ وَ  
سِتِينَ وَثَمَانٍ مِائَةٍ وَقَبْرُهُ الْمَيَّادَنُ فِي بَلْعٍ. وَمِنْهُمْ شَيْخُ الْأَوَّلِيَّةِ وَتَمَزَّقَ  
الْعِدَائِيَّةُ الْعَارِفُ ابْنُ الْعَارِفِ حَسَنُ بْنُ عَلَاءِ السَّيِّدِ الْعَطَّارِ كَانَ صَاحِبَ الْأَحْوَالِ  
الْفَرَسِيَّةِ وَالْمَقَامَاتِ الْعَجِيبَةِ الْعَالِيَةِ، تُوُفِّيَ فِي لَيْلَةِ الْإِثْنَيْنِ لَيْلَةَ عِيدِ الْأَضْحَى  
سَنَةِ سِتٍّ وَعِشْرِينَ وَثَمَانٍ مِائَةٍ بِشَيْمُزَادَ وَنُقِلَ إِلَى صَفَانِيَانِ عِنْدَ أَبِيهِ قُدَّسَ  
سِرُّهُ. وَمِنْهُمْ الْعَارِفُ الْكَامِلُ مَوْلَا تَالِيعُوبِ الْبُخَارِيِّ مِنْ أَصْحَابِ الْإِمَامِ  
خَوَاجَةِ بِهَاءِ السَّيِّدِ النَّقْشِبَنْدِ قُدَّسَ سِرُّهُ وَوَصَلَ إِلَى دَرَجَاتِ الْكَمَالِ عِنْدَ  
الْإِمَامِ خَوَاجَةِ عَلَاءِ السَّيِّدِ الْعَطَّارِ قُدَّسَ سِرُّهُ وَهُوَ شَيْخُ إِمَامِ الشَّيْخِ تَاصِرِ  
السَّيِّدِ خَوَاجَةِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُتَّقِيِ خَوَاجَةِ أَخَوَاتِ قُدَّسَ سِرُّهُ وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْحَقِيقُ  
قُدَّسَ سِرُّهُ الْعُرْوَةُ مَوْلَانَا نِزَامُ السَّيِّدِ الْخَامُوشِ فِي الْبَيْتِ وَالسَّيِّدِ الْعَطَّارِ قُدَّسَ  
سِرُّهُ كَانَ صَاحِبَ نَصْرَاتٍ عَظِيمَةٍ وَمَقَامَاتٍ سَنِيَّةٍ حَسَنَةٍ، مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثِينَ  
وَثَمَانٍ مِائَةٍ كَمَا قِيلَ. وَكَانَ الشَّيْخُ السَّنَدُ الْعَلَامَةُ الْحَقِيقُ سَيِّدًا شَرِيفًا وَمِنْ



أَعْلَاهُ وَبَرِيدِيهِ وَمِنْهُمْ الشَّيْخُ الْكَامِلُ مَوْلَانَا سَعْدُ الدِّينِ الْكَاشِفِيُّ قُدِّسَ  
مِرَّةً وَوَقَدْ تَوَفَّيَ مَوْلَانَا سَعْدُ الدِّينِ فِي أَثْنَاءِ صَلَاةِ الظُّهْرِ يَوْمَ السَّابِعِ مِنْ  
جُمَادِي الْأُولَى سَنَةِ سِتٍّ وَثَمَانِينَ وَثَمَانٍ مِائَةً - بِحَقِّكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
عَمَّا يَنْفِقُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -  
مَكْتُوبٌ نَوَافِيسُهُمْ بِإِمَامِ الْإِسْلَامِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ خُودِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى  
عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى -

هر چه جز عشق خدا و احسن است      هر شکر خوردن بود جان کندن است  
و فَقَالَ اللَّهُ بُعِثَانَهُ لِمَا يُحِبُّ وَيُؤْمِنُ وَ تَجْعَلُ مِمَّا يَنْتَعِلُ مِنْ أَوْصِيَاءِ إِلَى الدَّاعِيَةِ  
الْعُلَى بِالسَّلَامِ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى.

مکتوب و نهم بنام خواجه محمد مصوم برادر خود را انهار اشتیاق و حزن فراق  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اَحْمَدُ لِلَّهِ وَسَلَّمَ عَلَى عِبَادِهِ الْبَائِسِ اَصْطَفَى اَشْتِيَاق  
و حزن فراق را که دامن گیر این حقیر ضعیف است چنان شرح دهم که شب و روز در الم میگذرد  
حدیث شوق ندانسته ام که تا چند است بخدای متد که دلم سخت آرزو مند است  
دو کلمه در باب اشیاء در یوزة دولت بقاء که وابسته بفرای و یا راست سابقاً رفته  
است بمهره چشم انتظار و راه است که ام ساعت باشد که نوید متدوم شریف سترت بخش  
این شکسته گره دود

مجھے نیست اگر زندہ شود جان عزیز  
چوں ازاں یار جُدا مانده پیایمے برسد  
استغفارہ اگر موافقت نمود ظاہر است کہ اختیار این سفر سے فرمائید۔ ہر چند  
بر اہل انقطاع و عبادت از تصور این سفر گمراہ عظیم وارد می شود۔ دیگر چار روز است کہ  
بادشاہ عجیب تاکید و انتہام سے مسدود مایہ، خود طبع تیار ساختہ فرستد۔ امید کہ کساد و  
امراض در چند روز منخسف گردد۔ و از راہ ضعف کہ در طبیعت است مفصلاً شرح طبقات را  
چنان شرح دہد۔ اللہ تعالیٰ ہر کس را برادر رساند۔ اِنَّهُ قَوِيٌّ بِحَجَّتِہٖ۔  
مکتوب عدم بنام خواجہ محمد معصوم مذکور در اشارہ بسفر آخرت بقس  
ذالک بآیتام قلیلتو۔

بِاسْمِهِ يُجَانَدُ - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اسْتَطَاعَ

ملک ۹۹  
کتاب در بیان  
خوشنویسی  
و خطاطی  
و خطاطی  
و خطاطی  
۶۶/۲  
در خطاطی  
و خطاطی  
۶۶/۲



گرمی اندیم زنده بر دوزیم  
 دامن کز فسداق چاک شد  
 در میریم عذر ما بپذیر  
 اسے بسا آرزو کہ خاک شد  
 تَعَدَّ مَكَاتِيْبَ خَاذِلِ الْوَحْشَةِ - مَبْخُتَانَ دَبِّكَ وَدَبِّ الْعَوْدَةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامُ  
 عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

رب کریم ۵ نقل دکن سے کہ مرزا سعید کی بلاستیاں مطالعہ کی  
 سعادت نصیب ہوئی۔ ہر مجاہد بزرگ سے ۹۶ یادداشتیں  
 انکس اوراق (۱۵) سے مرتب گئیں۔  
 ان دنوں میرزا کا کہنا ہے معوی پر لا حقرا اتناں مجاہدوں  
 تعلقات کا کام زیر نظر ہے۔  
 ۱۷ جنوری ۱۹۸۷ء  
 ۱۵۸